

مَكْتَبَةُ رَمْدَانَ

وَسَائِلُ كَلَامِ الْعَالَمِ

جلد ۶

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج

اَقْلَامُ

مُتَقِی عِظَمِ عِلْمِ خَلْقِ الْوَحْدَانِیِّ عَزَّ وَجَلَّ

مَوْقِفِ

مَوْلَانَا مُتَقِی مَحْطَةِ الْوَحْدَانِیِّ

حَسْبُ هِدَايَتِ

عِزِّ مَوْلَانَا مُتَقِی الْوَحْدَانِیِّ عَزَّ وَجَلَّ

نَاشِر

مَكْتَبَةُ رَمْدَانَ



مَكْمَلًا وَمُعَدَّلًا

فتاویٰ کا اعجاز و بند

جلد ۶

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصّوم، کتاب الحج

افادات

مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی

مُرتَّب

مولانا مفتی محمد ظفر الدین صاحب

علماء دیوبند کے علوم کا پاسان
دینی علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیکگرام چینل
حقی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیکگرام چینل

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب عثمانی، مہتمم دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

مقدمہ طبع جدید

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اَمَّا بَعْدُ
 اللہ جل شانہ نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (ترتیب جدید) کو محض اپنے فضل و
 کرم سے قبولیت عام عطا فرماتی ہے، مسلسل اس کے ایڈیشن طبع ہوتے رہے جس کی وجہ
 سے اس کی پلٹیں خراب ہو چکی تھیں، نیز عصر حاضر کا ذوق بھی متقاضی تھا کہ فتاویٰ کا
 معیار طباعت بلند کیا جائے۔ اس لئے بنام خدا آفسیٹ سے طبع کیا جا رہا ہے۔
 اس موقع پر مناسب سمجھا گیا اور بہت سے اہل علم حضرات نے توجہ بھی دلائی کہ نظر ثانی
 کی ضرورت ہے۔ بعض جگہ مسائل کی تصحیح و تشریح بھی ضروری تھی۔ اسلئے احقر نے متعدد
 اساتذہ دارالعلوم دیوبند کو یہ خدمت سپرد کی، انھوں نے دیدہ ریزی کے ساتھ اس
 جلد کی تصحیح کی، اور بالغ نظری کے ساتھ ضروری اصلاحات کیں۔

اس جلد میں جو اہم تصحیحات کی گئی ہیں ان کو ایک ضمیمہ کی شکل میں مرتب کیا
 گیا ہے تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ کیا تصحیح کی گئی ہے۔ اور کیوں تصحیح کی گئی ہے ضمیمہ
 کا ایک فائدہ یہ بھی پیش نظر ہے کہ جن حضرات نے فتاویٰ کا پہلا ایڈیشن خریدا ہے وہ یہ
 ضمیمہ حاصل کر لیں اور اس کی روشنی میں اپنے نسخہ کی تصحیح کر لیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس سے کتاب کی افادیت دوچند ہو جائے گی، اور کتاب
 پہلے سے زیادہ دلچسپی اور اعتماد کے ساتھ پڑھی جائے گی، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و
 کرم سے ادارہ کی اس خدمت کو قبول فرمائیں، اور مسلمانوں کو استفادہ کی توفیق عطا
 فرمائیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(حضرت مولانا) مرغوب الرحمن (صاحب دامت برکاتہم) مہتمم دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، مآل و مکمل جلد ششم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۸	امین پر مال امانت کی زکوٰۃ ہے یا نہیں	۴۱	زکوٰۃ کا حکم کب نازل ہوا۔
۴۸	بغرض حفاظت جو رقم دی گئی ہے { اس پر زکوٰۃ کب سے ہے	۴۱	ایک مسئلہ کی تحقیق
۴۹	مدرسہ کے چندہ میں زکوٰۃ نہیں ہے	۴۲	نابالغ کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں
۴۹	مال حرام سے زکوٰۃ دینا کیسا ہے۔	۴۳	مفاد نصاب کیا ہے اور زکوٰۃ ہر سال ہے یا صرف ایک مرتبہ
۴۹	مکان کی مالیت پر زکوٰۃ ہے یا آمدنی پر	۴۴	حب یہ پتہ نہ ہو کہ وہ نصاب والا کب سے ہے تو کیا کرے ؟ {
۵۰	زیور و نقد پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۴۴	دختر کے روپے میں زکوٰۃ
۵۰	زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے اور کب بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا {	۴۴	مال کی ہر قسم کی زکوٰۃ علیحدہ علیحدہ وقتوں میں
۵۰	قرض و ربح کی ذاتی آمدنی بھی ہے اس پر زکوٰۃ ہی یا نہیں صاحب نصاب کی تعریف جسکے پاس ۳۶ تولہ چاندی اور ۵ تولہ سونا ہو وہ صاحب نصاب ہے یا نہیں	۴۴	کتا میں جو مروتہ دیجاتی ہیں انہیں زکوٰۃ ہے یا نہیں
۵۱	مہتمم مدرسہ کے پاس مدرسہ کی جو رقم جمع رہتی ہے اس میں زکوٰۃ نہیں {	۴۵	قرض حسنہ کی زکوٰۃ
۵۲	قرض کی زکوٰۃ وصولی کے بعد دی جائے گی	۴۵	جس کے پاس پانچ سو روپے ہیں اس پر زکوٰۃ ہی یا نہیں
۵۳	زہن کے ذریعہ جو روپیہ قرض لیا گیا ہے اگر وہ سال بھر رکھا رہے تو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں {	۴۵	مہر مانع زکوٰۃ نہیں
۵۴	مہر جو زیور دیا گیا اس کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے	۴۶	امانت کے روپے سے زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے
۵۴	نیوتہ والے روپے کی زکوٰۃ	۴۶	ٹکٹ اور نوٹ سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں
۴۶	ہزار روپیہ ہو مگر اس میں پانچ سو نیوتہ کا باقی ہو تو	۴۶	زکوٰۃ ہر سال دی جائے گی
			عورت بغیر اطلاع شوہر اپنے زیور و سامان کی زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں {

۶۲	۵۴	کیا اس پر زکوٰۃ آئے گی	امارت شرعیہ سائیکے بیت المال میں اگر زکوٰۃ
۶۲	۵۵	زیادہ مال والدین اور بھائی کے قبضہ میں رہا	نہیں، بلکہ خود تقسیم کر دے تو کیا حکم ہے
۶۳	۵۶	اب اس کے تصرف میں آیا تو وہ کب زکوٰۃ دے	بیت المال کی مراد
۶۳	۵۶	بذریعہ حیاء زکوٰۃ لینا درست ہے یا نہیں۔	زکوٰۃ کے نقد روپے اگر اپنے بچے میں ملائے
۶۴	۵۶	مفتی بہ نصاب زکوٰۃ کیا ہے	اور بتدین زکوٰۃ دیدے تو کیا ہے
۶۴	۵۷	کرایہ کے مکان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	خاص ضرورت کے لئے جو رقم
۶۴	۵۷	مہر کار دیہہ جو شہر کے دوسرے دیہہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	جمع کرے اس میں زکوٰۃ
۶۴	۵۷	کمیت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے	دیکھنے والے نے دوسرے شخص کو زکوٰۃ دیدی تو کیا حکم ہے
۶۵	۵۸	کھاپی کی جس کے پاس بقدر نصاب جتنا بچے	بیس ہزار فرض ہو اور کمیت نہ ہو تو
۶۵	۵۸	سال گزرنے کے بعد اس کی زکوٰۃ دے	زکوٰۃ واجب ہو گی یا نہیں
۶۵	۵۸	نقد مال اور خراج وغیرہ کی زکوٰۃ کس طرح دے	ایک سال کی زکوٰۃ نہ دے تو دوسرے سال کیلئے
۶۵	۵۹	جس مالک نصاب پر دین مہر سے زیادہ	عمدت کو جو زیورات والدین نے دیئے
۶۶	۵۹	ہو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	ان کی زکوٰۃ عمودت پر ہے یا شوہر پر
۶۶	۵۹	اگلی ششہ سال کی زکوٰۃ فرض ہے	زیورات مالک والدہ کو بنایا تو زکوٰۃ کس پر ہے
۶۶	۵۹	جو مکان کسی پر ہو اس کی زکوٰۃ کا کیا طریقہ ہے	سال پورے ہونے کے دو تین ماہ
۶۶	۵۹	مکان سے جو کرایہ آئے اس کی زکوٰۃ	تاخیر سے زکوٰۃ کی رقم دے تو یہ کیسا ہے
۶۷	۵۹	زیورات جو برابر نہ پہنے جائیں	زمین کی قیمت بقدر نصاب ہے مگر پیاو اور
۶۷	۵۹	ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	نہیں، تو کس کا احتساب ہو گا
۶۷	۶۰	مندرجہ ذیل اشیاء میں سے کن چیزوں پر زکوٰۃ	شرکت کی تجارت میں جو زکوٰۃ نکلی اگر
۶۷	۶۰	آرٹھدار پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	دوسرا شریک نہ دے تو کیا حکم ہے
۶۸	۶۱	خرید کردہ قیمت پر زکوٰۃ ہو گی یا بیعہ و ذریعہ	مندرجہ ذیل استعارہ رکھنے والے پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۶۸	۶۱	سال کی ہجرت پر زکوٰۃ کس حساب سے ہے	آرٹھدار کے مالیت کی زکوٰۃ دی جائے
۶۹	۶۱	مالدار کے مال میں زکوٰۃ ہے یا نہیں	بیٹا جو مال ماں باپ کے تصرف میں
۶۹	۶۲	عمدت کے زیادہ سیاری کے گھوڑے اندھ	ذیرے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے
۷۰	۶۲	جو تنے کے سیلوں پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	بارہویں مہینہ جس روپے سے مکانات
			خریدے کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۶	جو پیداوار کھانے کے لئے کافی نہ ہو	۷۰	سورہ پے دو بھائی اور دو بہنوں میں
۷۷	کیا اس میں بھی زکوٰۃ ہے	۷۱	ہوں تو زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں
۷۷	جس روپے کے وصول ہونے کی امید	۷۱	جتنی زکوٰۃ واجب ہو اس سے زیادہ دینا کیسا ہے
۷۷	نہیں کیا اس میں بھی زکوٰۃ ہے	۷۱	جس کے پاس بارہ سو روپے ہیں اور وہ گیارہ سو
۷۷	سال میں جو رقم گھنٹی بڑھتی رہتی ہے	۷۱	کا مقصد وضع ہے تو کتنے کی زکوٰۃ دے
۷۷	اس کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی	۷۱	ذلیل زکوٰۃ میں تصرف نہیں کر سکتا ہے۔
۷۷	گھر کا زیور تمام گھروالوں پر تقسیم	۷۱	کیا زکوٰۃ کا کوئی مہینہ مستعین ہے
۷۷	ہو کہ زما بے گایا محسوس	۷۲	مالک کے مال سے نفع اٹھانے والے
۷۸	آلات تجارت میں زکوٰۃ	۷۲	زکوٰۃ لو آریں تو کیا حکم ہے
۷۸	جو روپیہ دھوکہ سے غریب کو دیدیا	۷۲	سال بھر خرچ کے بعد جو غلہ رہ گیا
۷۸	نیت سے زکوٰۃ ہوگی یا نہیں	۷۲	اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۷۹	نصاب زکوٰۃ کیا ہے	۷۳	کیا راضی و باقات زیورات کی طرح موجب
۷۹	مکان وغیرہ کی زکوٰۃ کا حکم	۷۳	زکوٰۃ ہیں اور مسترض ہو تو کیا کیا جائے
۸۰	بار اسے کیا مرا ہے مقامی یا کوئی اور	۷۳	زرعی جائداد میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
۸۰	عطر میں زکوٰۃ ہے یا نہیں۔	۷۴	اشک زیری روپے سے نصاب کی مقدار کیا ہے
۸۱	عطر اور روغن کی زکوٰۃ لاگت والی	۷۴	سورہ پے کی زکوٰۃ کیا ہے
۸۱	قیمت پر دیکھائے یا بحر می والی پر	۷۴	دلہن کو جو زیور دیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے
۸۱	ختم سال پر کل مال کی لاگت جو ڈکھ	۷۴	منہ رجبہ ذیل صورت میں کتنے کی زکوٰۃ دے۔
۸۱	زکوٰۃ دی جاتی ہے، درست ہے یا نہیں	۷۵	زکوٰۃ میں مہینہ کا اعتبار ہے یا تاریخ کا
۸۱	ارض کی زکوٰۃ ہے یا نہیں۔	۷۵	نابالغ کا مال جو شریعت میں ہے
۸۲	حولان حیل	۷۵	اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
۸۲	گوٹہ پینڈ زکوٰۃ ہے یا نہیں	۷۶	نابالغین کی جو امانت والدین کے پاس
		۷۶	ہو اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۰	بلا طلب دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں		دوسرا باب " زکوٰۃ کی ادائیگی "
۹۰	جس قرض کے وصول ہونے کی امید		رد پے کے عوض اٹھنی چڑنی دینے
۹۰	نہ تھی دفعہ مل گیا، کیا حکم ہے	۸۳	سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے
۹۰	مشین کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۸۳	نوٹ کے بارے میں وجوب اللہ
۹۰	کرایہ کی نیت سے جو مکان خریدیا، اسکی زکوٰۃ	۸۳	ادائیگی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے
۹۱	رٹ کا باپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا	۸۴	زکوٰۃ کی رقم چھری ہو گئی تو کیا دوبارہ زکوٰۃ نکلے
۹۱	کر دے تو کیا حکم ہے	۸۴	جو قرض تھوڑا تھوڑا وصول ہوتا رہا
۹۲	زکوٰۃ دیتے وقت فقیر سے کہے کہ شہرہ رقم	۸۴	اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے
۹۲	میرے بیٹے کو دیدو تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں	۸۴	زکوٰۃ میں گھر کا پیر ذخیرہ دینا کیا ہے
۹۲	زکوٰۃ نکال کر علیحدہ کر دے اور بتائے	۸۵	حد سکے ہسٹم زکوٰۃ دینے سے ادا ہوتی ہے یا نہیں
۹۲	مستحقین پر خرچ کرے، کیا حکم ہے	۸۶	حرام کی کمائی میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
۹۲	اگر زیادہ خرچ ہو جائے تو آئندہ کی زکوٰۃ	۸۶	نوٹ دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں
۹۲	میں دو رقم محسوب ہوگی یا نہیں	۸۶	زکوٰۃ کی رقم الگ کر دی تھی کچھ
۹۳	وصولی سے پہلے قرض کی زکوٰۃ اگر	۸۸	تقسیم کی اللہ کچھ چھدی ہو گئی کیا حکم ہے
۹۳	ادا کرنا ہے تو ادا ہوگی یا نہیں	۸۸	مخمس اور ثبوت کے مال پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۹۳	آلات پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۸۸	حدیث کی کتابوں پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۹۳	جو مکان سال میں چھ ماہ کرایہ	۸۸	زکوٰۃ کی رقم بذریعہ حسری بھیجی گئی
۹۳	ہے چلے، اس کا کیا حکم ہے	۸۸	مگر وصول نہ ہوئی تو کیا حکم ہے
۹۳	دلالی کے پیشے سے جو رقم جمع	۸۹	بیوہ کا قرض اس نیت سے ادا کرنا
۹۳	کی اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۸۹	کہ زکوٰۃ میں وضع کروں گا کیا حکم ہے
۹۳	جھوٹی دلالی سے جو رقم جمع کی اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۸۹	حد میں روپیہ جمع کرانے سے
۹۵	ہتیم اس کے جوالہ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہوتی یا نہیں	۸۹	زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں
۹۵	ایک چیز کی قیمت پر زکوٰۃ دی بن میں		
۹۵	قیمت زیادہ ہو گئی تو کیا حکم ہے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۳	انسانی زکوٰۃ کی ایک صورت	۹۵	کمایہ کے مکان پر زکوٰۃ
۱۰۳	زکوٰۃ کا دوسرا اپنی ضرورت میں	۹۵	قرضہ کی زکوٰۃ بعد وصولی
۱۰۳	حسب ربح کر لیا، پھر ادا کر دیا	۹۶	زکوٰۃ کے جو رقم چوری ہو گئی اس کا کیا حکم ہے
۱۰۳	زکوٰۃ کے روپے بطور قرض خرچ کر دے	۹۶	جائز و ناجائز رقم ملی ہوئی ہے اس کی
	زکوٰۃ میں حیلہ۔	۹۶	زکوٰۃ کس طرح دی جائے
	تفسیر باب "جائزوں کی زکوٰۃ"		جس کی زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کی
۱۰۵	زراعت یا دودھ کے لئے جو جانور	۹۷	کہا، اس نے خود خریش کر لی
	ہیں، کیا ان میں زکوٰۃ ہے	۹۸	ڈگری کے ذریعہ جو مال ملے اس کی
۱۰۵	جن مختلف جانوروں کو چاہہ مگر دیا	۹۹	زکوٰۃ کب سے واجب ہوگی
۱۰۵	جاتا ہے، ان میں زکوٰۃ ہے یا نہیں		گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ضروری ہے یا نہیں
۱۰۶	ان جانوروں کی زکوٰۃ جو ہستال میں ہوں	۱۰۰	جو روپے زکوٰۃ کی نیت سے رکھے ہوں
۱۰۶	بکری کی زکوٰۃ		اور وہ غائب ہو جائیں تو پھر ادا کرے
۱۰۶	جانوروں کی زکوٰۃ	۱۰۰	رمضان کے علاوہ ہینوں میں ادا کی گئی
	چوتھا باب		زکوٰۃ درست ہے
	سونما، چاندی اور نقد کی زکوٰۃ	۱۰۱	گھر کے آدمی زکوٰۃ کی نیت سے خیرات
۱۰۷	سونے چاندی کے نصاب میں تفاوت کیوں ہے		کہہ دیں، تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں
۱۰۷	ماہوار کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی کیسی ہے	۱۰۱	زکوٰۃ کی رقم بذریعہ منی آڈر بھیجے
۱۰۸	چاندی کی زکوٰۃ میں کس نرخ کا اعتبار ہوگا		سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں
۱۰۸	جس کے پاس سونا چاندی میں ایک کا نصاب ہو	۱۰۱	حیلہ سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں
	دوسرے کا نہیں تو وہ کیا کرے	۱۰۲	رائین مدرسہ کیسے ہوں
۱۰۹	نوٹ کی زکوٰۃ		ظاہر حال جن کا خلاف شرع ہو وہ
	زکوٰۃ کی زکوٰۃ ہے یا نہیں اور جو تہہ نہ پر ہے	۱۰۲	ہر اکین مدرسہ ہو سکتے ہیں یا نہیں
		۱۰۳	مذکورہ صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۱۸	ان میں زکوٰۃ ہے یا نہیں	۱۰۹	یا غورت پر
۱۱۹	ان زیورات کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے	۱۱۰	بیوہ کے نقد رُپے پر زکوٰۃ ہے مگر وہ ضرورت مند ہو
۱۲۰	جن میں نمک وغیرہ جڑے ہوں	۱۱۰	دوسو تولہ چاندی کی زکوٰۃ
۱۲۱	شوہر کی اجازت کے بغیر زیور بیچ کر	۱۱۱	کیا سونے چاندی دونوں کے زیورات
۱۲۱	زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہے یا نہیں	۱۱۱	نصاب میں لائے جائیں گے
۱۲۱	کاہلار کپڑوں کی زکوٰۃ	۱۱۲	سونے چاندی کا نصاب ہندیہ ستانی وزن سے
۱۲۱	شوہر جب بیوی کو مالک بنادے	۱۱۲	سونے چاندی کے زیورات کی زکوٰۃ
۱۲۱	تو زکوٰۃ کس پر ہے	۱۱۳	جو زیور ہمیشہ نہیں پہنے جاتے ان پر بھی زکوٰۃ ہو
۱۲۱	زیورات کی زکوٰۃ کیسے دے	۱۱۳	جس کے پاس بقدر نصاب زرہ
۱۲۲	فیٹ بھنانے پر بڑھ لینا کیسا ہے	۱۱۳	چوٹی ہو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۱۲۲	اور فیٹ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۱۱۳	زکوٰۃ کا دوسرا حصہ بھی جائے یا مٹی آرڈر سے
۱۲۳	سونے چاندی کے زیورات ماکر نصاب	۱۱۳	کھائے ہوئے روپے کی زکوٰۃ
۱۲۳	پیرا ہوتا ہے تو زکوٰۃ آئے گی یا نہیں	۱۱۴	جو رقم جمع کے لئے دی اور اس پر
۱۲۳	ہوائی زکوٰۃ کے وقت جو تنخواہ	۱۱۵	سال گزر گیا اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۱۲۳	وصول نہیں ہوئی اس کی زکوٰۃ	۱۱۵	مکانات کے کرایہ پر زکوٰۃ
۱۲۴	سولے کی قیمت بازار کے نرخ سے ہوگی	۱۱۵	جن زیورات میں کوٹ لایا ہوتا ہے ان کی زکوٰۃ
۱۲۴	جواز دلی بتا رہی ہو اس کی زکوٰۃ کیسے دیکھئے	۱۱۶	جمع کے لئے جو روپیہ کئی سال سے
۱۲۵	کوئی روپیہ قرض لے کر دیکھے	۱۱۶	رکھا ہو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۱۲۵	رہا تو زکوٰۃ کس کے اہل ہے	۱۱۶	دو جہازوں میں تقسیم
۱۲۶	چاندی سونے کی زکوٰۃ میں کس کی	۱۱۷	زیورات نقد میں زکوٰۃ واجب ہے
۱۲۶	قیمت کا مستحکم ہے	۱۱۷	بہشتی زیور کی ایک عمارت کا مطلب
۱۲۶	حصہ کی چیز زکوٰۃ میں عود اسی کو	۱۱۸	سولے کی زکوٰۃ چاندی سے
۱۲۷	ہونا دے تو کیسا حکم ہے	۱۱۸	جو زیور والد یا سر سے لایا ہے
		۱۱۸	اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
			جو زید صرف استعمال کے لئے دئے گئے

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۴۷	تجارت کے چادل کی زکوٰۃ کیسے ادا کرے	۱۴۱	سود اگر کے پاس جو مال موجود ہے اس کی
۱۴۷	تجار جو مال بیوپاری کے چالے	۱۴۱	قیمت خریداری کا اعتبار ہو گا یا موجودہ بھاؤ کا
۱۴۷	کہتے ہیں اس کی زکوٰۃ	۱۴۱	دواخانہ کی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے۔
۱۴۷	تجارت میں سال کے اندر مختلف اوقات	۱۴۲	تجارت کی زکوٰۃ اور اس رقم
۱۴۷	میں جو نفع ہوتا ہے کیا سب کی زکوٰۃ دیکھائے	۱۴۲	کی جس سے زمین خریدی
۱۴۸	جس دکان کا حساب کتاب نہیں ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے	۱۴۲	اسے کی شین کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔
۱۴۸	نقد اور مال تجارت پر زکوٰۃ	۱۴۳	کتاب کی زکوٰۃ لاگت پر ہے یا موجودہ
۱۴۹	اسباب تجارت کی قیمت میں کس نرخ کا اعتبار ہو گا۔	۱۴۳	قیمت پر اور زکوٰۃ میں کتابیں دیکھائے
۱۵۰	جاندار کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں	۱۴۳	خریداروں کے ذمہ جو رقم باقی
۱۵۱	بہر قرض جو مال تجارت کی قیمت ہو اس کی زکوٰۃ	۱۴۳	ہے اس کی زکوٰۃ ہے یا نہیں
۱۵۱	دی جائے اور موجودہ نرخ کا اعتبار	۱۴۴	جس تاجر کے پاس نقد مال اور بقایا
۱۵۱	جو قرض ہے اس کی زکوٰۃ وصول کے بعد ہے	۱۴۴	سب ہو اس طرح زکوٰۃ ادا کرے
۱۵۲	منافع کی زکوٰۃ اصل کے ساتھ دی جائیگی	۱۴۵	جس مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے
۱۵۲	دکان کے نقد اور ادھار کی	۱۴۵	اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے
۱۵۲	زکوٰۃ کس طرح دی جائے	۱۴۵	تجارت میں جو نفع ہوا اور جو خرچ تھا
۱۵۳	مضاربت کے زچے کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے	۱۴۵	سب کی زکوٰۃ دے یا کیا کرے
۱۵۴	جو مکان کرایہ پر چلانے کے لئے خریدا	۱۴۵	تجارتی کمپنی کے حصص خریدے اور حصص کی
۱۵۴	ہے اس کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا ادنیٰ پر	۱۴۵	قیمت مختلف قیمتوں میں مختلف رہی تو کس کا
۱۵۴	مال تجارت کی زکوٰۃ	۱۴۵	اعتبار ہو گا
۱۵۴	نفع پر قرض جائز نہیں	۱۴۶	جس تاجر کے روپے کی مختلف قیمت
۱۵۵	مضاربت والی تجارت کی زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے	۱۴۶	موجودہ کیسے زکوٰۃ ادا کرے
۱۵۵	بیوپاری جو مال... کی قیمت سال بھر	۱۴۶	سرکار جو ٹیکس لیتی ہے وہ
۱۵۵	بہر دیتے ہیں اس کی زکوٰۃ کیسے دیکھائے	۱۴۶	زکوٰۃ میں محسوب ہو گا یا نہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۳	ہوئی اس میں نصف عشر ہے یا عشر ہے	۱۵۶	تاجہ نقباءہ رادھار دھاروں کی زکوٰۃ { دے یا صرف نفقہ کی
۱۶۴	زمین دار کوں ہے اور عشر کے متعلق تفصیل کیلئے	۱۵۶	ادھار دو سال بعد وصول ہوا تو کدہ شتہ { سالوں کی زکوٰۃ ہے یا نہیں
۱۶۵	ہندوستان کی زمین میں احتیاطاً { عشر دینا چاہئے	۱۵۶	جس ماہ زکوٰۃ ادا کرتا تھا اس ہجرت تمام { روپیہ تجارت میں لگ گیا تو کیا کیے
۱۶۵	رض ہو تو عشر واجب ہو گا یا نہیں	۱۵۶	درمیان سال میں جو روپیہ وصول ہو { اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے
۱۶۶	زراعت نئے غلہ پیدا ہوتا ہے { کیا اس میں عشر ہے	۱۵۶	اسامی سے روپیہ وصولی میں جو رقم { خرچ ہوئی اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
۱۶۶	جب کہ سرکار محصول بھی لیتی ہے	۱۵۶	
۱۶۶	کیا پیداوار میں چالیسواں حصہ نکالنا چاہئے	۱۵۶	
۱۶۶	معافی زمین عشری ہے یا نہیں { اور عشر کا کیا طریقہ ہے	۱۵۶	
۱۶۶	بٹائی پر جو زمین ہو اس میں { عشر کس طرح دیا جائے	۱۵۶	
۱۶۶	عشر چالیسویں میں کیا فرق ہے	۱۵۸	لگان والی زمین میں عشر ہے یا نہیں
۱۶۸	کاشتکاری جائز ہے یا نہیں	۱۵۸	لگان اور سنبھائی والی زمین میں کیا عشر لگے گا
۱۶۸	مالگاری والے کھیت کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں	۱۵۹	مزارعت والی زمین میں عشر
۱۶۸	ذکورہ قسموں میں سے کوئی زمین عشری ہے	۱۵۹	زمین ارہ عشر ہے یا نہیں
۱۶۹	عشر فرض ہے یا واجب یا مستحب	۱۶۰	باغ میں عشر ہے یا نہیں
۱۶۹	عشر فصل پر ہے یا سال میں ایک مرتبہ	۱۶۱	حکومت جو محصول لیتی ہے وہ عشر { یا خراج کے درجہ میں ہے یا نہیں
۱۶۹	عشر کے معارف کیا ہیں	۱۶۲	ہندوستان کے باغوں میں عشر نہیں
۱۷۰	سبزی میں زکوٰۃ ہے یا نہیں اور ہے تو کتنی	۱۶۲	ہندوستان کی زمین کے متعلق استفسار
۱۷۰	مزارعت والی زمین میں عشر کس قدر ہے	۱۶۲	جو زمین محنت کے بدلہ پھاڑ کے پانی سے سیراب
۱۷۱	زمین دار کی مورد زنی زمین میں عشر ہے یا نہیں		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۱	نشر و خیر ۱۰ کے جمع نہ ہونے کا مطلب کیا ہے	۱۷۱	خراجی زمین میں عشر ہے یا نہیں
۱۸۲	سرکاری محصول کی وجہ سے عشر ساقط ہوگا یا نہیں	۱۷۱	جس زمین کا محصول سرکاری ہے کوئی بکت نہیں
۱۸۲	ذکرہ قصبوں میں کسے ۱۰ پر عشر ہے	۱۷۲	اس میں عشر ہے یا نہیں
۱۸۳	عشری خراجی زمین	۱۷۲	نہری زمین میں عشر ہے یا نصف عشر
۱۸۳	کیا جس زمین پر خراج ہے اس میں عشر نہیں	۱۷۲	جس زمین کی اجرت پر سینچائی
۱۸۴	نئی آباد زمین میں عشر ہے یا نہیں	۱۷۲	ہو اس میں عشر ہے یا نصف عشر
۱۸۴	کمبختی کا عشر صاحب نصاب پر	۱۷۳	جس کھیت پر چھ سو خرچ کیا اور اٹھ سو
۱۸۴	واجب ہے یا سبھوں پر	۱۷۳	پیدا، تو اس میں زکوٰۃ کیا آئے گی
۱۸۵	عشری زمین پر چیز دہری خرچ ہوئی	۱۷۳	جس زمین میں خسارہ رہا ہو اس میں عشر ہے یا نہیں
۱۸۵	ہے، کیا عشر میں اس کا حساب ہوگا	۱۷۳	سینچاؤالی زمین میں عشر ہے
۱۸۵	عشری زمین کو کسی ہے اور جس زمین کا مکان	۱۷۳	کیا عشر میں طلب مال شرط ہے
۱۸۶	دیا جاتا ہے، اس میں عشر ہے یا نہیں	۱۷۳	ہندوستان کی زمین میں عشر ہونے نہ ہونے
۱۸۶	چارہ والی زمین کے عشر کا کیا حکم ہے	۱۷۳	کی مفصل بحث اور علمائے دیوبند کا عمل
۱۸۶	ہندوستان کی زمین اور قاضی شہاب اللہ	۱۷۴	ہندوستان کی زمین میں عشر ہے یا نہیں
۱۸۷	یہاں کی زمین میں عشر ہے یا نہیں	۱۷۴	افیون میں عشر واجب ہے یا نہیں
۱۸۹	جس زمین کا ٹیکس دینا پڑتا ہو اس میں عشر	۱۷۴	دھان کی زکوٰۃ
۱۹۰	زمین عشری کی تعریف	۱۷۴	تمباکو کی پیداوار پر عشر ہے یا نہیں
۱۹۰	خراجی زمین	۱۷۴	زمین عشری کی تعریف اور مباحثہ کی ہوئی
۱۹۰	ہندوستان کی زمین کا حکم	۱۷۴	زمین اور دوسری زمین کا کیا حکم ہے
۱۹۰	عشر کاشتکار پر ہے یا زمیندار پر	۱۸۰	خیر و کاشت زمین میں عشر ہے یا نہیں
۱۹۰	جس زمین کی مالگنداری دی جائے	۱۸۰	جس غلہ کی زکوٰۃ نہ نکلی ہو وہ حلال ہے یا حرام
۱۹۰	مالگنداری معاف زمین کا عشر	۱۸۰	کاشتکار کی زمین کی پیداوار پر عشر
۱۹۱	عشر کی مختلف حیثیت	۱۸۰	زکوٰۃ کل پیداوار میں ہے یا لگان وضع کر کے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۸	نام اجازت دیدے مالک نہ بنائے تو کیا حکم ہے	۱۹۲	کافرت خریدی بیوی زمین کا عشر
۱۹۹	زکوٰۃ کا روپیہ بند میں رکھے اور بوقت ضرورت صرف کرے تو کیا حکم ہے	۱۹۲	پہل میں عشر
۱۹۹	حیلہ کے ذریعہ زکوٰۃ کی رقم	۱۹۳	کیا یہ میں عشر
۱۹۹	بتلخ میں خرچ کیا کیسا ہے	۱۹۳	جائداد بحق مدرسہ کا عشر
۲۰۰	زکوٰۃ میں جو رقم واجب ہوئی اس کے بدلے کتاب تقسیم کر دی تو کیا حکم ہے		ساقیاں باب - مصارف زکوٰۃ
۲۰۰	اگر لینے والے کو زکوٰۃ کی خبر نہ ہو	۱۹۴	مسکین کی تعریف
۲۰۰	تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں	۱۹۴	صاحب زکوٰۃ نے جیب اجازت دیدی ہو
۲۰۱	زکوٰۃ کے روپے سے طلبہ کو کتاب دلانا کیسا ہے	۱۹۵	تو پھر در یافت کی ضرورت نہیں
۲۰۱	زکوٰۃ کا غلط بیچ پھر کٹا بنا دینا درست ہے	۱۹۵	کیا زکوٰۃ کی رقم تجارت میں لگائی جاسکتی ہے
۲۰۱	نہر زبیدہ کی صفائی بند زکوٰۃ	۱۹۵	موجودہ رقم سے زکوٰۃ دے یا الگ سے بھی دے سکتا ہے
۲۰۱	خسرت کرنا درست نہیں	۱۹۶	زکوٰۃ کی رقم سے کپڑا بنا کر دیا جانے تو کیا حکم ہے
۲۰۱	زکوٰۃ کے روپے سے مدرسہ کی تعمیر درست نہیں	۱۹۶	زکوٰۃ کی رقم جس کو تقسیم کے لئے دی گئی ہے
۲۰۲	مصارف زکوٰۃ	۱۹۶	اس میں سے وہ اپنی مسکین بیوی کو دے
۲۰۲	آمدنی والے کو زکوٰۃ دینا		سکتا ہے یا نہیں
۲۰۲	زکوٰۃ کا نام لئے بغیر روپیہ دینا کیسا ہے	۱۹۶	خوش دامن کو زکوٰۃ دینی درست ہے یا نہیں
۲۰۲	صلہ رحمی کا ثواب ملے گا یا نہیں	۱۹۶	بغیر زکوٰۃ کا نام لئے رقم دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں
۲۰۲	نیا نہ بنانے کا مواخذہ بھی ہے	۱۹۶	رقم مسکین کے ہاتھ میں نہ دی اس حکم سے
۲۰۲	بچہ مانگنا حرام ہے ان کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۱۹۶	ملک خرید کر دیدیا تو کیا حکم ہے
۲۰۳	چیم قسربانی کا حکم	۱۹۶	مدرسہ میں زکوٰۃ نہیں اذکس طرح خرچ ہوگی
۲۰۳	زکوٰۃ کا روپیہ مرد کے	۱۹۸	والہ کی زندگی میں جو بطور میراث
۲۰۳	ایصال شاذ کیلئے دینا کیسا ہے	۱۹۸	لے، وہ مانع زکوٰۃ ہے یا نہیں
۲۰۳	پیشہ و فقیروں کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں	۱۹۸	زکوٰۃ کے روپے سے کتابیں خریدے اور
			اپنے مطاع میں رکھنے کا حکم کیا ہے
			زکوٰۃ کی رقم سے کتاب خرید کر پڑھنے کی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۰	زکوٰۃ کی رقم رسیدین کی تنخواہ اور	۲۰۴	زکوٰۃ ہندو فقیر کو دینا کیس ہے
۲۱۰	ہر سال مکان بنانا کیسا ہے	۲۰۴	زکوٰۃ کے روپے غریب ترکبیں
۲۱۱	یتیم دیکر جو خادمہ ہے اسکا زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۰۴	کی تسلیم درست ہے یا نہیں
۲۱۱	الدار عندہ نامہ اور زکوٰۃ کی رقم نہ سکتا ہے یا نہیں	۲۰۵	زکوٰۃ کے مال سے کھانا وغیرہ
۲۱۱	معلوم نہ ہونے کی وجہ سے صاحب نصاب	۲۰۵	پکا کر دینا کیس ہے
۲۱۲	کو زکوٰۃ دیدی، بن میں معلوم ہوا تو کیا کرے	۲۰۵	نادرہ رشتہ داروں میں سے
۲۱۲	عینی کی قلمح نام باخ ادا کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے	۲۰۵	کے زکوٰۃ دینا درست ہے
۲۱۲	نجوہ سیار زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں	۲۰۵	بے نمازی کو زکوٰۃ دینا کیس ہے
۲۱۲	کسی غریب کے معاوضہ میں زکوٰۃ	۲۰۶	زکوٰۃ کی اطلاع فقیر کو ضروری نہیں
۲۱۲	لینا دینا درست نہیں ہے	۲۰۶	وامانہ اور بھائی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے
۲۱۳	تعمیر مسجد میں زکوٰۃ کا روپیہ لگانا درست نہیں	۲۰۶	نامالغ کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں
۲۱۳	احاطہ تکبیر میں زکوٰۃ کی رقم نہیں صرف ہو سکتی	۲۰۶	اقارب میں کس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے
۲۱۳	امام کو زکوٰۃ لینا کیسا ہے	۲۰۶	صحرائی جائیداد کے ادا بیجی قرض
۲۱۳	سیار کو زکوٰۃ یعنی درست نہیں	۲۰۶	کے لئے زکوٰۃ دینا درست ہی نہیں
۲۱۳	اور نہ صاحب نصاب کو	۲۰۶	در رسہ میں زکوٰۃ ادا اس کا مصرف
۲۱۳	کسی مستحق زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی رقم دے	۲۰۶	تعمیر درگاہ میں زکوٰۃ کا روپیہ لگانا کیسا ہے
۲۱۳	کہ وہ سید کو دیدیے یہ جائز ہے	۲۰۶	زکوٰۃ کی رقم سے ارباب در رسہ
۲۱۳	زکوٰۃ کی رقم حلقہ کی مشاہرہ	۲۰۸	قرض دے سکتے ہیں یا نہیں
۲۱۳	میں دینا درست نہیں ہے	۲۰۸	جیل کے ذریعہ زکوٰۃ کی رقم سے
۲۱۳	زکوٰۃ کا روپیہ طلبہ در رسہ پر کس طرح صرف	۲۰۸	تنخواہ دینا درست ہے یا نہیں
۲۱۳	کیا جائے	۲۰۸	زکوٰۃ سے دارالمنہرہ کو تنخواہ دینا کیسا ہے
۲۱۳	ذریعہ یعنی آؤ زر روپیہ بھیجنے سے	۲۰۸	مالک نصاب معلوم کو زکوٰۃ دینا درست
۲۱۳	زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں	۲۰۹	ہے یا نہیں، اگر وہ عیالدار ہے
۲۱۳	مندرجہ تحقیق میں زکوٰۃ کسے دینا چاہیے	۲۱۰	طلبہ پر زکوٰۃ خرچ کرنا کیسا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۲	سکتے ہیں یا نہیں۔	۲۱۵	صدقہ کا حق از زیادہ کون ہے
۲۲۲	جو طالب علم گھر پرالدار ہو اس کو زکوٰۃ دینے کا حکم۔	۲۱۶	تذریعہ نیاز کا کھانا کسے دیا جائے
۲۲۳	زکوٰۃ کا روپیہ مدرسہ کے {	۲۱۷	اولیاء کے ایصال ثواب کے لئے دینا بہتر ہے {
۲۲۳	زش میں صرف ہو سکتا ہے یا نہیں {	۲۱۷	جو طلبہ قوانین مدرسہ کی پابندی نہیں کرتے ان کو زکوٰۃ دیکلئے یا نہیں {
۲۲۵	پیشہ ور گداگروں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۱۷	زکوٰۃ اد عشر کی رقم مسجد میں لگانا درست نہیں
۲۲۵	خیرات فقیروں میں تقسیم کرنا۔	۲۱۷	زکوٰۃ کسے دینا بہتر ہے
۲۲۵	ناجائز خرچ کرنے والے گداگو کو دینا کیسا ہے	۲۱۷	زکوٰۃ کے روپے میں سے قرض دینا {
۲۲۵	زکوٰۃ کا بہترین مصرف	۲۱۸	اور تجارت میں لگانا کیسا ہے {
۲۲۵	مکاتب و مساجد میں صرف کرنا کیسا ہے	۲۱۸	طلبہ کو زکوٰۃ دینے کے لئے ان کی اہلیت کی تفتیش کی جائے یا نہیں {
۲۲۵	طلبہ کو زکوٰۃ سے وظائف دینا کیسا ہے	۲۱۹	جن طلبہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں {
۲۳۰	نبوت کا بقیہ روپیہ نصاب کے برابر ہے {	۲۱۹	بھینیں زکوٰۃ دینا کیسا ہے {
۲۳۰	مگر معمول نہیں ہوتا اس کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں {	۲۱۹	اس تاجہ کی تملیک جو مسرت صاحب نصاب نہیں {
۲۳۱	جس عالم کے پاس کذب خانہ ہو {	۲۱۹	زکوٰۃ اور صدقہ نظر وغیرہ {
۲۳۱	اسے زکوٰۃ لینا کیسا ہے {	۲۲۰	غیر مسلم کو دینا کیسا ہے {
۲۳۲	بھائی بہنوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں {	۲۲۱	منہرجین اوصاف ولے کو دینا کیسا ہے {
۲۳۲	ماہوار آمدنی کافی ہو مگر صاحب {	۲۲۳	اپنے عزیز و غریبوں پر زکوٰۃ خرچہ کی بجائے یا نہیں {
۲۳۲	نصاب نہیں تو زکوٰۃ سے مستغنی یا نہیں {	۲۲۳	بچہ والی عورت کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے
۲۳۲	مسلمان سپاہی پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے {	۲۲۳	سید کی بیوی جو شیخ برہ اسے زکوٰۃ دے
۲۳۳	زکوٰۃ کے روپے سے چاندل غریب کو فقیروں کو {		
۲۳۳	بھیک دینے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں {		
۲۳۳	انجن یا مدرسہ کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں {		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۱	میں خرچ کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں	۲۳۴	بلاتملک مبلغ سے کھانا دینا کیسا ہے
۲۳۱	{ اجازت سے اس کے کام میں	۲۳۴	{ بھنگ وافیوں کے عادی کو
۲۳۱	{ خرچ کرے تو کیا حکم ہے	۲۳۴	{ زکوٰۃ دی جائے یا نہیں
۲۳۱	{ قیمت جرم قربانی اور صدقہ جمع کیے	۲۳۵	{ جگہ پر صاحب نصاب ہے اور پردیس
۲۳۱	{ بدترتج سال بعد میں خرچ کرنا درست یا نہیں	۲۳۵	{ میں مغلوں احوال وہ زکوٰۃ لے یا نہیں
۲۳۲	سیاہ کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا ہو سکتا ہے یا نہیں	۲۳۶	اپنی بختہ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے
۲۳۲	حمالک یورپ میں تبلیغ پر زکوٰۃ	۲۳۶	{ قرابت مستحق بے نمازی ہوا وغیرہ
۲۳۲	{ کار و پیہ خرچ کرنا کیسا ہے	۲۳۶	{ اقتدار نمازی تو زکوٰۃ کسے دے جائے
۲۳۲	{ حبیلہ کے ذریعہ اپنے اصول د	۲۳۶	{ بدعتی کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں
۲۳۲	{ زرع پر زکوٰۃ صرف کرنا کیسا ہے	۲۳۷	موجودہ زمانے میں مید کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں
۲۳۲	اسلامی عمارتوں پر زکوٰۃ لگ سکتی ہے یا نہیں	۲۳۷	داماد کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے
۲۳۳	مبلغی جلسہ پر زکوٰۃ صرف کرنا کیسا ہے	۲۳۷	بھانجے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں
۲۳۳	{ زکوٰۃ کی رقم سے مبلغین کا	۲۳۸	{ مسی کے کنوئیں میں زکوٰۃ کا
۲۳۳	{ تقریر درست ہے یا نہیں	۲۳۸	{ پیسہ لگانا کیسا ہے
۲۳۳	مدرسہ و طالب علم کو زکوٰۃ لینا کیسا ہے	۲۳۸	{ گاؤں کے کنوئیں میں زکوٰۃ
۲۳۳	صاحب نصاب کو حق کے لئے زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۳۸	{ کی رقم نہیں لگ سکتی ہے
۲۳۵	بھوپر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے	۲۳۸	بیروہ کو زکوٰۃ سے وظیفہ دینا درست ہے یا نہیں
۲۳۵	زکوٰۃ دو سال میں ادا کرے تو کیا حکم ہے	۲۳۹	زکوٰۃ سادات کے لئے کب درست ہے
۲۳۵	خادمہ کو اس کی محتاجی کی وجہ	۲۳۹	{ زکوٰۃ کار و پیہ جمع کرنا اور تجارت
۲۳۵	{ سے زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۳۹	{ میں دیکھا تو کیسا ہے
۲۳۶	نامائع کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں	۲۳۹	سورپے آدنی ہوا و تین سو خرچ تو
۲۳۶	{ مستحق زکوٰۃ روکی کی شادی کے لئے	۲۳۹	{ ایسے کو زکوٰۃ سے دینا کیسا ہے
۲۳۶	{ بستم زکوٰۃ دینی درست ہے	۲۳۹	{ مستحق کو رقم نہ دی بلکہ اس کے گھر کی مرمت

صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۴۶	اہل مکرنا اور تھریس معارف زکوٰۃ میں یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	مکرنا اور تھریس کے لئے کام دنیوالوں کی تنخواہ	۲۴۶
۲۴۶	مغزوہ مستحق استاذ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	اپنے غلام باندی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	مدرسہ کا طالب علم در زکوٰۃ	۲۴۶
۲۴۶	جس کے پاس صرف ایک جانور	۲۴۶
۲۴۶	ہو اسے زکوٰۃ لینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	ہیتم خانہ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	مستحق زکوٰۃ ہستم کو زکوٰۃ دی جائے اور	۲۴۶
۲۴۶	وہ کتاب وغیرہ خریدے کہ مدرسہ کو دے تو کیا	۲۴۶
۲۴۶	حکم ہے	۲۴۶
۲۴۶	مستحق بالغ لڑکے کو زکوٰۃ دی جائیگی	۲۴۶
۲۴۶	خواہ اس کا باپ مستحق زکوٰۃ نہ ہو	۲۴۶
۲۴۶	مصارف فدیہ کی تفصیل	۲۴۶
۲۴۶	فدیہ ہیتم خانہ میں	۲۴۶
۲۴۶	فیہ مفلس (ضد ارکو	۲۴۶
۲۴۶	غیرہ سے کتب کی خریداری بلائے مدرسہ	۲۴۶
۲۴۶	بذریعہ نمٹیک در سگاہ کی تعمیر میں زکوٰۃ	۲۴۶
۲۴۶	صدقہ فطر جس پر واجب ہے	۲۴۶
۲۴۶	وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	غریب جمالدار کے ساتھ کھانا	۲۴۶
۲۴۶	پکٹے مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	جس سبب کے پاس تیس چالیس بیگہ زمین ہو	۲۴۶
۲۴۶	یہ کہنا کیسا ہے کہ اس سے لڑکی کا زیور بنا دو	۲۴۶
۲۴۶	غیر ہایت نہ پیر دینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	کل یا کچھ دیدیا جائے تو؟	۲۴۶
۲۴۶	نقد دینے کا حکم کیا ہے	۲۴۶
۲۴۶	فدیہ رذہ رمضان کا ایک فقیر کو دیا جائے یا دو کو	۲۴۶
۲۴۶	عیسائی ہندو یا ان کے وارس	۲۴۶
۲۴۶	میں زکوٰۃ دینا درست نہیں	۲۴۶
۲۴۶	فدیہ کی رقم مستحق اصول و فروع	۲۴۶
۲۴۶	یا شوہر کو دینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	پوری رقم ایک شخص کو دینا جائز ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	زکوٰۃ یا فدیہ کی اصول و فروع کو دینا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	دکیل مؤکل کے اصول و فروع	۲۴۶
۲۴۶	بہ خرچ کر سکتا ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	بذریعہ حیلہ نمٹیک مدرسہ ملازمین	۲۴۶
۲۴۶	پر زکوٰۃ خرچ کرنا کیسا ہے	۲۴۶
۲۴۶	غنی کے بالغ لڑکے کو قیمت چیم	۲۴۶
۲۴۶	قربانی دینا درست ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	مدرسہ کے طلباء و عمارت وغیرہ	۲۴۶
۲۴۶	پر زکوٰۃ خرچ ہو سکتی ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	جس مدرسہ میں تنخواہ کے علاوہ کوئی	۲۴۶
۲۴۶	مدنہ ہو زکوٰۃ دینی جائز ہے یا نہیں	۲۴۶
۲۴۶	کیا عالم غنی اور مالدار طلبہ کو زکوٰۃ دینا درست ہے	۲۴۶

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	دینا درست ہے یا نہیں۔		اسے زکوٰۃ دی جائے یا نہیں۔
۲۷۱	مسلم شفاخانہ میں زکوٰۃ لگانا کیسا ہے۔	۲۶۱	کافی آمدنی والے مقروض کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں
۲۷۲	زکوٰۃ کے روپے سے حج کرنا کیسا ہے۔	۲۶۱	{ زکوٰۃ سے کتب خریدنے کے لئے
۲۷۳	زکوٰۃ کے روپے سے قرآن خرید کر پیرود	۲۶۲	کتابیں خریدنا کیسا ہے
	{ غریب میں تقسیم کرنا کیسا ہے	۲۶۲	زکوٰۃ کی رقم کیا ان مواقع میں دی جائے
۲۷۳	زکوٰۃ کے روپے سے باؤلی بنانا کیسا ہے۔		غنی طالب علم مستحق زکوٰۃ نہیں
۲۷۳	ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دی جائے۔	۲۶۳	قیمت چرم قربانی کیا فیذا فقیر
	زکوٰۃ کے روپے مدرسہ مؤذن کو		{ کے حوالہ کرنا ضروری ہے
۲۷۴	تنخواہ دینا درست ہے یا نہیں	۲۶۴	مستحق زکوٰۃ کی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔
۲۷۵	زکوٰۃ سے مسکین کو وظائف دینا کیسا ہے	۲۶۵	جاناؤ ملک اخذ زکوٰۃ نہیں، اگر اس
۲۷۵	امام کو اجرت میں عشر دینا درست نہیں		سے اخراجات پورے نہیں ہوتے
۲۷۶	جاناؤ کے باوجود گزارہ نہ ہو تو	۲۶۵	جس طالب علم کے پاس دس سو روپے ہوں
	{ زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا نہیں		اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں اور وہ زکوٰۃ لے
۲۷۶	کافروں کو زکوٰۃ دینا درست نہیں		سکتا ہے یا نہیں
۲۷۷	زکوٰۃ غیر مالک میں بھیجنا کیسا ہے	۲۶۶	غیر مسلم کے قبضہ سے داگڑی کے لئے
۲۷۷	زکوٰۃ کے روپے سے اپنی طرف		{ زکوٰۃ کے روپے خرچ کرنا کیسا ہے
	{ سے حج کرنا کیسا ہے	۲۶۶	محتاج اقرباء و سریری بستی میں ہوں تو کیا کہے
۲۷۸	قیمت چرم قربانی میں تملیک	۲۶۷	علماء صاحب نصاب جو اپنا سال بیوی
۲۷۸	بلا تملیک خرچ کا کیا حکم ہے		{ کی ملک کر دیں انکو زکوٰۃ لینا کیسا ہے
۲۷۸	زکوٰۃ کے روپے سے درس کا	۲۶۸	فدیہ کی رقم نیک کام میں لگانا کیسا ہے
۲۷۸	{ مکان خریدنا کیسا ہے	۲۶۸	زکوٰۃ کی رقم جلسہ تبلیغ پر خرچ کرنا کیسا ہے
۲۷۹	شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں	۲۶۹	فدیہ کی رقم مسجد پر خرچ کرنا کیسا ہے
۲۷۹	جس کے پاس سکونتی مکان کے علاوہ دوسرا	۲۷۱	خیرات فدیہ میں محسوب ہو گیا یا نہیں
		۲۷۱	سرکاری شفاخانہ میں زکوٰۃ کا روپیہ بذریعہ حیلہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	مفہوم	صفحہ
۲۸۸	مکان بھی ہے وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں	۲۸۰	حقیقہ کے جرم کی قیمت اپنے { مصرف میں لاسکتا ہے یا نہیں	۲۸۸
۲۸۸	ملک نصاب مطلقاً مانع اخذ زکوٰۃ ہے یا نہیں	۲۸۱	جو اپنے مفلس قرابتدار کو زکوٰۃ دے۔	۲۸۸
۲۸۱	بیوی اور خاوند کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں	۲۸۱	اہل نصاب کے بچوں کو زکوٰۃ سے {	۲۸۹
۲۸۱	مسافر کا قرض زکوٰۃ سے ادا کیا جائے یا نہیں	۲۸۱	وخلیفہ دینا جائز ہے یا نہیں {	۲۸۹
۲۸۱	زکوٰۃ حیلہ کے ذریعہ مدرسہ پر خرچ کرنا کیسا ہے	۲۸۲	بھائی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں	۲۸۹
۲۸۲	فی سبیل اللہ میں کون لوگ داخل ہیں	۲۸۲	قماح بالغ شاگرد کو زکوٰۃ دی {	۲۸۹
۲۸۲	مالک نصاب بیوہ عورت کو زکوٰۃ {	۲۸۳	پھر اس سے مشاہرہ لے لیا کیسے {	۲۸۹
۲۸۲	دینا جائز نہیں {	۲۸۳	حیلہ کے ذریعہ مدرسہ کو زکوٰۃ کے روپے دینا	۲۹۰
۲۸۳	جس کے پاس صرف زمین ہو وہ {	۲۸۳	قربانی کی کھال کی قیمت سے {	۲۹۱
۲۸۳	زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں {	۲۸۳	دیگ وغیرہ خریدنا جائز نہیں {	۲۹۱
۲۸۳	مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں	۲۸۳	اس سے مسجد کا سا بنانا بھی جائز نہیں	۲۹۱
۲۸۳	کسی مدرسہ کے نام زکوٰۃ وصول کر کے لایا {	۲۸۳	غلام خانہ میں لگانا بھی درست نہیں	۲۹۱
۲۸۳	ادو مدرسہ قائم نہ ہو سکا تو کیا کرے {	۲۸۳	چرم قسربانی کی قیمت تنخواہ {	۲۹۱
۲۸۳	بے نمازی کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں	۲۸۳	میں دینا درست نہیں {	۲۹۱
۲۸۳	زکوٰۃ کا استعمال افطار صوم میں درست ہے یا نہیں	۲۸۳	مدرسہ کو تنخواہ لینا کیسا ہے	۲۹۱
۲۸۳	زیورات کی زکوٰۃ عورتیں کہاں سے نکالیں	۲۸۳	ان رشتہ داروں میں مصرف زکوٰۃ کون ہیں	۲۹۲
۲۸۳	اسلامیہ اسکول میں زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں	۲۸۳	ملیون کو معاف کر دینے سے {	۲۹۲
۲۸۳	زکوٰۃ غیر مستحق کو دینا درست نہیں	۲۸۳	زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی {	۲۹۲
۲۸۳	مالدار پیشہ و فقراء کو زکوٰۃ کی رقم دینا درست نہیں	۲۸۳	شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر {	۲۹۲
۲۸۳	ذکر خیر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں	۲۸۳	کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی {	۲۹۲
۲۸۳	بذریعہ حیلہ زکوٰۃ کے روپے سے قبرستان کے لئے زمین خریدنا کیسا ہے	۲۸۳	چرم حقیقہ کی قیمت سید کو دینا کیسا ہے	۲۹۲
۲۸۳		۲۸۳	چرم قربانی کی اطلاع ضروری نہیں۔	۲۹۲

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۴	میرانا عہدہ الٰہی اور وزن صاع	۲۹۳	فطرہ کن بویوں کا حق ہے۔
۲۰۵	صدقہ فطر رمضان میں دینا درست ہے یا نہیں	۲۹۴	قیمت چرم تر بانی مسجد میں لگانا درست نہیں
۲۰۶	صدقہ فطر میں قیمت دینا درست ہے یا نہیں	۲۹۵	تر بانی کی کھال بچہ مسکینوں کو
۲۰۶	فطرہ میں کہاں کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔		بھانا کھلا دینا کیسا ہے
۲۰۷	مالک زمین پر فطرہ واجب ہے یا نہیں۔		طرطیس کے محبت زدوں کو چرم
۲۰۷	جس کے پاس دس سو درہم کی زمین ہو	۲۹۵	تر بانی کی رقم بھیجنا کیسا ہے
	اس پر فطرہ واجب ہے یا نہیں		چرم تر بانی کی قیمت سے مسجد
۲۹۶	تقسیم کے بعد اگر صاحب نصاب نہ ہو تو		وحید گاہ وغیرہ کی تعمیر درست نہیں
۲۰۸	اس پر فطرہ واجب نہیں ہے		لال احمد کو چندہ دینا کیسا ہے
۲۰۸	دوسرے شہر کے زرخ کا فطرہ میں اعتبار نہیں		تر بانی ترک کر کے اس کی رسم
	گیہوں اور اس کے ستوا درائے	۳۰۰	بلقانی مسلمانوں کو دینا درست نہیں
۲۰۸	میں کچھ فسرق ہے یا نہیں	۳۰۱	ماں باپ اور اولاد کو عشر دینا کیسا ہے
۲۰۸	مشقال دینا اور درہم کا وزن کیا ہے	۳۰۱	دیون پر عشر ہے یا نہیں۔
۳۰۹	اگر کسی کے ذمہ روپیہ باقی ہو اور فطرہ میں	۳۰۲	آٹھواں باب
	اس کو چھوڑ دے تو فطرہ ادا ہو گا یا نہ		صدقہ فطرہ
۳۱۰	منہرجہ مسائل درست ہیں یا نہیں۔		صدقہ فطر کی مقدار میریدہ اور
۳۱۰	جیرہ ان لڑکے اپنی کمائی باپ کو	۳۰۲	چا دل سے کیا ہے
	دیتے ہیں ان پر فطرہ واجب یا نہیں		عہدہ نیوی میں فطرہ کب نکالا جاتا تھا
۳۱۱	صدقہ فطر کا وزن بحساب انگریزی یہ کیا ہے	۳۰۲	کسی غریب کے ذمہ اگر کچھ بقایا ہو
	چالیس روپے کے میرے سوا تین میرے		تو کیا اسے فطرہ میں مسربہ کر سکتی ہیں
۳۱۱	مذموم دیا تو فطرہ ادا ہوا یا نہیں۔	۲۰۳	خف صاع کی مقدار کیا ہے۔
۳۱۱	چا دل وغیرہ فطرہ میں کتنا دے	۲۰۴	کیا نصف صاع کی مقدار سوا میر گیسوں ہے
۳۱۲	پورٹ لیر جہاں فیروں کی آبادی اور قانوناً	۲۰۴	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۸	مندرجہ ذیل صورت کی تحقیق	۳۱۲	امانت منع ہے، کیا ان کو فطرہ دے سکتے ہیں۔
۳۱۸	ایک اشکال کا جواب	۳۱۲	جہاں تکیوں کے سوا کوئی نہیں، ہاں صدقہ فطر کی راہ ہو
۳۱۹	نصاب زکوٰۃ اور مشقال کا وزن	۳۱۲	کیا قبیلوں کا مساکین میں شمار ہے
۳۲۱	اسی کے وزن سے نصف صاع { کی مقدار میں اختلاف کا حل	۳۱۳	صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے
۳۲۱	بستی میں گنیم نہ ملے تو شہر کے نرخ { سے فطرہ دیا کرنا کیسا ہے	۳۱۳	کیا گھبڑوں کی جگہ بنگال میں بچاؤں { فطرہ میں دیا جاسکتا ہے
۳۲۲	فطرہ میں گھبڑوں کے بدلے نصف صاع بچاؤں دینا کیسا ہے { ایک شخص کا فطرہ جو معتدیں پر دینا کیسا ہے	۳۱۴	فطرہ اہل نصاب پر واجب ہے
۳۲۲	زمین پر فطرہ واجب ہے یا نہیں	۳۱۴	سال بھر کی خوراک یا دو بیگہ زمین { ہو تو فطرہ واجب ہے یا نہیں
۳۲۳	گھبڑوں کی قیمت کے برابر بچاؤں دینا درست ہے	۳۱۴	دودھ کے لئے جو گائے ہے وہ { حوائج اصلیہ میں داخل ہو یا نہیں
۳۲۳	جہاں جو غلہ رائج ہو اس کا نصف صاع { فطرہ میں دینا کافی ہے یا نہیں	۳۱۴	صدقہ فطر میں حوائج اصلیہ کی مراد کیا ہے
۳۲۳	غریبوں پر فطرہ واجب نہیں	۳۱۵	اپنے بلوغ لڑکے کی طرف سے { فطرہ دینا واجب نہیں
۳۲۴	عورتوں کا فطرہ دینا کس پر واجب ہے	۳۱۵	صاع سے بندہ ہی مراد ہے یا مانی
۳۲۴	صاع کا وزن	۳۱۶	فطرہ میں گھبڑوں کی مقدار کیا ہے
۳۲۵	فطرہ ایک شخص کو دینا افضل ہے یا کئی کو	۳۱۶	نصف صاع کی مفت مراد ۳۲۴ قلم { کے سیر میں کیا ہوتی ہے
۳۲۵	منصوص اشیاء کے علاوہ { دوسری چیزیں فطرہ میں	۳۱۶	جہاں گھبڑوں پیدا نہیں ہوتا وہاں { گھبڑوں کی قیمت کا اعتبار ہوگا
۳۲۶	وجوب فطرہ اور تبرائی	۳۱۶	جہاں فقر اور غریبوں فطرہ { کس وقت تک لا جاسکتے
۳۲۶	وزن صاع کی تحقیق	۳۱۷	حوائج کھیرت رکھتا ہو کہ سال بھر کھائی { نہیں سکتا اس پر فطرہ ہے یا نہیں
۳۲۷	نصف صاع کا وزن	۳۱۷	
۳۲۸	معارف چیم قربانی اور فطرہ ایک ہیں یا کیا	۳۱۷	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۸	زکوٰۃ کی رقم بذریعہ ڈاک بھیجنے میں {	۳۲۸	امام سجدہ کو فطرہ دینا جائز نہیں
۳۲۴	فیس کہاں سے دی جائے {	۳۲۹	نواں باب
۳۲۵	مہرے مفروض پر زکوٰۃ واجب ہے	۳۲۹	متفرق مسائل زکوٰۃ
۳۲۵	زکوٰۃ دیکر پھر اپنے فرض میں نیلے تو کیا حکم ہے		کسی کو سو روپے فرض دئیے ۴۵ سال بعد وصول {
۳۲۵	بلانیت جو رقم فقیروں کو دی گئی {		ہوئے، تو زکوٰۃ کس طرح ادا کرے {
۳۲۹	اس سے زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں {		جس کی ادائیگی کا فن غالب نہ ہو کیا کرے {
۳۲۹	گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو شرعاً ادا {		ایک شخص زکوٰۃ ادا کئے بغیر مر گیا {
۳۲۹	نہیں ہوئی اسکے لئے کیا صواب اختیار کیا جائے {		تو اس کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے {
۳۲۹	جو فرض حلیہ بت کیا گیا ہے {		گوٹے اور چڑیاؤں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
۳۲۹	اس کی زکوٰۃ کب واجب ہوگی {		توٹوں پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۳۲۹	کسی مسکین کے لئے زکوٰۃ سے ماہوار مقرر کیا گیا ہو {		پر اوڈنٹ خد کی زکوٰۃ
۳۳۱	کیا غلہ کی قیمت کا چالیسواں {		پر اوڈنٹ خد کے سود کا حکم
۳۳۱	حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا {		پر اوڈنٹ خد اور بینک کی رقموں {
۳۳۸	جیز خضر و چنا، ۱۰ روپیہ میں لینا کیلئے {		بر زکوٰۃ ہے یا نہیں {
۳۳۸	زکوٰۃ کا روپیہ کسی نے خرچ {		تختہ کا جو حصہ خد کے نام پر کرٹ جانا {
۳۳۸	کر لیا پھر دیدیا کیا حکم ہے {		ہے، اس کی زکوٰۃ
۳۳۸	مرفون روپے کی زکوٰۃ		زکوٰۃ ادا کی، مگر شرعاً ادا نہ ہوئی تو {
۳۳۸	زکوٰۃ کے لئے انجن		کچھ ثواب ملے گا یا نہیں {
۳۳۹	فرض روپے کی زکوٰۃ		اجارہ کی زمین پر زکوٰۃ ہے یا نہیں
۳۳۹	فرض کی زکوٰۃ بعد وصولی		زکوٰۃ کی نیت سے جو رقمیں خرچ ہوتی ہیں {
۳۳۹	فرض روپے کی زکوٰۃ کب ادا کی جائے		ان سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں {
۳۳۹	صدقہ کا ثواب مالک خانہ کو {		جو اہرات وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں۔
۳۳۹	طیقا یا سبغہ والوں کو {		

صفحہ	عنوان	صفحہ
۳۴۰	برادریہ نٹ فطر کی زکوٰۃ اور اس کے سود کا حکم	۳۴۰
۳۴۱	برادریہ نٹ فطر کی زکوٰۃ اور اس کی حقیقت	۳۴۱
۳۴۲	ایصال ثواب کیلئے مدقہ جاریہ کی بہتر مذمت کیا ہے	۳۴۲
۳۴۳	کتاب الصوم	۳۴۳
۳۴۴	پہلا باب۔ روزہ کی نیت، روزہ کی قسمیں اور اس کی حیثیت	۳۴۴
۳۴۵	روزہ کی نیت	۳۴۵
۳۴۶	رمضان میں بلا غار شرعی کھلنے والے کی مثال	۳۴۶
۳۴۷	مسافر یا مریض رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھے تو وہ فرض ہوگا یا نفل	۳۴۷
۳۴۸	اوقات سحری کے بعد کھانا جائز نہیں	۳۴۸
۳۴۹	صبح صادق کے بعد کھانے کی اجازت نہیں	۳۴۹
۳۵۰	عرفہ کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے	۳۵۰
۳۵۱	نفل اور نذر روزہ کی نیت کیا کرے	۳۵۱
۳۵۲	نذر کے روزے میں قضا کی نیت کرے تو کیا حکم ہے	۳۵۲
۳۵۳	جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا کیسا ہے	۳۵۳
۳۵۴	عرفہ کے دن حاجی لوگ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔	۳۵۴
۳۵۵	دوسرا باب	۳۵۵
۳۵۶	رودیت ہلال، اختلاف مطالع اور قبول منجبین وغیرہ	۳۵۶
۳۵۷	ہمشان کے چاند کی شہادت ایک مرد اور تین عورتیں دیں تو کیا حکم ہے	۳۵۷
۳۵۸	شہادت کے چاند کی شہادت ایک مرد اور تین عورتیں دیں تو کیا حکم ہے	۳۵۸
۳۵۹	ہرالت کی تعریف موجودہ دور میں	۳۵۹

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۷۴	تاخیر درست ہے یا نہیں	۳۶۰	رویت ہلال میں کن لوگوں کا اعتبار ہے
۳۷۴	{ اہل تہذیب کی رعایت میں عید کی	۳۶۱	فاسق کی شہادت پر روزہ کا حکم
۳۷۴	{ نماز مؤخر کرنا کیلئے ہے	۳۶۱	دن میں چاند نظر آنے کا حکم
۳۷۴	{ قاضی کی مخالفت میں جو دو گنا	۳۶۲	تیس کے حساب سے روزہ رکھا جائے
۳۷۴	{ ادا کی گئی اس کا حکم	۳۶۲	میں ۲۹ کی خبر آئی تو کیا حکم ہے
۳۷۴	ریوم الفرائد دو سو دن نماز کا کیا حکم ہے	۳۶۳	{ عید کے چاند کے لئے کتنے آدمیوں
۳۷۶	خطا اور تار کی خبر پر روزہ رکھا جائے یا نہیں۔	۳۶۳	{ کی گئی اسی ضرورت ہے
۳۷۶	تیس رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو کیا کرے	۳۶۴	ہمیت کے حساب پر روزہ رکھنا کیلئے
۳۷۷	{ متواتر خط و تار سے رویت	۳۶۴	ہلال فطر میں نصاب شہادت
۳۷۷	{ ہلال ثابت ہوگی یا نہیں	۳۶۴	{ اور شہادت میں عدل کی شرط
۳۷۷	کیا خط و تار بھیجنے والے کا عادل ہونا شرط ہے	۳۶۹	رمضان یا عید کے چاند کی خبر
۳۷۷	کیا متواتر خطوط میں شناخت شرط ہے	۳۶۹	{ بذریعہ تار مستبر ہے یا نہیں
۳۷۷	مستبر کا خط یا تار کافی ہے یا نہیں	۳۶۹	جنتری یا تار پر اعتبار درست ہے یا نہیں
۳۷۷	خبر متواتر کی شہادت پر خبر آنے تو کیا حکم ہے۔	۳۷۰	با اعتبار ہمیت چاند کا اعتبار ہے یا نہیں
۳۷۸	پانچ مسلمان شہادت دیں تو عید ہوگی یا نہیں	۳۷۱	بذریعہ تحریر رویت کی خبر آنے تو کیا حکم ہے
۳۷۸	{ ایک شخص کی شہادت سے	۳۷۱	{ ہلال عید میں متواتر احوال کی شہادت
۳۷۸	{ رویت ہلال ثابت ہوگی یا نہیں	۳۷۱	{ مستبر ہے یا نہیں
۳۷۹	رویت ہلال پر شہادت	۳۷۲	تار کی خبر پر لوگوں نے روزہ
۳۸۰	بلاعات دو کی شہادت معتبر ہے یا نہیں	۳۷۲	{ توڑ دیا، ان کا کیا حکم ہے
۳۸۰	تار کی خبر پر عید درست ہے یا نہیں	۳۷۳	کیا جماعت کے لئے رویت
۳۸۱	{ متواتر سے مٹھی کو یقین	۳۷۳	{ ہلال میں عدالت شرط ہے
۳۸۱	{ ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے	۳۷۳	شہادت بسلسلہ چاند اور فیصلہ
۳۸۱	تار و خط کی بنیاد پر عید جائز ہے یا نہیں	۳۷۴	قاضی کو حرج کا حق ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۰	ثبوت ہلال کی اطلاع بذریعہ ڈاک	۳۸۲	ٹیلیفون کی خبر معتبر ہے یا نہیں۔
۳۹۰	تیس شعبان سے تیس روزے	۳۸۲	مطلع صاف ہو تو تیس چالیس
۳۹۱	پورے کے افطار کرنا کیسا ہے	۳۸۲	کی گواہی معتبر ہے یا نہیں
۳۹۲	تیس روزے پڑھنے کے	۳۸۲	بیس آدمیوں کی گواہی پر اعلان اور پھر انحراف
۳۹۲	تار کی خبر پر عید کرنا کیسا ہے۔	۳۸۲	مطلع صاف ہو تو کتنے آدمیوں کی
۳۹۲	خط پر افطار درست ہے یا نہیں	۳۸۲	شہادت ضروری ہے
۳۹۳	بعد میں ۲۹ کا چاند ثابت ہو جائے تو کیا کرے	۳۸۳	متعدد آدمی کسی بستی میں رویت بیان
۳۹۳	اختلاف مطالع عن الاحناف	۳۸۳	کریں تو باہر والے اسے مانیں یا نہیں
۳۹۴	اختلاف مطالع اور غلط خبر پر اعتماد	۳۸۳	روزہ کی شہادت پر جو افطار کرے
		۳۸۳	اس پر قضا و کفارہ ہو گا یا نہیں
		۳۸۴	دو شخص کی شہادت اور مختلف تاروں
۳۹۴	تیسرا باب: یوم الشک	۳۸۴	کی اطلاع پر افطار کا حکم درست ہے یا نہیں
	یعنی چاند نظر نہ آنے کی صورت میں		جس کا چاند دیکھنا معتبر قرار نہیں دیا
	تیس شعبان کا روزہ		کیا اس سے متعلق سوال
۳۹۴	۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آنے کے باوجود	۳۸۵	۲۹ رمضان کو بعد زوال چاند
	۲ شعبان کو رمضان کا روزہ رکھنا کیسا ہے	۳۸۵	نظر آئے تو کیا کرے
۳۹۸	۲۹ میں اختلاف کی وجہ سے کچھ لوگوں	۳۸۵	چاند کے سلسلہ میں دور دراز
	نے تیس روزے رکھے اور کسی نے ۲۹ کس کا	۳۸۵	شہر کا اعتبار ہو گا یا نہیں
	اعتبار کیا جائے		آج پچاس کو مشرق میں منظرے تو کل شام کو
۳۹۹	رویت میں اختلاف کی وجہ سے جس نے	۳۸۶	دوسرے ماہ کا چاند دیکھا جانا ممکن ہے یا نہیں
۳۹۹	۲۹ روزے رکھے وہ عید کب کرے	۳۸۶	غیر معتبر کی شہادت قابل قبول نہیں
۳۹۹	شک کی وجہ سے ۲ شعبان کا روزہ رکھنا کیسا ہے	۳۸۶	شہادت علی القضا بسلسلہ رویت ہلال
	۲۹ شعبان کو کسی وجہ سے چاند	۳۸۶	دو معتبر کی شہادت پر افطار درست ہو گا یا نہیں
۴۰۰	نظر نہ آئے تو کیا کرنا چاہیے	۳۸۶	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۰۷	ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۴۰۱	یوم شک اگر پہلی رمضان قرار جائے
۴۰۸	آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ	۴۰۱	تذیقہ فرض ادا ہو گا یا نہیں
	میں کچھ نقصان نہیں آتا		یوم اشک کے روزہ کا کیا حکم ہے۔
۴۰۸	عورت کا روزہ یا وضو دودھ	۴۰۳	چوتھا باب
	پلانے سے نہیں ٹوٹتا		وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا
۴۰۸	انجکشن سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں	۴۰۳	حالت روزہ میں مسواک کرنا درست ہو یا نہیں
۴۰۹	ریت منہ میں گیا اسے تھوک دیا	۳۰۳	روزہ میں منجن کا استعمال کیسا ہے
۴۰۹	توبہ شبر سے روزہ نہیں ٹوٹے گا	۴۰۳	منجن کے استعمال سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں
۴۰۹	دانت کے خون سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں	۴۰۳	روزہ کی حالت میں سر میں تل جانا کیسا ہے
۴۱۰	عورت اپنی شرمگاہ میں خشک دوا	۴۰۴	سحری کے بعد منہ میں پانی رکھ کر سو گیا اور
	رکھے، تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں		اسی حالت میں صبح کی تو کیا حکم ہے
۴۱۰	ہونٹ پر جو تھوک آنے اس کے	۴۰۴	کیا روزہ کی حالت میں منجن لگانا مکروہ ہے
	نگلنے کا کیا حکم ہے	۴۰۵	روزہ میں رد مال بھگو کر سر پر ڈالنا کیسا ہے
۴۱۰	مالاب میں اخراج رکے ہو جائے تو کیا حکم ہے	۴۰۵	روزہ دار کا پانی میں گوز کرنا مکروہ ہے
۴۱۰	روزہ دار ناک میں نسوار ڈال سکتا ہے یا نہیں	۴۰۵	بھگے ہوئے نسوار کا منہ میں ڈالنا کیسا ہے
۴۱۱	روزہ کی حالت میں مقعد کے اندر زخم یا	۴۰۶	تبنا کر جلا کر اس کی راکھ سے رمضان
	بواہر سے تھیں پیرم یا تیل لگانے سے		میں دانت صاف کرنا کیسا ہے
	روزہ ہو گا یا نہیں		ٹکیر پھوٹنے سے روزے
۴۱۱	غیوطہ لگانے سے روزہ نہیں جاتا	۴۰۶	میں کوئی نقص تو واقع نہیں ہوتا
۴۱۱	عورت کا روزہ دودھ پلانے سے نہیں ٹوٹتا	۴۰۶	رمضان میں آٹھ دس دفع غسل کرنا کیسا ہے
۴۱۲	سر مر اور تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۴۰۷	حتائین کے ملنے سے روزہ جاتا ہے یا نہیں
۴۱۲	روزہ کی حالت میں بوس و کنار کا حکم کیا ہے		روزہ میں تزکیہ پہننا اور بار بار
۴۱۳	رمضان میں سونے والے نے دانت میں	۴۰۷	غسل کرنا درست ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	یا جماع کرے تو کیا ہے۔	۴۱۳	نہ خون دیکھا تو کیا حکم ہے
۴۱۹	روزہ میں حقہ پینے سے کفارہ { واجب ہوتا ہے یا صرف قضا	۴۱۴	پانچواں باب
۴۱۹	بیوی کا کوئی بوسہ لے اور اسکو { انزال ہو جائے تو کیا حکم ہے		وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے
۴۲۰	صبح منہ سے پان وغیرہ نکلے تو کیا حکم ہے		
۴۲۰	بیوی کے ساتھ لیٹنے سے انزال ہو گیا تو کیا حکم ہے		
۴۲۱	۲۹ کا چاند نظر آیا، بعد میں ہو جانے { کی تحقیق ہوئی تو قضا ضروری ہے	۴۱۴	رمضان میں جنابت کا غسل صبح میں کیا تو کیا حکم ہے
۴۲۱	روزہ کی حالت میں اخلاص کے بعد { افطار کر لیا، کیا حکم ہے	۴۱۴	مسببوں کا خون اندر جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں
۴۲۱	ایک نوکر نے شربت کام کی وجہ سے { افطار کر لیا، کیا حکم ہے	۴۱۵	پان کی سرفخی نکلنے سے روزہ رہا یا ختم ہو گیا
۴۲۲	مجبوری میں افطار کرنے سے کفارہ نہیں آتا	۴۱۵	حقہ پینے سے روزہ ٹوٹتا ہے اس کا ثبوت کیا ہے
۴۲۲	قضا خود ادا کرنا ضروری ہے	۴۱۶	ناک میں نوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں
۴۲۲	ایک عبارت کا مفہوم	۴۱۶	شرمگاہ کے دخول سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے
۴۲۳	غیر رمضان کا روزہ قصداً { توڑ دے تو کیا حکم ہے	۴۱۷	ہاتھ سے مٹی نکالنا مفید صوم ہے یا نہیں
۴۲۴	بیوی کے پاس صرف بیٹھے سے { انزال ہو جائے تو کیا حکم ہے	۴۱۷	بوسہ و کنار کی وجہ سے انزال ہو گیا، کیا حکم ہے
۴۲۴	روزہ دار کے سامنے اگر تہی جلانا کیا ہے	۴۱۸	کان میں تیل ڈالنے سے روزہ کیوں ٹوٹتا ہے
۴۲۵	چھپ کر مسلمان ہونے والا اگر روزہ توڑ دے { تو قضا کفارہ واجب ہے یا نہیں	۴۱۸	سوار ہو گئے اندر حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے
		۴۱۹	دوسرا سو گئے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں
			روزہ دار دن میں کنگری نکلے، یا کھانا کھائے

www.besturdubooks.com

صفحہ	عنوان	صفحہ
۴۴۶	بے خبری میں انان فخر کے جانے سحری کھائی تو اب کیا کرے	۴۴۹
۴۴۷	ساتواں باب روزے کا کفارہ	۴۴۰
۴۴۷	روزے کے کفارہ میں کیا بہتر ہے۔	۴۴۱
۴۴۸	کفارہ میں اگر کسی طالب علم کو دو ماہ کھانا کھلا دے تو ادا ہو گا یا نہیں	۴۴۱
۴۴۸	کفارہ صوم کی رقم درس کے ماتم یا تعمیر مسجد میں لگانا کیسا ہے	۴۴۱
۴۴۹	ایک روزہ کے کفارہ میں ساٹھ روزے دیکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھلانے	۴۴۲
۴۵۰	روزہ کا کفارہ توبہ سے ہو گا یا نہیں۔	۴۴۳
۴۵۰	غیر صوم میں کچھ کم ایک ماہ فقیر کو کھانا دیا جائے اور قیہ ایام کا ایک دفعہ دے دیا چلے تو یہ جہاں توبہ ہے یا نہیں	۴۴۳
۴۵۱	افطار کی خبر میں کتاب القاضی کے شرائط ہیں یا نہیں	۴۴۴
۴۵۱	کفارہ صوم کے کھانے میں اگر بچے شریک کر لئے جائیں تو کیا حکم ہے	۴۴۴
۴۵۲	روزہ دن کھلانے تو کیا حکم ہے۔	۴۴۵
۴۵۲	بچہ نے کی قیمت دینا کیسا ہے۔	۴۴۵
۴۵۲	ہتھم درسہ کی وکالت۔	۴۴۵
	بیوی سے جماع کرے یا ہاتھ سے منی نکالے تو کیا حکم ہے پیاس کی شدت با سفر کی وجہ سے روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا افطار کر لیا تو اب کیا کرے سفر میں روزہ سے تھا شدت پیاس کی وجہ سے روزہ توڑنا پڑا تو اس پر کیا واجب ہے روزہ کی حالت میں عذر کسی نے کچا گوشت یا چاول کھایا تو کیا حکم ہے رمضان کے دن میں بیوی سے محبت کرنا کیسا ہے اور رات میں کبتک اجازت ہے سویرے آنکھ کھلی سحری نہیں کھائی اور روزہ کی نیت کی تو کیا حکم ہے کفارہ صوم میں گندم کتنا دیا جائے۔ روٹیاں دی جا سکتی ہیں یا نہیں۔ سفر میں شدت لڑکی سے روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے سحری کے بعد بیوی سے ہمستر ہوا پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی تو کیا کرے کفارہ جس پر لازم ہے وہ قیمت اور کس قدر ہے نفس زدگی کی وجہ سے روزہ توڑنا پڑے تو کیا حکم ہے	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵۲	تھی کہ پھر عمل ہو گیا کیا کرے۔	۲۵۲	کفارہ میں ایک روزہ فاسد ہو گیا تو کیا حکم ہے
۲۶۲	دھرم کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا اور	۲۵۲	کفارہ صوم میں تاخیر درست ہے یا نہیں۔
۲۶۲	اب بھی بیماری ہے تو کیا کرے	۲۵۳	روزہ کا کفارہ مسجد یا مدرسہ میں
۲۶۲	شریت مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا	۲۵۳	دے سکتا ہے یا نہیں
۲۶۳	اور اسی میں فوت ہو گیا تو کیا حکم ہے	۲۵۳	کفارہ کی معافی کی کوئی صورت بتائی جائے۔
۲۶۳	کن غیروں کی وجہ سے روزہ توڑنا درست ہے	۲۵۳	کئی روزوں میں سوجب کفارہ کا مرتکب ہوا
۲۶۳	روزے کے بدلے مسافر فدیہ دیدے	۲۵۳	تو سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے یا نہیں
۲۶۳	اور نقصان نہ رکھے تو کیا حکم ہے	۲۵۵	کفارہ کے درمیان بقرعید آگئی تو کیا حکم ہے
۲۶۴	در روزہ کی وجہ سے افطار کر لیا تو کیا حکم ہے	۲۵۵	کفارہ میں روزہ کے بدلے فدیہ
۲۶۴	دودھ پلانے والی روزہ افطار کر سکتی ہو یا نہیں	۲۵۵	دے دے تو کیا حکم ہے
۲۶۴	روزے قضا ہو گئے مگر صحت کلی	۲۵۶	کفارہ کے درمیان عید بقرعید
۲۶۴	نہ ہوئی تو کیا کیا جائے	۲۵۶	کا دن آجلے تو کیا حکم ہے
۲۶۵	مرض شدید میں مبتلا جس کو صحت	۲۵۸	کفارہ صوم کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے
۲۶۵	کی امید نہ رہی کیا کرے	۲۵۸	کفارہ واجب ہے مگر روزہ کی طاقت
۲۶۶	معاشر کے لئے فحوت کرنے کی وجہ سے	۲۶۱	نہیں تو کیا فدیہ دے سکتا ہے
۲۶۶	رمضان کا روزہ چھوڑ سکتا ہے یا نہیں		
۲۶۶	اسی سال پڑھا جس میں روزہ کی		
۲۶۸	طاقت نہ ہو وہ کیا کرے		
۲۶۸	ایسا تنہا جس میں روزہ کی		
۲۶۸	طاقت نہیں ہے وہ کیا کرے		
۲۶۹	ایک پڑھا جو کمزور ہے مگر روزہ		
۲۶۹	رکھ سکتا ہے لکے لئے کیا حکم ہے		
۲۷۰	جانکنی کے عالم میں روزہ افطار کرنا کیسا ہے		

آٹھواں باب

وہ صورتیں جنکی وجہ سے روزہ توڑنا یا نہ
رکھنا درست ہے اور جن صورتوں میں فدیہ
واجب ہے

شیخ فانی اور پوڑھے ضعیف کو رعایت

حاملہ عورت کی رعایت کی، رت پوری نہ ہوئی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷۸	روزے رکھنے سے جو بیمار ہو جائے اور وہ کیا کرے	۴۷۹	شیخ کافی کی تعریف
۴۷۸	۴۷۹ { زچہ یا کمزور عورت روزے کے	۴۷۹	۴۸۰ { لوجہ کمزوری جب روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے
۴۷۸	۴۸۰ { بولے فدیہ دے تو یہ جائز ہی نہیں	۴۸۰	۴۸۱ { رمضان کے روزے کا فدیہ
۴۷۸	۴۸۱ { بیماری کی وجہ سے جو روزہ	۴۸۱	۴۸۲ { روزہ کی حالت میں شربت پیاس سے
۴۷۸	۴۸۲ { افطار ہوا، اس کا کفارہ	۴۸۲	۴۸۳ { فوت ہو گیا مگر افطار نہ کیا، اس کا کیا حکم ہے
۴۷۹	۴۸۳ { جس بیمار کے لئے طیب کا فیصلہ ہو	۴۸۳	۴۸۴ { سفر میں روزہ رکھنا کیسے ہے
۴۷۹	۴۸۴ { کہ دو اضروپے وہ افطار کر سکتا ہی نہیں	۴۸۴	۴۸۵ { ایک دن کا سفر ہو تو روزہ افطار
۴۸۰	۴۸۵ { دودھ پلانے والی عورت کے	۴۸۵	۴۸۶ { کرنا درست ہے یا نہیں
۴۸۰	۴۸۶ { لئے افطار کی اجازت ہے	۴۸۶	۴۸۷ { روزہ کی وجہ سے موت ہوئی
۴۸۱	۴۸۷ { نذر کاروزہ جب بیماری کے خوف	۴۸۷	۴۸۸ { اور افطار نہ کیا، کیا حکم ہے
۴۸۱	۴۸۸ { سے نہ رکھ سکے تو کیا کرے	۴۸۸	۴۸۹ { بڑا معاد ائمہ المرض رمضان میں کیا کرے
۴۸۱	۴۸۹ { کسی نے نذر کے روزے پورے نہیں کئے	۴۸۹	۴۹۰ { بوڑھا یا بیٹس میں گرقار
۴۸۱	۴۹۰ { اور اس کا انتقال ہو گیا تو کیا حکم ہے	۴۹۰	۴۹۱ { رمضان میں کیا کرے
۴۸۲	۴۹۱ { رمضان میں ایام حیف شروع ہونے	۴۹۱	۴۹۲ { مرض ضیق میں مبتلا رمضان میں کیا کرے
۴۸۲	۴۹۲ { کے بعد روزہ افطار کر دے یا نہیں	۴۹۲	۴۹۳ { حالت تردد میں جب نماز قصہ کرتا
۴۸۲	۴۹۳ { فدیہ شیخ کافی کے لئے ہے	۴۹۳	۴۹۴ { ہے تو روزے میں کیا کرے
۴۸۳	۴۹۴ { بیمار پر قضا ضروری ہے فدیہ کافی نہیں	۴۹۴	۴۹۵ { شدید بخار میں افطار کی اجازت ہے یا نہیں
۴۸۳	۴۹۵ { اختلاج کی وجہ سے جو روزہ	۴۹۵	۴۹۶ { شربت کی پیاس ہو تو افطار کر سکتا ہے یا نہیں
۴۸۳	۴۹۶ { پر قادر نہیں وہ کیا کرے	۴۹۶	۴۹۷ { بیمار افطار کر سکتا ہے یا نہیں
۴۸۳	۴۹۷ { روزہ رکھنے سے جس کی بیماری	۴۹۷	۴۹۸ { عمر رسیدہ جب فدیہ کی طاقت
۴۸۳	۴۹۸ { بڑھ جاتی ہے وہ کیا کرے	۴۹۸	۴۹۹ { نہ رکھتا ہو تو کیا کرے
۴۸۳	۴۹۹ { اسی سال بڑھا فوت شدہ نماز	۴۹۹	۵۰۰ { بیمار جو ایسی بیماری میں مر گیا اس پر فدیہ ہو یا نہیں
۴۸۳	۵۰۰ { روزہ کا فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۰۵	مستکف جب مسجد سے باہر جائیگا { تو اس کا اعتکاف باقی نہ رہے گا	۲۹۹	افطار کا وقت کیا ہے
۵۰۶	میسریں کی رات کا ایک حصہ گزرنے پر { اعتکاف شرع کیا تو کیا حکم ہے	۵۰۰	شعبان میں کونسا روزہ ضروری اور کون سا ممنوع
۵۰۶	خود کی وجہ سے اعتکاف نہ کرنا کیسا ہے		دسواں باب
۵۰۷	عشرہ اخیرہ رمضان کا اعتکاف واجب، یا نقل		اعتکاف اور اسکے مسائل
۵۰۷	مستکف کے لئے مسجد کی تفصیل { معن میں داخل ہے یا نہیں	۵۰۱	کوئی اپنے بڑے قصبہ میں اعتکاف کرے تو اس سے زین کی بستی کی ذمہ داری ختم نہ ہوگی
۵۰۷	اکیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھے تو کیا حکم ہے	۵۰۱	مستکف مسجد میں بیمار دیکھ کر نسخہ لکھ سکتا ہے یا نہیں
۵۰۹	حالت اعتکاف میں لڑکیوں کو { تسلیم دے سکتا ہے یا نہیں	۵۰۲	مستکف کا مہی کے غلخانہ میں ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا کیسا ہے
۵۰۹	مستکف تالاب میں جا کر غسل کر سکتا ہے یا نہیں	۵۰۲	مستکف مہی میں جگہ بدل سکتا ہے یا نہیں
۵۰	مستکف کا مسجد کے برآمدہ میں { آنا یا نہنا کیسا ہے	۵۰۲	مستکف مہی کے گوشہ صحن میں غسل کر سکتا ہے یا نہیں
۵۱۰	کیا اعتکاف دس دن سے کم ہو سکتا ہے	۵۰۳	مستکف تفریحی غسل کر سکتا ہے یا نہیں
۵۱۰	اگر ایک آبادی کا آدمی دوسری آبادی میں اعتکاف کرے تو سنت کس آبادی کی ادا ہوگی	۵۰۳	کیا مستکف اپنے اعتکاف کی جگہ سے باہر ہو سکتا ہے یا نہیں
۵۱۲	اعتکاف کی حالت میں دوسری مسجد میں قرآن شانیئے نے جانا کیسا ہے	۵۰۴	نقل اعتکاف قطع کرنے سے تغا دحبیب یا نہیں
۵۱۳	حالت اعتکاف میں ڈاکٹر کا کام کرنا کیسا ہے	۵۰۵	گرمی کی وجہ سے مسجد سے باہر { مستکف کا غسل کرنا کیسا ہے
۵۱۳	بیماری کی وجہ سے اخیر عشرہ رمضان { کا اعتکاف توڑ دیا تو اس پر کیا ہے	۵۰۵	بیماری کی وجہ سے مستکف میں شامل کر لیا گیا ہے { مستکف کا اس میں رہنا کیسا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲۱	شہر ہرنے جمد زبیر دیا وہ بیوی کا ہے وہ حج کے	۵۱۵	کتاب المناسک
۵۲۱	حج کب فرض ہوتا ہے اور عورت	۵۱۵	باب اول - حج کی فکریہ کیفیت
۵۲۱	بغیر محرم جاسکتی ہے یا نہیں	۵۱۵	کیفیت اور اس کی ادائیگی
۵۲۲	غیر محرم کے ساتھ حج کر لیا تو	۵۱۵	صورتی جائزہ دیکھ کر حج کو جائز فروری ہے یا نہیں
۵۲۲	فرض ساقط ہوا یا نہیں	۵۱۵	صاحب استطاعت کو نے پہلے
۵۲۳	والدہ کی ناراضی کی حالت میں	۵۱۶	کار خیر کرے یا حج کرے
۵۲۳	حج کو گیا تو کوئی نقص تو نہیں آیا	۵۱۶	بلجائز روپے کی دھڑ سے
۵۲۳	معاذ ضرر کی وجہ سے حج سے روکے تو کیا کرے	۵۱۶	حج فرض ہوتا ہے یا نہیں
۵۲۳	بجہ شخص زکوٰۃ نہ نکالے اس کا	۵۱۶	مکان نہ ہو تو مستطیع حج کرے یا مکان بنوائے
۵۲۳	حج کے لئے جانا کیسا ہے	۵۱۶	جائداد رہن کر کے حج کرنا کیسا ہے
۵۲۳	شاہ ابن سود کی حکمت میں حج درست ہے یا نہیں	۵۱۸	بھیک مانگ کر حج کرنا کیسا ہے
۵۲۵	حالت ملازمت میں وجوب حج سے پہلے	۵۱۸	مالدار نے کچھ کی شادی پر روپیہ خرچ
۵۲۵	ایک شخص حج کر چکا اب کیا بعد استطاعت	۵۱۸	کر دیا، پھر روپیہ جمع نہ ہوا تو حج کی حکم ہے
۵۲۶	پھر حج کرے گا	۵۱۸	صرف مکہ کا خرچ ہو مدینہ کا نہ ہو
۵۲۵	شاہان کفار و شرکین کے اثر میں اگر	۵۱۹	تو حج فرض ہے یا نہیں
۵۲۶	دالی عجاز ہو تو حج جائز ہے یا نہیں	۵۱۹	مالدار حج کرے یا اولاد کی شادی
۵۲۶	مستطیع فوجانہ نہ کرے تو گناہ گار ہو گا یا نہیں	۵۱۹	تین سو پچاس روپے جس کے پاس
۵۲۶	خلافت میں جھگڑے کی وجہ سے	۵۱۹	ہوں اس پر حج فرض ہے یا نہیں
۵۲۶	حج چھوڑا نہیں جائے گا	۵۲۰	ایک شخص کے پاس چھ سو روپیہ
۵۲۶	شریف مکہ کی دھڑ سے حج کی	۵۲۰	ہے وہ حج کرے یا مکان بنوائے
۵۲۶	رضیت میں فرق نہیں آتا	۵۲۰	اگر مکہ ہی تک کا خرچ ہو مدینہ
۵۲۸	شوہر کی اجازت کے بغیر عورت	۵۲۰	کا نہ ہو تو حج کرے یا نہیں
۵۲۸	حج کر سکتی ہے یا نہیں	۵۲۰	حج مقدم ہے یا تعمیر مسجد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲۶	بجواز مکان کا مالک ہوا پسرنہ فرض ہے یا نہیں	۵۲۸	بزمانہ شریف مکہ حج ساقط نہیں
۵۲۶	جامداد کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں۔	۵۲۸	حج کی ادائیگی میں کیا خلیفہ کی موجودگی ضروری ہے
۵۲۶	ہبہ کے ذریعہ روپیہ ملا تو حج فرض ہوا یا نہیں	۵۲۹	ہے پردگی کے خوف سے حج کو ممنوع کہنا غلط ہے
۵۲۶	حج کے زمانے سے پہلے روپیہ تھا بدمیں آفس {	۵۳۰	جو باپ کے مال سے حج کی چکا ہو {
۵۲۶	دبیا اور وصول نہ ہوا تو کیا حکم ہے	۵۳۰	کیا اس پر دوبارہ حج فرض ہے {
۵۲۸	والدین کی مرضی کے بغیر نقل حج کیا کیا ہے۔	۵۳۰	زکوٰۃ کے روپے سے حج درست ہے یا نہیں
۵۲۸	زیغہ حج کی ادائیگی میں تاخیر جائز ہے یا نہیں	۵۳۱	جن کے لڑکے مراہق ہوں وہ حج م
۵۲۸	مہر دین مقدم ہے یا حج	۵۳۱	کے لئے جاسکتا ہے یا نہیں {
۵۲۹	عورت غیر محرم کے ساتھ حج کو جانا {	۵۳۱	حج فرض نہ ہونے کی صورت میں بلا {
۵۲۹	چاہے تو شہر ہر دوک سکتا ہے یا نہیں {	۵۳۱	اجازت والدین جاسکتا ہے یا نہیں {
۵۳۰	غیر محرم پیر کے ساتھ عورت سفر کر سکتی ہے یا نہیں	۵۳۱	غربت میں حج کی چکا تو مالدار ہونے {
۵۳۰	کی عورت ان عورتوں کے ساتھ حج کے {	۵۳۱	کے بعد کیا اسپر دوبارہ حج فرض ہو {
۵۳۱	لئے جاسکتی ہے جو اپنے محرم کیساتھ جا رہی ہو {	۵۳۲	غیر محرم کے ساتھ عورت کے لئے حج درست نہیں
۵۳۱	محرم عرفات میں نہ بیجا تو حج ہوا یا نہیں۔	۵۳۲	یتامی و فقرار کو روپیہ دینے سے حج ادا نہیں ہوتا
۵۳۱	جب خود اپنے ذمہ حج فرض ہے تو حج بدل والہ {	۵۳۲	غلط افواہ سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی
۵۳۱	کی طرف سے کرنے سے اس کا زنا دار ہو گیا یا نہیں {	۵۳۳	چھوٹے بچوں کو بغیر ماں کے چھوڑ کر {
۵۳۲	حج سے پہلے اور زنا کرنے والے کا حج ہوا یا نہیں۔	۵۳۳	حج کے لئے جانا کیسا ہے {
۵۳۳	یوم عزا اگر جمعہ کے دن پڑے تو {	۵۳۳	یہ حج عورت کا حج کے لئے جانا کیسا ہے
۵۳۳	کیا یہ شترن سے افضل ہے {	۵۳۳	عدت کے اندر سفر حج جائز ہے یا نہیں۔
۵۳۳	جب عورت خود بھی بیمار ہو اور {	۵۳۵	بیمہ غیر مرد کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے یا نہیں
۵۳۳	اس کا شوہر بھی تو کیا کرے {	۵۳۵	پانچ سو روپیہ بتایا، قبضہ نہیں کرایا تو کیا حکم ہے
۵۳۳	توض دار بغیر توض ادا کئے حج {	۵۳۶	مرض الموت میں ہبہ کے لئے کیا شرط ہے۔
۵۳۳	کے لئے جاسکتا ہے یا نہیں {	۵۳۶	پوتے نے جو روپیہ چرایا وہ تمام ورثہ کا حق ہے۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	جنایات		دوسرا باب
۵۵۲	محرم میں ٹیکہ مار ڈالے تو کیا حکم ہے۔	۵۴۶	ارکان و واجبات حج
۵۵۲	عورتوں کی طرف سے اگر مرد حالتِ	۵۴۶	عرفات کی حاضری کا وقت کیا ہے۔
۵۵۲	بہوری میں رمی جمار کرے تو کیا حکم ہے؟	۵۴۶	جس عورت کو ایامِ نزع میں حیض آئے وہ حج کیسے کرے؟
۵۵۳	محرم چشمہ لگا سکتا ہے یا نہیں	۵۴۶	عرفات میں کس وقت حاضری؟
۵۵۳	یوٹ پہننے سے محرم پر دم آتا ہے یا نہیں	۵۴۶	خوردی ہے کہ حج ہو جائے؟
۵۵۵	منی سے کنکری اٹھا کر رمی کرے تو کیا لازم ہوگا	۵۴۶	خطبہ حج کا وقت کیا ہے۔
۵۵۵	رمی خلاف ترتیب ہونے پر دم آتا ہے یا نہیں	۵۴۶	غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے واپس ہو جائے تو دم واجب ہوگا یا نہیں؟
۵۵۵	تیسرے دن رمی جمار نہ کرنے سے دم آتا ہے یا نہیں	۵۴۶	عرفات کی حاضری کا وقت کیا ہے
	پانچواں باب	۵۴۶	طواف و ناع نہ کرے تو کیا حکم ہے۔
۵۵۶	حج بادل	۵۵۱	طواف زیارت نہ کرے تو کیا حکم ہے۔
۵۵۶	حج کا بدل کیوں ہے		تیسرا باب
۵۵۶	باسٹھ سالہ لڑکے حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں	۵۵۲	احرام
۵۵۶	مرد کی طرف سے عورت حج بدل لیتی ہے یا نہیں	۵۵۲	محرم ربڑ یا تار کی مٹی باندھ سکتا ہے یا نہیں۔
۵۵۸	ایک شخص حج کے لئے روانہ ہوا مگر راستہ میں انتقال کر گیا، دوسرے شخص نے روپیہ لے کر	۵۵۲	محرم احرام کی چادر گرمی کی وجہ سے اتار سکتا ہے یا نہیں
۵۵۸	حج بدل کر دیا کیا حکم ہے	۵۵۲	حج کی دعائیں کتاب دیکھ کر پڑھنا کیا ہے
۵۵۹	انہو صاع مستطیع خود حج کسے یا حج بدل کر سکتا ہے		چوتھا باب
۵۵۹	زیر پرغ فرم تھا اس نے نہ خود		
۵۵۹	ادا کیا نہ وصیت کی کیا کیا جائے؟		
۵۶۰	جس کی صحت خراب ہے وہ اپنی		
۵۶۰	زندگی میں حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں		

صفحہ	عنوان	صفحہ
۵۶۸	پر زہ نشین عورت کی جب فرم دیتا ہے توین بدل کر اسحق ہے یا نہیں	۶۰ سال کا بوڑھا مجبور نہ بدل کر اسکتا ہے یا نہیں
۵۶۸	نقل ج بدل	تکلیف کے ذریعے ج بدل کرنا
۵۶۹	نقل ج بدل کرنا کیلئے	اور خود نہ کرنا کیسا ہے
۵۶۹	زنا و گیس ج بدل	ستر سالہ بوڑھا جو کمزور ہے وہ
۵۶۲	ج بدل میں خرین کی کمی وجہ سے آمد	ج بدل کر اسکتا ہے یا نہیں
۵۶۲	کے میقات سے احرام نہ باندھے	زیادہ شروع میں ج نہ کر سکا اب وہ لائق
۵۶۲	تو کیا حکم ہے	سفر نہیں تو ج بدل کر اسکتا ہے یا نہیں
۵۶۲	بلا وصیت نابالغ کے مال سے	بلا تقسیم ترک ج بدل کرنا درست ہے یا نہیں
۵۶۲	ج بدل درست ہے یا نہیں	جس پر ج فرض نہ تھا اسے ج کا
۵۶۲	نہ بدل کے روپے سے تجارت درست ہے یا نہیں	ثواب بخشنا کیسا ہے
۵۶۳	والین کی طرف سے ج بدل کرنا تو ثابت لایا نہیں	درتار ج بدل کرنا تو کیا حکم ہے
۵۶۳	ہندہ پر ج فرض تھا بغیر وصیت انتقال کر گئی	ج بدل والا پہلے اس روپے سے
۵۶۳	اب اس کا بیٹا ج بدل کرنا تو کافی ہی نہیں	اپنا ج کر سکتا ہے یا نہیں
۵۶۳	جس نے ج فرض ادا نہیں کیا اس کا	تیر روپیہ ماں لے لے وہ کس
۵۶۳	ج بدل میں بیسوا کیسا ہے	کے حصہ میں شمار ہو گا
۵۶۳	ج بدل کے لئے کیا امر کے	مال کی طرف سے کسی غیر مستطیع
۵۶۳	وطن سے روانگی ضروری ہے	سے ج بدل کرنا کیسا ہے
۵۶۳	عورت کی طرف سے مردادہ حنفی کی طرف	چندہ سے ج کے لئے روپیہ جمع کیا اب کسی
۵۶۳	سے غیر مقلد ج بدل کر سکتا ہے یا نہیں	سے بچے اتنا روپیہ دیدو ج بدل کر دوں گا
۵۶۳	کیا ج بدل کے لئے اولاد کا جانا بہتر ہے	ایک شخص ج کے ارادہ سے نکلا مگر کسی وجہ
۵۶۳	اور اس روپے سے قرض دینا درست	سے واپس آگیا کیا وہ روپیہ مسکریہ یا
۵۶۳	ہے یا نہیں	دوسرے پر خرین کرنا درست ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۷۵	تو کیا حکم ہے ۔	۵۷۵	جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اور حج کر چکا ہو انہیں سے حج بدل میں کس کو بھیجا بہتر ہے ؟
۵۷۵	ساتواں باب	۵۷۵	حج بدل میں جانے والا راتہ میں فوت ہو گیا تو اب کس کیا جائے ؟
۵۸۱	متفرق مسائل حج	۵۷۶	حج بدل کس نے کس کا جانا ہوگا وہ تحریر ہے
۵۸۱		۵۷۷	حج بدل کیلئے محمد و پیہ : یا گیا وہ کم ہے تو کیا کیا جائے
۵۸۱	بہودہ کو حج بتاتا ہے اسے اکبری کہتے ہیں ، اس کی اصل کیا ہے	۵۷۷	مجبوری کی وجہ سے حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں
۵۸۲	دو ذیوں طرف کے گزیرنے سے کرنے کا حکم درست ہے	۵۷۸	جس پر نہ حج فرض ہے اور نہ اس نے حج کیا ہے اسے حج بدل میں بھیجا کیسا ہے
۵۸۲	سرمایہ حب نا جائز آمدنی میں خلیہ ہو جائے تو کیا کہے	۵۷۸	کیا حج بدل کے بعد امر کے مکان پر واپسی ہونی چاہئے
۵۸۲	حرم مکہ میں عبادت کا ثواب کس قدر ہے	۵۷۸	اپنے حج دوست کو دینا درست ہے یا نہیں
۵۸۲	جس حاجی کا جہ میں انتقال ہو جائے اسے حج کا	۵۷۹	چھٹا باب
۵۸۲	ثواب ملے گا یا نہیں	۵۷۹	زیارت مہینہ منورہ
۵۸۲	سفر میں حج سے پہلے موت	۵۷۹	بعد حج روزہ ضرباک کی حاضری سنت ہے یا مستحب
		۵۸۰	حالات نامساعد گاہ میں حج کی وجہ سے اگر مہینہ نہ جائے تو کیا حکم ہے
		۵۸۰	کیا اس پر وعیب طیار ہوگی ۔
		۵۸۰	کیا ایسے شخص سے انقطاع ضروری ہے
		۵۸۰	اگر کوئی جماعت خطرہ کی افواہ سن کر مہینہ نہ گئی تو کیا حکم ہے
		۵۸۱	خسارہ کی کمی کی وجہ سے اگر مہینہ نہ جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، تامل و مکمل جلد ششم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللہ تعالیٰ کا شکریہ ہے کہ اس نے فتاویٰ کی جلد ششم کی تکمیل فرمادی۔ زیرِ نظر فتاویٰ کی ترتیب و ترتیب میں جو دیدہ و بریزی اور محنت و کاوش کرنی پڑتی ہے اس سے اہل علم بے خبر نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نئی جلد مرتب اور حوالجات سے مزین ہو کہ منظرِ عام پر آتی ہے تو خاکسار مرتب کا دل صدمہ و مشکہ اور مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے کہ دارالعلوم کی طرف سے جو خدمت سپرد ہے وہ بدستور انجام پا رہی ہے اور ملت اسلامیہ اس سے برابر مستفید ہو رہی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے سب رب العزت کی توفیق اور اس کی دستگیری کا نتیجہ ہے۔

بھائی اللہ اس جلد میں تین کتابیں آگئیں۔ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصوم۔ اور کتاب الحج۔ اس کی ضخامت اور جلدوں سے گوبڑھی ہوئی ہے مگر ناگوار خاطر نہیں۔ تقریباً چھ سو صفحات کی تصحیح و ترتیب و ترتیب اور ان کو حوالجات سے مزین کرنے میں بہت مکن ہے خاکسار نے ٹھوکر کھائی ہو اور یقیناً کھائی ہوگی۔ مگر جہاں تک تلاش و جستجو اور بحث و تحقیق کا تعلق ہے، حتیٰ الوسع کوئی کوتاہی اپنی طرف سے نہیں کی گئی ہے۔ کامیابی رب العلمین کے ہاتھ ہے۔

بریتِ ہلال پر آنے سے آٹھ سال پہلے خاکسار نے مارچ ۱۹۶۰ء کے رسالہ دارالعلوم دیوبند میں ایک جامع مقالہ لکھا تھا جس میں کتاب و سنت سے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ جاریہ تعلیم یافتہ حضرات کے رجحانات صحیح نہیں ہیں کہ رویتِ ہلال کے باب میں ماہرینِ فکیہات اور علماء ریاضی کا فیصلہ مان لیا جائے اور چاند دیکھنے کی زحمت برداشت نہ کی جائے۔

ریڈیو کی خبر کے سلسلہ میں آنے سے بہت پہلے اکابرِ جمعیت علماء ہند کا بیان، اور ابھی حال میں مجلس تحقیقات شرعیہ کا جو فیصلہ آیا ہے اس سے مسئلہ واضح ہو کر سامنے آ گیا ہے۔

ریڈیو کے سلسلہ میں علماء نے جو فیصلہ کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے :-

”ریڈیو سے رویتِ ہلال کا اعلان، خبر ہے اصطلاحی شہادت نہیں ہے۔ ریڈیو کا اجمالی اعلان کہ فلاں شہر میں چاند دیکھا گیا یا کل مید منائی چلے گی، قابل قبول نہیں ہے۔ اور نہ

اس طرح کے اعلان پر صوم یا افطار صوم درست ہے۔ اسی طرح ایک ہی جگہ کے ریڈیو کے حوالہ سے مختلف شہروں کے ریڈیو کی خبر بھی قابل توجہ نہیں ہے۔

ریڈیو کے جس اعلان پر صوم یا افطار صوم کا حکم دیا جائے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تفصیلی ہو اور ذمہ دار علماء کی طرف سے ہو، یا کم از کم ان کی ذمہ داری کے حوالہ سے ہو کہ انہوں نے اپنا بطریق شرعی مشہادت کی کیا چاند کے ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مثلاً ریڈیو اسٹیشن سے کوئی مسلمان یہ اعلان کرے کہ ہمارے شہر کی ہلال کمیٹی یا جماعت علماء، یا قاضی شریعت نے ثبوت شرعی کے بنا رویت ہلال کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس طرح کے واضح اعلان پر صوم و افطار صوم درست ہے، ریڈیو پر اعلان کرنے والا کوئی مسلمان نہ ہو بلکہ ریڈیو کا غیر مسلم ملازم ہو، اور وہ کسی ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء، یا قاضی شریعت کے فیصلہ کا متعین نام، اعلان کرے تو یہ اعلان بھی قابل تسلیم ہوگا۔ اور صوم و افطار صوم کا حکم درست ہوگا، جس طرح توپ کی آواز، اور دھنڈا و بچے کے اعلان پر فقہاء صوم و افطار صوم جائز قرار دیتے ہیں۔

پاکستان اور دیگر قریبی ممالک کے ریڈیو کا اعتبار بھی اسی وقت ہوگا جب ان کی اطلاع اصول و احکام مذکورہ کے مطابق ہوگی۔

”مطلع“ کے سلسلہ میں مجلس تحقیقات شرعیہ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے :-

”باد بیدہ میں اختلاف مطاع کا اعتبار ہوگا۔ البتہ بلاد قریب میں معتبر نہیں ہے اور بلاد بیدہ سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قدر دور ہوں کہ عادتاً ان کی رویت میں ایک دن کا فرق ہوتا ہو جیسے مصر اور حجاز مگر واضح ہے کہ ہمارے اس فتاویٰ میں اختلاف مطاع کو روزہ کے باب میں غیر معتبر قرار دیا گیا ہے اور اب بھی یہاں اسی قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

برائی جہاز سے چاند دیکھنے کے سلسلہ میں فیصلہ یہ ہے :- ”برائی جہاز سے استقرا و نیچائی پر پہنچ کر چاند دیکھنا کہ اس سے مطلع بدل جانا جو معتبر نہیں ہے، البتہ اگر اس قدر نیچائی نہیں ہے تو اسکی شہادت معتبر قرار دی جائے گی“ اخیر میں سرپرست شہید حکیم الاسلام حضرت میرانا انصاری الحافظ محلیب صاحب زامت برکاتہم ادرائے امت کرام دہست فیوضہم کی خدمات عالیہ میں بریرہ عقیدت و محبت پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہ خاص اہل دعاؤں کے صدقہ میں خاک راں خدمت گرامی کے لائق ہونا۔ دماغ کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اسے مرتب کے لئے زاد آخرت اور فلاح دارین کا ذریعہ بنائے۔

المطالب دعا :- محمد ظفر الدین غفرلہ :- مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند :- ۱۰، جہادی الادبی، ۱۳۸۸ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

کِتَابُ الزَّكَاةِ

پہلا باب شرائط اور صفت زکوٰۃ

زکوٰۃ کا حکم کب نازل ہوا | سوال (۱) ، زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں کتنی جگہ آیا ہے ؟ کون سن ہجری میں حکم نازل ہوا ۔

الجواب :- در مختار و شامی میں ہے کہ زکوٰۃ کا حکم کلام مجید میں نماز کے ساتھ ۲۲ جگہ آیا ہے ، نماز کے علاوہ ذکر آیا ہو تو اس کو نہیں لکھا ، قرآن شریف دیکھ لیا جائے ، اور ہجرت کے دو برس سال میں فرضیت زکوٰۃ ہوئی ہے ، قال فی الدر المختار قد منعها للصلوة فی اثنتین وثمانین موضعاً فی التنزیل (الحی ان قال) و فرضت فی السنة الثانیة قبل فرض رمضان الخ قال الشامی و صوابہ اثنتین و ثلاثین ۔ فقط و الشرع تعالیٰ اعلم ۔

ایک مسئلہ کی تصحیح | سوال (۲) ، غایۃ الاوطار میں لکھا ہے کہ غنی سے مراد یہاں وہ ہے جو صاحب نصاب ہو یعنی جس کو ستادوں ، روپے کا مقدار ہو خواہ اس قدر فقیر ہو یا جنس چنانچہ باغ یا زمین یا رہنے کے مکان کے سیوا و مہر کی جوبلی اتنی مالیت کی ہو ، ایسے شخص کو نذر کی چیز

لے ، در مختار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲ طحطاوی

کھانا جائز نہیں۔ آیا ایسے شخص پر قربانی اور صدقہ فطر واجب ہے یا نہیں اور یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس میں بھی اختلاف ہے، اور یہ جو غائیہ الاوطار میں ہے امام ابو یوسفؒ کا مذہب ہے، اور امام محمدؒ کا مذہب یہ ہے اور اسکی پر قویٰ ہے کہ سوائے نقابین کے زمین وغیرہ سے صاحب نصاب نہیں ہوتا۔ فقط

نابالغ کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں | سوال (۳) نابالغ کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- وشرط افتراضها عقل وبلوغ و اسلام۔ در مختار۔ فلا تجب علی مجنون وصبی لانها عبادة محضة ولبس مخاطبین بها الخ۔ رد المحتار و فی الہدایہ ولبس علی الصبی والمجنون زکوٰۃ خلافا للشافعی فانہ یقول ہی غرامة مسالية فتعتبر بنسائ المثلون كنفقة الزوجات الخ ولنا انما عبادة فلا تتادی الا بالاختیار تحقیقا لمعنی الابتلاء والاختیار لربما لعدم العقل الخ۔ عہدات مرقومہ سے واضح ہے کہ نابالغ شرعی کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور نصیر صبی کا غیر مکلف ہونا اور مرفوع القلم ہونا ثابت ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتی یتقیظ وعن الصبی حتی یتبلغ وعن المجنون حتی یفقی الحدیث۔

او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ہم وجوب صلوٰۃ و میام و حج وغیرہ

لہ و ذکر فی الفتاویٰ فیمن له حیوانیت و دور للغلة لکن غلتها لا تکفیه و عیالہ انہ فقیر و یحل لہ اخذ الصدقة عند محمد و عند ابی یوسف لا یحل الا سئل محمد بن لہ اراض ینزعها او حیوانت یتغلها او دار غلتها ثلاثہ آلاف ولا تکفی لنفقته و نفقة عیالہ سنۃ یحل لہ اخذ الزکوٰۃ وان كانت قیمتها تبلغ الوفا و علیہ الفتویٰ و عند ہما لا یحل اھ رد المحتار باب الصرف ص ۳۳ ظہیر لہ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۳ ۱۲ ظہیر لہ ہدایہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۱ ۱۲ ظہیر لہ دیکھئے نصب الرایہ کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲ ۱۲ ظہیر صافقی۔

جملہ عبادات نابالغ بھی دلیل عیلم و عیون کی ہے اس پر اور حدیث حتیٰ لا تأکلوا الصدقة باوجود عیلم و عیون کے مادل ہے۔ فقط

مغذارد نصاب کیا ہے اور زکوٰۃ سوال (۴) زکوٰۃ میں زیور کتنے روپیہ کا، چاندی یا سونا ہو ہر سال ہے یا صرف ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ زکوٰۃ نکال دینے سے تا عمر معافی ہوگی یا نہیں اور انگریزی سکہ کی رو سے نصاب کتنے روپیہ کا ہوتا ہے۔ مثلاً چالیس روپیہ کا زیور ہے اس زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ یا اس سے کم میں اور زائد میں ہے یا نہیں۔

الجواب :- زیور میں زکوٰۃ واجب ہے۔ نصاب چاندی کا دو سو دوہم یعنی بقدر ۵۲ روپے کے سکہ رائج الوقت ہے اور نصاب سونے کا ساڑھے سات تولہ سونا ہے اور اگر زیور دونوں طرح کا ہو تو سونے کی قیمت کے چاندی میں مثال کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ دینا واجب ہے یعنی اگر چاندی روپیہ سیکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ سال بھر کے بن ادا کر لے اور زکوٰۃ ہر سال دینی لازم ہے۔ فقط (ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت نصاب ہے۔ پہلے پندرہ چاندی سستی تھی اس لئے نصاب مام طبر سے کبھی چالیس روپے ہوتے تھے اور کبھی ساڑھے باون روپے مگر اس وقت ۵۲ روپے چاندی کی قیمت تین روپے تولہ کے حساب سے مام طبر ہوگی۔ اس لئے کہا جائے گا کہ جس کے پاس حوائج اعلیٰ کے ملازم مام طبر ہوں وہ صاحب نصاب ہے۔ اس وقت چالیس روپے کے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفر

لہ فاذا كانت مائتین وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم والى فيا دون
عشرين مثقالا من ذهب صدقة فاذا كانت عشرين مثقالا علينا نصف مثقال الخ
وفي تبارك الذهب والفضة عليهما ما داد انيهما الزکوٰۃ (ہمارے باب زکوٰۃ المال ص ۱۶۶ و ص ۱۶۷)
ظفر ۲ و تجب علی القوس عند تمام الحول الخ (مالگیری کتاب الزکوٰۃ ۱ ظفر۔

سوال (۱۰۵) ایک صاحب کے والد بزرگوار نے جب یہ پتہ نہ ہو کہ کب سے وہ نصاب والا ہے تو کیا کرے

انتقال کیا اور اس کے حصہ میں منجملہ اور اشیاء کے کچھ زیور بھی آیا اور اس قدر تھا کہ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں تھی، کچھ روز بعد انھوں نے اور زیور گھڑا کر اس میں شامل کیا۔ اور کچھ زیور ان کے بچوں کا اس میں شامل ہوا۔ کل ۹۵ تولہ ہوا۔ اور ٹھیک معلوم نہیں کہ دو سال سے یا چار سال سے یہ ۹۵ تولہ ہوا ہے۔ تو آیا اب وہ زکوٰۃ پچھلے سالوں کی بھی ادا کرے یا اسی سال کی۔

الجواب :- گمان غالب کے موافق جس وقت سے وہ زیور ۹۵ تولہ ہو گیا ہے اسی وقت سے زکوٰۃ اس کی ادا کرنی چاہئے۔ سنین ماضیہ کی زکوٰۃ بھی دی جائے اور گمان غالب سے سوخ لیا جاوے یا قرآن سے انما زہ لکایا جاوے اور احتیاطاً کچھ زیادہ ہی مدت لگائی جائے۔ مثلاً اگر اڑھائی برس کا گمان ہو تو تین برس سمجھ کر تین سال کی زکوٰۃ دی جائے۔ مگر ہذا القیاس۔ کچھ زیادہ ہو جائے تو بہتر ہے، ثواب زیادہ ہے اور کم ہو جانے کی صورت میں خوف عتاب ہے۔ اور زکوٰۃ کل زیور کی جو موجود ہو دی جاوے گی بحساب اڑھائی روپے سیکڑہ مکے۔ فقط۔

سوال (۱۰۶) دستہ کے روپیوں پر جو کسی دوست نے دئے زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

سوال (۱۰۷) مال کی سب قسموں کی زکوٰۃ علیہ علیہ مال کی ہر قسم کی زکوٰۃ علیہ علیہ وقتوں میں دینا درست ہے یا نہیں۔

سوال (۱۰۸) کتابیں کبھی زکوٰۃ کے مستحق ہیں جو مردہ دی جاتی ہیں ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

۱۔ اسی سبب ۲ فقہانہا ملک نصاب حولی الختام ۱۰۷ و شرط اقتراض ادا ۱۰۸ حوالان الحول دھونی ملکہ و تنمیه المال کالدس اھم والد نایب والد الخمار علی ہاشم الخمار مستاب الزکوٰۃ ص ۳۲ د ۳۳ ظفر۔

اور کبھی مردۃ دیکھائی ہے، ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

زمن حسنہ کی زکوٰۃ | سوال (۹) | روپیہ کچھ کی کو قرض حسنہ دیا اس پر زکوٰۃ بھی یا نہیں

الجواب :- (۱) اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(۲) عینہ علیہ اوقات میں حجاج اسامان و اسباب کی زکوٰۃ دینا درست ہے۔

(۳) اگر دراصل وہ کتب تجارت کے لئے ہیں گو کسی کو مردۃ بلا قیمت بھی دیدی جاوے تو زکوٰۃ ان پر لازم ہے۔

(۴) بجا وصول کے اس کی زکوٰۃ ادا کی جاوے گی، اگر قبل وصول زکوٰۃ دیدیوے تو یہ بھی درست ہے۔ فقط۔

جس کے پاس صرف پانچ سو روپیہ | سوال (۱۰) | زیبہ کے پاس پانچ سو روپیہ ہے لیکن نہ مکان

ہے، اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | ہے نہ مقررہ ہے نہ دیگر جائداد۔ روزگار کرنا اور گنہگار نہ

روپیہ مذکور سے مکان بنانے کا ارادہ ہے، اس مال کی زکوٰۃ زید پر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ اس کی واجب ہے۔ ہر سال بعد ختم سال زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ فقط۔

مہربان زکوٰۃ نہیں ہے | سوال (۱۱) | ایک شخص کے پاس مثلاً دس ہزار روپے ہیں۔ اس پر

سنة الزكاة واجبة على الحر والعامل البائع المسلم اذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه

الحول (بایں کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱) ظہیر ۲ فی عوض تجار کا قیمتہ، نصاب البائع عشر۔

والد المختار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۱۱۱) ۳ ولو كان الدين على مقررا الح

فوصل الى ملكه لزوم زکوٰۃ ما مضى (ایضا کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱) ظہیر ۳ الزکوٰۃ واجبة

على الحر والعامل البائع المسلم اذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول (بایں کتاب

الزکوٰۃ ص ۱۱۱) ۴ فاذا كانت مأتین وحال عليه الحول فغیرا خمسة دراهم

الحول (ایضا ص ۱۱۱) ظہیر۔

اس پر رقم زکوٰۃ اڑھائی سو روپیہ ہوئی مگر زوجہ کا مہر پانچ ہزار قرض ہے اس لئے سو سو روپیہ زکوٰۃ دے گا آیا یہ درست رہا یا کوئی اس میں غلجان ہے۔ دوسری بات اس سے معصوب ہے ادا کی زکوٰۃ میں خیال نہ رہا اور پورے دس کی زکوٰۃ دیتا رہا جو رقم زیادہ دی گئی اس کو کس طرح وصول کرے۔ آیا چند سال زکوٰۃ ادا نہ کرے جب تک پوری وصول نہ ہو جائے۔ گویا پیشگی ادا کی گئی حیلہ کی ضرورت نہیں خطنہ عقوبت نہ رہے۔

الجواب :-۔ ہر موجد جیسا کہ اب عموماً ہوتا ہے صحیح مذہب کے موافق مانع زکوٰۃ سے نہیں ہے، یعنی یہ دین ہر موجد روپیہ موجودہ سے وضع نہ کیا ہوا دے گا بلکہ تمام روپیہ موجودہ کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے پس جس کے پاس دس ہزار روپیہ مثلاً موجود ہے اور پانچ ہزار کا قرض ہر موجد زوجہ کا اس کے ذمہ ہے تو وہ شخص پورے دس ہزار روپیہ کی زکوٰۃ اڑھائی سو روپیہ ادا کرے گا، لہذا جو زکوٰۃ دس ہزار روپیہ کی وہ دیتا رہا وہ پوری زکوٰۃ ہے اس میں زکوٰۃ سے زیادہ کچھ نہیں نہ لایا گیا جس کے لئے واپسی کے حیلہ کی ضرورت ہو یا اُنہ زکوٰۃ نہ دیکر اس کو محسوب کیا جاوے۔ شامی میں دین ہر موجد کی بحث کرتے ہوئے لکھا ہے والصحیح انه غیر مانع۔ فقط۔

امانت کے روپے سے زکوٰۃ ادا کرائی جا سکتی ہے سوال (۱۲) زیادہ کے پاس کچھ روپیہ عمر کا امانت میں جو جبے عمر بابر گیا، تو اسے زید کو لکھتا ہے کہ میری امانت سے زکوٰۃ فرمائیے ادا کر دی جائے، زید نے مبلغات مذکورہ کا حساب کم کے اس طرح تقسیم کیا کہ مبلغات واجب الادا کی قیمت سے کچھ ذبحی کت۔ بیکہ صرف زکوٰۃ میں دیدی اور کچھ نقد ادا کر دی۔ یہ وفات جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو گئی انہیں۔

لہ فاسخ عن دین نہ مطالب من۔ بقا العباد سواء کان۔ لہذا زکوٰۃ وخراج ادا للعبد ولو کفالة اذ مؤجلا ولو بعد اوفیٰ منادیا۔ المثل جلد دوم لا یر۔ والصحیح انه غلبہ انعم الخیر کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۔ لہذا رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۔ الخیر۔

الجواب :- اس طرقت سے زکوٰۃ ادا کر دینا درست ہے اور زکوٰۃ عسکر کی ادا ہو گئی۔ لصوت الوکالتہ۔ فقط۔

مسأل (۱۳) اگر ٹکٹ یا نوٹ در حساب زکوٰۃ حکمت اور نوٹ سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں |
دادہ شود، ادائی شود یا نہ۔

الجواب :- نوٹ را بمنزلہ وثیقہ میگیرند از دادن نوٹ آن وقت زکوٰۃ ادا نخواهد شد کہ معطلی از نقد بعوض آن بگیرد حاصل آنکہ زکوٰۃ از مال ادا بایا کرد و نوٹ و حکمت مال نیست۔ فقط۔

مسأل (۱۴) جس مال کی زکوٰۃ اک سال ادا کر دی گئی ہو اس مال کی نسبت دوسرے سال بھی زکوٰۃ دینا چاہئے یا نہیں جب کہ اس مال سے کوئی منافع نہیں ہوتا اور نہ کوئی تجارت کی جاتی ہے۔

الجواب :- جس روپے اور زیور پر ایک سال زکوٰۃ دی گئی جب دوسرا سال پورا ہوگا پھر زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ ہر سال زکوٰۃ واجب الادا ہوتی ہے خواہ اس روپے سے کچھ نفع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ فقط۔

مسأل (۱۵) جس عورت کے پاس زیور جہیز کا ہو وہ بغیر دسامان کی زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں |
اطلاع خاوند کے زکوٰۃ ادا کر سکتی ہے یا نہیں۔

لہ و شرط صحۃ ادا ائمانیۃ مقارنتہ لہ ای لا داء و لو كانت المقارنتہ حکما (الدختر علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳) ظہیر لہ و جائز دفع العقیقۃ فی زکاتہ و عشر و خراج و نذر و فطرۃ (ایضاً باب زکوٰۃ النعم ص ۲۹) نوٹ دیکھو کہ مال سے خارج قرار دینا قابل غور ہے، بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ چاندی کا سکہ سرت سے پایا ہی نہیں جا سکتا، سامان کا بار حکومت اور پبلک اونیوں میں نوٹ پر موقوف ہے۔
د شہ علم ۲ ظہیر لہ و شرط صحۃ ادا ائمانیۃ مقارنتہ لہ ای لا داء و لو كانت المقارنتہ حکما (الدختر علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳) ظہیر لہ و جائز دفع العقیقۃ فی زکاتہ و عشر و خراج و نذر و فطرۃ (ایضاً باب زکوٰۃ النعم ص ۲۹) نوٹ دیکھو کہ مال سے خارج قرار دینا قابل غور ہے، بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ چاندی کا سکہ سرت سے پایا ہی نہیں جا سکتا، سامان کا بار حکومت اور پبلک اونیوں میں نوٹ پر موقوف ہے۔
لہ و شرط صحۃ ادا ائمانیۃ مقارنتہ لہ ای لا داء و لو كانت المقارنتہ حکما (الدختر علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳) ظہیر لہ و جائز دفع العقیقۃ فی زکاتہ و عشر و خراج و نذر و فطرۃ (ایضاً باب زکوٰۃ النعم ص ۲۹) نوٹ دیکھو کہ مال سے خارج قرار دینا قابل غور ہے، بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ چاندی کا سکہ سرت سے پایا ہی نہیں جا سکتا، سامان کا بار حکومت اور پبلک اونیوں میں نوٹ پر موقوف ہے۔

الجواب :- جہیز کا زیور عورت کا ملوکہ ہے، اس کی زکوٰۃ اس کے ذمہ لازم ہے خاوند سے اجازت لینے اور اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

امین پر مال امانت کی زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۴) | مال متریکہ میت کا ابھی وارثوں پر تقسیم نہیں ہوا ہے، امین کی زیر تحویل ہے اور وارث سب بالغ ہیں، بعض کے حصے مقرر اور بعض کے ابھی مقرر نہیں ہوئے، اس مناقشہ میں سال کا لگ نہ گیا۔ اس عورت میں مال مذکورہ کی زکوٰۃ امین پر واجب الاذاس ہے یا نہیں۔

الجواب زکوٰۃ مال کی بذمہ مالکوں کے لازم ہوئی ہے امین کے ذمہ زکوٰۃ نہیں ہے، بلکہ اگر وہ مال سونا چاندی ہے تو وارثوں پر بعد حصہ زکوٰۃ لازم ہے جس وقت ان کے پاس ان کا حصہ پہنچ جائے گا اور مال زکوٰۃ بقدر نصاب ان کے پاس تو زمانہ گذشتہ کی زکوٰۃ بھی ان کے ذمہ لازم ہوگی۔ فی الذلہ المتعار الا الذہب والفضة والسائمة لهما فی الخانیة لیس ث سائمة لزمہ ذکوتہا بعد حول نواہ اولاً الخ۔ فقط۔

بغرض حفاظت جو رقم کسی کو سوال (۱۷) زید نے اپنے بھائی عمر کو پانچ سو روپے دی اس پر زکوٰۃ کیسے ہے | بغرض حفاظت دیا اور کہا کہ چاہے تم اس کو اپنے کاروبار میں لگا کر نفع اٹھاؤ یا نقصان اور چاہے ایسا ہی رکھے رکھو۔ عمر نے بیچار سال کے زید کی اجازت سے چھ سو روپے کا مکان رہنے کے لئے زید کی خرید دیا، پانچ سو روپے اور ایک سو اپنی طرف سے قیمت دیدی، زید پر ان چار سال کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ اور صرف پانچ سو روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی یا کیا حکم ہے۔

الجواب :- ان چار سال کی زکوٰۃ لازم ہوگی اور صرف پانچ سو روپے

لے حیوانہ بھیماء وسلہ ما ذالک لیس لہ الاسترداد منها ولا یؤثمہ بعد ان سلہ ما ذالک فی حتمہ بل یتنقص بہ وہ یدفع فی الذلہ المتعار علی ہذا رد المتعار ہا لہر ص ۳۵

تفسیر سلہ الذلہ المتعار علی ہذا رد المتعار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۸۱ ظہیر۔

کی ہوگی۔ فقط

مدرسہ کے چندہ میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے | سوال (۱۸) مدرسہ کے چندہ پر جب سال بھر گزر جائے، اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- مدرسہ کا چندہ جو بقرہ نصاب جمع ہو جاتا ہے اور سال بھر اس پر گزر جاتا ہے اس میں زکوٰۃ نہیں ملے۔ فقط

مال حرام سے زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۱۹) مال حرام سے زکوٰۃ دینی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- مال حرام تمام کو صدقہ کرنا بشرط لازم ہے، زکوٰۃ اس میں نہیں ہے، مگر خلط مال حرام کا موجب ملک ہے۔ اس وقت اس میں زکوٰۃ بھی لازم ہوگی۔ فقط

مکان کی مالیت پر زکوٰۃ ہے یا آمدنی پر | سوال (۲۰) زید کے پاس جائداد مالیت ایک لاکھ کی ہے جس کی آمدنی کرایہ چار سو روپے ماہوار ہے۔ زکوٰۃ مالیت پر دیوے یا آمدنی پر۔

لے ولو كان الدين على مقران فيوصل الى ملكه لزوم زكوة ما مضى (رد المحتار على بشر النصارى كتاب الزكوة ص ۳۲) تفسیر ۲ و سبب ای سبب افتراضها ملك نصاب حوتی (در مختار) قوله ملك نصاب فلا زكوة في سوائها لوقف والخیل المسبلة لعدم الملك -

رد المحتار كتاب الزكوة ص ۳۲) تفسیر ۳ و لو خلط السلطان المال المفسوب بماله ملكه فحبب الزكوة فيه و یورث عنه لان الخلط استهلاك اذا لم یكن تمییزه عند ابی حنیفہ یتولاه ارتق اذ قلما یخلو مال عن غصب و هذا اذا كان له مال غیر ما استملكه بالخلط و منفصل عنه یورث فی دینہ و الا فلا زكوة كما لو كان الكل خبیثا كما فی النحر (در مختار) فی القنیة لو كان الخبیث نصابا لا تلزمه الزكوة لان الكل واجب التصدیق علیه فلا یفید ایجاب التصدیق ببعضه (رد المحتار باب زكوة الغنم قلیل مطلب فی التصدیق من المال الحرام ص ۳۳ و ص ۳۴) تفسیر

زیر نقد پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۲۱) ملاوہ جائیداد و کرایہ کی آمدنی کے زیر نقد

بھی ہے اس پر علیحدہ زکوٰۃ دینا چاہئے یا نہیں۔

زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے اور کب | سوال (۱۲۲) زکوٰۃ کس نرخ سے اور کس وقت

کس ماہ میں دینا چاہئے۔

الجواب :- (۱) مالیت زمین و جائیداد پر زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ کرایہ وغیرہ کی آمدنی جو خرچ ہو اور خرچ وغیرہ کے بعد سال پورا ہونے پر باقی رہے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی (۲ و ۳) اور زیر نقد پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ چالیسواں حصہ روپیہ و زیر وغیرہ کا دینا واجب ہے یعنی اڑھائی روپے سیکڑہ۔ فقط۔

بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے | سوال (۱۲۳) بیوی اگر صاحب نصاب ہو تو

شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا | اس کی وجہ سے شوہر بھی صاحب نصاب سمجھا جائے گا یا نہ

اور زکوٰۃ اور شربانی کس کے ذمہ ہے۔

الجواب :- بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا

اور شربانی وغیرہ اس کے ذمہ واجب نہیں ہے۔ فقط۔

قرض و اجر کی ذاتی آمدنی بھی | سوال (۱۲۴) ایک شخص کے ذمہ دو ہزار روپے قرض ہیں

ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | اور کچھ سرمایہ اور آمدنی بھی ہے جو قرض سے کم ہے تو اس پر زکوٰۃ

لہ دلائل کا کافی علی مکاتب الہ و اثاث المنزل و دوسرا سکینی و نحوہا (دس ہفتاس) قولہ

و نحوہا کتیب البدن الغیر المحتاج الیہا و کالحوائت و العقارات (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ

صفحہ ۱۲) ظہیر لہ نصاب الذہب عشرون مثقالا و الفضة مائتا درہم الہ و الا نصاب فی

مضروب کل منهما و معمولہ و لو نذر اوحلیا مطلقا فی عرض تجارۃ قہمتہ نصاب الغ

من ذہب و دسوق الہ و ربع عشر الذہب علی ایش و التمار بآب زکوٰۃ المال صفحہ ۱۳) ظہیر لہ الزکوٰۃ

واجبہ علی الخیر العاقل البالغ المسلم ذمہ نصابا ملکا تاما و حال علیہ الحول لہ ذہب کتاب زکوٰۃ صفحہ ۱۲ ظہیر

واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ فرض اس کے ذمہ سرمایہ و آمدنی سے زیادہ ہے تو زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہے۔ فقط۔

صاحب نصاب کی تعریف | سوال (۲۵) صاحب نصاب کس کو کہتے ہیں۔

جس کے پاس ۳۶ تولہ چاندی اور پانچ تولہ
سونا ہو وہ صاحب نصاب ہے یا نہیں

۵ ماشہ ۴ رقی چاندی یا ۵ تولہ ۲ ماشہ ۴ رقی سونا ہو

تو وہ صاحب نصاب ہو سکتا ہے یا نہیں۔

سوال (۲۶) تملیک کس کو کہتے ہیں۔

الجواب (۱ تا ۳) نصاب چاندی کا ساڑھے باون تولہ چاندی اور نصاب سونے کا ساڑھے سات تولہ ہے۔ پس جس کے پاس اس سے کم چاندی یا سونا ہو تو وہ صاحب نصاب نہیں ہے۔ اور تملیک کے معنی مالک بنانا ہے۔ فقط

ہتم مدرسہ کے پاس جو رقم مدرسہ کی
جمع رہتی ہے اس میں زکوٰۃ نہیں جمع رہتی ہے اس میں زکوٰۃ فرض ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ فقط

۱۔ ومن كان عليه دين يحيط بماله فلا من كوة عليه (بایہ كتاب الزکوٰۃ ص ۱۶) ظفر ۲
ليس في ادون مائتي درهم صدقة الا فاذا كانت مائتين وحال عليه المحول ففيها خمسة
درهم اذ ليس في ادون عشرين مثقالا من ذهب صدقة فاذا كانت عشرين نفيا نصف
مثقال (بایہ باب زکوٰۃ المال ص ۱۶) ظفر ۳ : سبب ای سبب افتراضها ملط
نصاب حوتی (در نثار) قوله ملك نصاب فلا من كوة في سوا ثلث الوقف
والخمس العسيلة لعدم الملك

در دالسماء كتاب الزکوٰۃ ص ۱۶ ظفر ۹

آرض کی زکوٰۃ وصولی کے بعد دی جائے گی | سوال (۲۸) ایک شخص نے قرض حسنہ دیا ہے اس کی زکوٰۃ دینی چاہئے یا نہیں اور بعض ایسا ہے جس کے عوض میں کچھ زیور گر دی رکھا ہے اور بعض ایسا کہ اس کے عوض کچھ زیور نہیں رکھا، کیا حکم ہے۔ اگر کسی کے پاس کچھ روپیہ جمع ہے اس کی زکوٰۃ دی جاتی ہے اور ہمیشہ سال بہ سال کچھ اور روپیہ بھی ملتا اور جمع ہوتا رہتا ہے مگر یہ پچھلا روپیہ کچھ اتنا نہیں ہے کہ پہلے میں کچھ معتد بہ زیادتی کرے تو اگر اس جمع شدہ روپے میں سے ہمیشہ زکوٰۃ دی جاوے تو شاید کبھی ایسا وقت بھی آوے کہ زکوٰۃ نکالتے نکالتے اتنا باقی رہ جاوے کہ نصاب سے کم ہو جاوے۔ اس شبہ کا جواب مرحمت ہو۔

الجواب :- قرض جو دیا گیا ہو مگر وہ تنہا یاد و سکر روپے موجود کے ساتھ مل کر بقدر نصاب ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن ادا کرنا زکوٰۃ کا بعد وصول قرض کے لازم ہوتا ہے اگر قبل از وصول بھی زکوٰۃ دیدی جاوے گی تو ادا ہو جاوے گی۔ اور وہ قرض جس کے عوض کچھ زیور رہن رکھا ہو اور وہ قرض جس کے عوض کچھ رہن نہ رکھا ہو حکم زکوٰۃ میں دونوں برابر ہیں۔ دونوں کی زکوٰۃ بوصول کے ہی لازم ہوتی ہے۔ اور وہ شبہ جو اپنے لکھلکے اس کا جواب یہ ہے کہ روپیہ جمع شدہ زکوٰۃ دیتے دیتے جب نصاب سے کم ہو جاوے گا اس وقت زکوٰۃ آئندہ کو ساقط ہو جاوے گی۔ اور جب تک بقدر نصاب روپیہ موجود ہے تو زکوٰۃ واجب ہونا خلاف عقل نہیں ہے کیونکہ جو شخص مالک نصاب ہے وہ شرعاً اور عرفاً غنی کہلاتا ہے اور غنی کو محتاجوں کی خبر گیری اور ان کو اپنے پاس سے کچھ دینا اسے فحش نہ کہتا تھا اتم نصابا و حال الحول لکن لا فوراً بل عند قبض اربعین درہما من مالہ من القوی کقرض و بدل مال تجارتی (در مختار) اذا تم نصابا، الضمیر فی تم يعود للدين المفهوم من الثمن والمراد اذا بلغ نصابا بنفسه او بما عنده مما يترتب به النصاب (رد المحتار) باب زکوٰۃ المال ^{۲۴} ظہیر ^{۲۵} الزکوٰۃ واجبة علی الحر والعامل الیہا لغیر المسلم اذا ملک نصابا تا ما و حال علیہ الحول الخ ولا بد من ملک مقدار النصاب لانه صلی اللہ علیہ وسلم قد سبب به (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ ^{۲۶} ظہیر۔

مروت اور عقل کا معنی ہے۔

رہن کے ذریعہ جو روپیہ قرض یا گہا اگر وہ سال بھر رکھا رہے تو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں

سوال ۲۹ اگر کسی شخص نے مبلغ سو روپے رہن رکھے اور یہ روپیہ سال بھر تک رکھا رہا اور اس خیال سے رکھا ہوا ہے کہ شاید کسی وقت اس کے ادا کرنے کی ضرورت ہو جائے اور بعض حصہ اس میں سے ضرورت پر صرف بھی کر لے لے تو اس روپے پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں۔
الجواب :- اس سوال کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ کسی شخص نے سو روپے قرض لئے اور اپنی زمین وغیرہ اس میں رہن رکھی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ شخص جس نے سو روپے لئے ہیں، سو روپے کا مقروض ہے اور دیون ہے اور دیون پر بقدر دین کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ پس اگر اس شخص کے پاس اور کچھ روپیہ و زیور وغیرہ ملا وہ اس روپے کے بقدر نصاب نہیں ہے تو اس روپے کی زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب نہیں ہے۔

۱۔ اسلام کے اس قانون کا منشا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوگ روپے جمع کر کے بیکار نہ رکھ چھوڑیں بلکہ اسے کاروبار میں یا کھیت و زمین میں لگائے رکھیں تاکہ ملک اور قوم کا فائدہ ہو اور زکوٰۃ بارگزر نقد جمع رکھنے سے ملک اور قوم کا سراسر نقصان ہے۔ ہدایہ میں زیور کی زکوٰۃ کے سلسلہ میں لکھا ہے ان السبب مال نام و دلیل النماء موجود و هو الاعداد للتجارية خلقه الله ليدل على ان السبب هو المعابر (ہدایہ اب زکوٰۃ المال ص ۱۶۱) جس کا حاصل یہ ہوا کہ جب اس روپے میں یا سونا چاندی میں ثمر اور بڑھنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اب آپ یا کوئی اسے روک رکھے اور جو کام ہے اس سے نہ لے، تو یہ روکنے والے کا قصور ہے زکوٰۃ کے وجوب کا سبب زیادتی نہیں ہے و ان شاء اللہ
 ۲۔ ظہیر ص ۱۶ کلی دین لہ مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزکوٰۃ سواء كان الدين للعباد كالقرض و ثمن البیع و ضمان المتلفات و امرش الجراحة و سواء كان الدين من النقود او المكيل او الموزون الا ما لمگیری مصری
 ہونا کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۲ ۱۲ ظہیر۔

سوال (۳۰) دقت نکاح جو زیور عورت کو خاندان کی کس کے ذمہ ہے

طرف سے ہر میں دیا گیا اس کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے۔
الجواب :- جب کہ وہ زیور عورت کو ہر میں دیا گیا تو وہ مالک اس کی ہو گئی۔ پس زکوٰۃ اس زیور کی بھی اسی کے ذمہ ہوگی، نہ بذمہ شوہر کے۔ فقط۔

سوال (۳۱) زیادہ کا ایک ہزار روپیہ نوٹہ میں گیا ہوا تھا۔ اس نوٹہ والے روپے کی زکوٰۃ

برس کے بن۔ وصول ہوا تو کیا حکم ہے۔
سوال (۳۲) زیادہ کے پاس ہزار روپیہ ہیں ادباً پنجسو ہزار روپیہ ہو گئے پانچو نوٹہ کا
باقی ہو تو اس پر کیا زکوٰۃ ہوگی
روپے کی زکوٰۃ دینی ہوگی۔

الجواب :- (۱) ایسے روپے کی زکوٰۃ بھی وصول ہونے کے دینا لازم ہے
نہ قبل از وصول۔

(۲) اس صورت میں زیادہ کو ایک ہزار روپے کی زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ فقط

۱۔ وشمای افتراض ادا تھا حولان الحول دھونی ملکہ ۱۶ الدر المختار علی ہاشم رما لھما کتاب الزکوٰۃ
۲۔ ظہیر ۲۔ و ۳۔ نیوٹہ کے سلسلہ میں پہلی بحث یہ ہے کہ قرض کے حکم میں ہے یا ہبہ کے۔ اگر قرض کے
حکم میں ہے تو بعد وصول گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ اسی طرح نیوٹہ کی جو رقم ذمہ میں باقی ہے زکوٰۃ
کے حساب کے وقت یہ رقم وضع کر لی جائے گی اور بقیہ کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔ اور نیوٹہ کو قرض یا ہبہ قرار دینے کا مدار
رقم ورجان پر ہے، بعض برادریوں میں بطور قرض یہ رقم دی جاتی ہے اور حساب لکھا جاتا ہے اور بعد میں
شادی کے موقع سے فردری طور پر وصول کیا جاتا ہے اور بعض برادریوں میں حساب کتاب نہیں لکھا جاتا
اگر ن گیا تو لے لیا ورنہ اس کا تذکرہ بھی نہیں ہوتا گویا یہ بطور ہبہ ہوتا ہے مسئل فیما یرسلہ الشخص
الی غایہ فی الاخر اس وغوھاہل یكون حکمہ حکم القرض فیلزمہ الوفاء بہ ام لا
جواب ان کان المعروف بانہم یدفعونہ علی وجہ البدل یلزم الوفاء بہ، ان (تقریباً)

زید کا مال والدین اور بھائی کے قبضہ میں ہے | سوال (۳۳) زید کا مال اس کے والدین اور اب اس کے تصرف میں آیا وہ زکوٰۃ کب سے دے

دقت تک کہ اب زید کی عمر ۲۲ سال ہے، اسی وجہ سے زکوٰۃ و قربانی زید اپنی طرف سے ادا نہیں کر سکا۔ اب زید اپنے کل مال پر قادر و قابض ہوا ہے اور اپنے ذمہ کی زکوٰۃ و قربانی ادا کرنا چاہتا ہے تو کیسے ادا کرے اور کب سے کب تک کی ادا کرنا چاہئے۔

الجواب :- آئندہ کوجب سے اس کے قبضہ میں مال آیا ہے زکوٰۃ ادا کرے آگشتہ زمانہ کی لازم نہیں ہے۔ فقط۔

(باقی حاشیہ از صفحہ ۵۴) مثلیا فہمئلہ وان قیما فبقیمتہ وان کان العرف خلاف ذالک بان کانوا یدفعونہ علی وجہ الہبۃ ولا ینظرون فی ذالک الی اعطاء الہدال فحکمہ حکم الہبۃ فی سائر احکامہ الی (رد المحتار کتاب الہبۃ قبیل باب الجمع ص ۳۳۳) منقہ علام کے دونوں نمبر کے جوابات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہبہ قرار دیا ہے۔ اگر ہبہ کا بدلہ ہبہ آگیا تو اب آئندہ کی زکوٰۃ بشرط نصاب دے در نہ نہیں اور نیو تہ کی رقم جو ذمہ میں ہے چونکہ ہبہ کے حکم میں ہے لہذا اسے حساب میں وضع قرار نہیں دیا۔ اس لئے کہ فقہاء صراحت کرتے ہیں فلا نکاتۃ علی مکاتب الخ و مدیون للعبد بقدر ما دینہ فیزکی الزائد ان بلغ نصابا (رد المحتار علی ہامش رد المحتار کتاب زکوٰۃ ص ۳۲ و ص ۳۳) اولیکان الدین علی مقر ملی او مفلس الی فوصل الی ملکہ لازم نکاتۃ ما مضی (ص ۳۳) فقیب نکاتۃ اذا تم نصابا و حال الحول لکن لا فوراً بل عند قبضہ بعین و مرہا من الدین القوی کقرض الی (باب زکاۃ المال ص ۳۲ و ص ۳۳) ثم لیس الدین مغفر لہ۔

لہ عند قبضہ ما مئین منہ لغيرها ای من بدل مال لغير تجارۃ و هو المتوسط کثمن سائمتہ و عبید خدمۃ و غیرہا ما مشغول بخارجہ الاصلیۃ کطعام و شراب و املاک و یتاجر ما مضی من الحول قبیل القبیض فی الاصح (رد المحتار) اما المتوسط ففیہ سوائتان فی سداۃ الاصل تجب الزکوٰۃ فیہ ولا یلزمہ الاداء حتی یقبض ما تبقی و مرہ فیزکیہا و فی سداۃ (باقی صفحہ ۵۶)

کرایہ کے مکان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۳۶) | اُس مکان کہ کرایہ اوردہ روپیہ ماہانہ باشد بر قیمت اُس مکان زکوٰۃ لازم است یا نہ کرایہ اوزکوٰۃ لازم است۔

الجواب :-۔ بر قیمت اُس مکان زکوٰۃ لازم نیست۔ اگر کرایہ بقدر نصاب جمع شود و حول بگذرد زکوٰۃ اُس زرنقہ واجب خواہد شد۔ فقط۔

بہر کا پیسہ جو شوہر کے ذمہ ہو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۳۷) | ایک عورت کا مہر ڈھائی سو روپے ہے جو نکہ شوہر کے پاس روپیہ نہیں اس وجہ سے اس نے مہر ادا نہیں کیا تو اس صورت میں عورت کے ذمہ مہر کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :-۔ زکوٰۃ اس پر قبل الوصول واجب نہیں ہے۔ فقط۔

کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے | سوال (۳۸) | ہندو کے پاس ایک کھیت ہزار روپیہ قیمت کا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ اور کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا نہیں ادا میں۔

الجواب :-۔ اس کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ زمین اگر عشری ہو تو اس کی آمدنی پر یعنی جس قدر فائدہ اس میں پیدا ہوا اس پر عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر زمین عشری نہ ہو تو کچھ واجب نہیں ہوتا۔ فقط۔

لہ دلائل (من زکوٰۃ) فی ثياب البدن اے دوسرا السکن و نحوہا (در مختار) ای کثیاب البدن الغیر المحتاج الیہا و کالحوانین و العقارات (رد المحتار کتاب زکوٰۃ ص ۳۶) لظیفہ عند قبض مائتین مع حولان الحول بعدہ ای بعد القبض من دین ضعیف و هو بدل غیر مال کمہر و دینہ (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب زکوٰۃ المال ص ۳۶) لظیفہ و شرطای شرط افتراض ادا ثلث حولان الحول و هو فی ملکہ و تنمیه المال کالدراہم و الدنانیر لبعینہما للتجارة باصل الخلقۃ اے و السوم بقید الاقی اذ نية التجارة فی العروض (الدر المختار علی ما مشرد المختار۔ کتاب الزکوٰۃ ص ۳۶) لظیفہ

ملکہ : النوع الثاني شرط المحلیۃ دان تكون عشرة یة فلا عشر فی الخارج من ارض الخراج اے (الکبریٰ مصری۔ بلاق زکوٰۃ الترویج ص ۱۸۵) لظیفہ۔

کما پی کر جس کے بار، بقدر نفاختنا پیچے | سوال (۳۹) ایک شخص کے پاس چار سو ساٹھ روپیہ سال گذرنے کے بعد اس کی ذکوة دے کھانے پینے سے بچ گئے اور اس پر سال گذر گیا تو وہ شخص چار سو ساٹھ کی ذکوة دے یا چار سو کی۔

الجواب :- پورے چار سو ساٹھ روپے کی ذکوة دیوے۔ فقط

نقد مال اور خرچ وغیرہ کی ذکوة کس طرف دے | سوال (۴۰) زید نے دو سو روپے لگا کر تجارت کے بعد سال کا حساب کیا تو رقم ذیل اس کے پاس نکلی۔ سو روپے نقد ہے۔ سو سو روپے کا مال تخمیناً ہے۔ ڈیڑھ سو روپے کا مال قرض بیچا ہے۔ یا جو رقم نقد سال آخر میں موجود ہے۔ اور جو سال بھر میں اس رقم سے خرچ کیا ہے اس پر ذکوة ہے یا نہیں۔ ظروف مستعملہ جو گاہے گاہے فروخت کر ڈالتا ہے ان پر ذکوة ہے یا نہیں۔

الجواب :- آخر سال میں جس قدر روپیہ نقد اور مال تجارت موجود ہے سب پر ذکوة واجب ہے۔ اور جو قسم بزمہ دوسروں کے قرض ہے اس پر بھی ذکوة ہے۔ مگر ادا کرنا ذکوة کا اس پر بجا وصول کے ہے جو رقم وصول نہ ہو اس کی ذکوة ساقط ہے اور معاف ہے اور جو مال سال بھر کے اندر ختم سال سے پہلے خرچ ہو گیا اس کی ذکوة لازم نہیں ہے، اور ظروف مستعملہ جو بغرض تجارت نہیں خریدے گئے ان پر بھی ذکوة نہیں ہے، البتہ ان میں سے جو ظروف فروخت کر دیئے اور اس کی قیمت شامل رقم موجودہ ہے اس کی ذکوة دی جاوے گی۔

لے داللائم فی مضارب کل منه ما الخ و فی عرض تجارة قیمته نصاب الذبیع و فی کل خمس بحسابه نفی کلی امر بعین دس همداس هر و فی کل امر بعة مثاقیل قیطان و مابین الخمس الی الخمس عفوقالا مانا د بحسابه (الدخار علی ہاشم رد المحتار باب ذکوة المال ص ۲۲) ظفر لکھ و من کان نصاب فاستفاد فی اثناء الحول من جنسه ضمه الیه و من کان به الا ان المجانسة هی الملة فی الاولاد و الامباح لان عند هایتعصر التمییز فی اعتبار الحول لکل مستفاد و شرط الحول الا للتیسیر (ہدایہ اب صدقہ اسوائم فصل فی الخی ص ۱۵) و لو کان الدین علی مقرا انم فوصل الی مملکة لزم من ذکوة ما مضی (الدخار علی ہاشم رد المحتار کتاب الذکوة ص ۲۲) ظفر۔

سوال (۱۳۱) ایک شخص مالک نصاب ہے لیکن اس کے ذمہ دین مہر اس مال سے زیادہ ہے کیا دین مانع زکوٰۃ ہے۔

الجواب :- صحیح یہ ہے کہ دین مہر مانع زکوٰۃ سے نہیں ہے، زکوٰۃ لازم ہے۔ کما فی الشامی والصمیم انہ غیر مانع۔ جلد ثانی۔

سوال (۱۳۲) مال ماحصل سال گزشتہ ذی نصاب کو زکوٰۃ دینا فرض ہے یا نہیں۔

سوال (۱۳۳) مکان جو کرایہ مبلغ دس روپے ماہوار کا ہے زکوٰۃ کا کیا طریقہ ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

سوال (۱۳۴) جو کرایہ مکان مذکور کا بقدر نصاب ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

سوال (۱۳۵) جو زیورات طلائی و نقرئی ماہ دو ماہ رکھ دیا اور دو ماہ تین ماہ برابر پہنا گیا، اور وہ زیور بقدر نصاب بلکہ زیادہ ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) مال ماحصل سال گزشتہ کی ذی نصاب کو زکوٰۃ دینا فرض ہے ومن كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول من جنسه منه النسيه لمدة سنة

(۲) جس مکان کا کرایہ بقدر نصاب ہے اس کے کرایہ میں زکوٰۃ آدے گی مکان پر زکوٰۃ نہیں ہے ولانی ثياب البدن واثاث المنزل ودور السكنى ونحوها ای کثیاب البدن الغیر المحتاج الیہا وکمال حوائت والعقارات

لے رد المحتار کتاب الزکوٰۃ تحت قول الماتن اد مؤجلا ص ۱۲ ظفر

شامی جلد ۲ ص ۱۷۷ مطبوعہ ہند

(۳) جب روپیہ برابر دو سو درہم کے ہو جائے جس قسم کا ہو کہ ایسے مکان ہو یا زمین کا یا
لوہ کی وجہ سے ملک میں آجائے اور اس پر سال بھی گزر جائے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے یس
فی ما دون ما متقی درہم صدقۃ فاذا کان ما متین دھال علیہا الحول فیہا
خصۃ درہم ۱۷۷ - ہدایہ ص ۱۷۷۔

(۴) زیور سونے و چاندی کا جب بمقدار نصاب ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہے استعمال
کرے یا نہ کرے و فی تہ الذہب والفضۃ وحلیہما دادانیہما زکوٰۃ۔
ہدایہ ص ۱۷۷ فقط۔

سوال (۴۶) ایک شخص کے پاس اشیاء مندرجہ
ذیل ہیں، کن کن اشیاء پر زکوٰۃ آوے گی۔ جائیداد اراضی برتن
موند جہ ذیل اشیاء میں سے
کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے
موٹی، پارچہ جات، زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ، فلفہ ہر قسم۔ نقد و ہزار، دیگر اسباب
خانگی۔

سوال (۴۷) شخص مذکور پر قرضہ بھی ہے اور موجودہ نقدی
سے زیادہ ایسے قرضہ دار ہونے کی حالت میں کیا زکوٰۃ دینا لازم ہے۔

الجواب (۱) ان اشیاء مذکورہ میں سوائے زیور و نقد کے اور کسی سامان خانگی
میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔ اراضی میں موافق شرائط کے عشر واجب ہوتا ہے اور موٹی میں ہر گز
وہ سائے محول حسب قاعدہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ باقی اشیائے استعمالی برتن یعنی
طرف و پارچہ پوشیدنی و فلفہ خوردنی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ والتفصیل فی کتب الفقہ۔

لہذا التماز کتاب الزکوٰۃ ص ۱۷۷ ظہیر لہ دلائل ثیاب الہدن المحتاج الیہا لدفع الحر
والبرد و اثاث المنزل و دوسرے لکھی وغیرہا الخ و شرطہ ای شرط افراض ادائها
حولان الحول و ہونی ملکہ و تنمیۃ المال کالدراہم و الدنانیر لعلینہما رباۃ مطرآنہ

(۲) مدینہ پر بقدر دین زکوٰۃ ساقط ہے اگر اپنا دین کسی پر ہو تو وصول کے بعد زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ فقط۔

خریدہ کردہ قیمت پر زکوٰۃ ہوگی یا موجودہ نرخ پر | سوال (۱۳۴) زکوٰۃ مال خریدہ کردہ پر ہوگی یا موجودہ نرخ پر۔

سال کی بچت پر زکوٰۃ کس حساب سے واجب | سوال (۱۳۵) سال کی نقد بچت پر کس حساب سے زکوٰۃ واجب ہے۔

الجواب :- (۲۱) زکوٰۃ کے ادا کے وقت جو قیمت ہے اس کا اعتبار ہوگا اور زکوٰۃ کا حساب یہ ہے کہ چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا لازم ہے۔ فقط۔

مالدار بچہ کے مال میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۵۰) مالدار بچہ کے مال کی زکوٰۃ لکے مال میں سے دینی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز نہیں۔ فقط۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) للتجارة باصل الحلقة فنزوم الزکوٰۃ کیفما امكنا وللنفقة والسوم بقيد الآتي اذنية التجارة في العروض (الدائمات على اشد المختار كتاب الزکوٰۃ ص ۱۳) واللازم في مضروب كل منهما اي الذهب والفضة ومعمولولو انبراد حليا مطلقا (ايضا باب زکوٰۃ المال ص ۱۳) ظفر

له فلا نزكوٰۃ على مكاتب الخ ومدايون للعبد بقدر دينه فايزكي الزائد ان بلغ نصليا (ايضا كتاب الزکوٰۃ ص ۹) لو كان الدين على مقر الخ فوصل الى ملكه لزوم زکوٰۃ ما مضى. (ايضا ص ۱۳) ظفر له وتعتبر بقيمة يوم الوجوب وقال يوم الاداء اجماعا وهو لازم ويقوم في البلد الذي المال فيه (الدائمات على اشد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۱۳) ظفر له وليس على الصبي والمجنون زکوٰۃ الخ لما انفاء عبادة فلا فتاوى الا بالاختيار تحقيقا لمعنى الا بتراء ولا اختيارا لهما (باب زکوٰۃ ص ۱۶) ظفر۔

عورت کے زیور، سواری کے گھوڑے اور ہل | سوال (۵۱) عورت کے زیور، سواری کے
جمختے کے بیلوں پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | گھوڑے، ہل جمختے کے بیلوں پر زکوٰۃ لازم
ہے یا نہیں۔

الجواب :- عورت کے زیور پر زکوٰۃ لازم ہے اور سواری کے گھوڑے اور
زراعت کے بیلوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ فقط

امارت شرعیہ بہا کے بیت المال میں اگر زکوٰۃ
نہ بھیجے بلکہ خود تقسیم کر دے تو کیا حکم ہے | سوال (۵۲) مقام پھلوری ضلع پٹنہ میں

صوبہ بیار ڈاڑیس کے لئے بیت المال دامیر شریعت مقرر کئے گئے ہیں۔ مبلغین زکوٰۃ و عشر
کے لئے بھیجے گئے، لیکن اکثر جگہوں سے وصول نہیں ہوتا بلکہ حاضرین حقیران فقیرانہ
مساکین پر تقسیم کر دیتے ہیں بیت المال میں نہیں بھیجتے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے قال اللہ تعالیٰ انما
الصدقت للفقراء والمساکین۔ الآية

اثاث البیت کی مراد | (۵۳) شریعت میں اثاث البیت کا اطلاق کن اشیاء پر ہوتا ہے، کیا
ظروف اور پہننے اور پہننے کے کپڑوں پر بھی اثاث البیت کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہیں

له وفي تابر الذهب والفضة وحليهما وادانیهما الزکوٰۃ (ہدایہ باب زکوٰۃ۔

المال ص ۱۱۱) ظفیرؒ ولس فی دور المسکن وشیاب البدن واثاث المنازل وادوا
الوکوب وعبید الخدمت وصلاح الاستعمال زکوٰۃ لانها مشغولة بالحاجة

الاصلیة لیست بنامیة ایضاً (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۹) ظفیر۔ؒ لیکن بہتر

یہ ہے کہ امیر شریعت کے ذریعہ ہی ظاہر اموال کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ نقد کی زکوٰۃ بطور خود

بھی دے سکتا ہے ۱۲ ظفیرؒ ولو کان الدین علی مفرأ فی فوصل الی ملکہ لزوم زکوٰۃ ما مضی

(الدخائل علی ما مشرد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۹) ظفیر۔

الجواب :- اثبات البیت کا اطلاق ان سب اشیاء پر ہوتا ہے۔ فقط زکوٰۃ کے نقد روپے اگر اپنے روپے میں سوال (۵۳) نقد میں چونکہ تعین نہیں ہے ملے اور زکوٰۃ بتدریج دیے تو کیلے پس اگر زکوٰۃ کا پیسہ اپنے مال میں ملا دیا جاوے اور پھر وقتاً فوقتاً بہ نیت ادائے زکوٰۃ اور غیر زکوٰۃ خرچ کیا جائے تو صاحب زکوٰۃ کی زکوٰۃ کس وقت ادا ہوگی جس وقت اس نے وکیل کو سپرد کیا ہے یا جب کہ مصرف کے پاس پہنچ گیا۔ اور جب کہ وکیل نے اپنے پیسہ میں ملا لیا اور بہ نیت خیرات مصرف زکوٰۃ، اور غیر مصرف مثلاً سادات یا غنی مجہول پر خرچ کرے تا رہا حتیٰ کہ اس زکوٰۃ کے پیسے سے بڑھ جائیاد خرچ ہوا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- نقد میں عدم تعین مطلقاً نہیں ہے بلکہ امانات و صدقات وغیرہ میں نقد و متعین ہیں جیسا کہ اشباہ و نظائر میں ہے لا یتعین فی المعادضات الخ وبتعین فی الامانات والہبۃ والصدقۃ۔ اور ایسا ہی شامی میں ہے پس زکوٰۃ کی رسم بدون اجازت فرک کے اپنے مال میں ملانی جائز نہیں ہے، اور زکوٰۃ فرک اس وقت ادا ہوگی کہ مصرف کے پاس پہنچ جاوے، اور اگر وکیل نے اپنے روپے میں موکل کی رقم زکوٰۃ کو ملا لیا، پس اگر یہ ملانا موکل کی اجازت سے ہے تو جس وقت رقم زکوٰۃ علیحدہ کر کے بہ نیت زکوٰۃ فرک کی طرف سے دے گا اس وقت زکوٰۃ اس کی ادا ہوگی اور اگر بلا اجازت موکل کے وکیل نے ایسا کیا تو اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور جو کچھ وکیل فقراء و غیر ہم کو دے گا وہ وکیل کی طرف سے ہے یا صدقہ ہوگا۔ درمختار میں ہے ولو خلط من زکوٰۃ موکلیہ ضمن دکان متبرعاً فسال

لے ولاشیاب البدن المحتاج الیہا لدفع المحر والبرد واثبات المنزل والدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱ فلیس فی دوسر السکنی الا وکذا العام اہلہ وما یتحمل بہ من الادائی اذا المریکین من الذہب الفضة الا دالات المحترفين (مالگیری کشوی کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱) تغییر علیہ الاشباہ والنظائر ص۔

فی الشامی قوله ضمن دکان بتبرعاً لانه ملكه بالخلط وصار مودياً
مال نفسه قال فی التتارخانیة الا اذا وجد الاذن اذ اجاز المالکان
اه ای اجاز اقبل الدفع الی الفقیر لما فی البهر لو ادى زکوٰۃ غیره بغير
امره فبلغه فاجاز لم یجوز لانها وجدت نفاذاً علی المتصدق لانها
ملكه ولم یصر نائباً عن غیره فنفذت علیه لکن قد یقال قهری عن الامر
مطلقاً لبقاء الاذن بالدفع قال فی البهر ولو تصدق عنه بامره جاز الخ
ثم قال فی التتارخانیة او وجدت دلالة الاذن بالخلط كما جرت
العادة بالاذن من اسباب المخطئة بخلط ثمن الغلات الخ فقط .

خاص ضرورت کے لئے جو رقم جمع کرے اس پر زکوٰۃ سوال (۵۴) اگر اپنی بہت سی
ضروریات کو بن کر کے کسی خاص ضرورت کے لئے روپیہ جمع کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ
آدے گی یا نہیں ۔

الجواب :- بعد سال بھر کے اس پر زکوٰۃ واجب ہے فقط ۔
دکیل نے دو مستحق کو زکوٰۃ سوال (۵۵) اگر زید عمر کو زکوٰۃ کا دکیل بنادے
دے دی تو کیا حکم ہے کسی خاص مستحق زکوٰۃ مثلاً خالد کو دینے کے لئے اگر عمر
بکر کو روپیہ مستحق زکوٰۃ ہے دیرے تو زید کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں ۔

الجواب :- شامی میں ہے دھن ا حیث لم یامره بالدفع الی معین
اذ لو خالف فغیر قولہ ان حکما فی التقنیۃ الخ حاصل یہ ہے کہ اس میں دو قول
۱۔ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۲ ظہیر لہ شرط اقتراض ادا تھا حولان الحول دھو ملکہ
و تسمیۃ المال کالدنیا اھم والدنایہ لعیینہما للتجارة باصل الخافۃ فتلزم الزکوٰۃ کیفما
۲۔ مسکویٰ و لو انفقۃ رد المحتار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳ ظہیر لہ رد المحتار
کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵ ۱۲ ظہیر ۔

ہیں۔ ایک یہ قیل ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور دوسرا یہ کہ ادا نہ ہوگی اور وکیل غلامن کا پس احتیاط یہ ہے کہ دوسرے کو نہ دے بلکہ اسی کو دے جس کو موکل نے معین کیا ہے فقط
 میں ہزار قرض ہو اور بکیت نہ ہو | سوال (۵۷) : زید نے بیٹی پھرے کی کپنی میں ہزار
 قرض زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں | کا حصہ روپیہ قرض لے کر خریدا کیا ہے، اس وقت
 زید پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں جب کہ اس کو کچھ بکیت ہو جو ادا کی گئی قرض کے نہیں ہے۔

الجواب :- اس صورت میں جب کہ بقدر مال موجود ہے اس کے ذمہ قرض ہے
 اور بکیت کچھ نہیں ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ فقط۔

اگر ایک سال کی زکوٰۃ نہ دی تو | سوال (۵۸) : اگر کوئی شخص صاحب رخصت ایک
 دوسرے سال دہ کیا کرے | سال زکوٰۃ دینے سے بوجہ غفلت قاصر ہا تو دوسرے
 سال کس حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔

الجواب :- دوسرے سال اس کو اس سال کی اور پچھلے سال کی زکوٰۃ دینی
 چاہئے۔ اور حساب یہ ہے کہ پچھلے سال ختم سال پر جس قدر مال در روپیہ وغیرہ ہوا اسکی زکوٰۃ
 دلیے اور اس سال جس قدر روپیہ وغیرہ ہے اس کی زکوٰۃ دلیے۔ فقط

عمورت کو زیورات والین نے دئے | سوال (۵۹) : زید کی زوجہ کو جو زیورات والین
 ان کی زکوٰۃ عمورت پر ہے یا نہ شوہر پر | سے طلب ہے اس کی زکوٰۃ زید پر ہے یا زوجہ پر زید کو

لہذا ہوا وکیل انما يستفيد النصف من الموكل وقد امره بالمدفع الى فلان فلا
 يملك المدفع الى غيره كما لو اوصى زيدا بكذا ليس الموصى المدفع الى غيره۔
 رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱ | تفسیر لہ فلا زکوٰۃ علی مکاتیب الہ و مدنیون للعبد بقدر
 دینہ فیزکی الزائد ان بالغ نصابا (ان مختار علی با مشرد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱)
 تفسیر لہ و اقترانہا عسری ای علی التواخی و صحیحہ الباقی وغیرہ قیل وری فی جواب
 علی الغوس و علیہ الفتویٰ ان فیما یشتر بتاخیرھا بلا عذر و تردد ہا دیکہ (ریضا ص ۱۱۱) تفسیر

اتنی آمدنی نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ دے سکے، اور جب زید کی آمدنی نہ جاوے تو اس کو یہ معلوم نہیں کہ زیور کس قدر ہے، آیا اندازہ سے زکوٰۃ دے سکتا ہے اور اگر کئی برس کی زکوٰۃ کا حسنا کرنے سے زیادہ رقم ہو جاوے تو متفرق طور سے ادا کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- زکوٰۃ زید کی زوجہ کے ذمہ ہے وہی ادا کرے، زید کے ذمہ اس کی زکوٰۃ کا ادا کرنا لازم نہیں ہے اور جب زید کو وصیت ہو جاوے اور وہ اپنی زوجہ کی طرف سے زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ جی دے سکتا ہے اور زیور کا اندازہ کر لیا جاوے اس اندازہ کے موافق زکوٰۃ دی جائے اور کئی برس کی زکوٰۃ متفرق طور سے تھوڑی تھوڑی دینا بھی درست ہے۔ فقط۔

سوال (۵۹) ایک شخص نے اپنی والدہ کو زیور کا والدہ کو مالک بنا دیا تو زکوٰۃ کس پر ہے؟
زیور بنوا کر دیا اور اس پر والدہ کو کھلی اختیار دیدیا، تو اس کی زکوٰۃ والدہ پر عاید ہوگی یا بیٹے پر؟
الجواب :- جب کہ اس نے زیور اپنی والدہ کی ملک کر دیا تو اس کی زکوٰۃ اس کی والدہ کے ذمہ واجب ہے اور اگر بیٹے کا چاہے تو اس کی طرف سے ادا کر سکتا ہے۔ فقط۔
سوال (۶۰) گزشتہ رمضان شریف میں سال پورا ہونے کے دو تین ماہ اخیر سے زکوٰۃ کی رقم دے تو یہ کیسا ہے؟
زیور کی زکوٰۃ واجب الادا تھی مگر روپیہ آمدنی کا دو تین ماہ بدلنے والا تھا۔ تو یہ وقفہ کرنا درست ہے یا نہ۔

الجواب :- یہ وقفہ درست ہے۔ فقط۔

لے واقتراضها عمري اى على التراخي (در مختار) قال في البدائع وعليه عامة المشائخ ففي وقت ادی يكون مؤدباً للواجب (رد المحتار كتاب الزكاة ص ۱۶) ظهيراً الزكاة واجبة على المحر العاقل البالغ المسلم اذا ملك نصيباً من ممتلكاته الحال عليه المحل (رد المحتار كتاب الزكاة ص ۱۶) ظهيراً واقتراضها عمري اى على التراخي (در مختار) قال في البدائع وعليه عامة المشائخ ففي وقت ادی يكون مؤدباً للواجب (رد المحتار كتاب الزكاة ص ۱۶) ظهيراً

زمین کی قیمت بقدر نصاب ہے | سوال ۶۱ | شخصی قدرے اراضی زکوٰۃ میں شامل
 مگر پیادہ نہیں تو کس کا اعتبار ہوگا | از نصاب اضمحیہ و صدقہ فطر یا شکر لیکن پیادہ ارے
 سالانہ بنصاب نمی رسد۔ دریں متذکرہ ام جہت معتبر و مستحکم است، جہت قیمت یا پیادہ
 ال جواب :- دریں صورت اختلاف امت مابین امام ابو یوسف و امام محمد
 امام محمد می فرماید کہ این جنس نصاب مذکور مانع از این زکوٰۃ نیست و صدقہ فطر و اضمحیہ
 بر و واجب نیست۔ و امام ابو یوسف نصاب مذکور مانع از این زکوٰۃ نمی فرماید و صدقہ فطر
 و اضمحیہ بر و واجب می گویند۔ اساتذہ کرام قول امام ابو یوسف احوط و ائست بر و تمسک
 پسند فرمودہ اند و قول امام محمد اوسع است و فقہاء فتویٰ بر آں دادہ اند۔۔۔ اند تعجب
 علی کل مسالہ ذی نصاب فاضل من حاجۃ الاصلیۃ کدینہ و حوائج
 عیالہ وان لم یتم کما مر و بہ ای بهذا النصاب تحرم الصدقة و تجب
 الاضحیۃ الخ و ذکر فی الفتاویٰ لہ حوائت و دوسر الغلۃ لکن غلتہا لا تکفیہ
 و لعیالہ انه فقیر و یحل لہ اخذ الصدقة عند محمد و عند ابی یوسف
 لا یحل لہ۔ فقط۔

شرکت کی تجارت میں جو زکوٰۃ نکلی اگر | سوال ۶۲ | عرصہ تقریباً سات سال کا ہوا کہ
 دوسرا شریک نہیں دے تو کیا حکم ہے | زیادہ بکرنے ایک و دکان شرکتی تجارت کی شروع
 کی تھی۔ شراکت کرنے کے وقت زیادہ بکر کا باہمی معاہدہ یہ ہوا تھا کہ زکوٰۃ اپنے اپنے ذمہ
 کے مطابق ادا کی جاوے گی۔ چنانچہ اسکا طو سے عرصہ چہار سال تک عمل در آمد رہا۔ ایک
 سال میں تقریباً دو ہزار روپیہ زکوٰۃ کے نام صرف ہوا تو بموجب معاہدہ کے زیادہ کے
 ذمہ مبلغ دو سو پچاس روپیہ نکلا، اند بکر کے ذمہ ایک ہزار سات سو پچاس روپے نکلتے تو
 اب زیادہ اپنے حصہ کار روپیہ دینے سے انکار کرتا ہے تو شرعاً اس بارہ میں کیا حکم ہے
 ال جواب :- اس صورت میں جس قدر زیادہ کے روپیہ کی زکوٰۃ ادا کی تھی وہ زیادہ
 نے رد اختیار کیا صرف صحت ۱۲ ظہیر۔

ذمہ ہے اس کے حساب میں لگائی جائے گی اور جو رقم بکر کے ذمہ واجب ہے وہ بکر کے حساب میں لگائی جائے گی۔ زیادہ انکار کرنا معتب نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے وان تعدد النصاب تجب اجماعاً ویتراجعان بالخصص الخ (درمختار) قوله ان تعدد النصاب ای بحيث يبلغ قبل الضم مال كل واحد بانفراد نصاباً فانه يجب حينئذ على كل منهما من كوة نصابه الخ ثانی میچ ۲۵ فقط۔

من رہے ذیل استعداد رکھنے | سوال (۶۳) زیادہ مقدار سے ہر سال اس کی آمدنی والے پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | اس کو کفایت نہیں کرتی، اکثر جائیداد بیع کر کے خرچ چلاتا ہے

صاحب خیال کثیر ہے۔ تعلیم میں بہت خرچ ہوتا ہے۔ زیادہ سے پاس علاوہ سامان حنفی داری کے کچھ زیور طائر و نقرہ ظروف و صنایع و پارچہ وغیرہ ہے تو زیادہ پر زکوٰۃ صدقہ فطر، قربانی، فاتحہ محرم، حج، فاتحہ شرب برات، اور امراء اعزاء وغیرہ بار واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- زیور و نقرہ اگر اس قدر ہے کہ بعد ادا کرنے قرضہ بقدر نصاب باقی رہے تو یہ باقی پر زکوٰۃ واجب ہے اور صدقہ فطر و اضحیہ اس پر واجب ہے اور حج کی قدر اگر زیور و نقد باقی رہے تو حج بھی فرض ہے باقی فاتحہ محرم اور فاتحہ شرب برات وغیرہ کسی پر واجب نہیں ہے بلکہ جائز بھی نہیں ہے اور امراء و اقربا پر واجب ہے کہ اپنے اہل و عیال کے خرچ سے زیادہ ہو۔ فقط۔

رض مجرا کے بقیہ مالیت کی زکوٰۃ دی جائے | سوال (۶۴) ہنرہ کے پاس دو سو پچاس

لے دیکھئے ردالمحتار للشیخ کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال میچ ۲۴، ظہیر۔

عہ ردالمحتار مجتبیٰ دہلی ۱۲ ظہیر

لے فلا من کوة علی مکاتب الخ و مدیون للعبد بقدر ما دینہ فی زکوة الزائد ان بلغ نصاباً (الدر المختار علی ما مش ردالمحتار کتاب الزکوٰۃ میچ ۹، ظہیر۔

روپیہ بھر چاندی اور تتر روپیہ بھر سونا ختم سال پہنچے جس کی بازاری قیمت ایک ہزار سات سو نو اسی روپیہ ہے اور خاندن متوفی کی جائداد سے سو روپیہ ماہوار پاتی ہے جس کی بابت آٹھ سو روپیہ بقایا ہے اور ۳۵۰ قرضہ ہے۔ ہندہ مذکورہ نے برائے اکت زیادہ ایک امانی خریدی ہے جس کی قیمت بارہ تیرہ سو روپے بائع کو دی گئی ہائے روپے سے انکاری ہو گیا جس کی بابت ناش کی جائے گی۔ دھول مذکورہ ہے۔ ہندہ نے زید سے کہہ دیا ہے کہ اگر روپیہ نہ ملے میں ذمہ دار ادائیگی کی ہوں۔ اب کل رستم ہندہ کے ذمہ ہوگی اور زکوٰۃ میں محراب ہوگی یا نصف۔

الجواب :- اس صورت میں جو قرضہ بذمہ ہندہ ہے وہ حرا کر کے باقی کی زکوٰۃ ہندہ کے ذمہ واجب ہے اور قرضہ متنازعہ میں سے نصف قرضہ جو بذمہ ہندہ ہے اس وقت محراب کیا جائے گا۔ فقط۔

بیٹا جمال باپ کے تصرف میں | سوال (۶۵) زید نے اپنا کمایا جو مال ماں باپ دیدے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے |
پاس رکھ دیا اور والد کو اختیار نام حاصل ہے تو زکوٰۃ کس پر واجب ہے اور ایک مال والد اور والدہ دونوں نے کمایا، والدہ کے قبضہ میں ہے اور وہی متصرف ہے۔ زکوٰۃ کس پر واجب ہے۔

الجواب :- جو مالک ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے یعنی والدہ اور دوسری صورت میں چونکہ والد کو تمام تصرفات و انتظامات کے متعلق اختیار نام حاصل ہے

لے ومنها الفراغ عن الدين قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة سواء كان الدين للعباد كالقرض وثن المبيع الخ وسواء كان الدين من المنقود (عالمگیری مصری کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۲) و مدیون للعباد بقدر دینہ فیہ کی الزائد ان بلغ نصابا (الدر المختار علی ما مشرر المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۹) طغیر لے الزکوٰۃ واجبة علی حرم مسلم عاقل بالغ اذا ملك نصابا ملكا تقاریر لے کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۲

تو پھر زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی انہی کے ذمہ ہے۔ فقط۔

سوال (۶۶) ایک شخص کے پاس ہزار روپیہ
بارہویں مہینہ میں جس روپیہ سے مکانات
خریدے کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے

ہے جو حاجات ضروریہ سے زائد ہے جب اس پر
گیارہ ماہ گزرے تو اس نے زکوٰۃ سے بچنے کے لئے مکانات یا اور مال خریدا تو اس پر
اس روپیہ کی زکوٰۃ ہے یا نہ۔

الجواب :- جب تک حوالان حول نہیں ہوا اور اس نے مکان یا وہ سامان
خرید لیا جس میں زکوٰۃ نہیں ہے تو اس روپیہ کی زکوٰۃ ساقط ہوگئی۔ فقط۔

سوال (۶۷) ایک شخص کے پاس حاجت اصلیہ
سورہ پے دو بھائی اور دو بہن میں
ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں

سے زائد سورہ پے ہیں اور اس کے دو بھائی اور
دو بہنیں ہیں مگر وہ اس روپے کے لینے کے بارہ میں کچھ کہتے بھی نہیں اور انکار بھی نہیں
کرتے تو اس شخص پر اس روپے کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہ۔

الجواب :- اگر سورہ پے تنہا اس کی ملک میں تو زکوٰۃ اس پر واجب ہے اور
اگر وہ ترکہ پدری ہے اور دو بھائی اور دو بہن اس میں شریک ہیں تو ان میں سے
کسی کے حصہ میں بقدر نصاب نہیں آتا لہذا کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں اور اس میں اس بھائی اور
دو بیویوں کے حصہ ہے ۳۳ روپے ایک بھائی کے اور اسی قدر دو بھائی کے
اور اسی قدر ہر دو بہنوں کے میں ہے۔ ان کے نہ لینے سے ان کا حق ساقط نہیں ہوا۔ فقط۔

لہ دلابد من الحول لانه لا بد من مودة يتحقق فيها النماء و قدس الشرع بالحول
لقوله صلى الله عليه وسلم لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ
صفحہ ۱۶۸) ظفر ۲ لیس فیما دون مائتی در ہم صدقۃ الخ (ہدایہ باب زکوٰۃ المال
صفحہ ۱۶۹) ظفر

جتنی زکوٰۃ واجب ہو اس سے زیادہ دینا کیسا ہے | سوال (۶۸) زکوٰۃ حساب سے تین یا چار روپے ہو اور وہ اس کے بجائے ایک سو روپیہ زیادہ دیدیو گے تو کیا زکوٰۃ اس کی بیکار ہو جائے گی۔

الجواب :- اس صورت میں ثواب زیادہ ہوا۔ زکوٰۃ بھی ادا ہو گئی اور ایک دوسرے زیادہ دینے کا ثواب زیادہ ہوا۔ فقط۔

بارہ سو روپے جس کے پاس ہوں وہ | سوال (۶۹) زید کے پاس سال بھر بارہ سو روپے گیارہ سو کا مفروض ہو تو کتنے کی زکوٰۃ دے | رے نمکین گیارہ سو روپے کا قرض ہے۔ اگر کبر اس کا مال اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے تو ایک سو روپے کی کرے یا گیارہ سو کی۔

الجواب :- اس صورت میں صرف ایک سو روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی گیارہ سو روپے قرض میں مستثنیٰ ہوں گے۔

دکیل زکوٰۃ میں تصرف نہیں کر سکتا ہے | سوال (۷۰) دکیل مال زکوٰۃ کو اپنے تصرف میں لاکر اس کے بجائے اپنے پاس سے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- دکیل کو یہ تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔ جو روپیہ زکوٰۃ کا اس کے پاس آئے اس کو فقرا کر دے۔ فقط۔

کیا زکوٰۃ کے لئے کوئی مہینہ متعین ہے | سوال (۷۱) زکوٰۃ دینے کے لئے کونسا مہینہ متعین ہے۔

الجواب :- اذائے زکوٰۃ کے لئے شرعاً کوئی مہینہ یا کوئی دن مقدر نہیں البتہ بعض مہینوں اور دنوں کی فضیلت کو اس میں دخل ضرور ہے، یعنی جو مہینہ فی نفسہ تبرک ہے

لہذا من کان علیہ دین یحیط بما لہ فلا ینزکوٰۃ علیہ البذلک اکثر من دینہ زکی الغاضل اذا بلغ نصاباً بالقرآن عن الحلیۃ والمراد بہ دین لہ مطالب من جہۃ العباد الخ (۱) کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۸ ظفر لہ ولو خلط من زکوٰۃ موکلیہ ضمن (ایضاً ص ۱۳) ظفر۔

جیسے رمضان شریف کے اس میں صدقات وغیرہ کی ادائیگی بھی افضل ہے ہاں ضرورت اس کی ہے کہ جس مہینہ میں ادائے زکوٰۃ واجب ہے اس مہینہ میں ادا کرے اور پھر اس مہینہ کو مقرر کر لے۔ شرعہ الاسلام میں ہے..... یعیین صاحب المال لزکوٰۃ شہراً لا یجبا دیناً لہما فیہ من التأخیر و من آخر السن کؤۃ بعد وجوبہا علیہ من غیر عنہ یا تم۔ الخ فقط

سوال (۷۲) ایک شخص جو مالک نصاب ہے مالک کے مال سے نفع اٹھانے والے زکوٰۃ ادا کر دیں یا نہیں حکم ہے اور جو اس کی ملکیت ہے اس سے دوسرے لوگ نفع اٹھاتے ہیں کیا اگر زکوٰۃ مالک نصاب دوسرے لوگ جو نفع اٹھاتے ہیں اگر اکٹھے تمام کے تمام نکال لیں تو اس صورت میں مالک نصاب کی طرف سے فیض زکوٰۃ کا ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ مالک نصاب کے ذمہ واجب ہے لیکن اگر اس کے امراء و اجازت سے اس کی طرف سے دوسرے لوگ زکوٰۃ ادا کر دیں جو نفع اٹھاتے ہیں تو مالک نصاب کی طرف سے زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی وکن؟ لو امر غیرہ بالدفق عنہ جائز۔ شامی جلد ۲۔ فقط۔

سوال (۷۳) جو غلہ سال بھر کے خرچ کے بعد جو غلہ سال بھر خرچ کے بعد جو غلہ رہ گیا اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں رہ گیا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس قلم میں جو سال بھر کے کھانے کے لئے خریدا اور اچانچہ ختم سال باقی رہ گیا۔ زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ فقط

سے شرح شریعہ الاسلام فصل فی سنن الزکوٰۃ والصرفۃ ص ۱۵۱، ۱۵۲ نفیر سے رد المحتار للشیخ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵۱، ۱۵۲ نفیر سے منها فراغ المال عن حاجتہ الاصلیۃ فلیس فی دوسر المسکنی و ثیاب البدن و اثاث الما نزل الخ وکن اطعام اہلہ (عائگیری کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۱) نفیر

سوال (۷۴) : اگر جس کی صحرائی آراضی کی کوئی زکوٰۃ ہوں گے اور فرض ہو تو کیا کیا جائے

دس من پختہ غلہ سالانہ ہے اور غلہ مختلف قسم کا ہو اور آمدنی ثمر باغ بھی بیس روپے سالانہ کی ہے اور مکان سکونت بھی پختہ ہے اور وہ ملازم سرکار بمشاہرہ ستر روپے ماہوار ہے اور ایک راس گھوڑی قیمتی ایک سو روپے بھی اسکی ملکیت میں ہے۔ زید عیالدار ہے اور مقروض تین سو روپے سودی اور ایک سو پچاس روپے بلا سودی کا ہے اور اس کی کچھ صحرائی آراضی بعوض چار سو پچیس روپے رہن ہے اس کی عورت کے پاس زیور نقدی سو روپے کا اور طلائی تین سو روپے کا ہے زید کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہ۔

الجواب :- اگر وہ زیور جو زید کی زوجہ کے پاس ہے زید کی ملکیت میں ہے اور زید اس سے زیادہ قرضدار ہے تو زید کے ذمہ عبودت مسئلہ میں زکوٰۃ دینا فرض نہیں ہے۔ فقط

سوال (۷۵) : اگر کسی شخص کے پاس زرعی جائداد ہے اور قرض بھی دینا ہے، لیکن اگر جائداد کی قیمت ٹھیرائی جائے تو قرض کم ہے، ایسے شخص کے پاس اگر کچھ زیور ہو تو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ زیور وغیرہ کی قیمت قرض سے بہت کم ہے۔

الجواب :- اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔ فقط۔

لہ فلا زکوٰۃ علی مکاتب الخ و مدیون للعبد بقدر دینہ فیہ کی الزائد ان بلغ نصابا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۷ و ص ۳۸ ظہیر لہ دلائل ثیاب البدن الخ و دوسر السکنی و نحوھا) رد مختار، قولہ و نحوھا ای کثیاب البدن غیر المحتاج الیھا و کالحوانیت و العقارات رد المختار للشامی کتاب الزکوٰۃ ص ۳۷ ظہیر۔

انگریزی روپے سے نصاب کی مقدار کیا ہے | سوال (۷) اس روپیہ انگریزی سے
نصاب کی صحیح مقدار کیا ہے۔

الجواب :- دو سو درہم مقدار نصاب ہے۔ انگریزی روپیہ سے چون روپے
دو لکھ تقریباً ہوتے ہیں۔ (یہ ۱۲۵ روپے کی بات ہے۔ اب چاندی گراں ہے، اس
وقت ۱۲۵ روپے ہوتے ہیں۔ ظفر)

سور روپے کی زکوٰۃ کیا ہے | سوال (۸) سور روپے میں سے کتنی زکوٰۃ نکالنی چاہئے
مشہور فیصدی عا ہے، تو یہ صحیح ہے۔

الجواب :- عا فیصدی حساب صحیح ہے، کیونکہ چالیسواں حصہ زکوٰۃ
میں واجب ہے۔

سوال (۸) بعض اقوام میں نابالغ اولاد کا نکاح
اس کی زکوٰۃ کس پر ہے | کر دیتے ہیں۔ وہ لہا کا باپ دہن کو جو زیور چڑھاتا ہے
اس کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے۔

الجواب :- وہ زیور جو دہن کا باپ دیتا ہے وہ زیور ہمارے عرف میں
دہن کی ملک نہیں ہے لہذا اس کی زکوٰۃ دہن کے باپ کے ذمہ ہے۔ (جہاں
عرف میں وہ زیور دہن کی ملک قرار پاتا ہے اس کی زکوٰۃ دہن پر ہوگی۔ ظفر)
مندرجہ ذیل صورت میں کتنی زکوٰۃ دے | سوال (۹) زید کے پاس شروع سال میں

۱۰ آنہ کل دو سو درہم کی قیمت (اگر چاندی تین روپے بھرے، تو) ایک سو ساڑھے
ستادہ ہوگی۔ اتنی بات ذہن نشین رہے کہ دو سو درہم کا وزن ساڑھے باون تو لہجائی
ہے، چاندی کی قیمت کے گھٹنے بڑھنے سے روپے کا نصاب بدلتا رہے گا واللہ اعلم
۱۲ ظفر ۱۲ لیس فیما دون مائتی درہم صدقۃ الإفاذ اکانت مائتین و حال
علیہا الحول فیہا خمسۃ درہم (ہوایہ باب زکوٰۃ المال ص ۱۶۶) ظفر

ایک ہزار چھ سو روپے کا مال بائیں تفصیل تھا کہ تین سو روپے کے مکانات تعمیر کردہ و خرید کردہ اور آٹھ سو روپے لوگوں کے ذمہ قرض اور پانچ سو روپے کا پارچہ تجارتی موجود ہے تو اس صورت میں زید کو کس قدر رقم کی زکوٰۃ دینی چاہئے؟ اور چار سو روپے کا ساہوکاری قرض ہے

الجواب :- مکان تعمیر کردہ و خرید کردہ میں زکوٰۃ نہیں ہے، پانچ سو روپے کے مال موجودہ پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن چار سو روپے جو ساہوکار کے ہیں اس میں سے وضع کردہ کے ایک سو روپے کی زکوٰۃ فی الحال ادا کرنا واجب ہے اور آٹھ سو روپے جو دوسروں کے ذمہ قرض ہے اس کی زکوٰۃ بھی واجب ہے مگر ادا کرنا اس کی زکوٰۃ کا بنیہ اصول کے ہے اگر فی الحال دیدیوے یہ بھی درست ہے۔

زکوٰۃ میں مہینہ کا اعتبار ہے یا تاریخ کا | سوال (۸۰) زکوٰۃ کے حساب کے لئے کوئی تاریخ معینہ کا اعتبار ہے یا مہینہ کا کیونکہ اس میں بڑا فرق ہو جاتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے تاریخ مقرر کردے یا ماہ۔

الجواب :- زکوٰۃ کے حساب کے لئے تاریخ کا اعتبار ہے جس تاریخ کو سال پورا ہو جاوے اسی تاریخ میں ... زکوٰۃ واجب ہوگی جس وقت بھی زکوٰۃ ادا کرے گا اعتبار اسی تاریخ وجوب کا رہے گا۔ اگلے سال اسی تاریخ میں زکوٰۃ واجب ہو جاوے گی جس تاریخ پر پچھلے سال واجب ہوئی ہے۔ فقط۔

نابالغ کے مال میں جو شرکت میں | سوال (۸۱) مستقیم و عبد الحکیم دو بھائی شاطحات ہیں ہے زکوٰۃ ہے یا نہیں عبد الحکیم فوت ہو کر بڑا کا نابالغ چھوڑا، لڑکے کے مال پر مستقیم

لے ومن علیہ دین یعیط بماله فلا من زکوٰۃ علیہ الخ وان اکثر من دینہ ذکی الغاضل اذا بلغ نصاباً کتاب الزکوٰۃ ص ۶۸ ظفر لہ من ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استغاد ما لا فلا من زکوٰۃ فیہ حتی یجول علیہ الحول مرداء الترمذی (مشکوٰۃ ص ۷۸) ظفر نسبیہ ملکہ نصاب حولی لحو لا نہ علیہ (در مختار) ای الحول القصری لا الشمسی (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۷۸) ظفر

قابض ہے، بطور زلی و سرپرست کے متقیم اپنے حصہ کی زکوٰۃ دیتا ہے۔ کیا وہ عبد الحکیم متوفی کے حصہ کی بھی زکوٰۃ دیوے یا نہیں۔

الجواب :- عبد الحکیم کے فوت ہونے کے بعد اس کا نزدیک نابالغ بڑیوں کی ملک ہو گیا اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے پس متقیم ان بڑیوں کے مال کی زکوٰۃ نہ لے صرف اپنے حصہ کی دیوے۔ فقط۔

سوال (۸۲) نابالغین کا حصہ جو بطور امانت ان کے والدین کے پاس ہو اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں

الجواب :- اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار و شرط افتراضہ عقل و بلوغ الی فلا تجب علی مجنون و صبی الی شامی۔

سوال (۸۳) بسا اوقات پیداوار میں اس قدر غلہ نہ ہو کیا اس میں بھی زکوٰۃ ہے

صورت میں زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے

الجواب :- جو کچھ پیدا ہو اس کا دسواں حصہ نکالنا چاہئے، خواہ کم ہو یا زیادہ، مثلاً اگر سو من غلہ پیدا ہوا تو دس من دیا جائے اور اگر دس من پیدا ہوا تو ایک من دیا جاوے اور اخراجات کو محسوب نہ کیا جاوے گا۔

لہ شرط افتراضہ عقل بلوغ اسلام و حریۃ (در مختار) قولہ بلوغ قال فی البحر و خراج المجنون و الصبی فلا زکوٰۃ فی مالہما کما لا صلاۃ علیہما للحدیث المعروف رفع العلم عن ثلاث (مطہادی ص ۳۹۹) ظہیر ۲ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۳۲ ۱۲ ظہیر ۳ قال ابو حنیفۃ فی قلیل ما اخرجتہ الامراض و کثیرۃ العشر سواء سقی سیماء و سقنتہ الساء الا القصب و الحطب و الحشیش۔

(۱۸۳ ص ۱۱۱ ظہیر)

جس روپے کے وصول ہونے کی
 میں نہیں کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے
 سوال (۸۴) زیہ تجارت کرتا ہے اور لوگوں کے
 ذمہ اس کا قرض باقی ہے، بعض ان میں سے فار ہو گئے اور
 بعض بالکل غریب ہیں جن سے وصول ہونے کی امید نہیں ہے۔ اب زیہ اس روپے کی
 زکوٰۃ ادا کرے یا نہیں۔

الجواب :- قرض میں جو روپیہ ہے اس کی زکوٰۃ بعد وصول کے ادا کرنا واجب
 ہوتی ہے، پس جو روپیہ وصول نہ ہو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہ ہوئی۔ (دلوکان الدین
 علی مقر ملتئ او علی معسر او مفلس ای محکوم با فلاسہ اد علی حاحد علیہ
 بیئۃ وعن محمد لان کوۃ وهو الصحیح لان البیئۃ قد لا تقبل او علم بہ
 قاض الم فوصل الی ملکہ لزم من کوۃ ما مضی (الدر المختار علی ہامش
 رد المحتار ص ۱۳) ظہیر

سال میں جو رقم گنتی بڑھتی رہے
 اس کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی
 سوال (۸۵) زیہ کے پاس ابتداء سال میں، مثلاً
 ایک ہزار روپیہ تھا، اٹھائے سال تک وہ بیس ہزار ہوا، آخر میں
 دس ہزار ہو گیا تو کس قدر روپے کی زکوٰۃ واجب ہے۔

الجواب :- آخر سال کا اعتبار ہے۔ اس صورت میں دس ہزار روپے کی زکوٰۃ
 واجب ہوگی۔ فقط

گھر کا زیور تمام گھر والوں پر تقسیم
 ہو کر نصاب بنے گا یا مجموعہ
 سوال (۸۶) یہ جو یہاں پر رواج ہے کہ مرد و عورت
 و اولاد پر شیاریا بلخ یا بلخ سب اکٹھے بہتے ہیں اور گھر بار
 کا کام کرتے ہیں وہ سب کے سب تمام ضروریات دنیاوی اپنی اسی پیشہ کے وصول (آمدنی)
 سے ادا کرتے ہیں یہاں تک کہ جو کچھ عورت کو اس کے ماں باپ وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی اپنے
 لئے دالمستفاد ولو بہیۃ زارۃ منہ الحول یضم الی لصاحب من جنسہ فی ذلک یہ محل الاہل
 (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب زکوٰۃ الغنم ص ۳) ظہیر۔

اپنے زوج داد و لانے علیہ نہیں رکھتی ہے مثلاً اس طرح پسر اوقات کرنے والے تین شخص ہیں۔ زوج، زوجہ، بیٹا۔ پس اگر ان کی تمام ضروریات سال کی ان کے مشترکہ وصول سے ادا ہو کر باذن روپے کا زیور یا نقد یا دیگر مال ہو تو مالک فقط زوج ہی ہوگا یا زوجہ بیٹے کا بھی حصہ سمجھا جائے گا؟ یا تاحیات زوج زوجہ۔ بیٹے کا حصہ شریعت میں نہیں ہے؟ بعض ایسے اشخاص ہیں کہ اگر مالک فقط زوج ہی سمجھا جائے تو ہل نصاب ہوتا ہے، اور اگر زوجہ و بیٹے کے حصہ کا حساب لگایا جاوے تو حد زکوٰۃ کو نہیں پہنچتے۔

الجواب :- وہ سب مال شوہر کا ہے سوائے اس کے جو زوجہ کو اس کے ماں باپ کے یہاں سے ملا ہو، اس کی مالک زوجہ ہے اور جب کہ ملک شوہر کی قدر نصاب کو پہنچ جاوے تو بعد حوالان حول اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

آلات تجارت میں زکوٰۃ | سوال (۸۷) آلات تجارت مثل کشتیاں و جہازات اور بیل گاڑیاں اور اونٹ گاڑیاں نقل اموال تجارت کے واسطے اور دکاندار کے گھر وغیرہ اموال کی بیع کے واسطے، یہ سب آلات عرض تجارت میں شامل ہوں گے یا آلات محترکہ میں۔

الجواب :- یہ اشیاء آلات محترکہ میں داخل ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ و كذلك آلات المحترفین الخ (ای لازکوٰۃ فیہا)۔

سوال (۸۸) زیورے ایک سو ساٹھ روپے عمر کے جو دیر دھوکہ سے غریب کو دیدانیت سے دیکھا ہوگی یا نہیں پاس بھیجے اور لکھا یا کہ سو روپے تمہارے ہیں اندھا

روپے خالد کے لڑکوں کے ہیں۔ زیورے حرز فک کے بڑھنے میں غلطی ہوئی، اس بنا پر وہ یہ سمجھا کہ سو روپے خالد کے لڑکوں کے ہیں اور ساٹھ میرے ہیں۔ چنانچہ اس نے سو روپے

لہذا المختار علیٰ ما مشرد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۲ ظہیر۔

خالد کے لڑکوں کو دیدیئے۔ خالد کے لڑکے غنی نہیں ہیں اور عمر خالد کے لڑکوں سے چالیس روپے لینا مناسب نہیں سمجھتا لہذا وہ روپیہ زکوٰۃ میں حجاز ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- اگر وہ روپیہ ان کے پاس موجود ہے تو نیت زکوٰۃ کی ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ درمختار میں ہے کما لو دفع بلا نية ثم نوى والمال متاسم في يد الفقير^{۱۱}۔ الخ۔

نصاب زکوٰۃ کیا ہے | سوال (۸۹) نصاب زکوٰۃ کینہے مفصل تحریر فرمائیے

الجواب :- نصاب نقرہ ساڑھے باون تولہ ہوتا ہے، کیونکہ شریعت میں دراہم کے اندر وزن سبعة معتبر ہے اس کی تصریح کتب فقہ میں ہے اور وزن سبعة یہ ہے کہ دس دراہم برابر سات مثقال کے ہوں اس حساب سے دو سو درہم برابر ۱۴۰ (ایک سو چالیس) مثقال کے ہوتے اور مثقال وزن معروف ساڑھے چار ناٹھ ہے چنانچہ اس کی تصریح بہت جگہ موجود ہے اور علماء کبار نے اس کو اختیار کیا ہے۔ پس دو سو درہم برابر ۶۳ مثقال کے ہوتے اس کو ۱۲۰ پر تقسیم کرنے سے ۵۲ سپہ تولہ خارج قیمت نکال دی نصاب فقہ ہے۔ فقط۔

مکان وغیرہ کی زکوٰۃ کا حکم | سوال (۹۰) ایک شخص کے بہت سے مکان ہیں کیا یہ پر

دیا کرتا ہے۔ ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ بل گاڑی وغیرہ کیا یہ کی ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ اس عبارت کا کیا مطلب ہے اذ یوجد اس۱۵ التي للتجارة بعرض من العروض؟۔

الجواب :- عبارت اذ یوجد اس۱۵ التي للتجارة بعرض من العروض جو دار کے ساتھ للتجارة کی قید لگائی گئی ہے یہی معتبر ہے یعنی جو دار تجارت کے لئے بنایا گیا ہے

۱۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲ ظہیر ۱۲ تفصیل کیئے دیکھئے رد المحتار ص ۳۸

۱۲ ظہیر ۱۲ دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۸ ظہیر

یا خریدار گیا ہے اس کی اجرت میں جو عرض حاصل ہو اس میں زکوٰۃ لازم ہے اور خود اس دار کی قیمت میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر مکانات رہنے کے لئے بنائے گئے ہیں یا خریشے گئے ہیں اور ان کو کرایہ پر دیدیا تو اس صورت میں مکانات کی قیمت میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی بلکہ کرایہ پر بشرط انہما زکوٰۃ لازم ہوگی اور یہی حکم بیل اور گاڑی کا ہے اور علامہ شامی نے جو کچھ اس قول کی شرح میں نقل کیا ہے اس کو ملاحظہ کیا جاوے، جامع کی روایت کی تصحیح کیا ہے علامہ کے نزدیک اسی کو ترجیح مسلم ہوتی ہے اور جامع کی روایت کی تفصیل یہی ہے جو اوپر معلوم ہوئی ہے فقط

سوال (۹۱) ایک شخص نے کچھ کت میں تاجرانہ زکوٰۃ خریداری کی قیمت پر دی جاتی ہے یا جس قیمت پر بیچی جاتی ہے
نرخ سے خریدیں یا اپنے پریس میں چھاپیں اور ہزار پر میں اس کو پڑھیں، مگر بازار میں دو ہزار کی ہیں تو زکوٰۃ دو ہزار کی دینا چاہئے؟ اس کی ہایت سوالات ہیں۔

سوال (۹۲) لاگت میں مال ایک ہزار کا ہے، مگر بازار میں دو ہزار کا ہے، اس بازار سے مراد کیسا بازار ہے؟ آیا خاص مقامی بازار ہے یا شہر و قصبہ کا؟

سوال (۹۳) عطر و روغن جو بغرض تجارت تیار ہوتا ہے عطر میں زکوٰۃ ہے یا نہیں

لہذا لہذا دیو اجرداسۃ النقی الخ قال فی البحر لمن ذکر فی المبداء الخ اختلاف فی بدل منافع عین معدة للتجارة ففی کتابہ زکوٰۃ الاصل انه للتجارة بلانیة و فی الجامع ما یدل علی التوقف علی النیة و ہم مشائخ بلغم ردا یة الجامع لان العین وان كانت للتجارة لمن قد یقصد بدل منافعها المنفعة فتجرب الدابة لیتفق علیہا والد الدار للتجارة فلا نصیر للتجارة مع التردد الا بالنیة ام قید بقوله اللی للتجارة اذ لو كانت للسکنی مثلاً لا یصلح بدلھا للتجارة بل دون النیة و اذا نوی یعم و یکون من قسم الصریح (رد المحتار ص ۱۳) ظفر

اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس حساب سے ؟ -

سوال (۸۴) عطر و روغن کی زکوٰۃ لاگت پر دی جائے یا بکری پر

زیر دخت ہوتا ہے ایسے مال پر اختتام سال پر کس حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی - آیا لاگت کے حساب سے یا جس حساب سے مال بیرونیجات میں روانہ ہوتا ہے ؟

ختم سال کے بعد کل مال موجودہ عطر و روغن وغیرہ وزن کر لیا جاتا ہے اور بحساب لاگت میزان لگا کر اس پر زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ مثلاً ایک عطر چھ آنہ تولہ کی لاگت کا ہے اور اس کو آٹھ آنہ تولہ فروخت کیا گیا تو زکوٰۃ بحساب لاگت ۶ آنہ تولہ کے دی جاوے گی یا آٹھ آنہ تولہ کے ؟

الجواب :- (۱) اس سے مراد اس مقام کا بازار مراد ہے کہ جس میں وہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم -

(۲) جب کہ قیمت اس عطر کی اور روغن کی بقدر نصاب پر زکوٰۃ اس پر واجب ہے (۳) زکوٰۃ اس حساب سے دی جاوے گی جو قیمت اس کی بازار میں ہے اور مراد اس بازار سے وہ بازار ہے جس میں وہ مال ہے۔ کما فی الدر المختار ویقوم فی البلد الذی المان فیہ (در مختار علی ہواش الشامی ص ۳۳ باب زکوٰۃ النعم)

(۴) جس حساب سے بکری ہوتی ہے اس حساب سے قیمت عطر و روغن کی لگائی جاوے۔ اگر نقد دینے میں نقصان معلوم ہو تو سہولت وہی طریق ہے جو القاسم میں مذکور ہے کہ بعینہ عطر و روغن کا چالیسواں حصہ نکال دیوے خواہ اس کو فروخت کر کے وہ قیمت فقرا کو تقسیم کر دیوے یا عطر و روغن ہی تقسیم کر دیوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عنہ زوالجمن۔

سوال (۹۵) ایک شخص نے ایک ہزار روپیہ خریدا

اور ۳۰ (سہ صد) ماہوار قسط سے لیتا ہے تو زکوٰۃ اس روز پے پر ہے جو قرض ہے یا نہیں؟

الجواب :- جس قدر وصول ہوتا ہے اس کی زکوٰۃ سب سالوں کی دینی لازم ہے

یعنی بعد وصول قرض گزشتہ ایام کی زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمن۔

(واعلم ان الدیون عند الامام ثلاثة قوی ومتوسط وضعیف فتجب نماکاتها

اذا تم نصابا و نال المحول لکن لا فورا بل عند قبض امر بعین دس ہما

عن الدین القوی کقرض و بدل مال تجارة الخ (در مختار علی الشامی ص ۳۳)

حولان جول | سوال (۹۶)، حولان جول برائے وجوب زکوٰۃ از کبام وقت

معتبر است۔

الجواب :- حولان جول ہی تمام شرین نصاب معتبر است این حولان المحل علی

النصاب شرط لکونه سببا۔ شامی ص ۳۳۔ جمیل الرحمن۔

گوٹہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۹۷)، برگوٹہ ٹھپک کہ سیم وزر دراں می باشد

زکوٰۃ واجب است یا نہ؟

الجواب :- برگوٹہ ٹھپک کہ سیم وزر دراں باشد زکوٰۃ دراں واجب است والاذا

فی مضارب کل منهما و معسوله (در مختار) قال الشارح قوله، ومعسوله ای ما

يعمل من غو حلية سيف او منقطة او مجام او سراج او الكواكب فی المصنف

والادانی وغیرها اذا كانت تخلص بالاذابة (بحر شامی ص ۳۳) جمیل۔

دو شرا باب

زکوٰۃ کی ادائیگی

ردپے کے عوض اٹھنی چونی دینے | سوال (۹۸) ایک شخص کے ذمہ پانچ روپے زکوٰۃ سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے کے واجب ہیں اس نے ادائے زکوٰۃ میں مثلاً دس اٹھنی یا بیس چونی نکال کر دی تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

نوٹ کے بارے میں وجوب اور | سوال (۹۹) نوٹ کے بارے میں وجوب ادائے ادائیگی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- نوٹ جب کہ بغیر نصاب ہوں زکوٰۃ واجب ہے اور زکوٰۃ ردپے سے ادا ہوگی۔ اگر نوٹ زکوٰۃ میں دیا گیا تو جس وقت وہ شخص اس کو ردپے سے بدلے گا اس وقت زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ فقط۔

۱۔ جس طرح ردپے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے اٹھنی چونی سے بھی ہوتی ہے اس لئے کہ یہ بھی رائج الوقت سکے کے حکم میں ہے۔ واللہ اعلم ۲۔ ظیفیر ۳۔ ہمارے اس دور ۱۹۶۶ء میں نوٹ گوشت بننا حوالیہ دینے کے علاوہ عرف عام میں سکے درجن مختلف کے حکم میں ہے اس لئے کہ ردپے کی کئی سال سے صورت بھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ سارا کاروبار اور سارے معاملات انھی نوٹوں سے انجام پاتے ہیں۔ لہذا خاکسار کی ذاتی رائے یہ ہے کہ نوٹوں سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ کئی دس روپے کے نوٹ کے دس روپے تلامش کرے تو اسے اس وقت نہیں مل سکتے ہیں۔ واللہ اعلم ۴۔ ظیفیر۔

سوال (۱۰۰) ایک شخص نے زکوٰۃ مال کی زکالی اور زکوٰۃ کی رقم چوری ہو گئی تو کیا وہ بار بار زکوٰۃ نکالے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ اس کی ادا نہیں ہوئی، پھر زکوٰۃ دینی چاہئے۔
سوال (۱۰۱) جو قرض تھوڑا تھوڑا آتا رہا اس زکوٰۃ اس قرض کی جو وقتاً فوقتاً تھوڑا اسکی زکوٰۃ کس طرح دی جائے تھوڑا آتا رہا ہے کس طرح دی جائے اور اگر دو سو میں سے پچاس وصول ہوئے بعد دو سال کے اور ۲۵ سال کے بی تو پچاس کی دو سال کی اور ۲ کی تین سال کی علیٰ ہذا القیاس۔ اسی طرح ادا کی جائے یا کس طرح۔ اور اگر قرض نے روپیہ کے بدلہ میں غلہ وغیرہ دیا یا اور وہ اشیاء گھر میں خرچ ہو گئی تو انکی قیمت کی زکوٰۃ اسی طرح دو سال یا تین سال کی بھی دی جاوے یا کس طرح اور اگر قرض میں زمین دی گئی تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

سوال (۱۰۲) زکوٰۃ میں بجلے روپے زکوٰۃ میں گھر کا کپڑا وغیرہ دینا کیسا ہے خرید کر دے تب کیا حکم ہے۔

الجواب :- (۱) جس وقت جس قدر قرض وصول ہوتا جاوے اس وقت تک کی مع پچھلے سالوں کے زکوٰۃ ادا کر لی چاہئے۔ اگر قرض کے عوض غلہ وصول ہوا تو گزشتہ سالوں کی اصل قرض کی بس کے بدلہ میں غلہ آیا ہے زکوٰۃ دیوئے۔ آئندہ کو غلہ جو ردی

لے دلا عن جہ عن العبدۃ بالعلن بل بالاداء للفقراء (در مختار) فلا ضاعت لا تنقص عنه الزکوٰۃ ولو مات کانت ثمیرا شاعنه (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵) فقیر لے اعلم ان الدیون عند الامام ثلاثۃ قوی متوسط وضعیف فتجب نما کا تھا اذا تم نعمایا و حال المحول لکن لا فوراً بل عند قبض اس بعین (بقیہ حاشیہ ص ۵۵)

زکوٰۃ نہیں ہے۔

اور اگر زمین قرض میں آئی تب بھی قرض وصول ہو گیا۔ گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ لازم ہو گئی۔

(۲) دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو گئی، خواہ گھر سے غلہ و کپڑا وغیرہ حساب کر کے دیوے یا بازار سے خرید کر دیوے۔

سوال (۱۰۳) مدرسہ دیوبند میں یا کسی اور اسلامی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں
انجن میں جب زکوٰۃ کا رد پیہ بھیجا جاتا ہے، اس پر کسی مسکین مستحق کا قبضہ نہیں ہوتا بلکہ ہتھیوں کے قبضہ میں دی جاتی ہے اور وہ ہتھم بھی مسکین نہیں ہوتے، اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو گئی یا نہ۔

الجواب :- مدارس میں جو رقم زکوٰۃ کی آتی ہے اس میں ہتھم مدرسہ ایسی صورت کر لیتے ہیں جس سے معطلی کی زکوٰۃ ادا ہونے میں کچھ شبہ نہ رہے، وہ یہ کہ اس رقم زکوٰۃ کو اول مسکین کو جو مصرف زکوٰۃ ہو دیدی جاتی ہے اور اس کی ملک کر دی جاتی ہے پھر وہ شخص مدرسہ کے مصارف کے لئے ہتھم مدرسہ کو دیدیتا ہے چونکہ زکوٰۃ میں تملیک مسکین ضروری ہے اس لئے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۸۴) درهما من الدين القوي لقرض و مال تجارة فكلما قبض اس بعين درهما يلزمه درهما (الدراختار علی لماش رد المختار باب زکوٰۃ المال ص ۲۷۲ و ص ۲۷۸) ظفیر۔

اے لوکان الدین علی مقوالہ فوصل الی ملکہ لازم من کوٰۃ ما مضی رد المختار علی لماش رد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) ظفیر۔ ۲ دجانہ دفع القیمۃ فی زکوٰۃ و عشر و خراج و فطرۃ و دندس (الدراختار علی لماش رد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۲۹) ظفیر۔ ۳ ویشترط ان یکون الصرف تملیکاً لا ابلحۃ (رد مختار باب مصرف) و حیلۃ التکفین بما التصدق علی فقیر فقیر ہو کہیں فیكون الثواب لهما و کذا فی تہذیب المسیح (الدراختار علی لماش رد المختار کتاب زکوٰۃ ص ۲۷) ظفیر۔

طریقہ مذکورہ پہلے ہی کہ لیا جاتا ہے تاکہ کچھ شبہ نہ رہے۔ ملا وہ بریں طلبہ و مساکین عسدرہ
مصرف زکوٰۃ کے ہیں ان کی خوراک و پوشاک میں رقم زکوٰۃ صرف کہ نا بلاشبہ درست ہے
اور اس میں زکوٰۃ کا روپیہ طلبہ و مساکین کے مصارف میں صرف ہوتا ہے بہر حال
آپ کچھ تردد نہ کیجئے، بے تکلف رستم زکوٰۃ سے ان زاد طلبہ فرمائیے کہ اس میں اجر
مضاعف ہے۔ فقط۔

حرام کمائی میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۰۴) زید یا ہند نے ناجائز کمائی سے کچھ
مال حاصل کیا، اب وہ اپنے اس پیشہ سے تائب ہو گئے اور وہ اپنے مال سے زکوٰۃ صدقات
وغیرات نکالتے ہیں..... اور حال کمائی سے ایک سیسہ نہیں تو کیا
اس کی یہ زکوٰۃ اور صدقات وغیرہ جائز ہوگا۔

الجواب :- مال حرام میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے میں تفصیل ہے کہ اگر
اس کے پاس دوسرا مال حلال بھی ہے اور اس میں حرام کی ملا یا تو امام صاحب کے نزدیک
زکوٰۃ اس پر لازم ہے اور اگر دوسرا مال حلال بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ اس پر لازم نہیں
بلکہ وہ کل مال واجب التصدق ہے۔ یعنی جب کہ لوٹانا مالکوں یا ان کے وارثوں پر مستحضر رہو۔
در مختار میں ہے ولو خلط السلطان المال المغصوب بہا لہ ملکہ فتجب الزکوٰۃ
فیہ ویومرت عنہ الخ وھذا اذا کان لہ مال غیر ما استملکہ بالخلط منفصل
عنہ یوفی دینہ والا فلا من کوۃ کما لو کان کل خبیث الخ اور شامی میں قنیہ
سے لو کان الخبیث نصاباً لا یلزمہ الزکوۃ لان کل واجب التصدق
علیہ فلا یفید ایجاب التصدق ببعضہ الخ اور مسیح بنانا مال حرام سے درست
نہیں ہے اور مدرسہ میں طلبہ پر صدقہ کرنا بصورت نلنے مالکوں کے یا ان کے ورثہ
کے درست ہے۔ فقط۔

لے دیکھئے رد المحتار ص ۳۳ و ص ۳۳ ۱۲ ظفر۔

نوٹ دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۰۵) نوٹ چھ نکلے مال نہیں ہے اس بنابر شبہ یہ ہوتا ہے کہ جس کے پاس صرف نوٹ ہی ہوں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی چاہئے اور اگر نوٹ زکوٰۃ میں ادا کیا جائے تو زکوٰۃ ادا نہ ہو۔ اور اگر زکوٰۃ کا روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیا اور اس پر مرسل البیہ کو نوٹ ملے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوتی چاہئے۔

الجواب :- زکوٰۃ اس وجہ سے واجب ہے کہ ان نوٹوں کی رقم کا روپیہ خزانہ سرکاری میں موجود و مودع ہے جیسا کہ کسی کارروپیہ خزانہ میں ہو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور نوٹ جو زکوٰۃ میں دیا جائے جس وقت اس کا روپیہ کے روپیہ پر قبضہ کر لیا گیا ہو تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے علی ہذا۔ جس کو بذریعہ منی آرڈر بھیجا جاوے اور مرسل البیہ کو نوٹ وصول ہو تو جس وقت مرسل البیہ اس نوٹ کا روپیہ بھنا لے گا زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی عرض نوٹ وثیقہ ہے روپے کا۔

(موجودہ وقت میں نوٹ کو روپیہ کی جگہ تسلیم کر لینا چاہئے، اس لئے کہ اب روپے کا رواج نہیں رہا۔ بھٹانے کی شرط اس دور میں لگانا بے سود ہے، عرف عام نے نوٹ کو نذرین ملک روپیہ تسلیم کر لیا ہے۔ ظہیر)

زکوٰۃ کی رقم الگ کر دی تھی کچھ تقسیم کی | سوال (۱۰۶) ایک شخص نے زکوٰۃ نکالی اور نیت اور کچھ چوری ہو گئی، کیا حکم ہے | کہ لی اور تقسیم کرنا شرع کیا، کچھ روپیہ عقیم کر دیا تھا اور کچھ چوری ہو گیا، اب اس کی زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- جس قدر روپیہ چوری ہوا، اس قدر روپیہ پھر دینا چاہئے۔ فقط۔

لہذا دکن الودیعة عند غیر مصادفہ (در مختار) فلو عند مصارفہ تجب الزکوٰۃ (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) ظہیر ۲ و بشرط ان یکون الصرف تملیکاً لا اباحۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الصرف ص ۱۵) ظہیر ۳ و مقادنتہ بعزل ما وجب کله او بعضہ ولا یخرج عن العمدۃ بالعزل بل بالاداء للفقواء (الدر المختار) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزکوٰۃ (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵) ظہیر ۴

غصب اور رشوت کے مال پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۰۷) غصب رشوت کے مال پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

الجواب :- وہ سب مال خیرات کرنا چاہئے جب کہ مالکوں اور ان کے وارثوں کا پتہ نہ لگے۔ فقط۔ (اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ظہیر)
حیث کی کتابوں پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۰۸) حیث کی کتاب میں جو ہزار پانچ سو روپیہ کی ہوں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- جو کتاب میں تجارت کے لئے نہ ہوں بلکہ پڑھنے اور مطالعہ کے لئے ہوں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ فقط۔

زکوٰۃ کی رقم بذریعہ حبسری بھیجی گئی | سوال (۱۰۸) مبلغ دس روپے کا نوٹ، زکوٰۃ محکمہ موصول نہ ہوئی کیا کیا جائے سے برائے امداد مظلومین سمرنا بصیغہ حبسری بھیجا گیا جب عرصہ تک رسید نہ آئی تو مکتوب الیہ کو بطور یاد دہانی لکھا گیا، وہاں سے جواب آیا کہ بھکویا دہ نہیں کہ بذریعہ حبسری تمہارا کوئی نوٹ آیا ہے، مکتوب الیہ بہت بڑے اور معتبر آدمی ہیں، ایسی حالت میں زکوٰۃ ادا ہو گئی یا دوبارہ دس روپے جمع کر کے نہ ہوں گے

لہذا فلا من کوۃ کما لو کان کل خبیثا کما فی النہر (در مختار) فی القنیۃ
لو کان الخبیث نصابا لایلزمہ الزکاۃ لان کل واجب التصدق علیہ
فلا یفید ایجاب التصدق ببعضہ ۱۵ ومثلہ فی البزانیۃ (رد المحتار باب
زکوٰۃ الغنم ص ۳۳۲) ظہیر۔ ۱۶ فلا من کوۃ علی مکاتب الخ ولا فی ثیاب البدن
الخ وکن الکتب وان لم تکن لاهلہا اذا لم تنو للتجارۃ غیر ان الادل
لہ اخذ الزکوۃ وان سادت نصابا الا ان تكون غیر فقہ و حدیث وتفسیر
الخ و فی الامشباہ الفقیہ لا یكون غنیا بکتبہ المحتاج الیہا (الدر النہج) علی ہاشم
رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۱۱ و ص ۳۱۲ ظہیر۔

الجواب :- اس صورت میں وہ زکوٰۃ یعنی دس روپے کی رسم پھر دینی چاہئے۔ فقط۔

بیوہ کا قرض اس نیت سے ادا کرنا | سوال (۱۰۹) ایک عورت بیوہ مستحق زکوٰۃ ہے اگر کوئی شخص اس عورت کا قرض اس نیت سے ادا کر دے کہ آئندہ زکوٰۃ میں اس روپے کو وضع کرتا رہے گا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس طرح سے قرض ادا کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ ادا نہ کرنے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ جس قدر روپیہ دینا ہو وہ روپیہ اس بیوہ کو دیکر اس کی ملک کر دی جاوے پھر اس سے لیکر اس کے قرض میں دیدیا جاوے۔ اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جاوے گی اور قرض بھی ادا ہو جاوے گا۔

درسہ میں روپیہ جمع کرنے | سوال (۱۱۰) اوقاف میں بلکہ خاصہ اس سلاطین سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں | میں بغیر قبضہ کرانے طلباء وغیرہم کے کسی کی معرفت خزانہ میں یا خزانچی کے ہر ذمے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ اسی وقت ادا ہوگی جس وقت طلباء کو وہ رقم کی صورت سے پہنچ جاوے، مثلاً کپڑا کھانا یا نقد ان کی ملک کر دی جاوے اور اس میں اکثر ایسا کر لیا جاتا ہے کہ ہتھم، درسہ و کارکنان، مدرسہ اول ہی رقم زکوٰۃ کی تملیک کر اگر خزانہ میں رکھتے ہیں تاکہ پھر حسب ضرورت صرف کیے رہیں۔

لہذا عن ج عن العمدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء (در مختار) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزکوٰۃ (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵) ظفر لہ وحیلۃ الجوان ان یعطی مدیونہ الفقیر نہ کو تہ ثمر یاخذ ہا عن دینہ (در مختار) قوله حیلۃ الجوان ای فیما اذا کان لہ دین علی معسر الخ (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵) ظفر لہ ولا عن ج عن العمدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵) ظفر۔

بلا طلب دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۱۱) کوئی شخص زکوٰۃ کار و پیہ کسی مستحق کو بلا اس کے طلب کرنے اور کہنے کے دیدے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کیونکہ جس کی زکوٰۃ دمی جاوے اس پر ظاہر کر دینا ضروری نہیں ہے، البتہ وہ محل اور مصرف زکوٰۃ ہونا چاہئے۔ فقط۔

جس قرض کے وصول کی امید نہ تھی | سوال (۱۱۲) اگر قرض کے وصول کی امید نہ تھی دفعہ مل گئی تو کیا کرے | ہوا اور پھر مثلاً دس برس کے بعد وصول ہو جاوے تو پچھلے

سالوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- جس وقت قرض وصول ہو جاوے اس وقت پچھلے سالوں کی زکوٰۃ بھی دینا واجب ہے اور جس سے وصول نہ ہو اس کی زکوٰۃ اس وقت واجب نہیں لیکن اگر کبھی وصول ہو گیا تو پچھلے برسوں کی بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ فقط۔

مشین کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۱۳) ریپنے یک صدر و پے کی مشین خریدنی اس پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا نہیں۔

الجواب :- اس کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (فلیس فی دور السکنی و ثياب البدن و اثاث المنازل و دواب الركوب و عبادة الخدم و سلاح الاستعمال من زکوٰۃ و کذا اطعام اهله و ما يتحمل به من الادائی اذا لم یکن من الذهب و الفضة الخ و کذا آلات المحترفين) عالمگیری کتاب الزکوٰۃ مصری بیلاق ص ۱۴۳ - ظفیر

کیا یہ کی نیت سے جو مکان خریدا اس کی زکوٰۃ | سوال (۱۱۴) زید نے ایک مکان خریدا

لہ و شرط صحۃ ادا ثمنانیه مقارنۃ لہ للاداء (الرد المحتار) والمراد مقارنۃھا للاداء (رد المحتار) کتاب الزکوٰۃ ص ۱۴۳ ظفیر لہ ولو کان الدین علی مقرملئ او مفلس الخ فوصل الی ملکہ لزم من زکوٰۃ ما مضی (ایضاً کتاب الزکوٰۃ ص ۱۴۳) ظفیر۔

نہ نیت تجارت اور نہ نیت سکونت بلکہ بہ نیت کرایہ چنانچہ وہ مکان کرایہ پر دیا جس کی آمدنی جیسے سود پے سالانہ ہے آیا زکوٰۃ آمدنی پر ہوگی یا مکان پر یا دونوں پر۔ اور یہ مکان عودش میں شامل ہوگا یا عفار میں یا سکنا فی میں۔

الجواب :- کرایہ پر مکان چلانے کے لئے لینا یعنی کرایہ پر دینے کے لئے مکان خریدنا یہ بھی تجارت کے لئے ہی خریدنا ہے پس زکوٰۃ اس کی قیمت پر واجب ہوگی۔ در مختار میں ہے والاصل ان ماعدا الحجین والسواشم انما یزکی بنیۃ التجارۃ بشرط عدم المانع المودی الی المثنی دھوکب المال بالمال بعقد شراء او تجارۃ قوله ماعدا الحجین الخ وما عدا ما ذکر کالجواہر والعقارات والمواشی العلفۃ والعبيد والشیاب والامتنعة ونحو ذلك من العروض۔ مثامی (قوله مالم یبعه) ای یوجز الخ مثامی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجارہ پر دینے کیلئے خریدنا بھی تجارت کے لئے خریدنا ہے۔ فقط (خاکسار کے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے تفصیل حاشیہ پر دیکھیں۔ ظفیر)

سوال ۱۱۵ | جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے اور اس کو رکا باپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے تو کیا حکم ہے | ادا کر نہ لگنا گوار ہے اور اس کا ایک لڑکا ہلتا ہے وہ باپ کے پاس سے بذریعہ منی آرڈر منگا کر زکوٰۃ ادا کر دے، باپ کی طرف سے تو زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی یا نہیں۔

۱۵ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۸ ۱۲ ظفیر رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۴ - کرایہ پر دینے کیلئے جو گھر خریدا جائے اس کی قیمت پر اصولاً زکوٰۃ نہیں ہونی چاہئے ولو اشتري قدوساً من مفر یسکھا ویوجرها لا تجب فیہا الزکوٰۃ کما لا تجب فی بیوت الغلة الخ کذا فی فتاویٰ قاضیخان دکن الک العطار لو اشتري القواریر ولو اشتري جوالق لیوجرها من الناس فلا زکوٰۃ فیہا لانہ اشتراها للغلة لا للسمایۃ کذا فی محیط الشری (باقی ص ۹۲)

الجواب :- اس صورت میں باپ کی زکوٰۃ کے ادا ہونے کی یہ صورت ہے کہ اگر باپ سے اجازت لے لے کر میں تمہاری طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیا کروں یا یہ کہ روپیہ منگوانے کے بعد پہلے اس کو اطلاع کر دے اور اجازت لے لے اور اگر روپیہ منگوانے سے پہلے اجازت طلب کرنے میں احتمال ہو کہ باپ شاید اجازت نہ دے تو روپیہ منگوانے کے بعد اس کو اطلاع کرے اور اجازت طلب کرے کہ میں آپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرتا ہوں اس کے بعد محتاجوں کو باپ کی طرف سے زکوٰۃ کی نیت سے وہ رقم دیدیجئے۔

زکوٰۃ دینے والا فقیر کہے کہ شد یہ رقم | سوال (۱۱۶) اگر عوام یہ حیلہ کریں کہ میرے بیٹے کو دیدو تو زکوٰۃ ادا ہو گئی یا نہیں | کسی مصرف زکوٰۃ کو زکوٰۃ دے کر یہ کہے کہ تم میرے بیٹے کو لے دیدو تو انھیں اس حیلہ کی اجازت ہوگی یا نہیں :- اور زکوٰۃ ادا ہو جائیگی یا نہیں۔

الجواب :- یہ حیلہ جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ کہانی الدر المختار۔

زکوٰۃ نکال کر علیحدہ کر دے اور | سوال (۱۱۷) اگر زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھ لی جائے بطو امانت کے بتاریخ خیرت کرے تو کیا حکم ہے | اور پھر اسکا ہنر بہتہ مستحق شہا ص کو دیا ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔

اگر زیادہ خرچ ہو جائے تو زیادہ | سوال (۱۱۸) اگر اس رقم سے زائد خرچ ہو جائے آئندہ کی زکوٰۃ میں محسوب ہوگا یا نہیں | تو اس زیادہ خرچ شدہ رقم کو آئندہ سال کی زکوٰۃ میں

(بقیہ ماشیہ از ص ۹۱) (عالمگیری مصری فصل ثانی فی العروض ص ۱۶۶) معلوم ہو کہ اگر فی کیلئے خریدنا تجارت میں داخل نہیں بلکہ بیچنے کے لئے خریدنا تجارت ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر۔

۲۔ دشرط صحۃ ادا ثمانیۃ مقارنۃ لہ ای لاداء ولو کانت المقارنۃ حکماً کما لو دفع بلا نیۃ ثم لو فی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۶) ظفیر

۳۔ وحیلۃ التکفین التصدق بہا علی فقیر ثم ہو یکن فیکن الشراب لہما وکن فی تعمیر المسجد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۶) ظفیر۔

محسوب کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- (۱) یہ جائز ہے کہ زانی الدار المختار^۱۔

(۲) اگر زاید رقم بہ نیت زکوٰۃ دیگئی تو وہ سال آئندہ کی زکوٰۃ میں محسوب ہو جائیگی

کما فی الدار المختار ولو عجل ذو نصاب من کوٰۃ سنین او لنصب^۲۔

قرض کی زکوٰۃ اگر ادا کرتا ہے تو ادا ہوگی یا نہیں | سوال (۱۱۹) زید نے بکر کو پانچ سو روپیہ قرض دیا اور اس کی زکوٰۃ سالانہ ادا کرتا ہے کیا زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا وصول ہونے پر کل مدت کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

الجواب :-

ادا ہو جاتی ہے۔^۳ الخ فقط

آلات پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۱۲۰) آلات پر زکوٰۃ ہے یا نہیں جیسے سلائی کی مشین وغیرہ۔

الجواب :- آلات محترفین پر زکوٰۃ نہیں ہے جیسا کہ در مختار میں ہے وکذا لا

آلات المحترفین^۴۔ الخ فقط

جو مکان سال میں چھ ماہ کرایہ پر چلے اس کا کیا حکم ہے | سوال (۱۲۱) جو مکان سکونہ

لہ او مقارنتہ بعزل ما وجب کله او بعضہ ولا یخرج عن العہدۃ بالعزل بل بالاحاء

للفقراء (ایضاً ص ۱۵۱) ۵۲ الدار المختار علی ہامش رد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۲۶ ظفر

۳ ولو عجل ذو نصاب من کوٰۃ سنین او لنصب صح وحوو السبب الخ (الدار المختار علی

ہامش رد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۲۶) ولو کان الدین علی مقر الخ فوصل الی ملکہ لزم

من کوٰۃ ما مضی (کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ سال بسال بربار یا تو فریدینے

کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفر ۵۲ ولا من کوٰۃ فی ثياب البدن الخ وکذا لا

آلات المحترفین (ایضاً ص ۱۵۱ و ص ۱۱۱) ظفر۔

یا دوکان سکونت ذاتی وغیرہ سے بالکل خالی رہتی ہے یا سال بھر میں تخمیناً چھ ماہ کر یا یہ بھی چڑھ جاتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال (۱۲۲) زید دلالی کرتا ہے اور مشتری سے کہتا ہے دلالی کے پیشہ سے جو رقم جمع کی اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں

ظاں غلہ دیتا ہے مگر میں نے اس کو نہیں دی۔ مشتری اس ترغیب سے خرید لیتا ہے اور زید کو اجرت دلالی کی دیتا ہے، زید کے پاس ایسی اجرت سے بقدر نصاب روپیہ جمع ہو گیا ہے تو زید پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید جھوٹ بولنے کی وجہ سے گنہگار رہا اور حدیث شریف میں ہے کہ ایسی بیج میں برکت نہیں ہوتی لیکن اس ثمن کا مالک ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ لازم ہوگی۔ فقط۔

سوال (۱۲۳) زید نے عمر سے کہا کہ یہ بیکر کا مال ہے جھوٹی دلالی سے جو مال جمع کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں

خالد اس کے بیس روپے دیتا تھا مگر میں نے اس کو نہیں دیا، درحقیقت خالد پندرہ روپے دیتا تھا۔ عمر نے اس ترغیب سے مال خرید لیا اور ہم

سہ فلاں زکوٰۃ علی مکاتیب الخ واثاث المنزل وددوس السکنی و دغوها (در مختار) کا الحوائیت والعقارات (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۲) ظہیر سہ واما الدلال فان باع العین بنفسه باذن ربها فاجرته علی البائت وان سعى بینهما و باع المالك بنفسه يعتبر العرف (در مختار) فتجب الدلالة علی البائت و المشتري اذ علیهما بحسب العرف جامع الفصولین (رد المحتار کتاب البیوع فصل فیما یعمل فی البیع تبعاً قبل مطلب فی حبس البیع الخ ص ۱۱۲) ظہیر سہ الزکوٰۃ واجبة علی الخیر العاقل البالغ المسلم اذا ملک نصیباً تاماً و حال علیہ الحول (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۲) ظہیر۔

دلالی کے دیار سے، زیبہ کے پاس اسی طریقہ سے قابل زکوٰۃ کے مال جمع ہو گیا تو زیبہ کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب واجب ہے۔

ہتمم دیر سے کے حوالہ کرنے | سوال (۱۲۴) ہتمم کے حوالہ کرنے سے زکوٰۃ ادا سے زکوٰۃ ادا ہو گئی یا نہیں | ہو جائے گی یا نہیں۔

الجواب :- ہتمم کے حوالہ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی جس وقت مستحقین کو پہنچی اس وقت زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ (منتظمین، ارس حیلہ تملیک کے بعد خزانہ میں جمع کیے ہیں حیلہ کے وقت زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ ظفیر)

ایک چیز کی قیمت لگا کر زکوٰۃ میں دی | سوال (۱۲۵) ایک شخص نے ایک کتہ زکوٰۃ میں دیا، بعد میں قیمت زیادہ لگی تو کیا حکم ہے | ادا اس کی قیمت دینے کے وقت آٹھ آنے لگائے، دینے کے بعد مسلم ہو کر اس کی قیمت بارہ آنے ہے تو اس صحت میں بارہ آنے زکوٰۃ میں محسوب ہو سکتے ہیں یا نہ۔

الجواب :- ظاہر ہے کہ اگر وہ کتہ معطلی لہ کے پاس موجود ہو تو بارہ آنے زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔ فقط

اگر ایسے مکان پر زکوٰۃ | سوال (۱۲۶) اگر ایسے کے جو مکانات ہیں ان کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے یا ملکیت پر۔

قرض کی زکوٰۃ بعد وصولی | سوال (۱۲۷) قرض جو قابل وصول ہے اس پر بھی زکوٰۃ دی جاوے یا قرضہ کے وصول پر؟ اگر جو قرضہ فی الحال قابل وصول ہے لیکن شاید کچھ عرصہ کے بعد غیر قابل وصول ہو جائے، یا بعض قرضہ قسط کے ساتھ وصول ہو اس کے واسطے

لے الزکوٰۃ واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا مملک نصابا تاما و حال عنیه الحول
روایت کتاب زکوٰۃ ص ۱۱۱ ظفیر سے اور نند الد فم للوکیل ثم فم الیکیل ملائمة (الدر المختار
علی ما فی رد المحتار ص ۱۱۱ ظفیر

کیا ارشاد ہے۔

الجواب :- (۱) کرایہ پر زکوٰۃ ہے جب کہ کرایہ بقت رتصاب ہو بنی سال بھر کے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(۲) بعد وصول قرض کے زکوٰۃ دینا واجب ہوتا ہے لیکن اگر قبل از وصول دیدی جلائے تو یہ بھی جائز ہے۔ جو قرض قابل وصول ہے اور بعد میں شاید قابل وصول درہے اس میں بھی یہی حکم ہے جو گزرا کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب اسی وقت ہوتا ہے جب وصول ہو جاوے لیکن اگر فی الحال دیدے گا تب بھی درست ہے۔ اور قرض اگر با قسط وصول ہو تو جس قدر وصول ہوتا جاوے اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اگر ایک دفعہ کل کی زکوٰۃ دیدے خواہ پہلے یا پیچھے یہ بھی درست ہے۔ فقط۔

زکوٰۃ کی رقم جو چوری ہو گئی اس کا کیا حکم ہے | سوال (۱۲۸) ایک شخص نے ماہ رمضان میں زکوٰۃ لکالی، کسی تیراس میں سے تقسیم کر دی اور کچھ روپیہ رکھ لیا، اس غرض سے کہ وقتاً فوقتاً دیتا رہوں گا۔ اور ایک جگہ روپیہ رکھ دیا۔ کچھ اس میں سے چوری ہو گیا اور کچھ رکھ کر بھول گیا اب اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس قدر زکوٰۃ پھر ادا کرتے۔ فقط۔

جائز دانا جائز ملی ہوئی رقم کی | سوال (۱۲۹) زید روزگار پیشہ ہے اور راشی بھی ہے زکوٰۃ کس طرح دی جائے | زید مال رشوت میں اصل تنخواہ کاروپینہ جمع کرے تا رہا اور ایک رقم

لے دلا فی ثياب البدن واثاث المنزل ودوس السكني ونحوها (در مختار) قوله فحوها اي ثياب البدن الخ غير المحتاج اليها كالحوانيت والعقارات (رد المحتار ج ۳) ولو كان الدين على مفر ملئي (الى قوله) فوصل الى ملكه لزوم زکوٰۃ ما مضى (الدر مختار) تظهير ۲ وشرط صحة ادا ثمانية مقارنة له (الى قوله) او مقارنة بعزل ما وجب كله او بوضه ولا يخرج عن العهدة بالغزل بل بالاداء للفقهاء (در مختار) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزکوٰۃ (رد المحتار ج ۳) ظهير

کثیر ہو گئی مگر اندازاً یہ یاد ہے کہ مال رشوت بھی رقم میں زیادہ ہے تو زیادہ پر اس کل مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہ؟ اور جب دونوں قسم کا مال مخلو یا جو کر گڑھا ہو گیا تو اس روپیہ میں سے بقدر ضرورت لیکر جج کر سکتا ہے یا نہ جب کہ زیادہ کو اس کا علم ہے کہ تنخواہ کا روپیہ بقدر صرف جج ہے؟

الجواب :- امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ مال حرام کو اپنے مال حلالوں مثلاً تنخواہ کے روپے میں ملا دینے سے کل کی زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ اس کی تنخواہ کا روپیہ اس قدر ہو کہ اس مال حرام کا مواضع ان لوگوں کو جن سے لیا ہے یا ان کے ورثہ کو دے سکے یا اس کو ادا کر کے باقی بقدر نصاب بچے۔ اور جب کہ اکثر مال حرام ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اس رقم حرام کا کل کا صدقہ کرنا بصورت نذر لوٹانے کے مالکوں کو لازم ہے۔ اور اگر تنخواہ کی رقم اس قدر ہے کہ اس سے جج کر سکتا ہے تو اس کو علیحدہ کر کے اس سے جج کرے، یہ درست ہے۔ فقط جس سے زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کو

سوال (۱۳۳) ازید نے عمر کو لکھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ فلاں فلاں کو تقسیم کر دینا، عمر نے وہ روپیہ زکوٰۃ خود کو لیا اور صرف کر لیا۔ اگر زیادہ اجازت دیرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہ؟

الجواب :- در مختار میں ہے وللوکیل ان یدفع لولدہ الفقیر ذمہ وجنہ

لے ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملک فمجب الزکاة فیہ دیورث
عنه (الی قولہ) و هذا اذا کان له مال غیر ما استملک بالخلط منفصل عنه یوثر
دینہ والا فلا ترکوۃ کما لو کان اکل خبیثاً (در مختار) فی القنیۃ لو کان الخبیث نصاباً
لا یلزمہ الزکوۃ لان اکل واجب لتصدق علیہ فلا یفید ایجاب لتصدق ببعضہ
۱۵ (رد المحتار باب زکوٰۃ الغنم ص ۲۳)

۱۶ و یجوز فی تحصیل نفقۃ حلال فانہ لا یقبل بالنفقۃ الحرام کما در فی الحدیث
مع: نہ یسقط الفرض عنه معہا الخ۔ (رد المحتار مطلب فی من جج بال
حرام ص ۱۹) * تفسیر

لا لنفسه الا اذا قلنا بها ضعتها حيث شئت وفي الشامي وهذا حيث لم
يأمره بالصدق نعم اني معني ان اس سيعلم هو انك برحاه زبدر في معين كره ديا تمنا كه فلا
فلا ان كره زكوة دينا تو اس صورت مي سر كره اس كا خلاف كره نادرست نهين هه اور خود در كه
لينه اور صرف كرينه مي زكوة زياده كي ادا نهين هوي اس كره ذم نهان اس روپيه كي اوجب
هه اور جره صرف كرينه كره زياده كره كره كره كا في نهين هه اور اس س زكوة ادا
نه هوي كره فقط.

سوال (۱۳۴) زيادك موضع كا مالك وقابل
زكوة كره ذم نهان مله اس كي
مصرف تمنا حاكم وقت نه كره دجه س ده موضع زياده

چنين كره عمر كو ديد يا عمر نه زياده كره كره زمين كا پشه كاشت كره لئه اسي ساله كره ديا بيه
اس كي اولاد كاشت كره كره ره پهر عمر نه اولاد زياده كره به دخل كره ديا اور كره سال نك اس كي
په ادا كره تارها بالاخره ورثه زياده نه اپني ملكيت قديم اور پشه كره قديم هه نه كاشتوت عدلت
مي ديا اور اسي قريه راضي كي ملكيت كي دكره پائي نيز جتنه سال عمر كا قبضه رها اور ده پايه ادا
راضي كره تارها اس كره زردا صلوات كي دكره بهي ورثه زياده كره ملي منجمله در ثار زياده كره مساهه بيه
هه جره حاجب نصاب نهين اور مصرف زكوة هه اس كره بهت ساحصه راضي اور زردا صلوات
كلنه والا هه جوازيه دكره بهي فائز جاو كره كا اب به امر قابل استغفار هه.

الف زردا صلوات مساهه كو مقدار نصاب س بهت زياده وصول هوكا پس
اس كي زكوة مساهه نه كره ديه روز وصول زردا س حاجب هوي باكله شنه ساليں كي زكوة بهي
دينا چاهنه اور چونكه پيه وار راضي س به كل رقم مساهه كره كميشت زمتي بلكه فصل فصل پريه سالانه
پس سالهائنه گذشته كي زكوة اسي حساب س ديوه كره جس قدر رقم پر جس قدر مدت روز
وصول رقم س منظور هوي كره يا كس طرح ؟

له ديكنه رد المحتار مله باش رد المحتار مساهه كتاب الزكوة ۱۲ ظهير.

(ب) ایسی صورت میں میعادِ اجراء سے ڈگری کے تین سال ہیں اور نہیں معلوم کہ کل حصہ وصول ہو یا جز، یا بالکل نہ ہو، مسماۃ مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

الجواب :- الف :- جس وقت سے ڈگری ہوئی مسماۃ کے ذمہ زکوٰۃ روپیہ واجب شدہ کی اسی وقت سے لازم ہوگی اور اگلے زکوٰۃ بعد وصول روپیہ لازم ہوگی۔

(ب) اور وہ مسماۃ بعد ڈگری محل زکوٰۃ نہیں رہی اگر ضرورت ہو فرض بیع سے بی وصول روپیہ فرض ادا کر دیوے اور بقدر فرض میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ قال فی الہ الخیار ومغصوبہ لای ولا تجب فی مغصوب الا ببینۃ علیہ فلو بینۃ تجب لما مضی قال الشامی ای تجب بعد قبضہ من الغاصب لما مضی من السین قال وینبغی ان یجری هنا ما یاتی مصححا عن محمد من انه لا من کوۃ فیہ لان البینۃ قد لا تقبل فیہ اھ شامی ص ۱۱۲۔

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ضروری ہے یا نہیں؟ سوال ۱۳۰ | پچھلے سالوں کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے یا نہیں؟

(ب) رہنے کے گھر کے علاوہ دوسرے دو تین مکان ہیں ان کی زکوٰۃ دینا چاہئے یا نہیں اور دی جائے تو کس حساب سے؟

(ج) اگر ضروری وصول ہوئے اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

(د) ایک شخص نہ نماز پڑھتا تھا نہ زکوٰۃ دیتا تھا، اب وہ زکوٰۃ دینا چاہتا ہے کیونکہ دسے؟ اور سال گزشتہ کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرے؟

الجواب :- الف :- پچھلے سالوں کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔

(ب) ان مکانوں کی قیمت میں زکوٰۃ نہیں ہے اگر کہ ایہ ثناء خراب حاصل ہو کر اس سال بھر گزر جاوے اس روپے پر زکوٰۃ آوے گی۔

(ج) اگر غریب وصول ہو اس کی زکوٰۃ دینی چاہئے۔

(د) جب کہ اس کے مال پر سال گزر چکا ہو اور مال بقدر نصاب ہے تو فیدہ از کوٰۃ : بنا چاہئے اور پچھنے سالوں کی بھی جب سے مال ہے زکوٰۃ دینا لازم ہے فقط ۔

(الف) فانہ دین فی ذمتہ قال فی الدر المختار ص ۱۱۲ علی هامش الشامی فی بیان شرائط وجوب الزکوٰۃ فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد سواء كان الله كزكاة الخ

(ب) ومنها (ای من شرائط وجوب الزکوٰۃ) کون النصاب نابراً فتاویٰ عالمگیریہ ص ۱۱۱

(ج) دیوۃ الدین علی مقرر ملی و علی معسر (الی) فصل الی ملکہ لزیم زکوٰۃ ما مضی (د) مختار علی الشامی ص ۱۳ و تفضیل الدیون مع احکامہا مد کوثر فی موقعہ تہذیب التہذیب جو رد ہے زکوٰۃ کی نیت سے رکھے ہوں اگر سوال (۱۳۱) زکوٰۃ کا نیت کیا ہو اور پیسہ وہ غائب ہو جائیں تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں کھو یا جاوے یا کوئی چیز ایسے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا پھر نہ کر کے پڑے گی؟

الجواب :- زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرنی چاہئے ۔ فقط ۔
 رمضان کے علاوہ ہینو میں زکوٰۃ نکال سکے ہیں سوال (۱۳۲) رمضان شریف کے علاوہ ہینوں میں بھی زکوٰۃ نکال سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب :- رمضان شریف کے علاوہ اور ہینوں اور دنوں میں زکوٰۃ دینا درست ہے ، رمضان شریف کی اس میں کچھ تخصیص نہیں ہے ، بلکہ جس وقت سال بھی مال پر پورا ہو اسی وقت زکوٰۃ دینا بہتر ہے ۔ البتہ جن کا سال رمضان شریف میں پورا ہو وہ رمضان شریف میں دے دیں ۔ یہ ضرور ہے کہ رمضان شریف میں زکوٰۃ دینے میں ثواب ستر گونہ زیادہ ہوتا ہے

لے ولا یخیر جن العمدۃ بال عزل بل بالاداء للفقراء (در مختار) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزکوٰۃ (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵) تطہیر۔

اس لئے اکثر لوگ اپنا حساب مال کا رمضان شریف میں ہی کرتے ہیں۔

گھر کے آدمی پر زکوٰۃ کی نیت سے | سوال (۱۳۹) جس شخص کو زکوٰۃ دینی ہو اگر اس کے
غیرات کر دی تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں | گھر کے آدمی کچھ بہ نیت زکوٰۃ کسی کو دیں اور مالک کو اطلاع

دیں تو چونکہ وہ لینے والے کے ہاتھ سے خرچ ہو چکا ہوگا بوقت اطلاع مالک کے وہ زکوٰۃ میں
محبوب ہو سکتا ہے یا نہ اور گھر والوں نے کسی کو کچھ خرچ دیا اور مالک نے یہ وقت اطلاع
اس میں زکوٰۃ کی نیت کر لی تو وہ زکوٰۃ میں محسوب ہوگا یا نہ۔

الجواب :- اگر مالک نے پہلے سے اپنے گھر کے آدمیوں کو اجازت دے رکھی
ہے زکوٰۃ کے ادا کرنے کی تب تو جس وقت اس کے گھر کے آدمیوں نے بہ نیت زکوٰۃ کسی کو
کچھ دیا زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر ایسا نہیں تو پھر مالک کے اجازت دینے تک اگر وہ روپیہ اسکے
پاس موجود ہو جس کو دیا گیا تو نیت زکوٰۃ صحیح ہوگی اور زکوٰۃ ادا ہوگی اور اگر خرچ ہو گیا تو زکوٰۃ
ادانہ ہوگی اور خرچ نہ ہوئے روپیہ میں نیت زکوٰۃ کی صحیح نہیں ہے ایسی صورت میں
فقہاء نے لکھا ہے کہ اس سے وصول کر کے پھر بہ نیت زکوٰۃ اس کو دیدیے۔ فقط۔

زکوٰۃ کی رقم بذریعہ معنی آرڈر بھیجے | سوال (۱۴۰) زید درمہ عالیہ دیوبند کو مبلغ چار روپے
سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں | بعد زکوٰۃ دینا چاہتا ہے اگر بذریعہ معنی آرڈر بھیجے تو ادا زکوٰۃ
میں کچھ خرابی تو نہیں۔

الجواب :- بذریعہ معنی آرڈر بھیجے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ ہتمم صاحب کو
لکھ دیئے کہ یہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے۔

جیلہ سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں | سوال (۱۴۱) جیلہ مذکور سے زکوٰۃ معطلی ادا ہو جاوے گی
یا نہیں۔

سنة و شمس ط صفة ادا ثمانية مقامات لہای للاداء دولكانت المقارنة حکما کما لود غم بلا
نية تحرفی و المال قائم فی بيد الفقیر الی (الدہ المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ج ۱) غفر

اگر زکوٰۃ نہ ادا ہوگی تو اس کا ضمان صرف کرنے والے پر ہوگا یا نہیں۔

اراکین مدرسہ کیسے ہوں | سوال (۱۴۲) اسلامی مدارس کے اراکین پابند صوم و صلوٰۃ

ہونے چاہئیں اور وضع قطع ان کی موافق شرع شریف ہونی چاہئے یا نہیں۔

ظاہر حال جن کا خلاف شرع ہو | سوال (۱۴۳) جو لوگ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور ظاہر

وہ اراکین مدرسہ ہو سکتے ہیں یا نہیں | حال ان کا خلاف شرع ہو وہ اسلامی مدارس کے ارکان

شرعاً ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

ال جواب :- (۱) ادا ہو گئی۔

(۲) جب کہ زکوٰۃ ادا ہو گئی ضمان کبہ واجب نہ ہوگی۔

(۳) وہ لوگ با شرع ہونے چاہئیں۔

(۴) ایسے بزرگوں کو اراکین مدارس بنانا درست نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی مذکورہ صورت میں نہیں ہوئی | سوال (۱۴۴) زید نے عمر سے زکوٰۃ کئے گئے کہا

کہ کچھ روپیہ زکوٰۃ کا دید و میں مدرسہ یا طلبہ کے خرچ میں لگا دوں گا، عمر نے زید کے کہنے سے

کچھ روپیہ دیدیا اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی، اتفاق سے زید کو روپے کی ضرورت اپنے خرچہ

ذاتی کے لئے ہوئی، جو روپیہ زکوٰۃ آیا ہوا رکھا تھا بطریق غریب خرچ کر لیا اور بعد چند ایام

کے اس کی طرف سے نیت زکوٰۃ کی کر کے مدرسہ میں دیدیا زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ ادا

نہیں ہوئی تو اب کس طریق سے ادا کی جاوے؟ جو روپیہ بہ نیت زکوٰۃ دیا ہو اس کا کیا حکم

ہے؟ اور زید میں اس قدر قوت نہیں ہے کہ عمر کی ملک روپیہ کر دے، البتہ وہ عمر سے یہ

کہہ سکتا ہے کہ روپیہ تمہارا زکوٰۃ کا خرچ ہو گیا تھا اور روپیہ تمہاری طرف سے

دے دیا ہے۔

لے وحیلة التكفين بها التصديق على فقير شمر هو يكفن فيكون الثواب له

وكذا في تعمير المسجد الخ (در مختار كتاب الزکوٰۃ) ظيفر۔

سوال (۱۳۵)۔ زید نے عمر کو کچھ روپیہ چننا شیاء خیرینے کے لئے دیا، اس میں کچھ شیاء خیرہ کہ مسجدیں اور باقی روپے کو اپنے ذاتی خرچ میں لگا لیا۔ جس وقت روپیہ دیا تھا کوئی ذکر اس روپے کا نہیں آیا تھا کہ انیم کو ضرورت ہو خرچ کر لینا لیکن اگر اس وقت ذکر آتا تو چرکہ معاملہ واضح ہے غالباً انکار نہ کرتے زیادہ نے باقی ماندہ روپے کو یہ کہلا بھیجا کہ جس قدر روپیہ بچا ہوا ہے وہ زکوٰۃ میں شمار کریں اور زکوٰۃ میں خرچ کریں اس کے لئے پھر جواب آیا کہ ماہ زکوٰۃ میں دیدیا ہے۔ اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوتی یا نہیں؟۔

سوال (۱۳۶)۔ ماہ رمضان میں زکوٰۃ کا روپیہ طبعی درکھ دیا میں خرچ کر لیا پھر ادا کر دیا **سوال (۱۳۷)۔** بچہ چند یام کے اس کو اپنی ضرورت میں خرچ کر لیا پھر بیت زکوٰۃ ادا کر لیا۔ یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ اور زکوٰۃ ادا ہوتی یا نہیں؟ اور ثواب مہینہ رمضان کا جو گایا نہیں؟۔

سوال (۱۳۸)۔ زید نے چند جگہ سے زکوٰۃ کا روپیہ جمع کیا اور اپنے خرچ میں بطریق قرض لے کر خرچ کیا۔ زید صاحب نصاب ہے لیکن اس وقت طاقت نہیں کہ دفعتاً روپیہ زکوٰۃ کا ادا کرے۔ روپیہ زکوٰۃ اس طریق سے ادا کر رہا ہے کہ کچھ ماہ اور اپنے خرچ میں سے کم کر کے زکوٰۃ میں دیتا ہے۔ اس طریق سے زکوٰۃ دونوں کی ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ یا جو صورت ادائیگی کی ہو شرمنا اس سے مطلع فرمادیں۔

سوال (۱۳۹)۔ اکثر دار میں چنہ دوامی بہت کم ہے اور زکوٰۃ و صدقہ واجبہ مثل کفارہ و حرم قسربانی وغیرہ جمع ہوتا ہے چونکہ چنہ دوامی سے درسن کی تنخواہ پوری نہیں ہوتی اور زکوٰۃ کا روپیہ جمع ہوتا ہے، اس لئے اراکین درسنہ نائب مہتمم سے اس طرح حیلہ کراتے ہیں کہ کسی غریب شخص کو وہ روپیہ دیکر مالک بنا دیتے ہیں اور اس سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ تم اپنی طرف سے درسنہ میں دیدو۔ اس طرح حیلہ کر کے زکوٰۃ کا روپیہ درسن کی تنخواہ میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں عمر کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، زید کو عسر کا روپیہ دینا چاہئے اور اب بعد خرچ ہو جانے روپے کے عمر کے اجازت لے لینا مفید سقوط زکوٰۃ نہیں ہے۔ قوله والمال قائم فی ید الفقیر بخلاف ما اذا نوى بعد هلاكه
۱۰۔ بکر۔ شامی۔

(۲) اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ (در مختار میں ہے و شرط صحة ادا اثمانیة مقارنته له ای للاداء ولو كانت المقارنته حكما..... اوفوى عند الدفع للوكيل ثم دفع الوكيل بلا نية (شامی ص ۱۳۶))

(۳) یہ فعل جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو گئی مگر ماہ رمضان المبارک میں دینے کا ثواب نہیں ہوا۔ (در مختار میں ہے و شرط صحة ادا اثمانیة مقارنته له ای للاداء ولو كانت المقارنته حكما۔ شامی ص ۱۳۶۔ ظہیر)

(۴) پہلے زکوٰۃ دینے والوں سے یہ صورت بیان کر کے پھر ان کی اجازت کے بعد ان کی طرف سے زکوٰۃ دیا کرے تو ادا ہو جائے گی۔

(۵) یہ حیلہ درست ہے اور بعد اس حیلہ کے تنخواہ دہین میں خرچ کرنا اس روپے کا جائز ہے اور جس قدر روپے کا حیلہ چاہے ایک وقت کرے اس میں قدر نصاب کی شرط لازمی نہیں ہے صرف اولیٰ غیر اولیٰ کا فرق ہے اور حیلہ کرنے والوں اور کرنے والوں کو کچھ گناہ نہیں، نیت صالحہ پر ثواب کی امید ہے۔ فقط

لے قال فی التمار خانیة الا اذا وجد الاذن او احب ان المال کان اھای
اجانما قبل الدفع الی الفقیر (در المختار ص ۱۳۶) ظہیر ۲ و حیلہ التکفین بہا
التصدق علی فقیر ثم ہو یکن فیكون الثواب لهما و کذا فی تعالیر المسجد
(در المختار علی ہامش رد المختار ص ۱۳۶) ظہیر۔

تیسرا باب

جانوروں کی زکوٰۃ

زراعت یا دودھ کے لئے جانور | سوال (۱۲۵) زراعت کے لئے کوئی شخص جانور
ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہے | پالے ادا ان کے ساتھ کھائے بھینس بھی متعدد رکھے تاکہ
ان کے دودھ سے اہل و عیال کو غذا ہو اور بچے ان کی زراعت میں کام آویں تو کیا ایسے
جانوروں کی ہر سال زکوٰۃ نکالنی چاہئے جب کہ جانور وسیع جنگل میں رکھے گئے ہیں اور سرکار
میں اس اراضی کا مقدمہ محصول ناکیا جاتا ہے۔

(الجواب :- زراعت کے لئے جو جانور درش کئے گئے ہوں اگرچہ سائے ہوں
ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور دودھ مینے اور نسل حاصل کرنے وغیرہ کے لئے جو جانور
پالے جاویں اور وہ سائے ہوں ان میں زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ نصاب کو پہنچ
جاویں۔ فقط۔

جن مختلف جانوروں کو چارہ گھر کھلایا | سوال (۱۲۶) میرے پاس دھینس ایک بھینسا
جاتا ہے ان میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | شرہ گلے تین دیل بچہ گائے تیرہ کلہ چھتیس جانور ہیں

لہ فی الرعيۃ وشرعاً المکتفیۃ بالوعی المباح فی اکثر العام لغرض الدس
والنسل والزیادۃ والسمن لیعم الذکور نقطۃ لکن فی البدائم لو اسامہا اللحم فلا
نکاحۃ فیہا کما لو اسامہا للحمل والسرکوب۔ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار
باب السائتہ ص ۲۱۲) ظفر۔

جن کو گھاس شرب کو ملازمیوں سے کٹوا کر کھانے کو دی جاتی ہے اور دانہ بھی دیا جاتا ہے ایسے جانوروں پر زکوٰۃ ہے یا نہ۔

الجواب :- ان جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جیسا کہ شامی میں ہے اذ لو حمل

الكلاء اليها في البيت لا تكون مائة ۱۰۰ فقط

ان جانوروں کی زکوٰۃ جو استعمال میں ہوں [سوال ۱۴۷] بیل جو زراعت کے اور گھوڑے

سواری کے اور گائے و بڑے بچے کی ان جانوروں میں زکوٰۃ ہے یا کیا؟

الجواب :- ان جانوروں کی زکوٰۃ نہیں ہے

بکریوں کی زکوٰۃ [سوال ۱۴۸] بکریوں کی زکوٰۃ میں بچوں کی زکوٰۃ آوے گی اور بچے

بڑوں کے ساتھ شمار ہوں گے یا نہیں؟

الجواب :- بڑوں کے ساتھ شمار ہوں گے، زکوٰۃ سب کی آوے گی۔

جانوروں کی زکوٰۃ [سوال ۱۴۹] ایک شخص کے پاس چار بھینس اور چار بیل تین گائے

ایک گھوڑا ایک اونٹ تینہ ایک ہزار روپے کی مالیت کے ہیں، ان کو گھاس مول خرچہ کیا گیا

جاتا ہے، کیا ان جانوروں میں زکوٰۃ شریعی ہے یا نہیں؟

الجواب :- اگر وہ جانور تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ فقط۔

۱۲ رد المحتار باب سائر مینہ ۱۲ ظفر ۱۲ دلیس فی دوسر السکنی و ثیاب لبدن و اثاث

المنازل و دواب الركوب و عبید المخدمه و صلاح الاستعمال من زکوٰۃ (بایہ ص ۱۰۹)

ظفر ۱۲ ولا فی حمل (الی قولہ) الاتبع الکبیر (الدردار علی ہاشم رد المحتار ص ۲۰۲) ظفر

۱۲ دلیس فی دوسر السکنی و ثیاب لبدن و اثاث المنازل و دواب الركوب و عبید المخدمه

و صلاح الاستعمال من زکوٰۃ لانها مشغولة بالحاجة الأصلية (بایہ ص ۱۰۹) ولا ثیاب لبدن (الی

قولہ) وغوھا و کذا الکتاب وان لم تکن لاصلاھا اذ لم تنو للتمارۃ (الدردار علی ہاشم رد المحتار

ص ۲۰۲) و شملہ حولان الحول و تنمیه لسال کالدراھم الدنانیر (الی اونیۃ التمارۃ) (رد المحتار ص ۲۰۲) ظفر

چوتھا باب

سونہ، چاندی اور نقد کی زکوٰۃ

سونے چاندی کے نصاب میں | سوال (۱۵۰) | زکوٰۃ ان لوگوں پر واجب ہے جن کے اس قدر تفاوت کیوں ہے پاس ۵۲ پونے تولہ چاندی یا ۱ پونے تولہ سونا سال بھر تک رہا ہو یہ سچہ میں نہیں آتا کہ ۵۲ پونے تولہ چاندی کو، پونے تولہ سے کیا نسبت ہے مثلاً چاندی کا نرخ اگر پونے تولہ ہے تو اسکی قیمت صرف ۵۲ پونے یا ٹھکانے ہوئی ہے اور اگر سونے کا نرخ ۲۲ روپے تولہ ہو تو اسکی قیمت ۲۲۵ روپے ہو جاتے ہیں۔ کیا پہلے زمانہ میں مذکورہ بالا وزن سونے اور چاندی کی قیمت بنایا گیا تھا۔

الجواب :- زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس کے بعد بھی ایک زمانہ تک چاندی اور سونے کی قیمت میں تقریباً اسی قدر تفاوت تھا جس قدر ان کے نصاب میں تفاوت ہے۔ اس زمانہ میں ایک دینار سونے کا دس درہم نقرہ کی قیمت کے برابر تھا۔ اس حساب سے سونا تقریباً دس روپے تولہ ہوتا تھا۔

ماہوار کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی کیسی ہے | سوال (۱۵۱) | ہر مہینہ حساب کر کے زکوٰۃ ماہوار ادا کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- بطریق مذکور ادا کرنا زکوٰۃ کا دست ہے۔

لے ولی الہدیۃ کلّ دینار عشر درہم فی الشرع رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۳۱) اس سے پہلے ہے حاصلہ ان الدینار اسم للقطعة من الذهب المهردية المقدّاة بالمشقال فالتخادها من حیث الوزن (ایضاً ص ۳۳۱) اس سے معلوم ہوتا ہے پہلے جو قیمت میں مشال سونے کی تھی وہی قیمت دوسو درہم کی بھی تھی۔ بہت تفاوت ہے حکم میں جو کہ مراد ہے اس لئے کوئی تبدیل ہو جس سے نہ۔ واللہ اعلم۔ غیر کہ دان قدّم الزکوٰۃ علی المحول وهو مالک النصاب جائز (۱۵۱) یہ فی زکوٰۃ المال ص ۳۳۱ ظہیر۔

چاندی کی زکوٰۃ میں کس نرخ کا اعتبار ہوگا | سوال (۱۵۲) چاندی یا زہر چاندی کا خرید واجب کہ نرخ ۱۲ فی تولہ تھا، سال گزرنے پر چاندی کا نرخ ہر فی تولہ بیو گیا یا اس کے برعکس صورت پیش آوے۔ زکوٰۃ نرخ خریداری پر لگائی جائے یا نرخ بازار پر۔

الجواب :- چاندی یا سونے یا زہر زکوٰۃ بامقار وزن کے آگے ہے۔ جب چاندی ساڑھے ہاون تولہ ہو جاوے چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا اس میں سے دینا واجب ہے قیمت کا اس میں لحاظ نہیں۔ سو روپے یا سو تولہ چاندی میں ۱/۲ یعنی اڑھائی تولہ چاندی زکوٰۃ میں دینا لازمی ہے۔ (قیمت لگا کر دینا سو تولہ جو قیمت زکوٰۃ نکلنے کے وقت چاندی کی وہاں کے بازار میں ہو، اس حساب سے ادا کرے، خرید کے دن کا حساب معتبر نہ ہوگا۔ ظفیر)

جس کے پاس سونا چاندی ہیں ایک کا | سوال (۱۵۳) ایک شخص کے پاس سونے اور نصاب ہو دو سو گرام نہیں تولہ کیا کرے | چاندی میں سے ایک کا نصاب ہے دوسری کا نہیں اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ ایک کو دوسرے کے تابع کرنے کی جزئیات کتب فقہ میں وہ پائی جاتی ہیں جو دونوں کا نصاب پورا نہ ہو۔

الجواب :- اس صورت میں بھی ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر کل کی زکوٰۃ ادا کی جائے

لے والمعتبر دن نهما اداء وجوباً لا قيمتهما والاخر م في مضر وب كل منهما ومعه
دلو تبلا او حليا الخ ربع عشر الخ (در المختار) قوله لا قيمتهما نفى لقول من فربا اعتبار
القيمة في الاداء وهذا ان لم يرد من خلاف الجنس والا اعتبارت القيمة
اجمعا كما علمت (در المختار ص ۳۳۲) ظفیر ديفض الذ هب الى الفضة، وعكسه
يجامع الثمنية قيمة (در مختار) وفي البدائم ايضا ان ما ذكر من وجوب الضم اذا لم يكن
كل واحد منهما نصابا بان كان اقل فلو كان كل منهما نصابا تاما بدين من زيادة لا
يجب الضم بل ينبغي ان يودي كل واحد من كونه قد ضم حتى يودي كله من الذ هب او
الفضة فلا بأس به عندنا (در المختار باب زکوٰۃ المال ص ۳۳۵ و ص ۳۳۶) ظفیر۔

(یعنی ایک کے نصاب کی وجہ سے جب وہ صاحب نصاب ہو گیا تو دوسری چیز خواہ نصاب سے کم ہو اس کی زکوٰۃ بھی اس پر فرض ہوتی ہے۔ اس کا چالیسواں حصہ بھی زکوٰۃ میں دینا ہو گا واللہ اعلم۔ ظفر)

نوٹ کی زکوٰۃ | سوال : ۱۵۴ | نوٹ کی وثیقہ فرض خیال کر کے اس کی زکوٰۃ وصول نقد پر موقوف رہیگی یا بافضل اختتام سال پر ادا لازم ہوگی۔

الجواب :- وجوب ادا کے زکوٰۃ وصول نقد پر ہی ہو گا اور نفس وجوب پہلے سے ثابت ہے لہذا اگر قبل وصول بھی زکوٰۃ دیدے گا درست ہے اور ایسا ہی کہ نا بھی چاہئے کیونکہ بعد وصول نقد بھی جملہ سنین ماضیہ کی زکوٰۃ دینا لازم ہو گا۔ (موجزہ زند میں نقد کا انتظار رکھنے ہے اس وجہ سے کہ نقد پایا نہیں جاتا، اس لئے نوٹ اگر نصاب بھر میں تو اس پر زکوٰۃ ادا اس کی ادائیگی واجب ہے : واللہ اعلم ۱۲ ظفر)

زیور پر زکوٰۃ ہے یا نہیں اور | سوال : ۱۵۵ | میری پلیہ کے پاس تین چار سو روپے کی وجوب مرد پر ہے یا عورت پر مالیت کا زیور ہے جو اس کی ملک ہے، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اس کی ادائیگی کا کون ذمہ دار ہے۔ میری اہلیہ کے پاس کوئی ذریعہ آمدنی نہیں جس سے وہ زکوٰۃ ادا کر سکے تو زکوٰۃ کی ادائیگی کیسے ہو، آیا وہ اپنے زیور میں سے کچھ حصہ بقدر زکوٰۃ زوخت کر کے زکوٰۃ ادا کرے۔

الجواب :- زکوٰۃ اس زیور کی ہر سال ادا کرنا واجب ہے، اگر ادا کوئی صورت ادائیگی زکوٰۃ کی میسر نہ ہو تو بالضرور ایسا کیا جاوے گا کہ زیور کا کچھ حصہ بقدر زکوٰۃ، زکوٰۃ میں دیا جائے گا کہ یہ فرض اللہ کا ہے اور وہ زیور جب کہ ملک زوجہ ہے تو اسی کے ذمہ

لے ولو كان الدين الموصول الى ملكه لزم من كذا ما مضى (الدين المختار، علی باقر رکنی) کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۱ ۱۲۲ الزکاة واجبہ علی الحر والعامل البائع المسلم، اذا ملئت نصابا ملکاً تاماً وحال علیہ الحول لقوله تعالى (واؤتوا الزکوٰۃ ربقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۱)

ادائے زکوٰۃ لازم ہے۔ فقط وہ زیور زیخ کراداکرے یا شوہر سے لے کر ادا کرے دونوں

صورتیں جائز ہیں۔ ظہیر

سوال (۱۵۶) ایک بیوہ عورت کے پاس صرف ڈھائی ہزار بیوہ کے نقد ہے۔ زکوٰۃ ہے۔ گو وہ ضرورت مند نہ ہو۔ روپیہ نقد ہے اور دوا کیا غیر شادی شدہ ہیں اس روپے

پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس روپے پر زکوٰۃ واجب ہے۔ فقط

سوال (۱۵۷) دو سو تولہ چاندی کی کیا زکوٰۃ ہوگی، اگر نقد قیمت ادا کرنا چاہیں تو پانچ روپے یا تین روپے دکانے جو پانچ تولہ چاندی کی قیمت ہے اگر ہے کی چاندی خرید کر دیں تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر روپے سے زکوٰۃ ادا کی جاوے تو صورت مذکورہ میں پانچ روپے دینے چاہئیں اور اگر پانچ تولہ چاندی خرید کر دیدی جاوے، جتنے کی بھی آوے تو یہ بھی جائز ہے۔ فقط

کیا سونے چاندی دونوں کے زکوات نصاب میں ملتا ہے؟ سوال (۱۵۸) کسی کے پاس بیس پکس

رَبِیْعَةُ مَسِيْرَاتٍ (دَقْوَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَا زَكْوَاتَهُ اَمْوَالَهُمْ عَلَيْهِ اَجْمَاعُ الْاُمَمَةِ وَالْمُرَادُ بِالْوَاجِبِ الْفَرْضُ) (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶) (فَتَبَرَّالذَّهَبُ وَالْفَضَّةُ وَحُلِيِّمَا اَدَا زَكْوَاتَهُمَا) (ایضاً ص ۱۶۶) ظہیر۔

لہ و تنمیتہ السال کالذہا اھم والذہا نایر عینہما للتمار ہا صل الخلقۃ فتلزم الزکوٰۃ کیفما امسکھما دول للنفقۃ والذہا نایر ہا شرد الخمار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶ ظہیر لہ دینا فیہما ان یكون المودی قدراً الواجب ومن نالہ ولو ادى من خلاف جنسہ یفتقر القیمۃ بالاجماع کذا فی التبیان (عالمگیری مصری کتاب الزکوات باب ثالث ص ۱۶۶) ظہیر۔

روپے کا سونے کا لہو ہے اور ستائیس روپے کا چاندی کا زلیو ہے تو ان کی قیمت کو ملا کر زکوٰۃ دینی چاہئے یا نہیں اور اگر نصاب سے پانچ پھر روپے زیادہ ہوں تو اس کی بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- سونے اور چاندی کا زلیو رجب کے نصاب کو پہنچ جاوے یعنی ساڑھے باون روپے کا ہو تو اس کی زکوٰۃ اس پر واجب ہے اور نصاب سے جو زائد سونا چاندی ہے اس کی بھی زکوٰۃ دے۔ غرض کل موجودہ زلیو نقد کی زکوٰۃ دیوے۔ فقط۔

سمنے چاندی کا نصاب ہندوستانی وزن سے سوال (۱۵۹) انجمن نے سونے چاندی کا نصاب ہندوستان کے وزن اور روپے سے کس قدر لکھا ہے، روپیہ کتنے ماشہ کا قرار دیا گیا ہے اور کتنے روپے بھر نصاب ہوتا ہے۔

الجواب :- چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے یعنی سب سے ستر درہم، اریسات مشغال کے ہوتے۔ اس کے وزن کا جو حساب روپیہ اور تولہ ماشہ سے کیا گیا تو ساڑھے باون تولہ ہوتا ہے۔ پس اگر روپے کا وزن پورا ایک تولہ کا ہے تو ساڑھے باون روپے نصاب زکوٰۃ کا ہے (آجکل ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت تین روپے تولہ کے حساب سے ایک سو ساڑھے ستاون روپے ہوتی ہے۔ لہذا ہمارے اس زمانہ ۱۳۸۵ھ میں ۱۷ روپے ۱۱۰ ماشہ

لے والا من م فی مضر و ب کل منہما و معمولہ دولتا بجا و حلما مطلقا الخ فی عرف النہماۃ قیمته نصاب الخ ربع عشر الخ و یضم الذہب الی الفضة و یکسہ بجامع الثمنۃ قیمۃ الخ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۳۳ و ۳۳۴) اے صاحب رہے کہ ساڑھے باون روپے نصاب ۳۳۳ میں تھا جب چاندی روپے تولہ تھی، اس کے اصل نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، اس وقت انکی قیمت کم از کم ایک سو ستاون روپے ہے۔ لہذا نصاب بچے کا بھی ہوگا۔ اور اگر چاندی اور گراں ہوگی تو اسکی اعتبار سے روپے کا نصاب بڑھتا چلا جائے گا۔ واللہ اعلم الخ وغیر۔

لے نصاب الذہب عشر و ن مثقال و الفضة ما شاء ما ہم (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

نصاب ہوا۔ بغیر اور سونے کا نصاب میں مثقال ہے جو برابر ساڑھے سات تولہ کے ہوتا ہے یعنی ساڑھے سات تولہ سونا ہو تو نصاب پورا ہے ۱۰ اور یہ حساب اس طرح کیا گیا کہ مثقال کو ساڑھے چار ماشہ کا قرار دیا گیا جیسا کہ معروف ہے۔ پس دوسو درہم بوزن سبعم ہم مثقال کے برابر ہو گئے اور باعتبار ماشہ کے ۶۳ ماشہ ہو گئے اس کو ۱۲ تقسیم کرنے سے ۵۲ ½ تولہ خارج قسمت ہوئی۔ فقط۔

سونے چاندی کے زیورات کی زکوٰۃ | سوال (۱۶۰) الف کے پاس کچھ زیور چاندی اور کچھ زیور سونے کے ہیں، قرض واجب الادا بھی وہ اپنے ذمہ رکھتا ہے، چنانچہ زیور چاندی اہلیہ خود ۱۳۲ ½ تولہ زیور چاندی و خستہ ان نا بالغہ خود ۵۴ ½ تولہ اور زیور سونا اہلیہ خود ۵ تولہ ۱۱ ماشہ ۴ رقی، اس کے علاوہ ۸۰ درہم سادہ سنسکھ مضر و بھینا بھی موجود ہے، دوسرے لوگوں پر بھی قرض واجب الادا بھی لیتا رکھتا ہے، تقریباً ۱۲۲ ½ کا خود بھی قرض دار ہے یعنی دوسرے لوگوں کا اس پر قرض ہے۔ صورت مذکورہ میں اس پر زکوٰۃ واجب الادا کتنی ہے۔ سادہ سنسکھ ہر گلی یا وزن شامل زیورات سونا ہو گا۔

الجواب :- چاندی کے زیور کا مجموعہ ۱۳۲ ½ تولہ ہوا اور سونے اور اشرفیہ کی قیمت روپے کے کر کے وہ بھی اس میں شامل کیا جائے اور کل مجموعہ میں سے ۱۲۲ روپے قرض ہے وہ کم کر دیا جائے جو کچھ باقی رہے اس کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ دیا جاوے اور قرض جو لوگوں کے

ربیعہ حاشیہ از مسند اعشاریہ ۱۴۸۸ دینار عشر و فیروا والدرام
اس بعة عشر فیروا بقا اہل خمس شعیرات فیکون الدرہم اشرعی سابعین شعیرۃ
والمتقال مائة شعیرۃ الا الدرہم اشرعی ۱۴۸۸ دینار عشر و فیروا والدرام
لہ تعجب فی کل ماشتی درہم خمسۃ درہم و فی کل عشرین مثقال و حسب نصف مثقال
مضر و ہا کان ۱۱ لم یکن مضر و غیر مضر و حایا کان للرجال و للنساء تسبوا
کان از مسند کذا فی الخلاصۃ علی لکیری مصری۔ کتاب الزکوٰۃ (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

زمر اس کہ ہے اس کی زکوٰۃ بنی و معمول ہونے کے واجب لا اذار ہوگی! فقط۔

جو زیور ہمیشہ نہیں پہنے جاتے ان پر بھی زکوٰۃ ہے [سوال (۱۶۱)] جو زیور ایسے ہیں کہ ہمیشہ نہیں پہنے جاتے بلکہ بعض موسم میں پہنے جاتے ہیں ان پر اگر زکوٰۃ واجب ہے تو قیمت خرید پر یا نرخ موجودہ پر، مع اجرت کے یا بلحا اجرت۔

الجواب :- زکوٰۃ اس زیور پر واجب ہے اور زکوٰۃ وزن پر واجب ہے یعنی جتنا تولہ چاندی یا سونا ہے اس کا حساب کر لیا جائے۔

ازیور کی قیمت کا اعتبار نہیں اس لئے کہ قیمت میں سونا کی اجرت گلی برٹے سب داخل ہوتے ہیں بلکہ وزن کا اعتبار ہوتا ہے، چاندی کے زیور کا نصاب ۵۲ تولہ ہے اور سونے کا ساڑھے سات تولہ۔ صاحب نصاب جب ہو گیا اور زکوٰۃ میں پیسے دینا چاہے تو زکوٰۃ لکالتے وقت جو نرخ ہوگا اس کے حساب سے ادا کرے گا۔ خریدنے کے زمانے کی قیمت کا اعتبار نہ ہوگا۔ مثلاً کسی عورت کے پاس پہلے زمانہ کے خریدے ہوئے سونے کی زیورات ہیں جو اس نے کل سو روپے میں لئے تھے، زکوٰۃ میں دھائی تولہ چاندی آئی، اب اس کی قیمت اس وقت تین سو روپے تولہ کے حساب سے ۵ ساڑھے سات روپے دے جائیگا جو اس وقت بازار کا بھاری ہو جائے گا، زکوٰۃ میں دینا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر

(بقیہ حاشیہ انصاری) باب ثالث فصل اول (۱۶۱) دمدیون للعبد بقدر دینہ فیہ کی الزائد ان بلغ نصابا (در مختار) قوله بقدر دینہ متعلق بقوله فلا من کوا (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۹) ظفیر۔ ولو کان الدین علی مقرر منئی او علی محس ... الخ فوصل الی ملکہ لزم من کوا ما مضی (البدیع علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) ظفیر۔ والمعتبرون کما ادبوا وحبوا لا قیمتہما (در مختار) ای من حیث الوجوب یعنی باعتبار فی الوجوب ان يبلغ من ثمنها نصابا بآخر حتی لو کان له ابوی ذہب او فضة ورنہ عشرة مثانیل او مائة دراهم و قیمتہ لصیبا غلہ عشرین او مائتان لم یجب فیہ شیء اجماعاً (رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۱۲) ظفیر۔

سوال (۱۶۲) اگر کسی کے پاس حاجت اصل سے زائد جس کے پاس بقدر نصاب: دینی چوٹی ہو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں نصاب کی قیمت سے زائد سوائے سونے چاندی کے دوسرے سکے میں مثلاً چار سو پانچ سو روپے کی دو فی چوٹی یا تانبہ کے پیسے میں نقد روپیہ نہیں تو اس پر ربع سال گزرنے کے زکوٰۃ کا حکم ہے یا نہیں۔

الجواب :- غیر سونے اور چاندی میں وجوب زکوٰۃ کے لئے نیت تجارت شرط ہے: تفصیلہ فی کتب الفقہ۔ فقط (دو فی چوٹی بطور حوالہ ب۔ اس لئے اس میں بلا نیت تجارت

بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ تفسیر ہاشمی آرڈر سے | زکوٰۃ کا روپیہ بھیجنا چاہئے۔ سوال (۱۶۳)۔ کسی زکوٰۃ کا روپیہ دوسرے کو ادا کرنے کے لئے دیا اور اس نے اپنے خرچ میں اٹھالیا بعد میں اپنے پاس سے ادا کیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور مئی آرڈر میں بھی یہی صورت ہوتی ہے تو اگر زکوٰۃ کا روپیہ بذریعہ مئی آرڈر بھیجا جاوے تو کیا زکوٰۃ ادا ہوگی یا بذریعہ ترمیم بھیجنا چاہئے۔

الجواب :- یہ احوط ہے کہ بیمہ کے ذریعہ سے بھیجا جاوے لیکن مئی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا بھی درست ہے اور اس کی تاویل ہو سکتی ہے۔ فقط

سوال (۱۶۴) اپنے کملے ہوئے روپے کی زکوٰۃ کھالنی واجب ہے یا نہ۔

الجواب :- روپیہ جب کہ بقدر نصاب جمع ہو جاوے اور سال بھر اس پر گزرجائے تو اس کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔ فقط۔

لے شرط افتراض ادا تھا حولان الحول وهو فی ملکہ او تمیۃ المال کالدر اھل الدنانیر لعینہما للتجارۃ باصل الخلفۃ فتلزم الزکاۃ کیغما امسکھما ولوللنقۃ او السوم الخ ادنیۃ التجارۃ فی العروض (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۳) تفسیر ۲۱ زکوٰۃ واجبیۃ علی الحر العاقل البالغ المسلم اذ املک نصابا ملک تاما فحال علیہ الحول (ہدایہ کتاب الزکاۃ ص ۱۶۶) تفسیر

جو رقم جمع کئے تھے ہی اور اسپر سال | سوال (۱۵۶) | زید نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ گزیر گیا۔ اسپر زکوٰۃ ہے یا نہیں | مسیحہ مال میں سے چار سو روپے سے میری طرف سے حج کرایا اور ایک ہزار روپیہ میں فقراء کو کھانا کھلانا۔ بعد میں زید کے بیٹوں نے ایک ہزار روپے میں کھانا کھلادیا تھا لیکن حج اب تک ان چار سو روپے سے نہیں کرایا۔ ایک سال بھی گزیر گیا۔ اب اس روپے کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے یا نہیں اور چودہ سو روپے ثلث کل سے بھی کم ہے۔

الجواب :- اس روپے کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

مکانات کے کرایہ پر زکوٰۃ | سوال (۱۶۶) | مکانات کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے یا قیمت پر۔

الجواب :- جو مکان کرایہ پر چلانے کے لئے خریدے گئے ان مکانات کے کرایہ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ فقط

جن زیورات میں غش ملا ہوتا ہے ان کی زکوٰۃ | سوال (۱۶۷) | ہمارے ملک میں جو زیورہات ہوتا ہے اس میں تمیر حصہ غش کا ملایا جاتا ہے۔ ایسے زیورہ کس حساب سے زکوٰۃ دی جائے

الجواب :- جس میں غالب سونا ہو یعنی نصف سے زائد سونا ہو سونے کے حکم میں ہے اور مثل خالص سونے کے اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ فقط۔

۱۔ نصاب الذہب عشرون مثقالاً والفضة مائتا درہم کل عشرة درہم وزن سبعة مثاقیل الخ (رد المحتار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۲) ظہیر

۲۔ دکن الک العطار لو اشترى القواسیر و لو اشترى جوارق لیواجرها من الناس فلا زکوٰۃ فیہا لانہ اشترىھا للغلة لا للمبايعۃ کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری الفصل الثانی فی العروض ص ۱۶) ظہیر۔

۳۔ وغالب الفضة والذہب فضة و ذہب (رد المحتار ص ۱۱) فقیہ

نکاتہما لا من کوٰۃ العروض۔

(رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۳) ظہیر

جمع کے لئے جو روپیہ کئی سال سے رکھا ہوا ہے اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں
سوال (۱۶۸) ایک عورت نے ہر سال سے
دیوانوں کی آمد و رفت میں کاشت علیہ نکال کر رکھ دیا ہے
اس سال جمع کر جانا چاہتی ہے۔ آیا اس روپے پر تمام سالہائے گذشتہ کی زکوٰۃ واجب
ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس روپے کی زکوٰۃ دینا واجب ہے جب تک وہ زرخیز شرح
نہ ہو جائے اس وقت تک تمام سالہائے گذشتہ کی زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ فقط۔

دو عبارتوں میں تسبیح | سوال (۱۶۹) معاص نصاب ۵۲ روپیہ یا چاندی
۵۲ روپے تولہ کے مالک ہونے سے ہو جاتا ہے اور فتاویٰ رشیدیہ میں پچاس روپے تقریباً اس
نیت کا مال زیادہ حاجات اسلیس میں تطبیق مطلوب ہے۔

الجواب :- فتاویٰ رشیدیہ میں تقریبی حساب پر عمل فرمایا ہے، نہ ہم کو پورے
چار آنہ کا زاردیکو پچاس روپے کھے گئے اور حساب سے ایک درہم ۳ ماشہ ۱۱۰ روپے رقی کا ہوتا
ہے اس کے حساب سے ۵۲ روپے تولہ ہوتے ہیں۔ اگر رقی کی کسر کو چھوڑ دیا جائے اور درہم
کو ۳ ماشہ کا زاردیا جائے تو پھر درہم کے پورے پچاس تولہ ہوتے ہیں۔ احتیاط اس
بیمے کے پچاس تولہ کو نصاب سمجھ لیا جائے اور زکوٰۃ ادا کی جاوے۔ فقط۔

زیرات نقد تمام میں زکوٰۃ واجب | سوال (۱۷۰) زکوٰۃ کے مسئلہ میں ایک مولوی
صاحب نے یہ فرمایا کہ بڑھتے ہوئے مال پر زکوٰۃ ہے
بے اور یہ تحقیق یہ شرح ہوگا

۱۔ الزکوٰۃ واجبة علی الحر والعامل ابانہ لمسلم اذا ملکت نصاباً مکناناً ما وحال علیہ الحول
(۱) ایہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۴ اظہیر ۲۔ نصاب الذہب عشرون مثقالاً والفضة مائتادھم
کل عشرة دس اھم ومن سبعة مثاقیل والدینار عشرون قیراطاً والدراہم اربعة
عشر قیراطاً والقیراط خمس شعیرات فیکون الدرہم الشرعی سبعین شعیرة
والدرہم اھم علی ہامش رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۸ و ص ۳۹ اظہیر

اور جو زیور و زیورہ وغیرہ دفن ہو اور کبھی استعمال میں آتا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور میرا کہنا یہ کہ سب مال پر زکوٰۃ ہے، استعمال میں آتا ہو یا نہ آتا ہو، دفن ہو یا نہ ہو، مستحق اس کے فحنت میں مولوی صاحب کہتے ہیں کہ خصوصیت فحنت کی نہیں ہے بلکہ پہلے اس کے عیاں و افعال پر اس سے متعلق و وابستہ ہیں جن کی کچھ آمدنی نہیں، انہیں کی پرورش و تعلیم وغیرہ میں صرف کرنا چاہیے ان سے بچے تو یتیم و مساکین محتاجوں کو دیا جائے۔

الجواب :- اس مسئلہ میں حتیٰ یہی ہے جو آپ کہتے ہیں نقد و پیسہ اور زیورہ وغیرہ سونے چاندی کی ہر چیز اور اسکے پر زکوٰۃ بن جو لان حول لازم و فرض ہے اگرچہ وہ دفن ہو یا استعمال میں نہ آتا ہو۔ کہ نقد میں فقہاء و فقہاء تقییری ثابت فرماتے ہیں جس کی تفصیل کتب فقہ میں ملے گی اور تمام طلبہ عربی خواں اس سے واقف ہیں ایسی بھاری غلطی جو وہ مولوی صاحب کرتے ہیں، کوئی طالب علم نہیں کر سکتا اور صرف زکوٰۃ کے فحنت و مساکین ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسْكِينِ الْآیۃ اپنے بچوں اور زوجہ کو اذراں ماپ کو زکوٰۃ دینا تمام فقہاء حرام کہتے ہیں اور زکوٰۃ اس میں ادا نہیں ہوتی۔ فقط

بہشتی زیور کی ایک عبارت کا مطلب | سوال | ۱۱۷ | بہشتی زیور کی اس عبارت کا کیا

مطلب ہے (جب فقط چاندی یا فقط سونا ہو تو وزن کا اعتبار بے قیمت کا نہیں)۔
الجواب :- اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً چاندی وزن میں دو سو درہم یعنی سٹھے باون تولہ ہے جو کہ نصاب زکوٰۃ ہے مگر قیمت کا اعتبار کیا جاوے تو نصاب سے کم ہوتی ہے یعنی قیمت اس کی ساڑھے باون روپے کی نہیں ہے پس اسے کہا کہ اعتبار وزن کلبہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ فقط۔

سنة ۱۱۸۳ م فی . حضرت کل منہا و معمولہ و نوبتہا اوحلیا مطلقا من ذہب و فضة
الوزن بعشر و المیزان علی ہاشم و المختار باب زکوٰۃ المال میسر و میسر (تفسیر ۲) و المختار
و نہ فقہا اداء و جریا لا یتیم (در مختار) ای من حیث الاداء یتیم (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۱۷)

سونے کی زکوٰۃ چاندی سے | سوال (۱۴۲) سونے کی زکوٰۃ اگر چاندی سے دیئے: زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں اور چاندی کی زکوٰۃ کس طرح دینی چاہئے۔

الجواب :- سونے کی زکوٰۃ چاندی سے دیئے تو قیمت دینا درست ہے اور اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ہی دیئے تو جس قدر چاندی زکوٰۃ میں واجب ہے وہ پوری ادا کرے، مثلاً اگر میں تولہ چاندی زکوٰۃ میں دینی واجب ہوئی ہے تو اگر وہ پیسہ زکوٰۃ میں دے تو میں ہی دیئے، یہ نہیں کہ میں تولہ چاندی کی قیمت مثلاً اگر پندرہ روپے ہے تو پندرہ ہی دیئے یہ درست نہیں ہے۔ فقط

جزیہ زکوٰۃ خسر سے ملا ہے اس میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۱۴۳) نعیمہ کے خسر کے والد محمد اکرم جو کہ نعیمہ کی ہر قسم کی ضرورتیں بجائے اس کے شوہر علی اصغر کے پوری کرتے ہیں مبلغ چار سو روپے کے قرض دار ہیں اور محمد اکرم کے پاس سالانہ اتنی بچت نہیں کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہو البتہ نعیمہ کے پاس مبلغ تین سو روپے کے زیورات ہیں جن کو اس نے اپنے والد اور اپنے خسر کے والد سے پایا ہے تو نعیمہ پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

محمد زید صرف پہننے کے لئے دیئے | سوال (۱۴۴) علی اصغر نعیمہ کے شوہر نے نعیمہ کو گئے ہیں اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں دو سو روپے کے زیورات دیئے اور نہ باکری سے بھی جب چاہوں گالے یوں گا اس کو تمہیں محض زرب و زینت کے لئے دیتا ہوں تو نعیمہ کو اس قسم کے زیورات پہننا جائز ہے یا نہیں اور زکوٰۃ علی اصغر شوہر پر واجب ہے یا نعیمہ پر۔

بقیہ حاشیہ از محال فی الوجوب ان یبلغ من نهما نصاباً نحو حتی لو کان لہ ابرق ذہب او فضة ومن نہ عشرة مثاقیل او مائتہ درہم و قیمتہ لم یباعثہ عشر دن او مائتان لم یجب فیہ شیء اجماعاً قسماً فی الہ لا قیمتہما الخ وھذا ان لم یؤد من خلاف الجنس رد المحتار باب زکوٰۃ المال منہ | ظہیر۔

لے والمختار ومن نهما اداء وجوباً لا قیمتہما | الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ المال منہ | ظہیر

الجواب :- (۱) نعمہ پر زکوٰۃ اس زریعہ کی واجب ہے جو کہ اس کا منلیو کہ ہے۔
 (۲) اس کی زکوٰۃ علیٰ اصغر پر واجب ہے نعمہ پر واجب نہیں اور نعمہ کیا اس کا منلیو کہ ہے
 درست ہے۔ فقط

سوال (۱۵۵) زیادہ اپنی زوجہ کے زیور کی زکوٰۃ دینا چاہتا ہے، مشکل یہ ہے کہ بعض زیور میں چڑا بھرا ہوا ہے اور بعض زیور میں نگ جڑے ہوئے ہوں اور بعض زیور میں نگ جڑے ہوئے ہیں اگر چڑا اور نگ نکالا جائے تو زیور بخراب ہو جائے گا اور اگر زرگر سے اندازہ کرایا جائے تو پوری طرح پتہ نہیں چل سکتا، اگر سونا نصاب سے کم ہے تو اس کی زکوٰۃ بشمول چاندی کے دی جائے گی یا سونے کی زکوٰۃ مبنیہ دی جائے گی اور زکوٰۃ سونے و چاندی کی ایک چیز سے نکالی جائے یا سونے کی زکوٰۃ سونے سے دی جائے اور چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے دی جائے۔ اگر زکوٰۃ میں کوئی زیور نکالا جائے تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔

الجواب :- اندازہ صحیح کر کے زیور سونے و چاندی کی زکوٰۃ دینی چاہئے یہ درست ہے مگر اندازہ کرنے والے کہہ دیا جائے کہ جہاں تک ہو احتیاط کو یہ نظر رکھے۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ جس قدر چاندی و سونا اس میں معلوم ہو اس کا لیا جائے اور سونے کی ایسی صورت میں قیمت کر کے چاندی کو شامل کر کے چاندی سے زکوٰۃ دی جائے و خواہ دونوں کی زکوٰۃ سونے سے دی جائے۔ الغرض میں ایک چیز سے زکوٰۃ دینا درست ہے۔ یعنی سیکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ دی جاوے۔ اور زکوٰۃ میں اگر زیور بھی دیر یا

لہ و سبب افلاضہا ملکت تصائب حولی تمام فارغ عنہ۔ میں لہ مطلب من جملة العبادات
 دارالافتاء علی باب المسرور المتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶ فی ما یزید من حب نقضہ و حلیمہ ما و اینہما
 الزکوٰۃ (۱) باب زکوٰۃ المال ص ۱۶۶ (تفسیر ۲) الزکوٰۃ واجبہ علی الحر العاقل البالغ المسلم
 ۱: املک تصائباً ملکا ناما و حال علیہ الحول اذ ای کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶ تفسیر۔

جاوے کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

(۱۷۶)

شوہر کی اجازت کے بغیر زیور شکر

زکوٰۃ کی اسٹیجی درست ہے یا نہیں

اداکرے اور کوئی آمدنی نہیں ہے یا ہندہ کا خاوند ادا کر دے۔ مگر ہندہ جب اپنے خاوند سے

کہتی ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ادا کر دیں گے اور زیور کے فروخت کرنے پر راضی نہیں ہے ایسی

صورت میں اگر ہندہ بلا اجازت شوہر بلا رضامندی خاوند کچھ حصہ زیور کا فروخت کیے زکوٰۃ

اداکر دے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر وہ زیور شوہر کا دیا اور بنایا ہوا ہے اور اس نے زوجہ کی ملک نہیں کیا جیسا کہ

عرف ہے تو اس کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ ہے عورت پر اس کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔ اگر شوہر

اس کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ گنہگار ہوگا، عورت گنہگار نہ ہوگی اور اگر وہ زیور عورت کے ہیز میں

اس کے والدین کی طرف سے آیا ہوا ہے تو وہ اس کی ملک ہے اسی میں سے کچھ حصہ فروخت

کر کے زکوٰۃ ادا کرے اور شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط۔

لے یتیم الذہب الی الفضة وعكسه يجامع الثمنية قيمة وقالوا بالاجزاء الو (در مختار)

قوله يضم الو عند الاجتماع اما افراد احدها فلا تغلبا لقيمة اجما عابدا ثم لان المقار

وسنه اداء وجوبها كما حذر وفي الهدا ثم ايضا ان ما ذكر من وجوب يضم اذا لم يكن كل واحد

منهما نصا بائنا كان اقل فلو كان كل ما نصا بائنا ما بدون زيادة لا يجب الضم بل ينبغي

ان يردى منهما نصا بائنا من كل واحد من كاته ، فلو ضم حتى يردى كله من الذہب او

الفضة فلا باس به عند ذلك لكن يجب التقويم بما هو النفع للفقراء واداء الو (در مختار)

من كل منهما ربع عشر (در مختار) باب زکوٰۃ المال ص ۲۵۷ و ص ۲۵۸ ظفر۔

لے الزکوٰۃ واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملك نصا یا ملککاما و حال

علیه المحول (بایں کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۷) ظفر۔

کامیاب کپڑوں کی زکوٰۃ | سوال (۱۷۷) ہندوستان کی عورتوں کے کپڑے قیمتی زر بھنت، مشجر، کامانی، بناری گونا ٹھپہ مصالح کے رہتے ہیں، ان میں چاندی کے تار ضرر دہوتے ہیں ایسے کپڑوں کی زکوٰۃ کس طرح شخص کی جائے۔ ان میں اس بات کا انداز کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ چاندی کتنی ہے۔

الجواب :- جو تاندیری کے بناری کپڑوں وغیرہ میں ہیں ان کا اندازہ خود کر کے یا جاننے والوں سے کیا کر زکوٰۃ دینی چاہئے اور گوٹے ٹھپہ کا بھی اندازہ کر لینا چاہئے۔ اس کا اندازہ سہل ہے کہ مثلاً ٹھپہ کا ویسا تھاں تول کر دیکھ لیا جائے کہ کس قدر وزن کا ہے۔ الغرض ایسے موقع میں اندازہ کافی ہے۔ اندازہ حتی الوسع ایسا کیا جائے کہ کمی نہ رہے، چاہے کچھ زیادتی ہو جائے۔ فقط

شوہر حبیوی کو مالک بنادے تو زکوٰۃ کس پر ہے | سوال (۱۷۸) شوہر نے نکاح سے چند سال بعد زلیہ کا مالک زوجہ کو بنا دیا اور چار سال بعد زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تارتع ملکیت یاد نہیں تو کیا کرے۔ خاوند بیوی کے مال میں امتیاز نہ ہو تو زکوٰۃ کی نیت کس پر کرنی چاہئے۔

الجواب :- جب کہ شوہر نے اس زلیہ کا مالک زوجہ کو بنا دیا تو زکوٰۃ بزمزوجہ ہے، وہی نیت کرے۔ اگر شوہر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرے یہ بھی درست ہے۔ زلیہ کی زکوٰۃ کب سے | سوال (۱۷۹) زلیہ زکوٰۃ روپے کی دیتا ہے اور زلیہ کی زکوٰۃ بہ خیال اس کے کہ زلیہ استغالی ہے نہیں دی اور اب چونکہ عند الدریانت معلوم ہوا کہ رستہ گاری اس میں کہ زلیہ کی بھی زکوٰۃ دی جاوے۔ زلیہ کو یہ یاد نہیں ہے کہ میں صاحب نصاب زکوٰۃ کب سے ہوا اور کب سے روپے کی زکوٰۃ دینی شروع کی اور بہت کچھ

سہ دفعت بوالذہب والفضة وحلیہما وادانیہما النکوة (۱۷۹) باب زکوٰۃ المال

فصل فی الذہب (۱۷۹) ظہیر۔

زیور اس میں سے (وقت بھی ہو چکا کہ جس کا رد یہ آیا البتہ اس کی زکوٰۃ بھی دی گئی اور کچھ باقی ہے اور
نرخ سونے و چاندی کا بھی مختلف طریقہ پر کم و بیش ہوتا رہا اور زیادہ کا طلب بھی یہ گواہی نہیں دیتا
کہ مجھ کو زکوٰۃ زیور کی کب سے دینی چاہئے پس ایسی صورت میں زیادہ زکوٰۃ زیور کی کب سے
اور کس نرخ سے دینی چاہئے۔

(۲) ردائ یہاں اس طور پر ہے کہ جو زیور شادی میں دہن کو دیا جاتا ہے اور اس
طریقہ سے دیا جاتا ہے کہ اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ ملک کیا گیا یا نہیں۔ زیادہ اس کی
بیوی دونوں لاد لہ مگئے، صرف زیور کا باپ اور زید کی بیوی کے باپ و بھائی بہن وغیرہ
حیات میں تو اب اس زیور کے لینے کا سختی کون ہے اور زکوٰۃ کب سے دی جاوے گی۔
الجواب :- زیور کی زکوٰۃ بھی دینی لازم اور فرض ہے، جب سے زیور کا مالک
ہو اسی وقت سے زکوٰۃ دینی چاہئے اندازہ کریا جاوے اور اندازہ سے کچھ دن زیادہ ہو جائیں
تو بہتر ہے کم نہ ہوں۔ اور جو زیور زوجہ کو چڑھایا جاتا ہے شوہر کی طرف سے وہ اس زمانہ
کے عرف کے موافق زوجہ کی ملک نہیں ہوتا بلکہ شوہر کی ملک ہوتا ہے۔ بعد مرنے شوہر کے
اس کی زوجہ اور والدین کو حسب حصص شرعی ملے گا اور زوجہ کے حصہ میں جو کچھ اوے گا وہ
اس کے باپ کو ملے گا، باپ کی موجودگی میں بھائی بہن محروم ہیں اور زکوٰۃ اسی وقت سے
دی جاوے گی جس وقت سے وہ زیور تیار ہوا۔ فقط۔

سوال (۱۸۰) نوٹ کو بھرنے پر بڑھ لینا جائز ہے
یا نہیں۔ اگر کسی کے پاس صرف نوٹ ہوں تو ان پر جو لان
حول ہونے سے زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

لہذا فی کتاب الذہب والفضة وحلیہما وادانیہما الزکوٰۃ الخ لانا ان السبب
حال نام و دلیل انشاء موجود و هو الاعداد للتجارة خلقه (ہدایہ باب زکوٰۃ المال
صفحہ ۱۷۱)

الجواب :- بہ ضرورت نوٹ بھنانے میں پڑھ دینا جب کہ کوئی صورت پورا روپیہ ملنے کی نہ ہو درست ہے اگرچہ اصل قاعدے سے بڑھ لیا دینا نوٹ پر درست نہیں لیکن بغیر نوٹ و مجبوری بڑھ دینا درست ہے اور لینا درست نہیں ہے۔ اور نوٹوں پر حوالان حول ہونے پر زکوٰۃ لازم ہو جاتی ہے۔ فقط

سونا چاندی کے زید ملا کر نصاب پورا ہوتا ہے زکوٰۃ آئے گی یا نہیں سوال (۱۸۱) ایک عورت کے پاس کچھ زیورات چاندی کا ہے اور کچھ سونے کا، مگر دونوں نصاب سے کم ہیں دونوں کو ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہے تو زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں قیمت کا حساب لگا کر زکوٰۃ واجب ہوگی مثلاً سونے کو چاندی کی قیمت میں کر کے کل مجبوریہ کو دیکھا جا دے گا۔ اگر نصاب چاندی کا پورا ہو گیا تو زکوٰۃ لازم ہوگی۔ فقط

ادائیگی زکوٰۃ کے وقت جو تنخواہ وصول نہیں ہوئی اس کی زکوٰۃ سوال (۱۸۲) زید ایک کاغذ میں نوکر ہے اس کو شہان کی دس بارہ تاریخ کو دو ماہ کی تعطیل سالانہ ملا کرتی ہے اور وہ رمضان شریف کی پندرہ تاریخ کو عذاب نصاب ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ ادا کیا

لہ الضار من ات تبیم المحذورات (الاشباہ والنظائر ص ۲۷) شرط افتراض ادا تھا حوالان الحول و هو فی ملکہ و تنمیة المال کالدرہم والذنانیر لعینہما للتجارة باصل الخلقة فتلزم الزکوٰۃ کیفما أمسکهما ولی للنفقة (الدر المختار علی المشرک المتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۱) الغیر و تنضم قيمة العروض الی الثمنین والذہب الی الفضة الخ وضح احدی النقدین الی الاخر قيمة مذہب الامام الختانی ان من کان له مائة درہم وخمسۃ مثاقیل ذہب تبلغ قیمتہا مائة درہم فعلیہ الزکوٰۃ عندہ۔

البحر الرق ص ۲۳ الغیر

کہتا ہے۔ شعبان اور رمضان کی تنخواہ بوقت حاضری شوال لیگی، آیا پندرہ رمضان ۱۳۳۵ھ کو ہی ان دونوں مہینوں کی تنخواہ کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے یا ۱۳۳۶ھ کے رمضان شریف میں بشرط بقا ان کی زکوٰۃ ادا کرے گا

سونا کی قیمت بازار کے نرخ سے ہوگی | سوال (۸۳) | زید کے گھر میں کچھ سونے کا زیور ہے جس کا مالک زید ہے۔ سونے کا نرخ ڈلی کا تو اہر ہے اور بازار میں زیور کا نرخ گراں اور اگر اچھا زیور بچنے جاوے تو بھی یقیناً ایک ثلث کم بازار کے نرخ سے بکتا ہے تو آیا کس نرخ کے حساب سے وہ زکوٰۃ دیوے کیونکہ بازار والوں کا دینے کا نرخ اور ہے اور لینے کا اور۔ اگر فقراء کو سونا زکوٰۃ میں دیا جاوے تو فقراء کا سخت نقصان ہوتا ہے۔ بازار والے ان سے کم قیمت کی خریدتے ہیں۔

الجواب :- (۱) شعبان اور رمضان کی تنخواہ جو ابھی وصول نہیں ہوئی اس کی زکوٰۃ رمضان موجودہ میں واجب نہیں ہے۔ سال آئنہ کے ختم پر اگر وہ روپیہ وصول ہو کر باقی رہا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگی۔

(۲) جو نرخ بازار میں ایسے سونے کا ہے جتنی جس قیمت کو دوکاندار فروخت کرتے ہیں وہ قیمت لگا کر زکوٰۃ دیوے اور اگر سونا ہی زکوٰۃ میں دیوے تو سونے موجودہ کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیوے یہ بھی درست ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی اگرچہ فقراء کسی قیمت کو فروخت کر دیں۔ فقط۔

بتدریج جاری ہونی چاہیے | سوال (۱۸۴) | ایک شخص کو ماہواری سال بھر

سہ شرطی شملہ افتراض ادا تھا حولان المول دھونی ملکہ الخ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ) ۲ دجانہ دفع القيمة فی زکوٰۃ الخ و تقابیر القيمة یوم الوجوب وقال یوم الاداء الخ و یقوم فی البلد الذی المال فیہ (ایضاً باب زکوٰۃ الغنم ۳) واللازم فی مضروب کل منہما الخ سابع عشر (ایضاً باب زکوٰۃ المال ص ۴۲) ظہیر۔

رجب ۱۳۳۵ھ سے جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ تک مختلف طور پر مبلغ بچت ہوتے رہتے ہیں جن کی مجموعی تعداد دو بچت ماہواری قابل زکوٰۃ رقم ہوتی ہے اور اس کے اس سرمایہ میں اضافہ جمع ہوتی رہتی ہے جن کی زکوٰۃ سالانہ وہ ہمیشہ دینا رہتا ہے آیا اس تغیر رقم بچت سالانہ کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرے جب کہ شعبان میں عتہ رمضان میں عتہ شوال میں فہ علیٰ ہذا القیاس جمادی الثانی تک مار یا عمار تو اب رجب میں کس طرف زکوٰۃ کا حساب کر کے ادا کرے۔

کوئی روپیہ قرض نہ رکھ دے تو زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے | سوال (۱۸۵) ایک شخص کسی سے قرض حسنہ دو چار صاۓ روپیہ لے کر ایک سال تک اپنے پاس رکھ لیتا ہے آیا اس روپے کی زکوٰۃ دائن ٹکلے یا مایرون اقراضہ دہنہ یا مقروض

الجواب :- (۱) اگر وہ شخص رجب ۱۳۳۵ھ میں مثلاً صاحب نصاب تھا کہ پاس ساٹھ یا زیادہ نقد یا زیور یا مال تجارت اس کے پاس موجود تھا۔ اس کے بعد شعبان میں عتہ رمضان میں عتہ شوال میں عتہ اور دو رقم بچت ہو کر جمع ہوتی رہی اور جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ تک مثلاً صاۓ ہو گئے تو اس وقت تمام صاۓ کی زکوٰۃ اس کو ادا کرنا لازم ہے ادا اگر رجب ۱۳۳۵ھ میں اس کے پاس روپیہ و زیور وغیرہ نصاب کی قدر موجود نہ تھا تو جس وقت اس کے پاس مال بقدر نصاب ہو جاوے اس وقت سے سال شروع ہو گا۔ اگر پھر درمیان سال کی زیادہ رقم سب ختم سال پر جمع ہو کر کل روپے کی زکوٰۃ دی جاوے گی مثلاً صورت مسئلہ میں اگر رجب ۱۳۳۵ھ میں اس کے پاس ایک روپیہ بھی جمع نہ تھا۔ شعبان میں عتہ جمع ہوئے رمضان میں تیس ہو گئے اور شوال میں اتنی روپے ہو گئے تو اس وقت وہ صاحب نصاب ہو گیا۔ اس کے بعد کی رقم سب جمع ہوتی رہے گی اور شوال ۱۳۳۶ھ میں جملہ رقم کی زکوٰۃ دینی ہوگی۔ اس مسئلہ کو کسی عالم سے زبانی سمجھ لو۔

لہ المستفاد لزمہ ادا رث وسط الخول یضم الی نصاب من جنہ فیزکیہ بحول
الاصل لہ المذاہم علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ الغنم ص ۳۱۱ ظہیر۔

(۲) اس روپے کی زکوٰۃ دائن کے ذمہ لازم ہے، جب اس کے پاس وہ روپیہ واپس چلا جاوے گا اس کو سال گزشتہ کی زکوٰۃ اس روپے کی دینی لازم ہوگی۔ فقط۔

سونا چاندی کی زکوٰۃ میں کس قیمت کا اعتبار ہے | سوال (۱۸۶) اگر کسی شخص نے اپنے زیور کی زکوٰۃ میں دو تولہ چاندی یا سونا نکالا، اگر وہ عوض میں اس سونے یا چاندی کے اس کی قیمت ادا کرنا چاہے تو اس میں عام نرخ کا اعتبار ہے یا جس قیمت سے وہ سونا چاندی فروخت ہوا ہے اس نرخ کا اعتبار کیا جاوے گا۔

الجواب :- دو تولہ چاندی اگر زکوٰۃ میں لازم ہوئی ہو اس کو دو تولہ چاندی ہی ادا کرنا ضروری ہے، خواہ چاندی کی ڈلی دیوے یا روپیہ سکے دار دیوے یعنی یہ درست نہیں ہے کہ چاندی دو تولہ کی قیمت اگر پونے دو روپے ہو تو پونے دو روپے دیا دیوے بلکہ پورے دو روپے ہی دینا چاہئے اور جو رتی کی اس میں کمی ہے وہ بھی پوری کرے۔ اور اسی طرح اگر چاندی کی قیمت زیادہ ہو مثلاً ایک تولہ چاندی کی قیمت سو روپے ہے تو سو روپیہ دینا اسکے ذمہ لازم نہیں ہے تبرعا زیادہ دیدیوے تو اس کو اختیار ہے۔ اور اگر سونا ایک تولہ مثلاً زکوٰۃ کو لازم ہو تو اس کو اختیار ہے کہ خواہ سونا دیوے یا اس کی قیمت روپے سے جو بازار میں ہے دیوے مثلاً اگر ایک تولہ سونا بازار میں تیس روپے قیمت کا ہے تو تیس روپے دیدینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ فقط

لہ و نوکان الدین علی مقراۃ توصل الی ملکہ لازم من کوۃ ما مضی (ایضا کتاب الزکوٰۃ ص ۳۲)
تغیرۃ والمعتبر من ہما ادا و وجوباً لا قیمتہما رد مختار (دھن ۱۲۱ ان لم یوجد من خلاف
الجنس والا اعتبارت القيمة لجماعاً کما علمت (رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۳ و ص ۳۴)
دجائز دفع القيمة فی زکوٰۃ عشر و حراج و فطرۃ و مندر و کفاسۃ غیبا لا غناق (رد مختار
شم ان هذا غیر مقید بغير المثل فلا تقبیر القيمة فی نصاب کیلی ۲۱ دمن فی فاذا ۲۱ دی
۲۱ بعة مکائیل ۲۱ و دمر ۱۱ هم جیدۃ عن خمسة ۲۱ دینۃ او من یوف (باقی یہ صفحہ ۱۲۷)

حصہ کی چیز غرض زکوٰۃ میں اسی کو دینا دے تو کسبِ علم ہے

سوال (۱۸۷) زید کی ہمشیرہ بندہ کا انتقال ہوا نیز کہ میں زید نے بھی کچھ زیور پایا اور اس کو ہمشیرہ کی زکوٰۃ واجبہ میں شرماء دینے کے لئے اپنے بڑے بھائی بکر کو دیر یا بکرنے یہ دیکھ کر کہ زید خود مصرف زکوٰۃ ہے اور بہت مقروض ہے اس زیور کو فروخت کر کے اس کی قیمت زید کو بہ نیت زکوٰۃ ہمشیرہ دیدی۔ اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں۔ شبہ یہ ہے کہ زید موکل ہے اور مصرف وکیل ہے اور وکیل کا فعل میں موکل کا فعل ہوتا ہے تو یہ صورت ہو گئی کہ زید گویا خود ہی زکوٰۃ دیتا ہے اور خود ہی رکھ لیتا ہے۔

الجواب :- وہ زیور جو زید کو ترک ہمشیرہ میں سے میراث میں ملا وہ مملوک زید کا ہے اور جب کہ زید کے وکیل نے اس کو فروخت کر کے پھر زید کو ہی دیدیا تو اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، کیونکہ اس صورت میں زید کا مملوک روپیہ زید کے پاس ہی رہا۔

سوال (۱۸۸) زید کے پاس مبلغ ایک سو پچاس کا زیور طلائی و تقری اور سات گیناں قیمتی ایک سو پانچ موجود ہیں۔ یہ روپیہ مکان میں رکھا ہوا ہے زیور مستورات گاہے بگاہے پہنتی ہیں۔ اس کو کس قدر روپیہ اور کب اور کیوں بدر زکوٰۃ دینا چاہئے۔ زکوٰۃ کا عمرہ مصرف کیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۱۲۶) لایجو من عند علمائنا الثلاثة الا من اربعة الخ وهذا ۱۲۱ ادى من جنسه والا فالمتأخر هو القيمة اتفقا لنقوم الجدة في المال الربوي عند المقابلة بخلاف جنسه رد المتأخر باب زكاة الختم ۳۹ ظفر۔

له دلايد فم المزكى زكاة ماله الى اميه وجدان ملا ولا الى علة ولا الى ولده وان سفل لان منافع الاملاك بينهم متصلة فلا يتحقق التملك على الكمال (هنا به باب من يجوز دفع الصدقات اليه ۳۴) ويشترط ان يكون الصراف تملكيا (رد المتأخر على ما مشى رد المتأخر باب مصرف ۳۵ ظفر

الجواب :- زیر کے پاس اس صورت میں کل نقد و زیور و سیو پکپین روپے کا ہوا پس زید کو زکوٰۃ میں اڑھائی روپے سیکڑہ کے حساب سے چھ روپے چھ آنے ہر سال نکالنی چاہئے، اور اگر کسی سال کم یا زیادہ ہو جاوے تو اسی حساب سے کئی بیشی زکوٰۃ میں جوڑ دے گی ایک سو روپے پر عیار زکوٰۃ کے واجب ہوتے ہیں بعد سال بھر کے خواہ زیور ہو یا نقد یا سامان تجارت۔ اور مصرف زکوٰۃ کے فقراء و مساکین اور یتیم بچے اور بیوہ عورتیں وغیرہ ہر دار جو زیادہ محتاج ہو اور رشتہ دار بھی ہو اس کو دینا زیادہ اچھا ہے۔ اور اس اسلام میں طلبہ مساکین کے لئے بھیجنا بھی زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ فقط۔

سوال (۱۸۹) ایک شخص نے پانچ سو روپے میں ایک مکان جس روپے سے مکان خیر کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے خریدار گھر والوں نے اس میں جانا پسند نہیں کیا اس وجہ سے اس نے زکوٰۃ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس صورت میں اس پانچ سو روپے کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس پانچ سو روپے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے جس سے مکان خیر کیا گیا جس وقت تک وہ روپیہ موجود نہ تھا اور مکان نہ خرید تھا اس وقت تک کی زکوٰۃ لازم تھی، جب مکان خرید لیا اس وقت سے زکوٰۃ اس کی ساقط ہو گئی اور جس وقت مکان فروخت ہو کر

لہ شرط افتراض ادا تھا حولان الحول دھونی ملکہ و تنمیه المال کالدر اھم والذاتین لہ عینہما للتمارۃ قلزم الزکوٰۃ کیفما مسکھما والذاتین علی ہماش رد التمار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۳) والاضحیٰ فی مضرب کل منہما و معمولہ و لو تباہا و حلہا مطلقا الخ ص ۳۴ عشر (ایضا باب زکوٰۃ المال ص ۳۴) ظہیر لہ و مصرف الزکوٰۃ الخ و هو فقیر ہو من لہ ادنی شیء ای دون نصف الخ و مسکین الخ و فی سبیل اللہ الخ و ابن السبیل الخ و الخ الخ علی ہماش رد التمار باب مصرف ص ۳۹) ظہیر لہ و لا من لکاة فی ثياب البدن الخ و اثاث المنزل و ددر السکنی و نحوھا و الذاتین علی ہماش رد التمار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۴) ظہیر۔

تقدیر روپیہ حاصل ہو گا تو بن جوامان حول اس پر زکوٰۃ لازم ہو جاوے گی۔ فقط۔

سوال (۱۹۰) جو روپیہ زمین آراضی میں مازکان آراضی کو دیا ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے

جواب :- اس روپے کی زکوٰۃ بن جوامان حول ہونے کے لئے واجب ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس روپے کی زکوٰۃ بن جوامان حول ہونے کے لئے واجب ہوگی یا نہیں۔

سوال (۱۹۱) جس عورت کے پاس سونپیر کا زیور تھا جب تک وہ صاحب مال ربی زکوٰۃ دیتی رہی اب وہ غریب ہو گئی مگر زیور کبھی نہ ہوا ہے آیا عورت مذکورہ کو زکوٰۃ دینا لازمی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر زیور اس کا بقید نصاب ہے تو اس کے ذمہ زیور کی زکوٰۃ دینا لازم ہے اور اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

سوال (۱۹۲) ایک شخص نے بغرض ضمانت ملازمت جو روپیہ ملازمت کی ضمانت کے لئے سرکار میں جمع کیا ہے اس پر زکوٰۃ ہوگی

سوال (۱۹۳) ایک شخص نے بغرض ضمانت ملازمت ملازمت کے لئے ایک سو روپیہ سرکار میں جمع کیا جب تک وہ ششمنہم لازم رہے گا اس وقت تک اس کو ضمانت واپس نہیں ملے گا جب پیش لے گا یا کسی وجہ سے برخاست ہو گا تب وہ روپیہ اس کو دیا جائے گا۔ اب اس روپے پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں

لے و شرط ای شرط اقتراض او ائما حولان انحول وهو فی منکھ و تنمیه المال کے

الدین احمد والد نانیر لجنہما للتجارة اصل الخلقۃ فتتوزم الزکاة کتبعما مکرمہما

ولو للفقۃ را یضا صیغۃ الظفر لے و لو کان الدین علی مقفۃ فوس الی منکھ لزوم زکوٰۃ

ما مضی را یضا صیغۃ الظفر لے واللزام فی مضر وب کل ما یما الی الذنب و الفضۃ

ومعولہ و لو متبرأ وحلیا مطلقا۔

الدین احمد علی ہ مشرود مختار ہا بے زکوٰۃ امان میں ہے

نصیر

اگر واجب ہے تو بعد واپسی کے یا ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

الجواب :- اس روپے کی زکوٰۃ بعد واپسی کے تمام گزشتہ سالوں کی ادا کرنا لازم ہے، اگر اس خیال سے کہ بعد واپسی کے بہت بیروں گزشتہ کی زکوٰۃ دینی پڑے گی اور رقم کثیر ہو جاوے گی، ہر سال موجودہ روپے کے ساتھ زکوٰۃ دے دیا کیے تو یہ بھی درست ہے۔ فقط۔

جواہرات کے زیورات میں زکوٰۃ نہیں | سوال (۱۹۳) جو زیور خالص جواہرات کا ہو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

ایسے طلائی زیورات کی زکوٰۃ | سوال (۱۹۴) جو زیور طلائی ہو اور اس میں جواہرات بھی جس میں جواہرات جڑے ہوں جڑے ہوں تو اس کی زکوٰۃ کس طریقہ سے ہونی چاہئے۔

اس زیور کی زکوٰۃ جس میں ایک حصہ | سوال (۱۹۵) جس زیور میں ایک حصہ چاندی اور دو حصہ جواہرات ہوں اس کی زکوٰۃ کس حساب سے ہوگی

الجواب :- (۱) رد مختار میں ہے لا ینہا من کوۃ فی الآلی و الجواہر دان سادت النفاۃ اتفاقا الا ان تكون للنجاسة الخ پس زیورات جواہرات کے تجارت کے لئے نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۲) اس زیور کی قیمت کر کے زکوٰۃ ادا کرے۔

(۳) اگر زکوٰۃ میں چاندی زیورے تو اس زیور کی چاندی کا اندازہ کر لے جبکہ رچاندی اس میں ہو اس کا چارہ حصہ زیور پر ہے۔ فقط۔

لے دکن الودیعة عند غیر معارفہ رد مختار) فلو عند معارفہ تجب الزکوۃ رد المختار
من باب الزکوۃ ص ۳۱۱ تفسیر الدار المختار علی ہاشم رد المختار کتاب الزکوۃ قبیل باب السائمتہ ص ۱۸۱ تفسیر
لے دکن الودیعة عند غیر معارفہ رد مختار) فلو عند معارفہ تجب الزکوۃ رد المختار کتاب الزکوۃ قبیل باب السائمتہ ص ۱۸۱ تفسیر
لے دکن الودیعة عند غیر معارفہ رد مختار) فلو عند معارفہ تجب الزکوۃ رد المختار کتاب الزکوۃ قبیل باب السائمتہ ص ۱۸۱ تفسیر

سونا چاندی کی قیمت نہ معلوم ہونے کی صورت میں
پیشتر کی قیمت سے زکوٰۃ نہ بجا سکتی ہے یا نہیں
سوال (۱۹۶) اگر قیمت سونے چاندی کی
جمع معلوم نہ ہو اندازہ کر کے دو چار مہینہ پیشتر کی
قیمت زمین میں رکھ کر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں۔

الجواب :- اصل تو یہی ہے کہ ادا کئے زکوٰۃ کے وقت جو قیمت ہو اس کی تعقیب
کر کے اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے۔ مگر چونکہ دو چار مہینہ میں کوئی مزید فرق نہیں ہوتا اس
وجہ سے اگر جانب احتیاط کو پیش نظر رکھ کر اس طریقہ سے زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا
ہو جائے گی۔ فقط۔

سوال (۱۹۷) اگر عورت کا زیدہ ہن ہے اس کی
زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے
عورت کا زیدہ ہن ہے اس کی
زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے
زیدہ خاوند۔

الجواب :- اس کی زکوٰۃ عورت کے ذمہ ہے۔ فقط۔

سوال (۱۹۸) تصادم ریل سے زید کا انتقال
ہو گیا۔ ریلوے کمپنی نے زید کی جان کے معاوضہ میں
اس کے والدین۔ بیوہ۔ اور تین منیم : بالغ بچوں جن میں دو لڑکیاں ۲۰ و ۳۰ سالہ اور ایک لڑکا
ڈیڑھ سالہ کی پرورش کے لئے تین ہزار روپے کے نوٹ دیئے اس شرط پر کہ سولہ ہزار
کے نوٹ ڈاکھانہ میں رکھ دیئے جائیں۔ دس سالہ کے بعد لڑکیوں کی شادی اور لڑکے کی
اعلیٰ تعلیم میں خرچ کئے جائیں جب تک بچوں کی پرورش و تقسیم کا خرچ مال کے حصہ کچھ ہزار
روپے میں سے جو بغرض حفاظت پر مرٹ آفس میں رکھ دیئے ہو کر رہے۔ اس صورت میں

لے و تغیر النقیمۃ یوم الوجوب و قازیم الاداء و فی السواثم یوم الاداء اجتمعوا و
الاعمال الخیر علی ہمیشہ و الخیر باب رکوة الغنم ص ۳۲ الخیر فی الزکوٰۃ واجبة علی حرم مسلم
عاقبت با لعم اذ املک نصابا منکاتامما جابہ کتاب الزکوٰۃ ص ۳۲۔ تغیر

بچوں اور بیوہ کی بقوم پر زکوٰۃ فرض ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- بچے جب تک نابالغ ہیں ان کے حصہ کے روپے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جیسا کہ در مختار میں ہے بشرط انراضها عقل و بلوغ الخ قال فی الشامی فلا تجب علی محنوں و صبی اچ اور بیوہ اور والدین کے حصہ میں جو روپیہ آیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور بچے جس وقت بالغ ہو جائیں تو ان کے حصے کے روپے پر بھی زکوٰۃ وقت بلوغ سے واجب ہو جائے گی۔ فقط۔

سوال (۱۹۹) جب کہ روپیہ اس قسم کے کاروبار میں لگا یا جائے کہ اس میں زیادہ تر مینا دروینا ہو ورنہ نقد یا مال تجارت کی صورت میں یا تیرہت تھوڑا حصہ اصل کاروبے یا اس پر پورا یا کسی حال میں دیگر رے تو زکوٰۃ کس رقم پر واجب الاذا رہوگی۔

سوال (۲۰۰) جب کہ جائیداد یا مکان ذاتی نہ ہو زیادہ تر اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے

سوال (۲۰۱) اگر گریہ کی زمینوں پر جائیداد بنائی جائے اور اس کی حیثیت یا قیمت اسی وقت تک ہو جب تک جائیداد اس زمین پر قائم ہے تو زکوٰۃ کس طرح ادا ہوگی۔

سوال (۲۰۲) جو روپیہ سرکاری کافندیوں یا اس قسم کے دوسرے کافذات پر لگایا جائے اس کے واپس ہونے کی مبالغہ یا تیرہت زیادہ ہو یا بچہ ہو بھی نہیں تو زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے۔

الجواب :- (۱) ختم سال پر دیکھا جاوے جس قدر مال تجارت و نقد روپیہ موجود ہو

۱۔ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲ غفرلہ دیکھئے رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲

اس سب کا حساب کہ کے زکوٰۃ ادا کی جائے اور جو رقم لوگوں کے ذمہ قرض میں ان کی زکوٰۃ بھی واجب ہے مگر ادا کرنا بوجہ وصول کے واجب ہوتا ہے۔ ایام گزشتہ کی زکوٰۃ بھی بوجہ وصول کے دینی لازم ہے۔

(۲) جائیداد کی قیمت پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی بلکہ کرایہ کی آمدنی پر جو نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس پر تنہا یا دیگر رقم موجودہ کے ساتھ سال پورا ہو جائے زکوٰۃ لازم ہوگی۔
(۳) اس کا جواب بھی دہی ہے جو عہدہ کا ہے۔ کرایہ کی آمدنی جو جمع ہو اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی حسب شرط مذکور عہدہ۔

(۴) یہ سوال تشریح طلب ہے۔ فقط۔

ڈاکٹرانہ میں جمع شدہ روپے کی زکوٰۃ | سوال (۲۰۳) جو روپیہ ڈاکٹرانہ میں تین سال سے جمع ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

بنک کے روپے کی زکوٰۃ | سوال (۲۰۴) جو روپیہ کسی بینک کو بطور قرض دیا گیا ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

گورنمنٹ کو حیر روپے قرض دیے گئے ہیں اس کی زکوٰۃ | سوال (۲۰۵) جو روپیہ گورنمنٹ کو قرض دیا گیا ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

لے و قیمت: العرض للتجارة تضم الى الثمنين لان الكل للتجارة وضعا و جملته (الدرمات)
على هامش: والمختار باب زكاة المال (۲۵) لے و لیکن الدین علی مشاء فی فوصل الی
منکہ لزم زکوٰۃ ما مضی. ایضا کتاب الزکوٰۃ (۲۶) ظفر لے و لزم حوۃ فی
شیاب البدن الخ و اثاث المنزل و دوا السکنی و نحوها و کذا الکتب و در مختار
قولہ و نحوها ای کشیاب البدن الغیر المحتاج الیہا و کالحوائت و العقارات
در المختار کتاب الزکوٰۃ (۲۷) ظفر لے فاذا كانت مائتین و حال علیہا الحول ففیہا خمسة
دواهم (ہا یہ باب زکوٰۃ المال (۲۸) ظفر۔

لین دین والے روپے کی زکوٰۃ | سوال (۲۰۶) جو روپیہ لین دین میں لگایا جاتا ہے اور قرض دیا جاتا ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- (۱ تا ۴) ان سب صورتوں میں زکوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ بعد وصول ہونے کے سین گزشتہ کی بھی زکوٰۃ دینی واجب ہوگی۔ فقط

زیور کی زکوٰۃ ہر سال | سوال (۲۰۷) زیور میں ہر سال زکوٰۃ دینا چاہئے یا ایک دفعہ۔

الجواب :- زیور کی زکوٰۃ ہر سال دینا چاہئے۔

زیور کی زکوٰۃ | سوال (۲۰۸) میرے پاس زیور ہے جو ۵۳ روپے کی مالیت ہے اور یہ اندازہ کافی سے بہت زیادہ کیا گیا ہے۔ بازار کی قیمت سے زیادہ قیمت لگائی ہے اس پر دو سال گزرنے میں جس کی زکوٰۃ میں نے پانچ روپے دیدیے ہیں اور میرے پاس ساٹھ روپے موجود ہیں، اس پر جب سال گزرنے کی زکوٰۃ آوے گی یا کیا؟ اور جو روپیہ قرض میں ہے اس پر طیغہ سال گزرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب :- زیور کی زکوٰۃ جو پانچ روپے نکالتے یہ بھٹیک سے کچھ زیادہ ہی ہے یہ بہت اچھا ہے۔ ساٹھ روپے جو نقد موجود ہیں اس کی زکوٰۃ بھی لازم ہے۔ اس پر طیغہ سال گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زیور پر ہر چوب سال گزرا اس وقت اس کی زکوٰۃ بھی لازم

لہ دنی مقربہ تخب مطلقا سواء كان مليها او محسرا او مفلسا كذا في الكافي (عالمگیری مصری کتاب الزکوٰۃ باب اول ص ۱۶۴) و لو كان الدين على سقر ملئ الو قمل الى ملكه لزوم زکوٰۃ ما مضى (الدر المختار علی بائشرد القمار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳) ظفیر لہ و لہ فاذا كانت مائتین و حال علیہا الحول ففيها خمسة دس اھم (بدایہ ص ۱۶۴) ظفیر۔

ہوگی۔ اسی طرح جو روپیہ زخم ہے اس پر بھی علیحدہ سال گزرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر زکوٰۃ اس کی بن و وصول ہونے کے واجب الادا ہوتی ہے قبل از وصول دمی جاوے تو اور بھی اچھا ہے۔

دوسو درہم کتنے روپے ہوتے ہیں | سوال (۲۰۹) دوسو درہم شرعی چند روپیہ؟۔

الجواب :- دوسو درہم شرعی پنجاہ دود نصف تولہ بوزن سیعی باشد پس یک درہم شرعی بوزن سیع سہ ماشرہ واحدہ رقی باشد اگر کسر رقی را ساقط کنند دسہ ماشرہ گیرند پنجاہ روپیہ لی باشد بنابر اعلیہ بعضے حضرات کسر را انداختہ اند و پنجاہ روپیہ را نصاب فرمودہ اند (اسی حساب در ۱۳۲۸ بود و در اں زماں سیم ارزاں بودہ دریں زماں کہ سیم سہ روپیہ تولہ است نصاب یکصد و پنجاہ مہفت نصف روپیہ باشد خاتمہ ابن است کہ مادرین سیم است۔ واللہ اعلم۔ ظفیر)

پیسوں اور اکنبوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۲۱۰) کسی شخص کے پاس پچاس روپے کے پیسے اور پچاس روپے کی اکنبیاں ہیں حالانکہ وہ خریش کے لئے ہیں اور حیرلان حول اس پر ہو گیا ہے تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہ؟

الجواب :- پیسے اور اکنبیاں جو تجارت کی نہیں ہیں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے (اگر یہ کسی صاحب نصاب کے پاس ہوں گی تو اس کی زکوٰۃ بھی اس پر حیرلان حول کے بعد ضروری ہوگی۔ ظفیر)

چاندی اور تھپڑ کی تو زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے | سوال (۲۱۱) زید نے اپنی کچھ حقیقت باس شرط فروخت کی کہ اس کا زرشن بدفعات ادا کیا جاوے اور زرشن اور اس کی ادائیگی کے زمانہ کا تعین ہو چکا ہے۔ بیع جائز ہو چکی لیکن چونکہ حقیقت مال ایسی ہے جس پر نصاب نہیں اور

سنہ و لوکان الدین علی مقرر ملٹی (الی قولہ) فوصل الی ملکہ لازم من کوٰۃ ما مضمی۔

(الدر المختار علی ہامش رد المحتار ج ۱۲) ظفیر۔

اور اس کا بیل ایسا ہے جس پر نصاب ہے تو اس صورت میں زر شن مقبولہ فریقین پر نصاب ہوگا یا رقمات مقررہ پر جو بائع کو ملے اور جس قدر ملے اس کے واسطے سال کا گزیرا ضروری ہے یا تاریخ جمع سے حساب لگا کر ادا کرنا ہوگا۔

الجواب :- جس وقت جس قدر حصہ شن کا وصول ہوگا اسی وقت سے اس کا سال لگایا جاوے گا۔ ہر سال بھر کے ادائے زکوٰۃ واجب ہوگی اور بعض روایات میں بقدر وصول مقدار نصاب زکوٰۃ لازم ہوگی اور اسی کی ظاہر الروایت اور متقی بہ قرار دیا گیا ہے اور بعض روایات میں قول اول کی تصحیح کی گئی ہے دھوالا قیس کذا فی الشافعی۔

کتنی مالیت کے زیور میں زکوٰۃ ہے | سوال (۲۱۲) کس قدر مالیت کے زیور طلائی خواہ نقری پر زکوٰۃ واجب ہے اور کس قدر مالیت سے وہ صاحب نصاب ہوگا۔

الجواب :- زیور چاندی کا ساڑھے باون تولہ اور زیور سونے کا ساڑھے ست تولہ جس کے پاس ہو وہ صاحب نصاب ہے اور زکوٰۃ اس پر واجب ہے۔ فقط۔

باندہ بغیرہ کی صورتوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۲۱۳) زید کے پاس اپنے حوائج ضروریہ کے علاوہ بطور پس انداز ایسا روپیہ بھی ہے جس کی بابت زکوٰۃ دینا فرض ہے لیکن جبکہ زید اس روپے کو بیکر کے پاس امانت رکھ دے اور یا زید نے بجائے نقد روپے کے یا سونے چاندی کے کرنسی نوٹ بیکر اپنے پاس رکھے ہیں یا زید نے اُس روپے کے باندہ خریدیے

لے فقہ بنی کا تھا اذا تم نصابا وحال علی الحول لکن لا فوس ابل عند قبض امر بمین درهما من الدین النقوی کقرض و بدل مال تجارة الخ (رد المحتار) والحاصل ان بنی الاختلاف فی الدین المتوسط علی انه هل یكون مال من کوٰۃ بعد القبض او قبله فعلى الاول لا ید من مضی حول بعد قبض النصاب و علی الثانی ابتداء الحول من وقت البیع الخ (رد المحتار) باب زکوٰۃ المال) ظفر۔ لیس فیما دون مائتی درہم صدقۃ الخ و لیس فیما دون عشرين مثقالا من ذهب صدقة (ہایہ زکوٰۃ المال) ظفر

ہوں، جو ایک قسم کا کاغذ قرضہ ہے۔ یا زید نے وہ روپیہ کسی کو قرض بلا سود یا سود سے دیا ہے اور یا زید نے اس روپے کو بینک میں جمع کیا ہے یا پڑا میدی نوٹ خریدے میں اور یا اس روپیہ سے کاغذات ریلوے شیر خر خرید لئے ہیں اور یا وہ روپیہ کسی تجارت میں لگا یا ہے۔ مذکورہ بالا آٹھ صورتوں میں بھی زکوٰۃ واجب الادا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان سب صورتوں میں زکوٰۃ واجب الادا ہے لیکن قرض دینے کی صورت میں بی وصول کے گزشتہ زمانہ کی زکوٰۃ بھی لازم ہوتی ہے دلیکان الدین علی مقرر الخ فیصل الی ملکہ لزوم زکوٰۃ ما مضی الخ۔ در مختار۔

سوال (۲۱۴) زید نے کچھ روپیہ اپنے باپ عمر کو اس طرح دیا کہ موضع ملازمت میں ہمیشہ بطور خرچ مایوار کے اپنے باپ کو دیتا رہا اور اس کے پاس بھیجتا رہا۔ عمر نے وہ تمام روپیہ خرچ نہیں کیا بلکہ تعویذ خرچ کیا اور زیادہ باقی رکھا حتیٰ کہ اسکی مقدار زیادہ ہو گئی اور یہ روپیہ عمر نے اس خیال سے بچا یا کہ زید کے کام آدے گا۔ زید کو حبت معلوم ہوا تو اس نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ کو اس روپے کی زکوٰۃ دینی چاہئے، عمر نے کہا یہ روپیہ تمہارا ہے میرا نہیں ہے، میں اس کی زکوٰۃ نہ دوں گا۔ سوال یہ ہے کہ زید پر اس روپے کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر زید ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب :- زید نے جو روپیہ ملازمتی خرچہ کے طور سے اپنے باپ عمر کو دیا اور اس کے پاس بھیجا، عمر اس کا مالک ہو گیا۔ پھر جو کچھ روپیہ عمر نے بچا یا اگرچہ اس خیال سے بچا یا کہ یہ روپیہ زید کے کام آوے گا اس کا مالک عمر ہے اور بقہ نصاب ہو جانے پر سال بھر کے بعد اس کی زکوٰۃ عمر پر واجب ہے۔ لیکن اگر زید عمر کی طرف سے عمر کی اجازت سے زکوٰۃ گزشتہ زمانہ کی ادا کرے تو درست ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زید کو چاہئے

لے الدہ المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲ طغیر۔

کہ عمر کو اطلاع کر دے کہ میں زکوٰۃ اس روپے کی روانہ گذشتہ کی ادا کرتا ہوں اور آئندہ بھی ادا کرتا رہوں گا آپ مجھے کو اجازت دیجئے۔۔۔ فی الشامی قال فی التمارغانیہ الا اذا وجد الاذن اذا جاز انما لکان ای اجازہ قبل الدفع الی الفقیر (الشامی ص ۱۲۷)
وقال فی الدر المختار لان المعتبر بنية الاصل (ص ۱۲۷)۔ علی ہاشم رد المحتار

کھیتی کی آمدنی پر زکوٰۃ جو مختلف طور پر آتی ہے | سوال (۲۱۵) زید گہست آدمی ہے۔ کھیتی کرستی کا کاروبار کرتا ہے لہذا کھیتی کرتی کے ذریعہ سے مثلاً دو سو روپے آمدنی ہوئی ہم نے برس گزرنے سے زکوٰۃ مال مذکور کی ادا کر دی۔ اب پھر برس گزرنے نہیں پایا کہ اور روپیہ کھیتی کرستی کے ذریعہ سے آیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ نئے مال پر سال گزرنے سے زکوٰۃ واجب ہوگی یا اگلے سال میں شریک کر کے زکوٰۃ سب کی ادا کی جائے گی۔ لہذا مال مستفاد پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ عام سال مستفاد پر زکوٰۃ واجب ہے یا کسی خاص سال پر؟

الجواب :- جو روپیہ سال کے اندر زیادہ ہوا اول پہلے سے دو سو روپے مثلاً موجود تھے، درمیان سال کے اور روپیہ کھیتی کے ذریعہ سے حاصل ہوا تو سال اس کا وہی معتبر ہوگا جو اصل دو سو روپے کا ہے۔ الغرض جس وقت پہلے روپے کا سال پورا ہو جائے تمام مال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ مال مستفاد کے لئے جدید سال کی ضرورت نہیں۔ کما فی الدر المختار والمستفادہ لوجوبہ ادا سات وسط الحول بضم الی جنسہ فی زکیہ بخول الاصل نقطۃ جمع شہ روپے کی زکوٰۃ | سوال (۲۱۶) ایک شخص نے آٹھ سال تک آٹھ سو روپے جمع کئے۔ ہر سال سو روپے بڑھتے تھے اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی صرف نو سو روپے ادا کئے ہیں اور آٹھ سال کے ختم پر سب روپیہ خرچ ہو گیا۔ اس صورت میں وہ کس طریقہ سے اور کس قدر روپیہ زکوٰۃ کا ادا کرے؟

الجواب :- اس مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ اس کے ذمہ سالہائے گذشتہ کی زکوٰۃ

لازم ہے، اور یہ فرض اللہ کا ہے جس وقت روزیہ ہو، ایک دفعہ یا چند دفعہ کر کے اس کو پستے کر دے سال اول میں یک سال دوم میں دو سال سوم میں تین سال چہارم میں چار سال پنجم میں پانچ سال ششم میں چھ سال ہفتم میں سب سے زیادہ دفعہ کر کے اس کے ذمہ ہوئے، اس میں سے لے کر روپیہ وضع کر کے باقی لے لے روپے ہوئے خواہ بست درج یا ایک بار ادا کر لے۔ فقہا

لہذا افتراءہا عمری علی التراخی و صحیحہ الباقانی و قیل فی سری ای واجب علی القوم و علیہ الفتویٰ فیہا شتم بتاخیہا بلا عنہما (در مختار) قولہ عمری قال فی البدائع و علیہ عامۃ المشائخ ای فی ای وقت ادنیٰ یکون مردیاً للواجب و یتعین ذلک الوقت للوجوب و اذالہ یؤدیٰ الی آخر عمرہ یتضمن علیہ الوجوب حتی لو لم یؤدیٰ حتی مات یا شتم (در المختار کتاب الزکاة) ص ۱۶۱ ۱۲ ظفر

پانچواں باب سامان تجارت کی زکوٰۃ

پنہاری کی دکان کی زکوٰۃ | سوال (۲۱۷) زید پنہارہ کی دکان کرتا ہے اس میں چونکہ
انداز ادا دست ہے یا نہیں | سیکڑوں سودا ہوتا ہے اس وجہ سے اخیر سال میں وزن نہیں
کر سکتا، اندازہ سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اندازہ کرنے میں حتی الوسع یہ لحاظ رکھئے کہ کچھ زیادہ اندازہ لگایا جائے
تاکہ زکوٰۃ میں کمی نہ رہے کیونکہ درحقیقت اگر اندازہ کم ہوا تو اس قدر زکوٰۃ ذمہ پر
واجب رہے گی۔

کمپنی کے حصص خریداری میں جو رقم لگائی | سوال (۲۱۸) زید نے ایک کمپنی کے پنہارے حصے
اس پر زکوٰۃ ہے یا صرف اسکے منافع پر | پانچہزار کے خریدے اس میں جو کچھ نفع ہوتا ہے وہ
سالانہ تقسیم ہو کر حصہ داروں کو ملتا ہے، زید کو بھی پانچ سو روپے ملے۔ آیا زید کے ذمہ پانچہزار
کی زکوٰۃ دینا لازم ہے، یا منافع سالانہ کی رقم پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔

الجواب :- زید کو اس رقم پانچہزار کی زکوٰۃ بھی دینی لازم اور فرض ہے۔ کذا فی الدر المنثور۔
سنة الزکوٰۃ واجبة فی عروض التجارة کاملة ما كانت اذا بلغت قیمتها نصاباً من
النسيق والذهب والعماليق۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ثالث فصل دوم ص ۱۶۷ ظہیر۔

کذا فی الدر المنثور والذی لا یندر لیس فیہما للتجارة باصل الخلقة فتلتزم الزکوٰۃ کیفما اسکھا
(الدر المنثور علی مشرقات ص ۱۳۲) ظہیر

اگر زکوٰۃ متفرق طور پر دیتا ہے تو کیا کم ہے | سوال (۲۱۹) | زید نے چار ہزار روپیہ تجارت میں لگایا اب اس کے پاس پانچ ہزار ہو گئے، اس نے زکوٰۃ نکالنے کا یہ طریقہ کیا ہے ۴۸۸۸ روزانہ نکالتا ہے اور مساکین کو تھوڑا بہت دیا کرتا ہے۔ بعد ختم سال حساب کر کے کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ طریقہ زکوٰۃ نکالنے کا شرعاً درست ہے اور زکوٰۃ اس سے ادا ہوتا ہے۔ فقط۔

آٹھ سو سے جو تجارت کی ہے | ۲۲۰ | زید نے گیارہ سو روپے لیکر قرض تجارت شروع کیا اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | کی ذاتی سرمایہ کچھ نہیں تھا، تو کیا زید پر زکوٰۃ لازم ہے۔

الجواب :- ابھی کچھ زکوٰۃ اس پر لازم نہ ہوگی۔ جب گیارہ سو سے زیادہ بقدر نصاب اس کے پاس حاصل ہو جائے اس وقت زاید کی زکوٰۃ دیوئے۔ فقط۔

سوداگر کے پاس جو مال موجود ہے اس کی | سوال (۲۲۱) | سوداگر کے پاس مال موجود ہو | قیمت خریداری کا اعتبار ہوگا یا سودہ بھاد کا | اب زکوٰۃ دینا چاہتا ہے سال بھر کے بعد۔ تو اس مال کی قیمت خرید کا اعتبار ہوگا یا بازار کے بھاد کا لحاظ ہوگا۔

الجواب :- مال تجارت کی جو قیمت بازار میں بوقت زکوٰۃ دینے کے ہے اسی قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کی جاوے، خواہ قیمت خرید سے زیادہ ہو یا کم۔

دواخانہ کی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے | سوال (۲۲۲) | زید دواخانہ یونانی کی دوکان کرتا

لہ دشرط صحۃ الادا ثمانیۃ مقارنۃ لہ ای لاداء دلوکانت المقارنۃ بوزل ما وجب کله اذ بعضہ الدار المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۳۳۱ (ظہیر لہ فلا زکوٰۃ علی مکاتب الخدم دیون للعبد بقدر مدینہ فیہ کی الزائد ان بلغ نصاباً (ایضاً کتاب الزکوٰۃ ص ۳۳۱) ظہیر لہ صحت اعتبار قیمتہ یوم الوجوب دقالات یوم الاداء الخ ویقوم فی البلد الذی المال فیہ (رد مختار) دنی المحیط بقتب یوم الاداء بالاجماع دھوالاصح رد المحتار باب زکوٰۃ الخ ص ۳۳۱ ظہیر

جس میں ہزار ہا دوائیں ہیں جو کہ زرخشی میں ماشہ دو ماشہ نکلتی ہیں جس کا باقاعدہ حساب رہنما شکل ہے، ان دواؤں کی زکوٰۃ کس طرح دینی چاہئے۔ اگر علیہ علیہ وزن کر کے قیمت لگائی جائے تو ایک مدت چاہئے۔

الجواب :- حساب کرنا تو زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے مگر تمام ادویہ کو علیہ علیہ وزن کرنا اور قیمت لگانا دشوار ہے تو ایسا کیا جائے کہ سالانہ موجود میں سے جس قدر زرخشی کی میزان ہو اس کو منہا کیا جاوے۔ الغرض انارازہ کر لینا مال موجودہ کا ضروریات میں سے ہے۔ فقط۔

سوال (۲۲۳) جو روپیہ تجارت میں لگایا جاوے اس پر زکوٰۃ کی رقم کی زکوٰۃ جس سے زمین خریدی اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- جو روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے اور سامان تجارت اس سے خریدا گیا ہے اس تمام پر زکوٰۃ واجب ہے جب کہ وہ نصاب کو پہنچ جاوے اور سال گزر جاوے کذا فی مائتہ کتاب الفقہ۔ اور زمین و مکان بھی اگر تجارت کے لئے خریدا جاوے مثلاً زمین و مکان کرایہ پر دیا جاوے اس کے کرایہ کی آمدنی پر بھی پورا ہونے نصاب کے زکوٰۃ ہے اور تفصیل ان مسائل کی کتب فقہ میں ہے۔ فقط۔

تے کشین کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۲۲۴) ایک شخص نے آٹا پیسنے کی مشین لگائی ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

۱۔ دینی عرض تجارتی قیمتہ نصاب الی من ذہب و فضة مضروبة الی مقوما باحدھا الی
ما بہ عتس (الدر النجاشی) بالمشرد المتار باب زکوٰۃ المال ۳۲ و ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
مکاتب الی واثات المنزل و دوسرے السکنی و غوہا (در مختار) ای کتاب البدن النجاشی المتناج
الجماد کا لموا بیت و العقائم ات (در المختار کتاب الزکوٰۃ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

الجواب :- اس شین کی قیمت پر زکوٰۃ ملے۔ فقط۔

کتاب کی زکوٰۃ لاگت پر ہے یا موجودہ قیمت | سوال (۲۲۵) کتاب مرقات الصرف
پر اور زکوٰۃ میں کتنا ہیں نکالنا کیسا ہے | کی چھپائی میں مبلغ مائتہ روپے لاگت آئی
ہے۔ منافع لگا کر قیمت رکھی گئی ہے وہ بھی تاجرانہ ۴ جز تاجرانہ ۲۔ اب میرا حسابی سال ختم
ہو گیا۔ زکوٰۃ اصل لاگت پر دی جائے یا زائد نفع سمیت رقم پر نبھے وثوق نہیں کہ حاصل
کیا اور کب ہو گا۔ نیز یہی کتاب مستحقین کو بھر زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- کتاب مذکور کی چھپائی میں جو مائتہ صرف ہو ا ختم سال پر آپ کو
اسی قدر روپے کی زکوٰۃ دینی لازم ہے اور زکوٰۃ میں آپ کتاب مذکور بھی دے سکتے ہیں۔ کتاب
کی قیمت وہی لگائی جائے جو لاگت ہے۔ فقط۔

خریداروں کے ذمہ جو رقم ہے | سوال (۲۲۶) تاجروں کو تجارت میں سال کے بعد
اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | مال بہا جن کا منہا کر کے باقی روپیہ جو منافع کا زیادہ ہوتا ہے
اور وہ اکثر خریداروں کے ذمہ باقی رہا کرتا ہے اس روپے میں بھی زکوٰۃ ہوگی یا نہیں
اگر زکوٰۃ کا روپیہ علیٰ یہ نہ نکالا جاوے اور جملہ مال میں سے کبھی کبھی روپیہ دو روپیہ
کہ کے سال بھر میں زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- جو روپیہ فرض میں ہے اس کی زکوٰۃ واجب ہے ادا دائے زکوٰۃ

لہ خاکسار کے نزدیک اس شین کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے، و نواشتی قد و مرا من
مصرفہ یسکھا و لا حبرھا لا تحب فیہا الزکوٰۃ کما راجع فی بیوت، لیسۃ کذا
فی فتاویٰ قاضی خان دکن الٹ العظام، و نواشتی القوری و اشتی جوائق
لیو حیرا من الناس فلا زکوٰۃ فیہا لاسہ، شترھا للقلۃ لا للمبايعۃ کذا فی محیط السرا
روایتی مصری، فعل ثانی فی المسرد من ۱۶۸ / ظفر

بعد وصول لازم ہوتی ہے۔ درمختار۔ اور اگر زکوٰۃ کا روپیہ برنیت زکوٰۃ علیہ نہیں نکالا گیا تھا تو جس وقت روپیہ دور روپیہ کسی کو دے اس وقت نیت زکوٰۃ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ درمختار۔

سوال (۲۲۷) ایک تاجر تقریباً دس ہزار روپے جس تاجر کے پاس نقد بھی ہو، مال بھی ہو اور بقایا بھی، وہ کس طرح زکوٰۃ ادا کرے نقد تحویل میں رکھتا ہے اور تقریباً پانچ ہزار کا مال تیار رکھتا ہے اور اس مال میں سے اکثر مال تبدیل ہوتا جاتا ہے اور تقریباً دو ہزار کا مال کارخانہ پر مکمل رکھتا ہے اور تقریباً پانچ ہزار روپے لوگوں کے ذمہ بقایا ہے جو تہذیب و قبول ہوتا ہے۔ لہذا شرماء صرف نقد تحویل کی جگہ میں موجود ہے زکوٰۃ دیوے یا مال اور بقایا کی بھی۔

الجواب :- نقد اور مال تجارت موجودہ اس روپے کی جو لوگوں کے ذمہ ہے سب کی زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ البتہ جو روپیہ لوگوں کے ذمہ ہے اس کی زکوٰۃ بعد وصول کے گزشتہ سال کی بھی لازم ہوتی ہے۔ مثلاً اگر قرض دو برس کے بعد وصول ہوا تو بعد وصول کے دونوں سال کی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ پس اگر قبل از وصول بھی دیدے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ بہر حال زکوٰۃ سب کی لازم ہے خواہ نقد ہو خواہ مال تیار شدہ یا غیر تیار شدہ اور خواہ لوگوں کے ذمہ قرض ہو، اور جو قرض اپنے ذمہ ہو اس کو منہا کر لیا جاوے گا۔ فقط

لے و شرط صحة ادائمانية مقارنته لای لاداء دلکانت المقارنته حکماً
کما لودفع بلائیه شتم نوری : المال قائم فی ید الفقیر الخ جاسن (الدلمختار علی ما مشرد المختار
کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۱) فقیر لے و شرط ای شرط افتراض ادائمان حولان المحول وهو فی ملک
وتمتیه المال کالدراهم والدنانیر لئینهما للتجارة باصل الخلقة فتلزم الذخيرة
کیف ما مسکد اولی للنفقة الذونیه التجارة فی العروض اما صیغ الخ ادلاله الدلت
علی ما مشرد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۱) فلا من کوٰۃ علی مکاتب الخ و مدیون (بقیه ما مشرد ص ۱۳۵)

جس مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے اس کی زکوٰۃ | سوال (۲۲۷) جس مال کی قیمت بدلتی رہے
یا بسا اوقات قیمت خرید سے بھی کم ہو جاوے اور مال فروخت ہونے کی کوئی صورت
نہ ہو کیونکہ اس کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

الجواب :- جس وقت پورا سال مال تجارت پر ہو جاوے تو جو قیمت اس مال
کی اس وقت ہو اس کا حساب کر کے چالیسواں دیوے خواہ نقد سے یا اس مال موجود
میں لے۔ فقط۔

تجارت میں جو نفع ہوا اور جو خرچ ہوا | سوال (۲۲۸) ایک سو ڈیڑھ ہزار روپے سے
سب کی زکوٰۃ دے یا کیا کرے | تجارت شروع کرتا ہے اور سال بھر کے بعد جب
حساب کرتا ہے تو اس کے پاس ڈیڑھ ہزار روپے کا مال موجود ہے اور سال بھر تک وہ
اس میں سے اپنا خرچ بھی ساتھ ساتھ کرتا رہا ہے تو کیا اس کو اب زکوٰۃ بموجب حکم شریعت
سال بھر کا خرچ نکال کر دینی چاہئے یا کہ ڈیڑھ ہزار کی پوری بغیر نکالے خرچ سال آمد
ادا کرنی چاہئے۔

الجواب :- اب اس کو ڈیڑھ ہزار کی زکوٰۃ ادا کرنی لازم ہے کہ فی الدر المختار
تجارتی کمپنی کے حصص خریدے اور حصص کی قیمت مختلف | سوال (۲۲۹) ایک شخص نے تجارتی
دقتوں میں مختلف رہی تو کس کا اعتبار ہو گا | کمپنی کے حصص خریدے۔ جب کمپنی شروع

ہوئی تھی اس وقت ایک حصہ پانچ سو روپے کا تھا اور جس وقت اس نے حصے خریدے اس وقت
ایک حصہ کی قیمت ایک ہزار تھی اور اس وقت ایک حصہ کی قیمت پانچ سو روپے تھی تو یہ شخص کس قدر

لے: تستبر القیمۃ یوم الوجوب: قال یم الاداء اجماعا ویقوم فی البلد الذی
المال فیہ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ النعم ص ۳۱) ظفر۔

لے: ومن کان له نصاب فاستغاد فی اثناء الحول من جنسہ ضمہ الیہ و من کان
بہ (لایزال کتاب الزکاۃ فصل فی الحیل ص ۱۴۵) ظفر۔

زکوٰۃ دیوے۔

سوال (۲۳۰) ایک شخص کپڑے کی تجارت کرتا ہے پانچ ہزار کا مال ہے جو اس کے پاس ہے۔ اس نے

جس تاجر کے روپے کی مختلف ذمیت ہو وہ کیسے زکوٰۃ ادا کرے

جو ادھار بیچا ہے اس میں سے پانچ ہزار کے آنے کی توقع یقینی ہے اور تین ہزار کے وصول ہونے میں شک ہے اور ایک ہزار کے وصول ہونے کی بالکل امیہ نہیں۔ اور یہ شخص چار ہزار کا مقروض ہے، اس صورت میں کس قدر رقم کی زکوٰۃ دینی چاہئے۔

سوال (۲۳۱) سرکار تجارت کے منافع پر اور مکانات کے کرایہ پر ٹیکس لیتی ہے، یہ زکوٰۃ میں محسوب ہو سکتا ہے

سرکار جو ٹیکس لیتی ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب ہو گا یا نہیں

یا نہیں۔

ال جواب :- (۱) جو قیمت اس وقت ہے یعنی پانچ سو روپے کی زکوٰۃ دیوے (۲) جس قدر مال و نقد موجود ہے اس کی زکوٰۃ اس وقت ادا کرے اور جو مال ابھاؤ و خست ہوا ہے اور قیمت اس کی یوگوار کے ذمہ قرض ہے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا وصول ہونے پر واجب ہوگی۔ جس قدر وصول ہوتا رہے اس کی زکوٰۃ دیتا رہے اور جس قدر اس کے ذمہ قرض ہی اس کو مال موجودہ میں سے منہا کرے باقی کی زکوٰۃ ادا کرے۔

لہ و تعتبر القيمة يوم الوجوب و قال يوم الاداء و يقوم في البلد الذي المال فيه
الدرا المختار على ما مشرد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۳۳ ظفیر لہ و لو كان الدين على منقرض
فوصل الى ملكه لزم من زکوٰۃ ما مضى (الدرا المختار على ما مشرد المختار کتاب زکوٰۃ ص ۳۳) فتجب
من كانت اذا اتم نصاباً و حال المحول لكن لا فوراً بل عند قبض امر بعين درهما من
الدين القوي كقرض و بدل مال تجارة فكلما قبض امر بعين درهما يلزمه
درهم (ايضاً باب زکوٰۃ المال ص ۳۳ و ص ۳۴) ظفیر لہ فلا من زکوٰۃ على مكاتب المدد
للعهد بقدر دينه فيزكى الزائد ان بلغ نصاباً و ايضاً کتاب الزکوٰۃ ص ۳۷ ظفیر۔

(۳) ٹیکس میں جو کچھ روپیہ دیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب نہیں ہو سکتا، زکوٰۃ علیحدہ ادا کرنی چاہئے۔ فقط

تجارت کے لئے چاول بیو تو اسکی زکوٰۃ کیسے نکالی جائے

سوال (۲۳۲) ایک شخص کے پاس سال بھر سے تجارت کے واسطے چاول رکھے ہیں تو زکوٰۃ کیسے نکالے۔

الجواب :- قیمت چاول کی کہے روپے سے زکوٰۃ ادا کر دیوے۔ فقط۔

تجاری مال بیوپاری کے حوالے کرتے ہیں اسکی زکوٰۃ

سوال (۲۳۳) اکثر تجارتی بیوپاری مال بیوپاریوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور اس کی قیمت کا ادا ہونا ان تو یہ سے مستثنیٰ بھی ہے ایسی صورت میں قیمت معہرو نصاب زکوٰۃ میں محسوب ہوگی یا نہ۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آج ناجیروں کے پاس مال آیا اور کل بیوپاری بطور قرض کے اٹھالے گئے۔

الجواب :- اس مال کی زکوٰۃ واجب ہے مگر بعد وصول ہونے کے ادا کرنا زکوٰۃ کا واجب ہوتا ہے اور گزشتہ زمانہ کا بھی لحاظ زکوٰۃ میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کئی برس میں وہ روپیہ وصول ہو تو سنین ماضیہ کی زکوٰۃ بھی ادا کرنا لازم ہے۔ فقط۔

تجارت میں سال کے اندر مختلف اوقات میں

سوال (۲۳۴) زیادہ کچھ رقم عسکر کی جو نفع ہوتا ہے کیا سب کی زکوٰۃ دی جائے گی

تجارت کے واسطے دی اور عمر نے اس رقم سے تجارت شروع کی، سال ختم ہونے سے معلوم ہوا کہ اس میں منافع ہوا، تو اصل رقم

لہ اخذ البعۃ والاسلاطین المجائرة زکوٰۃ الخ لا اعادة علی امر یا بما انصرف الماحوذ فی محله الا فی ذلک وان لا یصرف فیہ تعلیم فیما بینہم و بین اللہ (در مختار)

و یظہر لی ان اهل الحرب لی غلبہ علی بلادنا کذا لک لتعلیلہم (شامی باب زکوٰۃ النعم ص ۳۲)

۲۱ فقیہ زکوٰۃ اذا اتم نصابا وحال المحول لکن لا فوراً بل عند قبض امر بعین درہما من الدین القوی لقرض و بدل مال تجارة فکلما قبض امر بعین ھما یلزمہ درہم (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۲ و ص ۳۲ الطیفر)

کی زکوٰۃ کے علاوہ منافع کی رقم جو کہ ایک سال میں روزانہ تھوڑی تھوڑی جمع ہوئی ہے۔ اس رقم پر پہلے سال میں زکوٰۃ دینی لازم ہے یا نہ۔

ال جواب :- مسئلہ یہ ہے کہ مال مستفاد پر اصل کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جبکہ نصاب پہلے سے موجود ہو تو اس پر جو کچھ نفع ہو گا ختم سال پر اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہوگی۔ لیکن جس کا اصل روپیہ ہے اس پر اس کے حصہ منافع کی زکوٰۃ بھی لازم ہوگی اور عمر جس کا محض نفع میں حصہ ہے اور اصل روپیہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے تو اس کے ذمہ منافع کی زکوٰۃ جب کہ وہ نفع بقدر نصاب ہو بن جولان جول کے لازم ہوگی۔ فقط۔

سوال (۲۳۵) زید کی دکان جب سے قائم ہوئی جس دکان کا صاحب نہیں ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے؟
جس سے اس کی مالیت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ایسی حالت میں زکوٰۃ ادا کرنے کی کوئی صورت اختیار کرے بنین ماضیہ کی زکوٰۃ جو اس نے ادا نہیں کی اس کا کیا حکم ہے۔

ال جواب :- حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے اور بنین ماضیہ کی بھی زکوٰۃ لوا کر دے۔
سوال (۲۳۶) عطار خانہ کی دکان ہے، ہزاروں ادویہ ہیں اور بساط خانہ اور جوتے وغیرہ ہیں اگر تخمیناً قیمت لگائی جائے اور زائما کر کے لگائی جائے تو

لہ والمستفاد ولو بهبة اداسات وسط الحول يضم الى نصاب من جنسه بحول الاصل (در مختار) قوله اداسات ادخل فيه المفاد بشراء ادميات او دصية وما كان حاصله من الاصل كالاولاد والرجح الخ قوله يضم الى نصاب الخ واششاس الى انه لا بد من بقاء الاصل حتى يوضع استئناف للمستفاد حولا من ذلك ملكه (رد المحتار باب زكاة الغنم ص ۳۱) ظہیر

۲۰ فی عرض تجارتیہ قیمتہ نصاب الخ من ذهب ومن فضه الخ مر بعشر (رد المحتار علی ہاشم زائد المختار باب زكاة المال ص ۳۱) ظہیر۔

تو خلاف شرع ہو گا یا کیا۔ فرض تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہے کسی کے ذمہ ۴ یا ۸ کسی کے ذمہ پانچ روپے۔ بہت سے لوگ نادہن میں جن سے امید وصولیابی نہیں ہے، اس طرح پر سود و سود روپے سو پچاس آدمی کے ذمہ ہیں۔ کسی کو چار نہیں ہوئے کسی کو آٹھ کسی کو دس اگر کسی سے دو برس کے یا تین برس کے بعد وصول ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- ادویہ اور سامان بساط خانہ کی وہ قیمت لگائی جائے گی جو اس وقت بازار میں ان کی قیمت ہے۔ اسی قیمت پر زکوٰۃ دی جاوے گی۔ اور فرض کی زکوٰۃ بعد وصول کے واجب الادا ہوتی ہے۔ پس آخر سال تک جس قدر رقم وصول ہو کر شامل رقم موجودہ و مال موجودہ ہو جاوے اس سب کی زکوٰۃ ادا کرے اسی طرح جو اس کے بعد وصول ہوتا رہے اس کو سال آئندہ کے حساب میں شامل کرے۔ فقط۔

اسباب تجارت کی قیمت میں | سوال (۲۳۷) اسباب تجارت پر زکوٰۃ دینے میں اعتبار کس نرخ کا اعتبار ہو گا؟ | نرخ خریداری کا کیا جاوے یا جو نرخ اس وقت بازار میں ہے۔

الجواب :- اسباب تجارت پر زکوٰۃ اس قیمت کے اعتبار سے دی جاوے گی جو نرخ بازار کے موافق ہے اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر نرخ خرید کے موافق زکوٰۃ دے اور باعتبار نرخ بازار زیادہ واجب ہوئی تھی تو باقی زکوٰۃ اس کے ذمہ رہی اس کو ادا کرے۔ فقط۔

لے و تعتبر القيمة يوم الوجوب وقال يوم الاداء اجماعا وهو الاصح ويقوم في البلد الذي المال فيه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب زکوٰۃ الغنم ص ۳۲) ظفیر ۲ و لو كان الدين على منقر الخ في صل الى ملكه لزوم زکوٰۃ ما مضى (ایضا کتاب الزکوٰۃ ص ۳۲) ظفیر ۳ و فی عرض تجارة قيمته نصاب الخ من ذهب او سائر الخ مقوما باحد هما ان استوی فلو احدثها اس وج تعین التقویم به الخ ربع عشر (رد مختار) و قد ام الشارح عند قوله وجانرد فح القيمة انها تعتبر يوم الوجوب وقال يوم الاداء كما في السوائم و یقیم فی البلد الذي المال فيه الخ (رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۳۲ و ص ۳۳) ظفیر۔

جائیداد کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں، قرض، بقیہ وقت ادائیگی زکوٰۃ وضع ہوگا

سوال (۲۳۸) ایک شخص کے پاس جائیداد قیمتی پچاس ہزار منافع فی سال کی ہے اور سامان تجارتی میں ہزار کا ہے اس میں ڈھائی تین ہزار روپے سالانہ منافع ہوتا ہے۔ اور وہ شخص کبھی تین ہزار روپے چھ ماہ کے واسطے قرض بھی لیتا ہے۔ ان سب صورتوں میں زکوٰۃ کا کیا حکم ہے اور اس کے ذمہ ہر سال چاہتا ہے۔

الجواب :- سامان تجارت جو بیس ہزار کا ہے مثلاً اس پر کل پندرہ زکوٰۃ واجب ہے۔ چالیسواں حصہ اس کا ہر سال بھر میں زکوٰۃ کا لگا لاکرے یعنی فی سیکڑہ ڈھائی روپیہ زکوٰۃ دینا چاہئے۔ اور جائیداد کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس کے نفع میں جو روپیہ حاصل ہو اور سال بھر گزرجائے اس کی زکوٰۃ دیوے اور تین چار ہزار کا روپیہ جو اس کے ذمہ قرض ہو جاتا ہے، اگر ختم سال پر بوقت زکوٰۃ ادا کرنے کے اس کے ذمہ قرض ہو تو اسکو بجا کیا جاوے گا باقی ماندہ سامان تجارت اور نقد روپیہ و زیور وغیرہ کی زکوٰۃ دیوے۔ اور دین بہرہ وضع نہ کیا جائے گا وہ مانع زکوٰۃ سے نہیں ہے کافی الشانی والصمیم انہ غیر مانع یعنی صحیح ہے کہ دین ہر موجد مانع زکوٰۃ سے نہیں ہے۔ فقط۔

لہ فی عرض تجارۃ قیمته نصاب الخ من ذهب او دھار ای فضة مضروبة (نافلا ان التقویم انما یكون بالمسکوک عملًا بالعرف) و بعبث (الدراختار علی ہامش رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۲۲۲) لہ ولا من زکوٰۃ فی ثياب البدن الخ واثاث المنزل و دوسر السکنی و غوها (در مختار) و غوها کتباب البدن الغیر المحتاج الیہا و کما لحوانیت و العقارات (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۲) ظفیر لہ و مدین للعبد بقدر ما دینہ فی زکوٰۃ ان بلغ نصابا (الدراختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۲) ظفیر۔

لہ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ تحت قوله ادیر جلا ص ۲۲۲ ظفیر۔

آرضہ وضع کے بیچ مال کی قیمت جو اس کی زکوٰۃ دی جائے اور قیمت موجودہ نرخ پر لگائی جائے

ہو تو کیا اس ایک ہزار پینے زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ لیکن دوکان داری کا مال ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر اس کو فروخت کیا جائے اور دوکان چھوڑنے کا قصد ہو تو کبھی ایک سو پے کا مال ایک سو پے میں فروخت نہیں ہوتا۔ اس مال کی قیمت اداۓ زکوٰۃ کے وقت وہی محسوب ہوگی جو اس کی اصلی قیمت بوقت موجودہ خرید ہے۔ یا وہ قیمت محسوب کر لی جائے جو دوکان چھوڑنے کے وقت مل سکتی ہے اور اس پر زکوٰۃ دینا چاہئے۔

جو فرض ہے اس کی زکوٰۃ دھول کے بجائے

دوکان میں موجود ہے اور پانچ سو روپے دوسرے اشخاص پر قرض بطور ادائیگی ہیں جس میں یقینی طور پر سب کا وصول ہونا غیر ممکن ہے تو کیا مال موجودہ ایک سو روپے پر زکوٰۃ دینی چاہئے، یا رقم قرض پر بھی۔

الجواب :- (۱) قرض دادنی کے ادا کرنے کے بعد اگر ایک ہزار روپے کا مال مثلاً بچے تو شتم سال پر اس کی زکوٰۃ دینی چاہئے اور زکوٰۃ قیمت مال موجودہ نرخ موجود کے حساب سے واجب ہوگی۔ دوکان چھوڑنے کی حالت میں جو کئی پر مال فروخت ہو اس کا خیال نہ کیا جاوے گا بلکہ نرخ بازار موجودہ مال کا اعتبار ہوگا۔

لے الزکوٰۃ واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصاباً من المواق دان هب الخ وتعتبر القيمة عند حلول المحول الخ اذا كان له ما يتغير في حصة للتجارة تساوي ما شق درهم فتمت الخ حول شتم زاد السعر او انتقص فان ادى من عينها ادى خمسة افضرة دان ادى القيمة تعتبر قيمتها يوم الوجوب الخ عند هب يوم الاداء كن اكل مكبل او موزون او معدود الخ (عالمگیری کتاب الزکوٰۃ باب ثالث فصل دوم ص ۱۶۷) ظفیر۔

(۲) ایک سو روپے موجودہ کی زکوٰۃ ختم سال پر فی الحال دینا لازم ہے اور پانچ سو روپے جو قرض یا منتی ہے اس میں سے جس قدر وصول ہوتا جاوے اس کی زکوٰۃ سال گذشتہ و حال کی سب دینی لازم ہوگی۔ غرض یہ ہے کہ قرض یا منتی پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن دینا زکوٰۃ کا بعد وصول قرض کے لازم ہوتا ہے۔ اور اگر قرض آئے کہ قرض دو سال کے بعد وصول ہوا تو بعد وصول کے دونوں سال کی زکوٰۃ لازم ہوگی اور جو روپیہ وصول نہ ہوگا اس کی زکوٰۃ ساقط ہو جاوے گی۔ فقط۔

منافع کی زکوٰۃ اصل کے ساتھ دی جائے گی | سوال (۲۴۱) کیا تجارت قبل تمام سال جو منافع ہوتا ہے اس کو اصل روپے کے ساتھ ملا کر کل کی زکوٰۃ نکالیں یا صرف اصل کی زکوٰۃ نکالی جاوے۔

الجواب :- درمیان کے جو منافع ہوئے وہ ختم سال اصل مال پر زکوٰۃ دینے کے لئے شمار و معتبر کئے جاویں گے۔ فقط۔

دکان کی نقد ادھار کی زکوٰۃ کیسے دی جائے | سوال (۲۴۲) زید نے ایک دکان آٹھ ہزار روپے سے کی اور اسی آٹھ ہزار روپے میں سے تین ہزار روپے ادھار نہیں ہو گئے اور

لہ داما سائر المدیون المقر بہا نفی علی ثلاث مراتب الخ قوی و هو ما یجب بدلا عن سلع التجارة اذا قبض اس بعین نرکی لہما مضی (عالمگیری مصری کتاب الزکوٰۃ باب اذل ص ۱۶۴) ۲۔ ولا (زکوٰۃ) فی مال مفقود الخ و دین کان بحدہ المدیون سنین ولا بیئۃ لہ الخ والاصل فیہ حدیث علی لا زکوٰۃ فی مال الضمار و هو لا یمکن الانتفاع بہ مع بقاء المملک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۴) ۱۔ ظفر لہ و من کان لہ نصاب فاستفاد فی اثناء الحول من جنسہ ضمہ الیہ و زکاہ بہ۔

(بہایہ کتاب الزکوٰۃ فصل فی الخیل ص ۱۴۵) ظفر

پانچہزار کا مال و دکان میں باقی ہے۔ اب زکوٰۃ مال موجود ہے یا ادھار پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ ادھار کا روپیہ سال وار کل وصول نہیں ہوتا۔ تھیوٹا روپیہ ٹیلا ۶۰۰۔ ۷۰۰ وصول ہوتا ہے اور پھر آتنا ہی ہوتا ہے۔

الجواب :- ادھار کی زکوٰۃ دینا واجب تو اس وقت ہوتا ہے کہ وہ روپیہ وصول ہو جاوے اور اس وقت پہلے زمانہ کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ کل مال ادھار و موجودہ کی زکوٰۃ کا حساب کر کے ختم سال پر دیدیجئے تا کہ بار بار وقت وصول ادھار کے حساب کرنے کی وقت پیش نہ آوے۔ فقط۔

مضاربت کے رہنے کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے | سوال ۲۴۳ ایک شخص نے دو سو روپے کو مضاربت کے واسطے روپیہ دیا تھا اس نے روپیہ لے کر ایک دو سال تجارت کیا اور اب المال کو منافع بالکل نہیں بلکہ خود رکھ لیا اور اب المال نے اس روپے کی زکوٰۃ بھی ادا کر دی تو مالک روپے کو اصل روپیہ مع زکوٰۃ کے لینا جائز ہے یا نہ

الجواب :- مضاربت اگر صحیحہ ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس روپیہ اور جو کچھ فیصلہ میں ہوا شخص یا شرکت وہ مالک روپے کو لے لے۔ پس مغایب نے جب کبھی منت کی اور روپیہ دینے سے انکار کیا تو وہ اصل روپیہ نہ احمد منافع کے لینے مستحق ہے اور زکوٰۃ ایسے روپیہ کی بعد وصول ہونے کے واجب الادا ہوتی ہے لیکن اگر قبل از وصول مالک نے زکوٰۃ ادا کر دی تو وہ محسوب ہو جاتی ہے۔ پس جو روپیہ زکوٰۃ کا مالک نے ادا کر لیا اس کو مغایب سے نہیں لے سکتا فقہیہ میں کو تھا اذ اسم نصاباً و حال المحول لیکن لا فوراً بل عند قبض

لہ و اعلم ان الدین عند الامام ثلاثة، قوی و متوسط و دہیف فقہیہ میں کا تھا اذ اسم نصاباً و حال المحول لیکن لا فوراً بل عند قبض امر بعین درہم امن الدین القوی کفرض و بدل مال تجارۃ فکلما قبض امر بعین درہم یلزمہ درہم الدار المختار علی ما مشرر المختار باب زکوٰۃ المال ص ۴۴ و ص ۴۸ ظہیر۔

اس بعین درہما من الدین القوی کفرض و بدل مال تجارتہ فکلسا قبض

اس بعین درہما یلزمہ درہم الخ در مختار و فیہ لو عجل ذو نصاب خرکواتہ

لسنین اذ لنصب صح در مختار۔ فقط (۲۳۳)

جو مکان کر ایہ پہچانے کے لئے خریدا سوال ایک شخص کے پاس سکوئی مکان کے علاوہ بطور

ہے اسکی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا آمدنی پر جائداد کے ایک مکان ہے اور یہ مکان صرف اس لئے

خرید کیا ہے کہ اس صورت میں رد پر محفوظ رہے اور کر ایہ سے اپنا خرچ چلتا رہے۔ اس

مکان کی زکوٰۃ ہر سال دی جائے یا نہیں۔ اگر دے تو قیمت پر یا آمدنی پر۔

الجواب۔ اس صورت میں مکان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ بلکہ کر ایہ

کا روپیہ نصاب کے قدر یا زیادہ جس میں گاسا پر سال گزر جاوے گا اس کی زکوٰۃ

دینا لازم ہوگی۔ فقط

سوال (۲۴۵) تجارت کا مال گڑ ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح

دینی چاہئے۔

الجواب۔ گڑ کی قیمت کر کے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دی جاوے یا گڑ ہی

زکوٰۃ میں دیدیا جاوے۔ فقط۔

سوال (۲۴۶) زید پارچہ کا جو پار کرتا ہے۔ زید نے بکر کو چار سو روپے

لے لیا الخمار علی مباشر رد المختار باب زکوٰۃ المال ص ۳۲ ۱۲ ظہیر۔

لے لیا الخمار علی مباشر رد المختار باب زکوٰۃ النعم ص ۳۱ ۱۲ ظہیر۔

لے لیا الخمار علی مباشر رد المختار باب زکوٰۃ النعم ص ۳۱ ۱۲ ظہیر۔

لے لیا الخمار علی مباشر رد المختار باب زکوٰۃ النعم ص ۳۱ ۱۲ ظہیر۔

لے لیا الخمار علی مباشر رد المختار باب زکوٰۃ النعم ص ۳۱ ۱۲ ظہیر۔

لے لیا الخمار علی مباشر رد المختار باب زکوٰۃ النعم ص ۳۱ ۱۲ ظہیر۔

کا پارچہ فی صدی ہے کے منافع پر ایک ماہ کی مدت کے وعدہ پر دیا اور کہا یا کہ اگر حسب وعدہ رقم ادا ہو گئی تو فیہا ورنہ بعد مدت مقررہ کے ایک روپیہ فی صدی منافع دینا ہوگا۔ مگر بھی اس بات پر رضامند ہو گیا۔ یہ جائز ہے یا نہ؟

الجواب :- یہ جائز نہیں ہے بلکہ حرام اور سود ہے۔

مضاربیت پر جو تجارت ہو رہی ہے | سوال (۲۴۷) زیہ کار روپیہ بکر کی محنت و دونوں اس کی زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے | مل کر کاروبار کرتے ہیں اور نفع نقصان کے دونوں ذمہ دار ہیں، اب دونوں میں کر زکوٰۃ ادا کریں یا کیا۔

الجواب :- اس روپے کی زکوٰۃ بذمہ زیادہ واجب ہے اور بکر کو جب نفع کار روپیہ بقدر نصاب حاصل ہو جاوے اور سال بھر گزر جاوے تو اس کے ذمہ اس روپے کی زکوٰۃ واجب ہے۔

یو پاروں کو جو مال بھیجا جاتا ہے اور روپیہ سال بھر | سوال (۲۴۸) جو مال یو پاروں کو بھجوا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے | منافع لگا کر روانہ کیا جاتا ہے اس کار روپیہ کبھی سال بھر میں کبھی ڈیڑھ سال میں وصول ہوتا ہے اس کی زکوٰۃ مع منافع کے نکالی جاوے یا بغیر منافع، اور کبھی یو پاروں سال بھر کے بعد مال واپس بھی کر دیتے ہیں اور ان سے روپیہ مشکل سے وصول ہوتا ہے۔

الجواب :- جو مال یو پاروں کو دیا جاتا ہے اس کی جو کچھ قیمت مع منافع اس سے مقرر ہوئی ہے اس قیمت پر بعد وصول کے زکوٰۃ واجب ہے جس قدر وصول ہوتا جاوے اس کی زکوٰۃ ادا کی جاوے اور جو وصول نہ ہو اس کی زکوٰۃ کچھ لازم نہیں ہے۔ فقط

لے نقیب من کا تھا تم نصابا د حال الحول لکن لا فوراً بل عند قبض اربعین
درہما من الدین القوی کفوض و بدل مال تجارۃ (الدر الثماری علی ما مشرنا المختار
کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال ص ۳۷۱ - ظفر -

سوال (۲۴۹) ایک شخص تاجر ہے اور اس کا کچھ روپیہ تاجر ادھار نقد دونوں کی زکوة دے بہ صرف نقد کی

ادھار میں ہے اور کچھ اس کے پاس نقد موجود ہے تو وہ زکوة

تمام روپے کی ادا کرے یا جس قدر اس کے پاس موجود ہے۔
الجواب :- تمام روپے کی زکوة ادا کرے لیکن جس قدر روپیہ قرض میں ہے اس کی زکوة بعد وصول کے ادا کرنی لازمی ہوتی ہے۔ بعد وصول کے گزشتہ ایام کی بھی زکوة دینا لازم اور واجب ہے۔ فقط۔

سوال (۲۵۰) مثلاً ادھار سے دو سال کے بعد ادھار دو سال بعد وصول ہوا تو گزشتہ سالوں کی زکوة ہے انہیں ایک سال کی۔

الجواب :- دونوں سال کی زکوة ادا کرے۔ فقط۔
سوال (۲۵۱) اگر تمام روپیہ تجارت میں صرف ماہ پہلے وہ نکل گیا تو کیا کرے

ہو گیا اور یہ ششمن رمضان میں زکوة ادا کیا کرتا تھا اور روپیہ شوال میں وصول ہوا تو اس سال کی زکوة ادا کرنی ہوگی یا نہیں اور کب ہوگی۔

الجواب :- اس سال کی زکوة بھی ادا کرے۔ شوال میں جو روپیہ وصول ہوا اس کی زکوة بعد وصول ادا کرنا لازم ہے لیکن پچھلے سال کی بھی ادا کرنا لازم ہے۔

سوال (۲۵۲) اگر درمیان سال میں روپیہ وصول ہوا تو اس کی زکوة اسی وقت دینی ہوگی یا رمضان شریف میں

الجواب :- جس وقت وصول ہوا تو اس وقت زکوة دینا لازم ہے لیکن اگر پہلے یا پچھلے دیے تب بھی درست ہے، حساب اول سے ہی لگے گا۔ فقط۔

کے دسے و یوکان الدین علی فقہ ملتئ الح فوصل الی ملکہ لیم من کوة مامفی۔

الد الممکار علی المسترز الخا کتاب الزکوة ص ۱۲۱ طغیر۔

اسامی سے وصول میں جو رقم خرچ | سوال : ۲۵۳ ایک اسامی سے نالشی کر کے
 ہوئی اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | ستر روپے وصول ہوئے، اور چالیس روپے مالیت
 میں خرچ ہوئے اور ان چالیس روپے کی زکوٰۃ ادا کر چکا تھا اب کل ستر روپے کی زکوٰۃ
 ادا کرنا ہوگی یا بنہ منہ انے خرچ۔

الجواب : — کل روپے کی زکوٰۃ ادا ہوگی خرچ منہ نہ ہوگا۔ فقط۔

❦

چھٹا باب، عشر

پیدوار کی زکوٰۃ

لگان والی زمین میں عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۵۴) جس شخص کے پاس ذاتی زمین نہ ہو
 اسلئے لگان پر زمین لے کر کاشت کرائے اور اس کے پاس لاگت بھی نہ ہو بلکہ سود ہی
 زرض لے کر صرف کرے تو ایسی صورت میں اس کے اوپر پیدوار میں سے عشر
 واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- قول صاحبین کے موافق زمین عشری کا عشر بزمستاجر ہے،
 فی الدر المختار و قالا علی المستاجر اور باب العشر میں یہ بھی ہے و عجیب مع الدین
 انہ ان روایات کے موافق عشر پیدوار کا اس پر واجب ہے۔ فقط۔

لگان اور سچائی والی زمین | سوال (۲۵۵) زیادہ ایک زمیندار سے میں بچے
 میرا کیا عشر آئے گا | سالانہ لگان پر کاشت کرنے کے لئے زمین لی ہے اور
 پینتیس روپے اس کی سچائی وغیرہ میں صرف ہوئے ہیں۔ پیدوار سود پے کی ہے
 لہذا یہ کہ اس میں سے کس قدر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

الجواب :- اس صورت میں اگر زمین عشری ہے تو دسواں حصہ پیدوار
 کا اس کو فقہار کا دینا چاہئے، جس قدر پیدوار ہوئی مثلاً سو روپے کی، اسی کا

لے الدر المختار علی ہامش رد المحتار ج ۲ زکوٰۃ باب العشر ص ۴۲ ظیفیر ۲ ایضاً ص ۶۲ ظیفیر ۲

دسواں حصہ دینا ہو گا۔ فقط۔

سوال (۲۵۶) الف نے اپنی زمین جو بارانی ہے، عمر کو اس شہ پر کاشت کو دی کہ کاشت پر تخم جس قسم خج ہو گا وہ میں ادا کر دوں گا اور پانی اور بحقہ نصف تقسیم کر لیں گے۔ لگان سرکاری بھی الف ادا کیا کرتا ہے۔ کل پیداوار زمین بالاسے بائیس من غلہ حاصل ہوا جو نصف حصہ ۱۱ من الف کو ملا۔ اجرت کلیمانہ تقریباً ایک من۔ اس کے علاوہ مشترکہ دیہی گئی۔ گویا کل پیداوار زمین ہزار ۲۳ من ہوئی۔ کیا الف پر عشر واجب ہے اور کس قدر ساری پیداوار کا عشر الف مالک زمین ہی ادا کرے یا صرف اپنے حصہ کا دیں گے یا رگان والی زمین کی وجہ سے عشر ساقط ہو جاوے گا۔

الجواب :- زمین عشری میں اگر وہ زمین زراعت پر زیدی جاوے جیسا کہ صورت مسئلہ میں ہے تو عشر زمیندار کا مشترک پر بقدر اپنے حصہ کے واجب ہوتا ہے اور ایک من جو اجرت میں مشترک صرف ہوا اس کا عشر دونوں پر واجب ہے اگر یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ جو زمین خراجی ہو اس میں عشر واجب نہیں ہوتا۔ فقط۔

زمیندار پر عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۵۷) ہندوستان میں جو لوگ زمیندار ہیں

۱۔ وکذا یجب العشر فی مسقی سماء بیع کنھس والدر المختار علی ہاشم رضا المختار باب العشر ۳۶۶ ظفر
۲۔ فی المزاعمۃ ان کان البذر من سرب الارض فعلیہ ولی من العامل فلیہما بالحصۃ (در مختار) لہما صل ان العشر عند الامام علی سرب الارض مطلقاً وعندہما کذا لک لوالبذر منہ ولی من العامل فلیہما وبہ ظہران ما ذکرہ الشارح ہو قولہما، اقتصر علیہ لما علمت من ان الفتوی علی قولہما بصحة المزاعمۃ علی لکن ما ذکرہ من التفصیل یخالفہ ما فی البحر والمجتبیٰ وغیرہا من ان العشر علی سرب الارض عندہما، علیہما عندہما من غیر ذکر ہذا التفصیل وهو الظاہر لما فی البدائم من ان المزاعمۃ عندہما العشر یجب فی الخارج والخارج بینہما فلیجب العشر علیہما (در المختار) باب العشر ۳۵۵ و ۳۵۶ ظفر

اور خود کاشت نہیں کرتے، رعایا کاشت کرتی ہے، زمیندار کو جو روپیہ رعایا سے ملتا ہے اس میں سے مال گزاری سرکاری اداکار کے ہاتھی زمیندار اپنے صرف میں لاتے ہیں، ایسے زمینداروں پر بعد ازانے مالگزاری کے کیا اور بھی کوئی حق شرعی خراج وغیرہ ادا کرنا لازم ہے یا کیا۔

سوال (۲۵۸) اسی طرح جن لوگوں کے پاس آم وغیرہ کے باغ میں عشر ہے یا نہیں

بارغ ہیں ان کو بھی کوئی حق شرعی اگر ادا کرنا ہے تو اس کی صراحت زمانی جاوے۔

الجواب (۱) جس اراضی میں خراج یعنی محصول سرکاری دیا جاتا ہے ان میں عشر یعنی دسواں حصہ دینا ضروری نہیں ہے، اگر دیوے بہتر ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ دوسروں سے کاشت کرانے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ نقد روپے پر بطریق اجارہ زمین دی جاوے۔ دوسرے یہ کہ بٹائی غلہ پر دی جاوے۔ ثانی صورت میں اگر خمس مزارع کا ہے تو ہر ایک مائیک و مزارع اپنے اپنے حصہ کے غلہ میں سے دسواں حصہ دیوے۔ اور پہلی صورت میں اگر مستاجر پر ہے اور یہ قول صاحبین کا ہے اور اس پر در مختار میں فتویٰ نقل کیا ہے والعشر علی المورج کخج ا ج موظف وقال علی المستاجر کیتہر مسلم و فی الحاوی، و بقولہما ناخذ و فی المزارع ان کان المیزان من سب الارض فعلیہ و دسواں العامل فلیہما بانحدارہ و در مختار و فی الشامی قولہ اساض غیر الخج ا ج۔ انما سانی ان المانع من وجوبہ کون الارض خراجیۃ لاسنہ لا یجتمع العشر و الخراج الخج ا ج ۳۹ باب العشر۔

(۲) اس میں بھی وہی حکم ہے جو اول میں ہے کہ اگر اس زمین میں محصول سرکاری دیا جاتا ہے

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب العشر ص ۳۲ و ص ۳۵ ۱۲ ظفیر۔

۲۔ دیکھئے رد المحتار باب العشر ص ۳۲ ۱۲ ظفیر۔

تو باغ کے پھلوں پر عشر نہیں ہے۔ فقط

حکومت جو محصول لیتی ہے وہ عشر یا سوال (۲۵۹) زمین مرزوعہ ہندوستان جواب نہ خراج کے درجہ میں ہے یا نہیں حکومت انگریزوں کے ہے عشری ہے یا خراجی۔ بہر وقت یہ جب کہ ٹھیکہ ادا کیا جائے عشر فرض ہو گا یا خراج یا کچھ نہیں۔ بصورت وجوب جن زمینوں پر سرکار کا پانی پہنچاتی ہے اور آبپاشی بصورت قیمت پانی کے لیتی ہے ایسی زمین کا عشر دینا ہو گا یا نصف عشر۔ اور بصورت وجوب کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بغیر ٹھیکہ سرکاری کاٹ کر باقی کا عشر فرض ہو۔

اور ریاست بہاولپور کی زمین کا حکم جس کا حکم اس سلطان ہے امور مستفسرہ مذکورہ میں باقی زمین جیسا ہے یا کہ متفاوت۔

الجواب :- عبارت شامی میں یہ تصریح ہے کہ اراضی ہندوستان میں عشر و خراج کچھ نہیں، نہ وہ عشری ہیں نہ خراجی۔ پس جو کچھ سرکار محصول لیتی ہے وہ خراج نہیں کہلاتا۔ عبارت شامی یہ ہے فان اراضی الیست ارض خراج او عشر الخ باب الرکاز۔ جہاں عشر واجب ہوتا ہے وہاں کل پیداوار کا عشر واجب ہوتا ہے کچھ وضع نہیں ہوتا اور جن اراضی میں

اسے دلیل بظاہر دی ہے جو موجب علام نے پہلے سدر میں نقل کی تو لہ ارض غیر الخ اشارہ الی ان المانع من وجوبہ کون الا من خراجیۃ لانہ لا یجمع العشر والخراج (رد المحتار باب العشر ص ۳۳) مگر خاکسار کے خیال میں یہ دلیل درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ صرف سرکار کا محصول لینا محصول کو خراجی نہیں بناتا جیسا کہ اگلے جواب میں خود موجب علام نے یہ بات صاف کر دی کہ سرکار جو محصول لیتی ہے وہ خراج نہیں کہلاتا۔ پس معلوم ہوا کہ جواب ہندوستان کی موجودہ پوزیشن کے تحت ہے کہ یہاں کی زمین میں دوا الحرب ہونے کی وجہ سے نہ عشر ہے نہ خراج۔ لہذا والد میں جو عبارت نقل کی گئی ہے وہ غالباً

تساوی ہے۔ والشرط لم یظہر۔

لہذا رد المحتار باب الرکاز ص ۳۳ ظہر

پانی کا حصول دیا جاوے ان پر نصف عشر ہے۔ اور ریاست اسلامیہ میں عشر دینا چاہئے۔
 ہندوستان کے باغوں میں عشر نہیں | سوال (۲۶۰) آم کے باغوں میں کبریٰ بالکل چھوٹے
 کچے آم توڑ کر چٹنی وغیرہ کھانے لگتے ہیں تو عشر کا اندازہ کیا ہوگا اور کس طرح ادا کریں یا عشر
 نہیں ہے۔

الجواب :- روایات فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں اور باغوں
 میں عشر نہیں ہے۔ فقط (کیونکہ یہ ملک دارالحرب ہے اور دارالحرب کی زمین نہ عشری ہے
 نہ خراجی۔ فان ارضنا لبیت ارض خراج عشر - ظہیر)

ہندوستان کی زمین کے متعلق استفسار | سوال (۲۶۱) آپ نے استفتاء ۶۸۳ میں فرمایا
 (۱) میں تحریر فرمایا ہے کہ روایت فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں اور
 باغوں میں عشر نہیں ہے، اس میں شبہ یہ ہے کہ الاماہد شعبان میں لکھا ہے کہ پیراوار
 میں جس سے آمدنی حاصل کرنا مقصود ہو عشر واجب ہوتا ہے۔ خواہ غلہ ہو خواہ پھل۔ پس
 کسیت اور باغ دونوں میں واجب ہے۔ اسی قسم کا جواب حضرت مولانا شبیر احمد قاسم
 سرہ کا منقول ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس بارہ میں پہلے بے شک احقر نے بھی یہی لکھا ہے جو آپ نے
 نقل فرمایا اور الاماہد وغیرہ میں بھی یہ مضمون موجود ہے۔ اب چند مدت ہوئی ہے کہ شامی
 جلد ثانی باب الرکاز میں یہ عبارت نظر پڑی جو ذیل میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے
 کہ اراضی دارالحرب نہ عشری ہیں نہ خراجی۔ یہ مسئلہ فقہاء کے نزدیک متفق علیہ درم معلوم ہوتا ہے
 اس عبارت کے دیکھنے کے بعد اس کی اصل معلوم ہوئی جو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس
 سرہ نے مالا بزمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ مسائل عشرہ اس کتاب میں اس وجہ سے نہیں لکھے
 گئے کہ یہاں کی زمینیں عشری نہیں ہیں۔ یا یہاں کی زمینوں پر عشر نہیں ہے۔ او کما قال۔
 الغرض تشریح شامی کے بعد اور تحقیق قاضی صاحب مرحوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب

احقر یہ کہنے لگا کہ ہنرمستان کی زمینیں عشری نہیں ہیں یا انہمہ اعتیاد عشر زکاتے میں ہے وہ عمارت یہ ہے۔ تنبیہ قال فی نکتہ القدر قید بالخارجیۃ والعشریۃ، ليجوز الدار فانہ لاشئ فیہا لکن دہر علیہ الارض المتی لا وظیفۃ فیہا کا المغانۃ اذ یقتضی انہ لاشئ فی الماخذ منہا و لیس کذلک فالصواب ان لا یعمل ذلک لقصد الاحتراس بل للتخصیص علی ان وظیفتهما المستمرة لا تمنع الاخذ مما یوجد فیہما (الی ان قال) و اقول یمکن الجواب بان المراد بالعشریۃ والخارجیۃ ما تـکون وظیفتهما العشر والخارج سواء كانت بید احد او لا، فتشمل المغانۃ وغیرہا بدلیل ما قدمناہ عن الخانیۃ من ان ارض الجبل عشریۃ فیکون المراد الاحتراس بہا عن دمار الحرب و یدل علیہ انہ فی متن دہر البحار غیر معدن غیر الحرب فعلم ان المراد معدن ارضنا ولہذا قال القہستانی بعد قوله فی ارض خراج او عشر الا حصر فی ارضنا سواء كانت جبلاً او سهلًا مواتًا او ملکًا و احتراز بہ عن دمارہ و ارضہ و ارض الحرب آہ۔ ثم ساءت عین ما قلته فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال و یحتمل ان یکون احترازًا عما وجد فی دمار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر لہذا اس عیارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض حرب نہ عشری ہے نہ خراجی، اس لئے اب جو تصریح فقہاء ہنرمستان کی ارضی سے عشر کی نفی لکھنی پڑتی ہے اور اس کے خلاف اب تک کہیں دیکھا نہیں کہ ارضی حرب میں وجوب عشر کی تصریح ہو۔ لہذا پہلے جو فتویٰ حسب قواعد عامہ وجوب عشر کا دیا جاتا تھا اب اس کو چھوڑنا پڑا۔ فقط۔

سوال (۲۶۲) ایک قطعہ زمین جو پہاڑ کے پانی سے
 سیراب ہوتی ہے مگر محنت و مشقت سے بنا۔ دیکھ سیراب
 کی جاتی ہے تو عشرؔ ما اس پر عشر واجب ہے یا نصف عشر۔

الجواب :- شامی باب الرکاز میں ہے واحترابہ عن دارک الاساضہ
 وارض الحوبۃ ۱۵۔ ثم رأیت عین ما قلته فی شرح الشیخ اسمعیل حیث
 قال یحفل ان یکون احتراماً اعماد جد فی دار الحوب فان ارضها لیست
 ارض خراج او عشرؔ الا ان اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینیں نہ عشری
 ہیں نہ خراجی۔ اور اگر یہ صورت دارالاسلام کی زمین میں ہو تو وہاں بصورت مذکورہ عشر لازم
 ہو گا کیونکہ مسقی سمار و سح میں عشر واجب ہوتا ہے۔ کذا فی الدر المنثور۔ فقط

زمین بارکون ہے اور عشر سے متعلق تفصیل کیلئے | سوال (۲۶۳) زمین اردی ہے جو حاکم وقت
 کو خراج دیتا ہے یا اور کوئی اور جس نے اس سے اجرت پر لیا وہ مستاجر ہے یا نہیں۔ زمین اردی
 مالک ہے یا سرکار سے مستاجر ہے۔ عشر کے لئے ملک شرط ہے یا نہیں۔ مستاجر اور مزارع
 پر عشر واجب ہونے کے لئے عشری زمین شرط ہے یا نہ۔

الجواب :- زمین اردی ہے جو سرکار کو خراج دیتا ہے اور مالک زمین زمین اسے
 اور عشر کے لئے ملک شرط ہے لیکن مزارعہ و اجارہ کی صورت میں صاحبین کا مذہب جو کہ
 مفتی یہ ہے کہ مزارعہ میں زمین اردی اور مزارع دونوں پر بقدر حصہ عشر واجب ہے اور
 اجارہ کی صورت میں عند اصحابین مستاجر پر عشر واجب ہے
 امام صاحب جوہر پر عشر واجب فرماتے ہیں۔ بعض فقہار نے امام صاحب کے مذہب پر فتویٰ
 دیا ہے لیکن اس زمانے میں صاحبین کے مذہب پر فتویٰ دینا اقرب ہے۔ اور درمختار میں
 حاوی سے منقول ہے بقولہما ناخذ فی المزارعۃ ان کان البین من سرب الارض
 لہ رد المحتار باب الرکاز ص ۱۲۰ ظفر لہ و تعجب فی مسقی سماء ای مطر و سبع کنہر بلا
 شرط نصاب و الدار المحتار علی ما مشرد المحتار باب العشر ص ۱۱۲ ظفر

فعلیہ دیومن العامل فعلیہما بالحصۃ^۱ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوستان کی زمین میں احتیاطاً عشر دینا چاہئے | سوال (۲۶۴) ہندوستان کی زمین عشری ہے یاخراجی اور عشر میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں جو کہ زمین ایران کاشتکاری کرتے ہیں اور اراضی کا لگان سرکار کو دیتے ہیں اور جس قدر ان کو منظور ہوتا ہے اپنی کاشت میں رکھتے ہیں جو اراضی خود کاشت کرتے ہیں اس کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ زکوٰۃ غلہ و تجارت کے مال میں سے جو نکالی جاتی ہے اس میں سال کی قیہ یا غلہ تیار ہونے پر۔ اور زکوٰۃ پوری غلہ کے حساب سے دی جاوے یا خرین اخراجات منہا کر کے۔

رض ہو تو عشر واجب ہو گا یا نہیں | سوال (۲۶۵) ایک شخص مقرض ہے جو کچھ پیسے اخراجات سے بچتا ہے وہ رض میں ادا کرتا ہے مگر جو گھر میں کھیتی ہوتی ہے اس غلہ و زکوٰۃ نکالتا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب: (۱) رد المحتار باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں کوئی زمین عشری اور خراجی نہیں ہے۔ بناؤا علیہ جو محصول سرکار لیتی ہے اس کو خراج نہ کہیں گے اور جب کہ کوئی زمین ہندوستان کی عشری نہیں ہے تو عشر بھی واجب نہ ہو گا۔ لیکن اگر احتیاطاً مسلمان اپنی اراضی کا عشر دیوں تو اچھا ہے اور عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا جس جگہ واجب ہے کل پیداوار پر واجب ہے اور جس وقت غلہ پیدا ہوا اسی وقت واجب ہے، سال کی قیہ اس میں نہیں ہے۔ اور مال تجارت میں سال بھر کے بعد زکوٰۃ لازم آتی ہے، اور زمین عشری اگر مزارعت پر دی جاوے تو اس کی پیداوار میں عند الصاجین حسب حقہ ہر ایک پر یعنی کاشتکار اور مالک زمین پر عشر لازم آتا ہے اور جارہ کی صورت میں امام صاحب

۱۰۰ رد المحتار علی ہاشم رد المحتار باب العشر ص ۴۵ ۱۲ ظہیر۔

۱۰۰ و یجمل ان یکون احترازا عما وجد فی دائر الحوب فان امرضا لیست امرض خراج و عشر رد المحتار باب الرکاز ص ۴۶ ۱۲ ظہیر۔

موجر پر اہل صاحبین مستاجر پر عشر لازم فرماتے ہیں۔^۱

(۲) در مختار باب العشر میں ہے وجب مع الدین۔ یعنی عشر باوجود قرض کے بھی لازم ہوتا ہے۔ پس جس جگہ عشر لازم ہے وہاں وجوب عشر کے لئے دین مانا نہیں ہے اور جہاں عشر واجب نہیں ہے وہاں بھی دین مانا نہیں ہے۔ کما ہوا ظاہر فقط زراعت سے جو غلہ پیاوار ہوتا ہے کیا اس میں عشر ہے جب کہ مالگزاری سرکاری ہے | سوال (۲۶۶) اشیار کا ثنت، دھان گندم، تل، سرسوں، سن، پاٹ وغیرہ زراعت کی زکوٰۃ کیونکر دینی ہوگی۔ زمین مزدور کا خزانہ سالانہ تو زمیندار کو دیا جاتا ہے۔ اب پیاوار میں عشر یا زکوٰۃ دینے کا کیا طریقہ ہے۔

الجواب :- دسواں حصہ یا بیسواں حصہ کل پیاوار کا دینا یہ عشر اور نصف عشر کہلاتا ہے اور جس زمین کا محصول سرکاری یعنی ہے اس میں عشر و نصف عشر نہیں ہے (مشاریر ہے کہ ہندوستان دارالحرب ہے، اس لئے عشر نہیں ہے، یہ مطلب نہیں کہ سرکاری محصول کی وجہ سے عشر نہیں ہے، یا سرکاری محصول عشر کے قائم مقام ہے۔
۱۲ ظفیر)

کیا پیاوار میں چالیسواں حصہ نکالنا چاہئے | سوال (۲۶۷) اگر کوئی زمین کسی غیر مذہب کی ہو یعنی ہندو کی، اس کے بعد کسی نصاریٰ نے اس پر قبضہ کر لیا ہو تو اس کی پیاوار میں چالیسواں

لے والعشر علی الموجد کخناج موظف وقال علی المستاجر کستعیر وفي الحادی وبقولہما ناخذ وفي المنا سعة ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب العشر ص ۴۴ و ص ۴۵) ظفیر لے الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب العشر ص ۴۶ ۱۲ ظفیر لے و یحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان امرضا لیست امرض خراج او عشر (رد المحتار۔ باب الیکاز ص ۴۶) ظفیر۔

حصہ نکالنا چاہئے۔ یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب :- زمین کی پیداوار میں مالک زمین پر دسواں حصہ آتا ہے یا بیسواں چالیسویں حصہ کے دینے کا حکم زمین کی پیداوار میں نہیں ہے۔ ویسے بطریق ممانعتی جفتہ چاہیں دیدیں مگر فرض نہیں ہے۔ فقط۔

معافی زمین عشری ہے یا نہیں | سوال (۲۶۸) زید کے قبضہ میں کچھ زمین معافی ہے۔ یہ اور عشر کا کیا طریقہ ہے عشری ہے یا نہیں۔ زید نے زمین مذکورہ کو اگر خود کاشت کی

تو اس پر بلا لحاظ صاحب نصاب ہونے کے اگر زکوٰۃ واجب ہوگی تو کس قدر۔ اور اگر زید نے یہ معافی زمین کسی غیر شخص کو لگان یا بٹائی پر دیدی تو بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں۔ اگر دینی ہوگی تو کس قدر اور ایک کو یا دونوں کو۔

الجواب :- روایت ثانی باب الرکاز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان جیسے بلاد کی اراضی عشری و خراجی نہیں ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ اس زمین کی پیداوار میں عشر دیا جاوے یعنی اگر خود کاشت کی ہے تو تمام پیداوار کا عشر خود ادا کرے اور اگر کسی کو مزارعت یعنی بٹائی پر دی ہے تو بقدر حصہ ہر ایک عشر دیوے اور نقد اجارہ پر دینے میں عشر بدمہ موجد ہے یا مستاجر علی اختلاف القولین۔ فقط۔

ثانی پر جو زمین ہو اس میں عشر کس طرح دیا جائے | سوال (۲۶۹) میرے پاس کچھ زمین ہو

لعجب العشر الخ فی مسقی سماء ای مطرد سیح الخ و یجب نفعہ فی مسقی غروب الخ و دالمیۃ الخ (الدائمات علی ہاشم رد المحتار۔ باب العشر ص ۶۶) صورت مسئلہ میں زمین چوکہ غیر مسلم کی ہے اس لئے اس میں عشر نہ ہوگا۔ واخذ الخ و اخرج من ذمی غایر تغلیبی اشتری و دوا عشریۃ من مسالہ و قبضہا منہ (الدائمات علی ہاشم رد المحتار باب العشر ص ۶۶) ظفر لہ و العشر علی الموجد کخروج موظف و قال علی المستاجر کستعیر و فی المحادی و بقولہما ناخذ (الدائمات علی ہاشم رد المحتار باب العشر ص ۶۶) ظفر مفتاحی۔

کسی زمین کا خراج ہوتا ہے۔ وہ زمیندار کو دیتا ہوں اور کسی زمین کا خراج مسلمان زمیندار کو دیتا ہوں اب ہم کو عشر دینا ہو گا یا نہیں۔ میں زمین کو بٹائی پر دیتا ہوں۔ معجزہ بیج عامل دیتا ہے۔ اس حالت میں کس حساب سے عشر دینا ہو گا۔ اگر نصف بیج میں دوں اور نصف عامل دے تب کس حساب سے دینا ہو گا

الجواب :- شامی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اراضی دار الحرب میں خراج عشر کچھ نہیں ہے اور جن اراضی عشریہ میں عشر لازم ہے اور فرض ہے اس میں فتویٰ اس پر لکھا ہے کہ مزارعت کی صورت میں زمیندار مالک پر بقدر حصہ عشر لازم آتا ہے۔ یعنی جس قدر غلہ جس کے حصہ میں آوے وہ اس کا عشر ادا کرے۔ فقط۔

عشر دچالیسویں میں کیا فرق ہے | سوال (۲۱۷) عشر ادرچالیسویں میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

کاشتکاری جائز ہے یا نہیں | سوال (۲۱۸) کاشتکاری کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مالک زاری مالکیت کھلیداری میں خرچے نہیں | سوال (۲۱۹) کاشتکاری جس کی مالک زاری سرکار کو دی جاتی ہے) میں عشر... یا چالیسواں دینا واجب ہے یا نہیں۔

مذکورہ تینوں قسموں میں سے کوئی زمین عشری ہے | سوال (۲۲۰) زیادہ تین قسم کی کاشت کرتا ہے۔ اولاً یہ کہ وہ کسی رئیس امیر سے کچھ کاشت لئے ہوئے ہے جس کی پیا! دار کے نصف نصف حقے آپس میں تقسیم ہوتے ہیں۔ مالک زاری مالک دیتا ہے۔ دوم یہ کہ زیادہ اپنی زمین مملکت میں کاشت کرتا ہے۔ اس کی مالک زاری زیادہ سے متعلق ہے۔ سوم یہ کہ زیادہ کے پاس معافی زمین ہے اس میں کاشت کرتا ہے اور مالک زاری دینا نہیں پڑتی۔ تینوں صورتوں میں زیادہ

لہ احتیاجاً اعماد جدنی د۱۲۱ محب فان امضا الیست ارض خراج ۱۰ عشر (رد المحتار باب الرکاز ص ۱۰۳) ظیفہ ۱۲۵ فی المزارعۃ ان کان البذر من سرب الارض فلیہ ولو من العامل فلیہما بالحصۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب العشر ص ۱۰۳) ظیفہ

عشر دینا واجب ہے یا نہیں۔

عشر زمن ہے یا واجب یا مستحب
سوال (۲۴۴) عشر چالیسواں دینا فرض ہے یا واجب ہے یا مستحب۔

عشر فصل پر ہے یا سال میں ایک مرتبہ
سوال (۲۴۵) عشر چالیسواں سال بھر میں ایک مرتبہ دینا چاہئے یا ہر فصل پر۔

عشر کے مصارف کیا ہیں
سوال (۲۴۶) عشر۔ چالیسواں کے مصارف کون ہیں۔

الجواب :- (۱ تا ۷) کاشتکاری جائز ہے جیسا کہ کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے اور جو صورتیں کاشتکاری کی سوال میں لکھی ہیں وہ سب درست ہیں۔ اور عشر دسواں حصہ زمین کی پیدوار کا ہے اور چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوتا ہے جو کہ زمین شریفی۔ مال تجارت وغیرہ پر لازم ہوتا ہے۔ پس زمینوں کی پیدوار میں سے جو دسواں حصہ پیدوار کا دینا ہوتا ہے اس کا نام عشر ہے اور روپے وغیرہ میں سے ہر سال بھر کے جو چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ اور شامی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں پر عشر نہیں ہے، لیکن جس جگہ عشر لازم ہوتا ہے وہاں ہر ایک فصل پر زمین کی پیدوار کا دسواں حصہ مثلاً دس من میں سے ایک من دینا لازم ہوتا ہے اور زکوٰۃ روپے وغیرہ کی سال بھر میں ایک دفعہ دینا فرض ہے اور عشر جس جگہ لازم ہو وہاں ہر ایک فصل پر جو آمدنی زمین کی ہو اس میں سے عشر یعنی دسواں حصہ پیدوار کا دینا لازم ہے اور مصارف عشر اور زکوٰۃ کے فقراء و مساکین وغیرہ ہیں۔ فقط۔

۱۔ عندہما جائزۃ والفتویٰ علی قریبہما الحاجۃ اناس (بالگیری کتاب الزکوٰۃ ص ۲۳۵) ظفر۔

۲۔ يجب العشر فی فی اس من غیر الخراج الی بلا شرط نصابی وبلا شرط بقاء وجلان حول (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب العشر ص ۲۳۶) ظفر ۳۔ مصارف الزکوٰۃ والعشر الی ہو فقیر

دھومن لہ اذنی شیء ای دون نصاب الی (ایضاً باب المصروف ص ۲۳۶) ظفر

سبزی میں زکوٰۃ ہے یا نہیں اور ہے تو کتنی | سوال (۲۷۷) سبزی میں اگر زکوٰۃ واجب ہے تو کس قدر۔

الجواب :- امام صاحب کے نزدیک عشر جو کہ زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ ہے بنریوں اور ترکاریوں پر آتا ہے مگر جب تک شرائط عشر تحقق نہ ہوں عشر واجب نہیں ہوتا اور ہندوستان کی آراضی کے عشری ہونے میں تردد و اختلاف ہے۔ فقط۔

مزارعت والی زمین میں عشر کس پر ہے | سوال (۲۷۸) حکم خرج مقاسمہ عقد مزارعت لثانی، سے سرسرا فرمائیے گا کہ سب ملک زمین پر ہے یا مزارع پر بھی بالخص ہے جیسا کہ حکم عشر ہے اگر دونوں پر مثل عشر ہے تو شامی کی اس عبارت (ثم اعلم ان هذا كله في العشر اما الخواج فعلى رب الارض اجماعاً كما في المبدأ^۱ ایع کا کیا مطلب ہے۔

الجواب :- شامی جلد ثالث باب العشر والخراج والجزیه میں درمختار کے قول دھوای الخواج نوعان خراج مقاسمۃ الخ کی شرح میں ہے وقد تقریر ان خواج المقاسمۃ كالعشر لتعلقه بالخارج ولذا يتكرر بتكرار الخارج في السنة فاما يفارق في المصروف - فكل شيء يخذ منه العشر او نصفه يؤخذ منه خواج المقاسمۃ وتجري الاحكام التي تقررت في العشر وفاقاً وخلافاً الخ - اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت منقولہ شامی ثم اعلم ان هذا كله في العشر اما الخراج فعلى رب الارض اجماعاً كما في المبدأ ایع میں خراج سے مراد خراج موقوف ہے نہ خراج مقاسمۃ اور اصل مسئلہ کے متعلق ایک روایت شامی باب الیکاز صفحہ ۲۵ میں یہ بھی ہے ولہذا قال القفستانی بعد قوله في ارض خراج او عشر لاخص

لہ احتیاج اعماد وجد فی دار الحرب فان ارضها ليست ارض خراج او عشر (رد المحتار باب الیکاز ص ۲۷) ظفیر - ۱۷ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ باب العشر ص ۲۷ - ۱۲ ظفیر ص ۲۷ - ۱۳ دیکھئے رد المحتار کتاب الجہاد باب العشر والخراج والجزیه ص ۲۵۹ - ۱۲ ظفیر ص ۲۷ -

فی اس ضما مساواء کانت جبلاً و سهلاً مواتاً و ملکاً و احتراضاً به عن داسه داسه
 داسه الحروب ۱۵ شمس رأیت عین ما قلته فی شرح الشیخ السمعیل حیث قال
 و یحتمل ان یکون احتراضاً اعماً و جد فی داسه الحرب فان اس ضما لیست
 اس ض خراج و عشر الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آراخی زعشری ہیں
 اور نہ خراجی۔ فقط۔

زمیندار کی موردی زمین میں عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۷۹) کوئی شخص زمین کو زمیندار سے
 لے کر کاشت کرتا ہے اور زمانہ دراز گزرنے کی وجہ سے کاشتکار موردی ہو گیا۔ زمین نہیں ہے یہاں
 کی جاتی ہے اور اس کا محصول بھی دیا جاتا ہے اس زمین پر عشر ہے یا نہیں۔
 الجواب :- اس زمین کی پیداوار میں عشر نہیں ہے (مشاریہ ہے کہ دار الحرب
 کی زمین عشری نہیں ہے۔ ظفر)

خراجی زمین میں عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۸۰) خراجی زمین میں عشر واجب ہے
 یا نہیں۔

الجواب :- یہ مسئلہ متفق علیہا بین الحنفیہ ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتا لہذا
 خراجی زمین میں عشر کے وجوب کا فتویٰ دینا ان کے نزدیک صحیح نہ ہوگا۔ یہ امر آخر ہے کہ
 اگر اس زمین سے جو کہ عشری ہے حکام نے خراج لے لیا تو بامینہ و بین اللہ اس شخص کو عشر
 دیدینا چاہئے اور یہ احتیاط ہے اور یہ امر بھی محقق ہے کہ امام مجتہد کا کسی روایت سے
 استدلال کرنا اس حدیث کی صحت اور حجیت کی دلیل ہے۔ فقط۔

رد المحتار باب الرکاز ص ۶۱۱ ۱۲ ظفر ۱۳ احتراضاً اعماً و جد فی داسه الحرب
 فان اس ضما لیست اس ض خراج و عشر الخ (رد المحتار باب الرکاز ص ۶۱۱) ظفر۔
 ۱۴ اشعار الی ان المانع من وجوبه کون الاس ض خراجیه لانه لا یجتمعا العشر
 و الخراج (رد المحتار باب العشر ص ۶۱۱) ظفر

سوال (۲۸۱) دو زمین جس کی پیداوار سے مشکل حاصل ہوئی ہے۔ اس پر عشر فرض ہے یا نہ۔

جس زمین کا محصول سرکاری ہے کوئی خاص بھت نہیں اس میں عشر ہے یا نہیں

محصول سرکاری ادا ہو سکتا ہے یا بھت معمولی بھت

الجواب :- ایسی زمین میں عشر واجب نہیں ہے اور روایت شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیستان میں کسی زمین پر بھی عشر واجب نہیں ہے کیونکہ دارالحرب کی اراضی کو عشری اور خراجی کچھ نہیں شمار کیا جاتا۔ فقط۔

سوال (۲۸۲) نہری زمینوں میں عشر ہے یا نصف عشر۔

الجواب :- نہری زمینوں میں جنہیں پانی کا محصول دیا جاتا ہے نصف عشر واجب ہوتا ہے۔ کما فی الدر المختار دعیب نصفه فی مسقی غروب ودالية الخ و فی کتب المشافعیۃ ادسقاء بماء اشتراہ و قواعدنا لا تا باہ الخ۔ فقط۔

سوال (۲۸۳) کل اراضی نہری کہ ازسی نصاریٰ معلوم شدہ است و قبل ازیں بالکل ویران بود۔ آنچہ پیداوار شری بہ سبب باران شری و اکنوں آب بذریعہ نہر در ہر جامی رود و رسد و خرچ ہم گیسرہ بعض مولوی گویند کہ کل اراضی نہری در حکم عشر است کہ عشر دادہ می شود و بعض مکس آں و بعض از بست یک حصہ کہ ام قول راجح کہ ام خروج است۔

جس زمین کی اجرت پر سچائی ہو

اسم عشر ہے یا نصف عشر

الجواب :- دو شامی آوردہ کہ داراضی دارالحرب عشر و خراج نیست از روایت معلوم شد کہ داراضی ہندوستان عشر واجب نیست و نیز فقہاء تصریح فرمودہ اند کہ اگر در زمین عشری ماہ انہار دادہ شود کہ محصول آں و قیمت آں بہ سرکار دادہ می شود و در آن

لہ دیکھے شامی باب الیکان ص ۶۱۔

۱۷۲ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص ۶۵ و ص ۶۹ ۱۲ ظہیر۔

۱۷۳ لہ دیکھے رد المحتار باب انکار کا ص ۶۱ ۱۲ ظہیر۔

نصف عشر یعنی بستم حصہ واجب می شود و اس نیز تصریح است کہ عشر باخراج جتنی می شود فقط
 جس کھیت پر کھیتی میں چھ سو خریش کیا اور سوال (۲۸۴) ایک کاشتکار نے اپنی زمین میں
 آٹھ سو پیدائو اس میں زکوٰۃ کیا آئے گی چھ سو روپے کل اخراجات کھیتی کے رگاکہ پیدوار
 آٹھ سو روپے کی حاصل کی تو اس پر زکوٰۃ کتنی رقم کی واجب ہوگی۔

جس زمین میں خسارہ رہا سوال (۲۸۵) اسی طرح دوسری زمین میں چھ سو روپے نکا کر
 اس میں عشر ہوگا یا نہیں فصل پر کل پانچ سو روپے کی پیداوار ہوئی یعنی اصل لاگت سے بھی
 یکصد روپے کا نقصان رہا تو اب زکوٰۃ کی کیا شکل ہوگی۔

سینچائی دالی زمین میں کیا عشر ہے سوال (۲۸۶) ایک کاشتکار مندرجہ سوال کے مطابق تمام اخراجات
 زمین برداشت کرتا ہے اور بذریعہ موٹھ چاہ سے پانی دیکھ کھیت سے فصل حاصل کرتا ہے
 وہ زکوٰۃ کس طرح پیدا کرے۔

الجواب :- (۱-۲-۳) جن ارانی میں عشر واجب ہے ان میں کل پیداوار
 کا عشر نکالنا واجب ہے، بدون وضع کرنے اخراجات کے۔ کما فی الدر المختار بلا منفع
 مؤن التماسع الخ اور مزارعت میں کاشتکار اور مالک زمین پر بقدر حصہ عشر واجب ہے
 اور شامی کی روایت باب الرکاز سے معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب کی زمینوں میں عشر نہیں
 اور ع میں ایک دوسری تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اس میں بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے

لہ وجیب نصفه فی مسقی غرب ای دلو کبیر ودالبیة ای ددلاب لکثرة المؤنة الخ بلاد فخر
 مؤن الخ الزرع و بلا اخراج المذنب (الدر المختار علی باش رد المحتار باب العشر ص ۶۹ و ص ۶۹)
 ظہیر الخ لانه لا یجتمع العشر والخروج (رد المحتار باب العشر ص ۶۹) ظہیر الخ الدر المختار علی
 باش رد المحتار باب العشر ص ۶۹ ۱۲ ظہیر الخ دما سقی بغراب ادالبیة ادسانیة ففیہ
 نصف العشر علی القولین لان المؤنة مکثر فیہ وتقل فیما سقی بالساء ادسمیحادان
 سقی سمیحادبالبیة فالمختار اکثر السنة کما هو فی السائمة البلیہ باب زکوٰۃ الزرع والشارح ص ۱۸۲ ظہیر

باقی جواب بہ طور مذکور ہے۔ فقط۔

کیا ادائے عشر میں طلب مامل شرط ہے | سوال (۲۸۷) زیادہ کہتا ہے کہ ادائے عشر کے واسطے طلب مامل شرط ہے۔ جب تک مامل طلب نہ کرے ادا کرنا واجب نہیں۔
الجواب :- زیادہ کا قول صحیح نہیں ہے۔ صاحب زمین عشری اگر خود اس کا عشر ادا کر دے تو یہ بھی درست ہے ویسقط عن صاحب الاثر عن کمالوادی بنفسہ الخ۔ شامی۔ البتہ یہ بحث جاہلگانہ ہے کہ دارالحرب میں عشر واجب ہوتا، کر یا نہیں۔ شامی نے تصریح کی ہے۔ باب الیکاز میں ہے کہ دارالحرب کی زمین نہ عشری ہو نہ خراجی۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب میں عشر واجب نہیں ہے اگر استخساناً دیرے تو بہتر ہے۔ فقط

بن رستان کی زمین میں عشر نہ ہونے کی مفصل بحث اور علماء دیوبند کا عمل | سوال (۲۸۸) مفتی صاحب۔ السلام علیکم میں دو روز سے بی کوفت میں ہوں اللہ تعالیٰ سہل کر دے، میں آج تک غافل رہا اور میرے ذہن میں تھا کہ عشر غلہ ہچو زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ غلہ آنے پر معمولاً بشہ کچھ دیا جاتا تھا باحتیاط دسواں حصہ وصول کا نہیں دیا گیا سالہائے گزشتہ کا کیا کروں، کچھ حساب کتاب نہیں کیا صاف کیا جاسکتا ہے۔ مدرسہ میں غلہ بھیجا دشوار ہے۔ قیمت بھیج سکتا ہوں۔ نصف عشر کے کیا معنی ہیں، میں عشر دوں یا نصف۔ المآل کا غمونا غلہ مقرر ہے۔ وصول ہوتا ہے اور بڑی مقدار رہ جاتی ہے جو ناشیں کے نقای میں وصول ہوتا ہے۔ اس نقدی کارقم کے ساتھ زکوٰۃ نقای میں ادا ہوتا ہے۔ غالباً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

الجواب :- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ پہنچا۔ پہلا یک زمانہ تک یہی علم رہا کہ بن رستان کی عشری زمینوں میں عشر واجب ہے، اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی

لہ رد التمار باب العشر ص ۶۶ تحت قول الماتن ولذا کان للامام اخذہ جابراً ۱۲ ظہیر

بعض تحریرات کے موافق یہ فیصلہ کیا اور بہت جگہ فتویٰ دیا کہ مسلمانوں کی ملکیت زمینوں کو عموماً
 عشری ہی سمجھنا چاہئے اور عشر دینا چاہئے کیونکہ اراضی عشریہ میں عشر یا نصف عشر کا نکالنا حکم
 آیتہ **ذَاقُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ**۔ مثل زکوٰۃ کے فرض ہے۔ پھر کچھ زمانہ کے بعد
 مالابہ منہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحقیق اور نصرت نظر پڑی کہ ہم
 نے اپنی کتاب میں زکوٰۃ کے مسائل کے ساتھ عشر کے احکام اس وجہ سے نہیں لکھے کہ ان
 دیار میں زمینیں عشری نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ قاضی صاحب رو
 کا یہ حکم زمانہ کہ یہاں عشری زمینیں نہیں ہیں اس زمانہ کا متفقہ مسئلہ ہو گا کیونکہ قاضی صاحب
 حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلمیذ اور حضرت شاہ عبدالعزیز رو وغیرہ
 حضرات کے معاصر ہیں۔ اور سب حضرات باہم متفق ہیں، باہم کوئی خلاف نہیں بڑھوری
 ہے یہ مسئلہ اس زمانہ کا متفق علیہ مسئلہ ہو گا کہ ہندوستان میں عشری زمینیں نہیں ہیں۔ پھر
 اس کے ساتھ عموماً یہ معمول دیکھ کر کہ کوئی اپنے بزرگوں میں عشر کا اہتمام مثل زکوٰۃ کے نہیں
 کرتا، تعجب ہوتا تھا اور تردد بھی ہوتا تھا اور گویا حضرت قاضی صاحب کی تحقیق کی تائید ہوتی
 تھی کہ ایسا بھی کیا ہے کہ سب بزرگوں نے عشر کا اہتمام چھوڑ دیا۔ ضرور کوئی بات ہے جسکی
 وجہ سے عملاً یہ متروک ہو گیا ہے۔ چند سال ہوتے ہیں کہ مولانا محمد انور شاہ صاحب اور
 کسی صاحب نے یہ فرمایا کہ شامی باب الرکاز میں یہ روایت ہے کہ دار الحرب کی زمینوں
 میں عشر واجب نہیں ہے۔ وہاں کی اراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی۔ اس روایت کو دیکھا
 اور اس کو دیکھ کر حضرت قاضی ثناء اللہ رپانی پتی کی تحریر کی وجہ معلوم ہوئی کہ یہی وجہ ہے کہ
 وہ حضرات ہندوستان کی زمینوں کو عشری نہیں سمجھتے کیونکہ ہندوستان کو وہ حضرات
 دار الحرب سمجھتے تھے۔ شامی باب الرکاز کی عبارت یہ ہے **وَأَحْتَرَمْنَا بِهِ عَنْ دَارِ الْحَرْبِ دَارِ الْحَرْبِ**

۱۔ سورہ النعام، رکوع ۳۴

۲۔ دیکھیں احکام عشر زمین عشری کہ دریں دیار میں الخ ذکر کردہ شامی مالابہ منہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۷۵

واسراض الحرب الخوان اس ضحا لیسست اسراض خراج و عشر الخ اور عبارت
مالا بدمنه کی یہ ہے :- و تفصیل نصاب اجناس سوائے و قدر واجب آل طول دارد و دریں دیار
ایں اموال بقدر وجوب زکوٰۃ نمی باشد لہذا مسائل زکوٰۃ آں، نکور نہ کہ وہ شر و همچنین احکام
عشر زمین عشریہ کہ دریں دیار غیرت و مسائل عاشر کہ بطرق و شوارع باشد کہ نہ کور
نکہ زہ شہر۔

اس کے بعد ایک اشکال یہ باقی رہتا ہے کہ حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وجوب
عشر کا حکم فرماتے تھے، اور تحریر و تقریر اس کو ظاہر فرمایا ہے۔ غالباً جناب کو بھی یاد ہو گا
یا ممول حضرت کا معلوم ہو گا۔ اور اس میں شک نہیں نصوص آیات و احادیث کا مقتضی بھی یہی
معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ امام صاحب جمیع ما خرجت الارض میں وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں
اور جیسا کہ زکوٰۃ دار الحرب میں ساقط نہیں ہوتی بلکہ صاحب مال بطور خود ادا کرتا ہے۔ اسی
طرح عشر بھی ہر جگہ واجب ہونا چاہئے۔ ہاں چونکہ عشر کے وجوب کے لئے زمین کا عشری
ہونا ضروری ہے اور جب کہ یہ کہا جاوے کہ دار الحرب کی اراضی عشریہ نہیں ہیں تو پھر وجوب
عشر کی بھی کوئی وجہ نہیں ہوگی۔ اور حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کا قول و فعل احتیاط پر مبنی
کہا جاوے۔ چنانچہ ہمارے مرشد حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ
(فتیہ دارالعلوم دیوبند) بھی اپنے خاص لوگوں کو عشر زکوٰۃ کا حکم فرمایا کرتے تھے اور اس
بنام پر حضرت والد ماجد صاحب جو کچھ محاصل غلہ میں سے بقدر حصہ بنہ کو دیا کرتے تھے کہ وہ
دس بیس و عشری تقریباً ہوتا تھا تو بنہ گھر کہہ دیتا تھا کہ دس دھڑی میں سے ایک دھڑی
اللہ واسطے دیدہ۔ (۲) قیمت عشر دینا جائز ہے (۳) نصف عشر بیسواں حصہ ہے

۱۷ رد المحتار باب الیکاز ص ۱۲ ظیفیر ۱۷ دیکھے مالا بدمنه از قاضی ثنائی اللہ پانی پتی۔

۱۸ کتاب الزکوٰۃ ۱۲ ظیفیر

۱۹ حق عجز ادا و قیمتہ رد المحتار باب عشر ص ۴۳ ظیفیر

اور یہ زکوٰۃ پانی کی قیمت وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی اراضی عشریہ میں اصل عشر یعنی دسواں حصہ پیدار کا دینا واجب ہے مگر اگر زمین کو پانی دینے میں ضرورت کی زیادہ صرف ہوئی اور شقت ہوئی اور خرچ بڑھ گیا تو بجائے عشر کے نصف عشر دینا واجب رہ جاتا ہے جیسا کہ در مختار وغیرہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے وحب فی مسقی سماء ای مطرد سیح الخ وحب نصفه فی مسقی غرب ای دلو کیبر و دالیه ای دولا ب لکثرة المؤنة و فی کتب الشافعية او سقاہ بماء اشتراہ د قاعدا نالا تا بالاء اور علامہ شامی نے کہا کہ وجہ یہی ہے کہ جب خرچ زیادہ ہو گا بجائے عشر کے نصف عشر یعنی دسواں حصہ واجب رہ جائیگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۲۸۹) فقہار نے جو یہ فرمایا ہر ہندوستان کی زمین میں عشر واجب ہے یا نہیں |
عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے، یہ ان کا زمانا حکومت مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے کہ جس زمین کا خراج لیا جائے اس کا عشر نہیں لیا جاسکتا۔ یا کہ حکومت اسلام کے لئے بھی یہی حکم ہو گا۔ شامی جلد ثانی میں تصریح ہے کہ کفار حربی جب ہمارے ملک پر غالب آجائیں تو ان کا بھی وہی حکم ہو گا جو بغاۃ کا ہے یعنی اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ جس طرح باغیوں کے لینے سے مالک سے ساقط ہو جاتی ہے ایسا ہی متغلب حربی کے لینے سے بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ علامہ کی یہ رائے قابل قبول ہے یا نہیں۔ غرض کہ ہندوستان کی زمین میں عشر واجب ہے یا خراج۔

الجواب :- علامہ شامی نے باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ دار الحرب کی اراضی نہ خراج میں اور نہ عشر یعنی نہ دباں خراج واجب ہے اور نہ عشر۔ کفار نے جو کچھ خراج لیا گویا وہ خراج شرعی نہیں ہے اور نہ واجب ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں جب کہ اس کو دار الحرب کہا جائے جیسا کہ محققین کی رائے ہے عشر واجب نہیں ہے

لہذا المختار علیٰ ما مضی رد المحتار باب العشر ص ۶۸ : ص ۶۹ ۱۲ ظفر۔

احتیاطاً اگر کوئی زیادے تو یہ امر آخر ہے اور اس کی تائب حضرت قاضی ثناء اللہ بانی تہی کی تصریح سے بھی ہوتی ہے جو کہ انھوں نے مالا بد منہ میں زمانی کہ ہم نے مسائل عشر اس لئے نہ لکھے کہ ان بلاد میں عشر واجب نہیں ہے۔ پس اگر ہندوستان کی زمینوں کو عشری اور خراجی کہا جاتا تو پھر یہ حکم یہاں بھی جاری ہوتا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور اس کی تائب اس سے ہوتی ہے کہ مولانا عیالہی مرحوم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تصریح کی ہے کہ ہندوستان میں جس زمین کا خراج نیا جاتا ہے اس پر عشر نہیں ہے اور اس کی قاعدے سے استدلال فرمایا ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے، اور علامہ شامی کی یہ تحقیق و یظہری ان اہل الحرب و غلبوا علی بلدۃ من بلادنا کذلک الخ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ عبارت باب الکا زیہ ہے واحترامہ عن داسۃ داسۃ داسۃ داسۃ داسۃ الحرب شہرہ ایت عین ما قلنہ فی شرح الشیخ المنعیل حیث قال و یحتمل ان یکون احتراضاً عما وجد فی داسۃ الحرب فان امرضا لیست امرض خراج او عشر الخ ص ۲۵ جلد ۲۔ شامی۔ فقط۔

ایون میں عشر واجب ہے یا نہیں | سوال (۲۹۰) ایون مالی مقوم ہے یا نہیں اور اس میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اقول والله التوفیق۔ اس صورت میں صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایون مال مقوم ہے اور اس میں عشر واجب ہے فقط۔

دھان کی زکوٰۃ | سوال (۲۹۱) دھان جو زمین میں پیدا ہوتا ہے اس کی زکوٰۃ کا کیا حساب ہے؟

الجواب :- دھان کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہے، جو کچھ پیداوار زمین کی ہو اس میں سے دسواں حصہ دیا جائے۔

۱۲ ظہیر ۱۲ قال ابو حنیفۃ فی قلیل ما اخرجتہ الارض وکثیرۃ العشر سواء منی سیماء او سقنہ السماء الا القصب والمطبخ الحشیش (راہ ص ۱۸۳) ظہیر

نبا کو کی پیداوار عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۹۲) اگر کسی شخص نے اپنی زمین میں تمباکو بڑیا تو اس کی پیداوار میں عشر لازم ہو گا یا نہ۔

الجواب :- اگر عشری زمین ہے تو عشر اس میں لازم ہو گا۔ فقط

زمین عشر کی تعریف اور مہاجن سے لی ہوئی زمین | سوال (۲۹۳) زمین عشری کی کیا تعریف ہے اور ہندوستان کی دوسری زمین کا کیا حکم ہے | اند کیا اپنی طرف سب زمین عشری ہے اور سب کا عشر دینا واجب ہے حالانکہ سرکار بھی مال گزاری لیتی ہے اور جو زمین مہاجن سے مسلمان نے لی ہے اس کی آمدنی پر بھی عشر لیا جاوے اور عشر مالک کے ذمہ ہے یا کاشتکار کے، اگر مالک خود کاشت کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- عشری زمین کا مطلب یہ ہے کہ جس زمین میں عشر واجب ہو وہ عشری ہے جس وقت بہرہ را حال نہ معلوم ہو جیسا کہ اس وقت ہے تو عموماً یہ حکم کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ملکوت زمین عشری سمجھی جاتی ہے اور کفار کی ملکوت ارضی خراجی "پس مسلمان کے پاس چیزیں مثلاً معافی کی چلی آتی ہے یا اس نے کسی مسلمان سے خریدی ہے وہ عشری ہے اور جو زمین کا زرے خریدی ہے وہ خراجی رہے گی اور بعض حضرات نے ایسا بھی لکھا ہے کہ جب سرکار سب زمینوں کا محصول لیتی ہے تو سب خراجی ہی ہیں، مگر مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ مسلمان اپنی اراضی ملکوت میں عشر نکالیں۔ زمین اگر اجارہ پردی گئی تو امام صاحب کے نزدیک عشر مالک پر ہے۔ رقم اجارہ میں سے دسواں حصہ صدقہ کرے، اگر مالک خرید و کاشت کرے تو تمام پیداوار کا

لے وقال ابو حنیفۃ فی قلیل ما اخرجتہ الارض وکثیرہ العشر الخ (ردایہ) باب زکوٰۃ الزرع والثمار
 ۳۳۰ ظہیرؒ عشری زمین ایسی زمین کہلاتی ہے جس کے مالک مسلمان ہو گئے یا قوت کے ذریعہ سے کوئی خطہ فتح کیا اور اس کی زمین مجاہدین تقسیم کر دی گئی ہو دکل ارض اسلام اہل ادا و فتوح عنوۃ و قیمت بین الغنائمین فہی ارض عشر (ردایہ) باب العشر الخ (مخرج ص ۵۶۷) ظہیرؒ والعشر علی المخرج کخیر مطلق
 (در مختار) ای لو اخرجنا ارض من العشریۃ فاعشر علیہ من الاجرة کما فی التمار خانیۃ (رد المحتار) باب عشر
 ۴۴۰
 ۳۳۰

دسواں حصہ نکالے۔ محصول سرکاری وغیرہ کچھ وضع نہ ہوگا۔ فقط
 غوز کاشت میں عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۹۴) بکری اپنی تھوڑی سی مملوکہ زمین خود کاشت کرتا
 ہے اور وہ ذریعہ رزق اس کے بال بچوں کا ہے اس پر کسی پیداوار میں عشر واجب ہے
 یا نہیں۔

الجواب :- عشر و نصف عشر اس پر واجب ہے (لیکن ہندوستان کو اگر دار الحرب
 مان لیا جائے تو واجب نہیں جیسا کہ گذرا۔ ظفیر)
 جس غلہ کی زکوٰۃ نہ نکلی ہو | سوال (۲۹۵) زید نے غلہ میں دسواں حصہ زکوٰۃ نہیں نکالی تو
 وہ حلال ہے یا حرام | وہ غلہ حرام ہوگا یا حلال۔

الجواب :- وہ غلہ حلال ہے۔ تریز زکوٰۃ نہ دینے سے گناہگار اور مناسق
 ہو جاوے گا۔

کاشتکار زمیندار کی زمین | سوال (۲۹۶) مسلمان زارمین پر خواہ زمین اربوں یا کاشتکار
 کی پیداوار پر زکوٰۃ | پیداوار زراعت میں کیساں زکوٰۃ فرض ہے یا کچھ فرق ہے، اور
 کس قدر زکوٰۃ دینی چاہئے۔

کل پیداوار میں زکوٰۃ ہے یا مکان کاٹ کر | سوال (۲۹۷) ممالک متحدہ اگر وہ داد و دھ میں کوئی
 اراضی ایسی نہیں ہے جو پرتہ مالگناری سرکار سے مستثنیٰ ہو۔ پس بحالت متذکرہ زمیندار
 یا کاشتکار کو پیداوار اراضی سے غلہ بقدر قیمت رقم مالگناری سرکار یا مکان زمیندار خارج کہے
 بقیہ غلہ پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا کل پیداوار پر بلا منہائی رقم مالگناری وغیرہ۔

لہ اخذ البعۃ والصلاطین المجائرة زکوٰۃ الاموال کالسوائم والعش والخراج لا اعادة علی
 اربابہان صرف الماخوذ فی محلہ الاتی ذکرہ فان لا یصرف فیہ تعلیم فیما بینہم و بین اللہ
 اعادة غیر الخراج الی (اللہ المتعار علی ما مشرد المتار باب العشر ص ۳۲) ظفیر لہ قال ابو حنیفہ فی قلیل
 ما اخرجہ الارض و کثیرہ العشر سواء سقی میحا و سقت السماء الا القصب (باقی حاشیہ ص ۱۸۱)

الجواب: (۱) زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہے، یہ عشر کہلاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ زمین عشری ہو خراجی نہ ہو، مزارعت کی صورت میں یعنی بٹائی کی صورت میں عشر دونوں پر ہے یعنی جس قدر غلہ مالک زمین کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے اور جس قدر کاشتکار کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے۔

(۲) زمین عشری ہے تو کل پیداوار کا دسواں حصہ دینا چاہئے، خراج سرکاری وغیرہ منہا نہ کیا جائے۔ فقط

عشر خراج کے جمع نہ ہونے کا مطلب کیا ہے | سوال (۲۹۸) مولانا عبدالحی صاحب درمجموعہ فتاویٰ جلد دوم ص ۳۱۸ نوشتہ اندر کہ ہر کہ در زمین مملوک خود بآب ہاراں کاشت کہ عشر غلہ برود واجب الاداست مگر در صورتیکہ خراج زمین مذکورہ بحاکم وقت دادہ شود در اں وقت عشر ساقط است بحکم عبارت رد المحتار وغیرہ کہ لا یجتمع العشر مع الخراج انتقی تفصیل این مسئلہ چگونہ است و قولہ لا یجتمع العشر مع الخراج چہ معنی دارد۔

الجواب :- معنی قولہ لا یجتمع العشر مع الخراج انہ لا یؤخذ من الارض الخراجیۃ العشر ولا من العشریۃ الخراج ولکن ان اخذ من العشریۃ الخراج

(باقی حاشیہ از ص ۱۸۰) والخطب الخ و سقی بغرب ادالۃ او سانیۃ ففیہ نصف العشر (۱) باب زکوٰۃ الزرع ص ۱۸۳ اظہیر لہ و فی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض من فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (رد مختار) ان العشر علی رب الارض من عندہ و علیہما عند ہما الخ و ہوا الظاہر لما فی البذر ان المزارعۃ جائزۃ عند ہما و العشر یجب فی الخراج و الخمس ج بینہما فیجب العشر علیہما (رد المختار) باب العشر ص ۱۸۳ اظہیر لہ و یجب فی سقی سماء و سیم بلا شرط نصاب و بقاء و حولان علی التہیج العشر و یجب نصفہ فی سقی غروب و دالۃ لکثرة المؤنۃ الخ بلا سقم مؤن موزع و بلا اخراج البذر۔ انصر یجمع بالعشر فی کلی الخراج (الرد المختار) علی ما مشرد المختار باب العشر ص ۱۸۳ اظہیر

فہل یسقط العشر فہو محل تامل۔ پس ظاہر آنست کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم حکم زمین خراجی نوشتہ اند کہ اگر زمین خراجی دکام خراج گرتن اداے عشر لازم نخواہد شد لیکن اگر زمین عشری خراج گرتن ظاہر آن است کہ دیانتہ بذمہ مالک اداے عشر لازم است^۱ سرکاری محصول کی وجہ سے عشر ساقط ہے یا نہیں | سوال (۲۹۹) سرکار زمین سے جو محصول لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہ۔

الجواب :- عشری زمین سے محصول لینا مسقط عشر نہیں ہے ہذا ہوا احتیاط^۲ ہاں اگر زمین عشری ہی نہ ہو بلکہ خراجی ہو تو محصول دیدینا کافی ہے، یعنی عشر اس میں واجب نہیں ہے۔

مذکورہ تین قسموں میں سے کس میں عشر ہے | سوال (۳۰۰) میرے پاس تین قسم کی زمین ہے ان میں سے کونسی زمین پر خراج ہے اور کونسی پر عشر یا کیا۔ قسم اول جنگل سرکاری پڑا ہوا تھا سرکار میں درخواست کی گئی وہ مجھے ملی اور میری ملک میں ہے۔ قسم دوم۔ ایک کافر سے خریدی گئی جو میری ملک ہے۔ قسم سوم۔ سرکاری زمین مثلاً ایک سال یا زیادہ کے لئے زراعت کے واسطے دی جاتی ہے۔

الجواب :- قسم اول زمین عشر لازم است لان العشر الیق بالمسلم وما مسلم اہلہ طوعاً وفتحاً عنوة وقسم بین جیشنا والبصرة ایضاً باجماع الصحابة عشریۃ لانه الیق بالمسلم۔ درمختار۔ قوله لانه الیق بالمسلم ای لما فیہ

لہ ولے اخذ البغاة والاسلاطین الجائرة زکوٰۃ الاموال الظاہرة کالسوائم والعشر والخراج لا اعادة علی اسبابہا ان صرف الماخوذ فی محله الا فی ذکوان لا یصرن فیہ فعلیہم نیما بینہم و بین اللہ اعادة غیر الخواج (الدر المختار علی ما مشرد المختار۔ باب زکوٰۃ الغنم ص ۳۲) و ینظر لی ان اهل الحرب لو غلبوا علی بلدة من بلادنا کذا لک (رد المختار۔ ایضاً) ظفیر۔

من معنی العبادۃ سہ ماہ المحتاسر وفيه ولوان المسلم والذمی سقاها مرة بماء العشر ومرة بماء الخراج فالمسلم احق بالعشر والذمی بالخراج. وند قسم دوم خراج است ادا شدنی مسلم من ذمی اسماض خراج یجب الخراج ^ط وند قسم سوم عشر در خارج لازم است لانهم صرحوا بان الملك غیر شرط فيه بل سبب وجوبه الارض النامية وشرطه ملك الخارج ای لا ملك الارض كما فی الاراضی الموقوفة کذا فی رد المحتاسر۔

عشری اور خراجی زمین | سوال (۳۰۱) کونسی زمین عشری اور کونسی خراجی ہے۔ اگر زمین عشری سے خراج سرکاری لے لیا جاوے تو عشر ساقط ہو جاتا ہے یا نہ۔

الجواب :- اراضی ملکہ مسلمانان را کہ حال آنها معلوم نیست احتیاطاً عشری باید شمرده و عشر از آنها باید داد و از زمین عشری اگر خرج گرفتہ شود عشر ساقط نمی شود۔

کیا جس زمین پر خراج ہے اس میں عشر نہیں | سوال (۳۰۲) انفاروق مصنفہ مولانا شبلی نعمانی کے

۱۔ رد المحتار کتاب الجہاد باب العشر والخراج والجزیہ ص ۳۵۱ ۱۲ ظفیر ۲۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب العشر والخراج والجزیہ ص ۳۵۱ ۱۲ ظفیر ۳۔ دیکھئے رد المحتار کتاب الجہاد باب العشر والخراج والجزیہ ص ۳۵۲ ۱۲ ظفیر ما یقی۔

۴۔ وما أسلم أهل طوعاً أو فتر عنوة وقسم بین جیشنا الخ عشریۃ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب العشر والخراج والجزیہ ص ۳۵۲

۵۔ اخذ البعۃ والصلطین الحاشرة من کوة الاموال الظاہرة
کالسوائیم والعشر والخراج لاعادة علی ادباً بھان صرف الماخوذ
فی عملہ الا فی ذکرہ وان لا یصرف فیہ فلیہم فیما بینہم دین
اللہ اعادة عند الخراج۔

(ایضاً کتاب الزکوٰۃ - باب زکوٰۃ الغنم) ص ۳۲ ۱۲ ظفیر مفتاحی۔

ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس زمین پر خرما ہو اس پر عشر واجب نہ تھا۔ بینوا۔ توجروا۔
الجواب :- فقہاء حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے کہ جس زمین سے محصول لیا جاوے
 اس میں عشر نہیں ہے۔

سوال (۲۰۳) کیا زما تے ہیں علمائے دین ان زمینوں
 کے بارے میں جو ہنوز نو آباد ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں جیسے ملک پنجاب میں شہر لائل پور و سرگودھا
 آباد شدہ و شہر منٹگر کی آباد ہو رہی ہے کہ آیا ان زمینوں پر عشر ہے یا نہیں باقی بحیثیت
 محنت و مشقت و محصول سرکاری کے لحاظ سے تو یہ چاہی زمین سے زیادہ ہیں اس لئے کہ چاہی
 زمین کا محصول تو ۴ کناں ہے پنجاب میں اور ان زمینوں کا محصول ۷ کناں ہے اور
 علیٰ ہذا القیاس اضافہ محنت کہ کبھی انسان تحصیل نفع بالکلیہ
 نہیں کر سکتا۔

الجواب :- شامی میں منقول ہے احتوائاً اعماد جد فی دائر الحرب فان
 ارضها لیست ارض خراج او عشر ^{۱۱} لہذا اس روایت کے موافق عشر لازم نہیں۔ لیکن اگر ایسی
 اراضی دارالاسلام میں ہوں گی تو عشری ہوں گی ان میں عشر دینا لازم ہوگا۔ لہذا اگر
 احتیاطاً دیا جاوے تو عشر دیا جائے۔

سوال (۳۰۴) کھیتی کا عشر صاحب نصاب پر واجب
 ہے یا سب پر۔

ولا یؤخذ العشر من الخماس ج من ارض الخراج لا تنفعما لا یجتمعان (ایضاً کتاب الجہاد
 باب العشر والخراج والجزیرہ ص ۳۶۵) ظفر
 ۱۲ رد المحتار باب الرکاز ص ۱۱۱ ظفر ۳۷ قال ابو حنیفہ فی قلیل ما اخرجتہ
 الارض وکثیرة العشر سواء متقی میما ولسقته السماء الا القصب والمطبخ والحشیش
 (ذاریہ باب زکوٰۃ الزروع والثمار ص ۱۸۳) ظفر۔

اور جو فقیر مانگنے والے ہیں اگر وہ صاحب نصاب میں تو ان کو عشر روز کفالت دینا درست نہیں۔

سوال (۳۰۵) عشری زمین پر جو مزدوری خرچ ہوئی ہے کیا عشر میں اس کا حساب بھی ہوگا یا کہ نہیں۔

الجواب :- عشر میں مزدور کی مزدوری اور دیگر اخراجات کا حساب نہیں ہوتا یعنی مزدوروں کی مزدوری وغیرہ کی وجہ سے عشر میں کمی نہ ہوگی لہذا سو اں جمعہ اس میں سے دینا چاہئے۔ در مختار میں ہے بلا مفع مؤن ای کاف النزع دبلہ اخراج المبدل لتصرفہم بالعشر فی کل الحاسل۔

سوال (۳۰۶) عشری زمین کے کتبے میں جو لوگ زمین داروں کو مالگذا رہی ادا کرتے ہیں ان لوگوں پر کس حساب سے غلہ میں صدقہ واجب ہے۔

الجواب :- شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین عشری و خراجی نہیں ہیں اگر احتیاطاً عشر دے تو بہتر ہے اور جو لوگ زمین دار کو مالگذا رہی ادا کرتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ عشر کس پر واجب ہے۔ امام صاحب زمیندار پر واجب فرماتے ہیں اور صاحبین مستاجر پر اور در مختار میں ہے و بقولہما ناخذن اور شامی نے بھی بعد تفصیل و تحقیق کے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے و مفتی بر ماخوذ

لہذا اللہ العالیٰ ہش روزہ الحار با ب العشر ۶۹ ۱۲ ظہیر ۲ پوری عبارت یہ ہے والعشر علی المجر کما یموطف وقال علی المستاجر کستعایہ مسلم فی الحادی و بقولہما ناخذن اللہ العالیٰ ہش روزہ الحار با ب العشر ۶۵ ظہیر

کہا ہے حیث قال فلا ينبغي العدول عن الافتاء بقولهما في ذلك .

چارہ زل زمین میں عشر کا کیا حکم ہے | سوال (۳۰۷) اگر ہیلوں کے چارہ کے واسطے کسان

چند کھیت بودے تو آیا اس کھیتی میں عشر دینا چاہئے یا نہیں۔ مینا تو جردا۔

الجواب :- عشر اس کھیتی میں بھی جرجا نوروں کے چارہ کے لئے ہے اور عندہ
(یا چارہ) اس میں پیدا ہوا واجب ہے، اگر زمین بارانی ہے تو دسواں حصہ اور آب پاشی کی
زمین سے میواں حصہ نکالنا واجب اور اگر کھیت کو بلا دانہ اور بلا پنچگی کے کاٹ کر جانوروں
کو کھلایا جائے مٹی گھاس کی اسی کھلایا جائے تو عشر واجب نہیں۔ فقط۔

(عجب العشر في مسقى ساء اى مطرد وسيم كنه بلا شرط نصاب الى قوله
الا فيما لا يقصد به استغلال الارض نحو حطب الخ در مختار باب الزكاة وفي الميزنة
م ۱۲۸ اذا اخذ اس منه مقصبة او شجرة او منبتا للمحشيش وساق اليه الماء
ومنعه منه الناس يجب فيه العشر الخ۔ جميل الرحمن)

ہندوستان کی زمین کا عشری | سوال (۳۰۸) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا

ہونا اور قاضی شہار اللہ نہیں؟ قاضی شہار اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے مالا بدمنہ میں

لکھا ہے کہ زمین عشری دریں دیار نیست۔ الخ

الجواب :- یہ محقق نہیں کہ حضرت قاضی صاحب نے مالا بدمنہ میں یہ الفاظ
زمین عشری کہ دریں دیار نیست الخ کس بنا پر تحریر فرمائے ہیں باقی ظاہر نفی و اور روایات

۱۔ دیکھئے رد المحتار باب العشر ص ۵۷ تحت قول بقولہما ناخذ ۱۲ ظہیر۔

۲۔ یعنی اگر کھیت غلہ کے لئے بڑا لیکن تبدیل امانہ سے کاٹ کر کھلا دیا تو عشر واجب نہیں درہ بقصد
چارہ اگر بڑا ہے تو عشر واجب ہے جیسا کہ عبارات مذکورہ سے ظاہر ہے۔

۳۔ بن میں مفتی علامہ کو یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ وہ اس لئے یہاں عشر کو واجب نہیں فرماتے تھے کہ یہ
حک دار الحرب کے حکم میں تھا۔ اسکی تفصیل مفتی، تلام کے اپنے قلم سے گزر چکی ۱۲ ظہیر۔

سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی ملکیت زمین کا اصل وظیفہ عشر ہے۔ شاید قاضی صاحب نے اس بنا پر نفی عشر کی فرمائی ہو کہ سرکار نے محصول مقرر فرما دیا ہے لہذا وہ آراضی خسراجی ہو گئی اور خراجی زمین میں عشر نہیں ہے لیکن اول تو کل آراضی ایسی نہیں ہے کہ ان پر محصول مقرر ہو مضافات بھی ہیں شاید قاضی صاحب کے قرب وجوار میں مضافات نہ ہوں ثانیاً اگر زمین عشری سے خراج لے لیا جاوے تو عشر اس سے ساقط نہیں ہوتا بہر حال احتیاط اسی میں ہے کہ مسلمانوں کی ملکیت آراضی میں مؤخر تشریح میں لانا اشرف علی صاحب دہلوی پرچہ القاسم عشر واجب کہا جاوے۔

عشر پیداوار پر ہوتا ہے جس وقت زمین عشری میں کچھ غلہ وغیرہ پیدا ہوا ہو اور حاصل ہو اسی وقت عشر لازم ہے حوالان حول شرط نہیں ہے پانی کا محصول نصف عشر (یعنی میواں حصہ) نہ ہو گا عشر (سواں حصہ) ہی واجب ہے جیسا کہ عموماً روایات فقہیہ اس پر دال ہیں۔ وخب فی مسقی سماء ای مطرد سیم ای نہر الخ در مختار۔ نقطہ۔

رتال الشامی قد صرحا بان فرضیۃ العشر ثابتۃ بالکتاب
والسنۃ والاجماع والمعقول وبانہ نزکوۃ الثمار والزروع (الی ان
رتال) لعموم قوله تعالیٰ انفقوا من طیبات ما کسبتہم ومما اخرجنا
لکم من الارض وقوله تعالیٰ واتوا حقه یوم حصادہ قوله صلی اللہ علیہ
وسلم ما سقت السماء ففیہ العشر وما سقی بغرب اودالۃ ففیہ
نصف العشر الخ شامی ص ۲۵۳) ظفر

یہاں کی زمین میں عشر ہے یا نہیں | سوال (۲۰۹) ہماری زمین میں عشر ہے یا نہیں؟ اگر
ہے تو اگر نیر لوگ جو چار آنہ فی کنال ہم سے لیتے ہیں اس کی خراج کہا جائے گا یا چھ؟ اگر
پانی کہا جائے گا تو کس رو سے؟ اور ثانیاً یہ کہ عشر کے ۲ شرط ہے زمین کا عشری ہونا
کہ کسی بادشاہ اسلام نے اگر عشری رکھا ہو تو وہ عشری ہوگی تو ہنر اور پنجاب کی زمین پر کسی

تو تاریخ سے معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں بادشاہ نے یہاں عشر رکھا ہے خصوصاً جہانگیر واکبر بادشاہ یا گزشتہ جو گزر چکے ہیں۔ ثنائیہ کہ دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟ اگر دارالحرب ہے تو کیا نارالحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر دارالاسلام ہے تو کن شرائط دارالاسلام ہے؟ الغرض یہاں کے بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں ہرگز عشر نہیں ہے، بعض عشر کے قائل ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب :- درمختار میں ہے ما اسلم اہلہ طوعاً و فتہ غنوة و قسم بین جیشنا الخ عشریۃ لانه الیق بالمسلم و فی رد المحتار دو قال بیننا الشمل ما اذا قسم بین المسلمین غیر الغامین فانہ عشری لان الخراج لا یوظف علی المسلم ابتداء قہستانی در منتقی - شامی جلد ۲ ص ۳۵۱/۳۶۰ فیہ ای الدر المختار و لوترک ای السلطان العشر لا یجوز اہلنا و غیرا جہ بنفسہ للفقراء - درمختار - شامی میں ہے و ذکرہ فی الزکوۃ لانه منہما قال فی الفتم قیل ان تسمیہ من کوۃ علی قولہما لا مشترط لہما النصاب و البقاء بخلاف قوله و لیس بشئ اذ لا شک انہ من کوۃ حتی یصرف مصار فہا داخلاً فہم فی اثبات بعض شرط لبعض انواع الزکوۃ و نفیہا لا غیرا جہ عن کونہ من کوۃ الخ (شامی باب الضرم ص ۶۵) ظفر

ان عبارت سے چند امور معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ مسلمان کی آراضی کا اصل وظیفہ عشر ہے۔ دوم یہ کہ اگر بادشاہ عشر نہ لیوے تو عشر ساقط نہیں ہوتا بلکہ خود مالک زمین کو عشر لگانا چاہئے اور فقراء کو دینا چاہئے، سوم یہ کہ عشر بھی زکوۃ ہے پس جبکہ اصل وظیفہ مسلم کا عشر ہے تو جو اراضی ملو کہ مسلمین ہیں تو یا اصل میں عشری تھی کہ سلاطین اہل اسلام نے ان کو فتح کر کے مسلمانوں کو دیدی تھی یا ان کا حال سابق کچھ معلوم نہیں ان دونوں صورتوں میں اس میں عشر لازم ہے۔ اگر درحقیقت کسی زمین میں عشر

مقرر ہونا چاہئے۔ بادشاہ اسلام نے یا غیر نے عشر مقرر نہ کیا اس سے عشر ساقط نہیں ہوتا اور وہ زمین عشری ہونے سے خارج نہیں ہوتی۔ اور جب کہ عشر بمنزلہ زکوٰۃ ہے تو جیسا کہ زکوٰۃ اموال ہر جگہ واجب ہے بلا واسطہ ہوں یا غیر، اسی طرح عشر بھی ہر جگہ لازم ہوگا اور واضح ہو کہ زمین عشری سے اگر خراج لے لیا جاوے تب بھی عند اللہ عشر ساقط نہیں ہوتا لہذا صاحب زمین کو عشر نکال کر فقیر کو دینا چاہئے۔ الحاصل احوط یہی ہے کہ مسلمان اپنی اراضی کی پیداوار زمین سے عشر ادا کریں۔ فقط

جس زمین کا ٹیکس دینا پڑتا ہے اس میں عشر | سوال (۳۱۰) جس زمین کی ملکیت ہو گئی اور بیچنے کا اختیار ہے راجاؤں کو خراج دینے پڑتے ہیں اور اراضی آسمانی پانی سے سیراب ہوتی ہے، اس پر عشر ہے یا نہیں۔

الجواب :- عشر لازم ہے۔

عہ احقر جیل الرمن مرتب غفرلہ عرض کرتا ہے کہ اراضی ملیکہ زمین داران پر حکومت کے قبضہ کی شکل میں بھی عبارات فقہیہ سے وجوب عشر معلوم ہوتا ہے فی الشای قد صرحوا (الی ان قال) و بان المملک غیر شرط فیہ بل الشرط ملک الخراج شامی ص ۲۵۲ یعنی وجوب عشر میں پیداوار کی ملک کا اعتبار ہے نہ کہ زمین کی ملکیت کا علی ہذا۔ کاشت کار پر عشر فرض ہے۔ زمین دار نہیں ہے والعشر علی المجرور کخراج مہ ظف و تالا علی المستاجر و فی الحادی و بقولہما ناخذ شامی ص ۲۵۲ لہ اخذ البغاة نالسلطین الجائرة نزکوٰۃ الاموال الظاہرة کالسوائم والعشر والخراج لا اعادة علی اسبابہا ان صرف الماخذ فی محلہ الا فی ذکرہ و ان لا یصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم و بین اللہ اعادة غیر الخراج (در مختار) فیہ یقول ان اهل الحرب لو غلبوا علی بلدة من بلادنا کذا الک (رد المحتار باب زکوٰۃ الغنم ص ۳۳) ۱۲ ظفر

زمین عشری کا تعریف | سوال (۳۱۱) زمین عشری کس کو کہتے ہیں اور اس کی کیا کیا شرائط ہیں ؟ -

خراجی زمین | زمین خراجی کے کہتے ہیں اور اس کے کیا کیا شرائط ہیں ؟ -

ہندوستان کی زمین کا حکم | سوال (۳۱۲) ہندوستان کی زمین بحالت موجودہ خراجی ہو یا عشری ؟ جب گورنمنٹ برطانیہ نے بعد غدر کے سلطنت کی ہاگ اپنے قبضہ و اقتدار میں لی تھی تو اس وقت اعلان عام کیا تھا کہ تمام اراضی ضبط کر لی گئی اور کسی کا حق نہیں ہے اگر صاحب اراضی دعویٰ کر کے ثبوت پیش کرے تو اس کو حسب تجویز حاکم دی جاوے گی چنانچہ جن مالکان اراضی نے دعویٰ کر کے مینہ قائم کئے ان کو وہی اراضی یا بعض ان کو دیگر اراضی عطا ہوئی اور بعض کو کسی امر کے صلہ میں زمین عطا ہوئی اور مالگاری سرکاری جو سالانہ زمینداروں سے بادشاہ وقت لیتا ہے مقبرہ کر دی اور بعض کو معاف کر دی ۔

عشر کا شکار چھ یا زمیندار پر | سوال (۳۱۳) برتنقاہ و وجوب عشر یا نصف عشر کا شکار پر عشر یا نصف عشر واجب ہو گا یا زمیندار پر ؟ کا شکار وہ ہے جو زمین کی جملہ خدمت کرتا ہے اور مالک اراضی یعنی زمیندار اس سے نصف یا ثلث پیداوار کا بحیثیت شریائط جنس پیداوار سے یا غیر جنس سے لیتا ہے اور سرکاری مالگاری زمیندار ادا کرتا ہے ۔

جس زمین کی مالگاری دی جائے | سوال (۳۱۴) جس اراضی کی مالگاری ادا کی جاتی ہے وہ خراجی ہے یا عشری ؟

مالگاری معاف زمین کا عشر | سوال (۳۱۵) جس اراضی کی مالگاری معاف ہے اس کی دو قسمیں ہیں ، اول وہ اراضی کسی دوسری اراضی کے عوض میں ہے یعنی اس اراضی کی مالگاری دوسری اراضی میں محسوب ہوتی ہے ۔ دوم وہ اراضی کسی امر کے صلہ میں یا جائیداد

کے عوض میں عطا ہوئی ہے تو یہ ہر دو قسم اراضی معاف شدہ مالگزاری خراجی ہوگی یا عشری ۔

عشر کی مختلف حیثیت | سوال (۳۱۶) کسی گاؤں کی بعض حصہ اراضی کی پیداوار کا دار و مدار صرف آسمانی پانی پر ہے اور اس کی آبپاشی نہیں ہوتی اور بعض حصہ کی آبپاشی چاہات و تالاب وغیرہ سے ہوتی ہے اور بعض اراضی کی پیداوار اور بارش و آبپاشی دونوں سے ہوتی ہے یعنی صرف بارش پر اکتفا کرنے سے پیداوار کم ہوتی ہے اگر اس میں آبپاشی کر دی جاوے تو پیداوار زیادہ ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس اراضی کی آبپاشی ہو کر تھی دقت پر بارش ہونے سے آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی تو ان سب صورتوں میں بر تقدیر دو جوہر عشر واجب ہوگا یا نصف عشر

الجواب :- (۱) فی الدی المختار ما اسلم اھله طوعا و دفعہ عنوة و قسم بین جیشنا و البقیة عشریة . پس ایسی زمین عشری ہے جب تک درمیان میں کسی غیر مسلم کی ملکیت متحمل نہ ہو جاوے ۔

(۲) اس میں بھی تفصیل ہے مناسب مقام ایک قسم یہ بھی ہے کہ کسی وقت غیر مسلم اس کا مالک ہو جاوے ۔

(۳) ضبط کرنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ۔ ایک قبضہ مالکانہ ، اگر یہ ہوا ہے تو وہ زمین عشری نہیں رہی ، دوسرا قبضہ ملککانہ و حاکمانہ و منتظمانہ اور احقر کے نزدیک (امن سے اسی کو ترجیح ہے ، اگر ایسا ہوا ہے تو اراضی عشریہ بجا لہا عشری رہیں ۔ البتہ اگر پہلے سے وہ اراضی عشری نہیں تھی یا سرکار نے کوئی دوسری زمین اس کی زمین کے عوض میں دیدی یا کسی صلہ میں اس کو کوئی زمین دی کہ چرنکہ وہ دینے کے قبل استیلاء سے سرکار کی ملک ہو گئی تھی لہذا وہ عشری نہ رہی ۔

لے الدی المختار علی ہاشم رد المختار باب العشر و الخراج و الجزیہ منہ ۳۵۲ طغیر

(۴) والعشر على الموجد كخراج موظف وقالا على المستاجر كاستعجار مسلم وفي الحادى ويقولهما ناخذ وفي المناسرة ان كان المبنى من راب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصصة ^{له} درختار اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر زمین کرایہ پر ہے تو بقول مفتی بہ کاشتکار پر اور اگر بٹائی پر ہے اور تخم بھی کاشتکار کا ہے تو زمیندار اور کاشتکار دونوں پر اپنے اپنے حصہ کی قدر ہے۔

(۵) مالگذاری کے اوپر اس کا مدار نہیں اگر کوئی زمین عشری ہو اور اس پر مالگذاری مقرر کر دی جائے تو وہ عشری رہے گی۔
(۶) اس کا جواب بھی مثل جواب ۵ کے ہے۔

(۷) يجب اى العشر فى مسقى سماء او سيج كنهر (الى قوله) و يجب نصفه فى مسقى غرب اى ودلو كبيرو دالية اى دولاب لكثرة المؤنة وفى كتب الشافعية ادسقاء بماء اشتراه وقواعدنا لا تأبى دوسقى سيماء بالة اعتبارا لغالب دواستويا فنصفه وقيل ثلثه ارباعه ^{له} درختار۔ قلت ما خلف الترجيم والا احتياط فى الشانى۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارانی زمین میں عشر ہے اور آبپاشی چاہ و تالاب میں نصف عشر اور جس زمین کی آبپاشی دونوں طرف ہو تو اس میں غالب کا اعتبار ہے اگر دونوں برابر ہوں تو نصف پیرا اور عشر اور نصف میں نصف عشر۔ فقط۔

کافر سے خریدی ہوئی زمین کا عشر ^(۳۱۷) جو زمین کسی کافر سے خریدی گئی اس میں عشر ہے یا نہیں؟

پہلے میں عشر | سوال (۳۱۸) باغ کے ثمر یا سوختہ میں عشر واجب ہے یا نہیں؟

لہذا المختار فی اشرف المختار باب زکوة الغنم ۶۸۷ لہذا المختار باب العشر ۱۳۹ ۱۲ ظفر۔

کرایہ میں عشر | سوال (۳۰۹) جائیداد سکنائی کے کرایہ میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

جائیداد بکتن، مدرسہ کا عشر | سوال (۳۱۰) جس جائیداد پر حق سرکاری نہیں بلکہ ارباب بکتن ڈاکخانہ، شفا خانہ، مدرسہ، سرک قائم ہیں تو یہ اخراجات داخل عشر ہوں گے یا نہیں؟ اور عشر میں منہا ہوں گے یا نہیں؟

الجواب :- (۱) اس صورت میں وہ زمین خراجی ہی رہتی ہے عشر لازم نہیں ہوتا۔ قال فی الشامی ذمما شرعاء المسلم من الذمی بعد ما صار مت خراجیۃ فتبقى علی حالها الخ شامی ج ۲۔

(۲) باغ کے ثمر میں عشر واجب ہے سوختہ میں نہیں۔

(۳) نہیں۔

(۴) یہ حقوق منہا نہ ہوں گے بلکہ کل پیادہ ار کا عشر واجب ہوگا۔ فقط۔

۱۷ رد المحتار ص ۱۱۲ ۲ قال الذمیۃ فی قلیل ما اخرجته الارض وکثیرۃ العشر سواء سقی سحبا وسقته السماء الا القصب والحلب والحشیش (۱۸۳ ص ۱۱۲) تطبیق۔



ساتواں باب مصارف زکوٰۃ

مسکین کی تعریف | سوال (۳۱۱) مسکین کس کو کہتے ہیں۔

الجواب :- جو شخص مالک نصاب نہ ہو اور وہ محتاج ہو اس کو فقیر اور مسکین کہتے ہیں اور کتب فقہ میں اس کی پوری تفصیل لکھی گئی ہے۔

صاحب زکوٰۃ نے جب اجازت | سوال (۳۱۲) میں جس کے یہاں ملازم ہوں اس نے دیدی ہو تو پھر دریافت کی ضرورت نہیں | زکوٰۃ نکالی اور یہ کہا کہ تین روپے تم خود لے لینا۔ تو اب میں بلا دریافت کئے لے سکتا ہوں یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ اس نے مینی مالک نہ اجازت دیدی تو لینا درست ہے

لے و مسکین من لاشئ له علی الذہب لقولہ ثانی اذ مسکیناً ذامترية دایمة السفینة للترحم (در مختار) قوله علی الذہب من انہ ا سواہا لا من الفقیر وقیل علی العکس الاول صحیح و هو قول عامة السلف المعتبر و ا فہم بالعطف انہما صنفان و هو قول الامام و قال الثانی صنف واحد (رد المختار باب المصرف ص ۳۲) اس سے معلوم ہوا کہ اصطلاح میں مسکین اسے کہا جاتا ہے جسے کچھ نہ ہو، بالکل بد حال ہو اور جو صاحب نصاب نہ ہو مگر کھاتا پیتا ہو تو اصطلاح میں اسے فقیر کہتے ہیں فقیر وہو من لہ اذنی شئ ای دیون و صاحب (ایضاً) اردو کے محاورہ میں مسکین اور فقیر ایک ہی معنی میں لولا جاتا ہے یعنی جو ستم زکوٰۃ ہو واللہ اعلم بالصواب

الجواب :- جب کہ اس نے یعنی مالک نے اجازت دیدی تو لینا درست ہے، یہ نیت زکوٰۃ لیکر اپنے کام میں لا دے۔ فقط

کیا زکوٰۃ کی رقم تجارت میں لگائی جاسکتی ہے، سوال (۳۱۳) کیا زکوٰۃ کا روپیہ تجارت میں لگایا جاسکتا ہے اور اس سے جو منافع ہو وہ اپنے ذاتی صرف میں لایا جاسکتا ہے جب کہ اصل مایون و محفوظ ہو۔

موجودہ رقم سے زکوٰۃ دے سوال (۳۱۴) زید کے پاس دو سو روپے ہیں آیا بچلے یا الگ سے بھی دے سکتا ہے اس رقم کے پانچ روپے زکوٰۃ دینا چاہئے یا یہ کہ زیادہ اصل اپنے پاس رکھ کر اور علیحدہ سے کچھ انتظام کر کے قرض وغیرہ سے پانچ روپے زکوٰۃ دیدے۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی زکوٰۃ کے روپیہ کا مالک بنانا ایسے مسلمان کو جو کہ مالک نصاب نہ ہو اور سیر نہ ہو ضروری ہے۔

(۲) یہ اختیار ہے کہ خواہ ان دو سو روپے میں سے صر زکوٰۃ کا دیدے یا علیحدہ اس کے پاس ہوں تو اس میں سے دیدے لیکن اگر اس کے پاس دو سو روپے سے کچھ زیادہ ہوگا تو اس ناید کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہوگی اور قرض لینے کی ضرورت نہیں ہے غرض نتیجہ یہ ہے کہ جس قدر روپیہ اس کے پاس ہے اس کی زکوٰۃ حساب کر کے اس میں سے دیدے۔ فقط۔

لہ وللوکیل ان یدفع لولد الفقیہ وندرجتہ لالنفسہ الا اذا قال ربہما
ضعہا حیث شئت (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۴ و ص ۱۵) ظفر
لہ دیشترط ان یکون الصرف تملیکاً لا اباحۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الصرف
ص ۵۵) ظفر لہ والا لایم فی مضر وب کل منہما د معسولہ و یوتدبرا الخ د فی
عن من تجارۃ قیمۃ نصاب الخ رجب عشر (ایضاً باب زکوٰۃ المال ص ۴) ظفر

زکوٰۃ کی رقم سے کپڑا بنا کر | سوال (۳۱۵) زکوٰۃ کے روپے میں سے مستحق زکوٰۃ کو اگر
دیا جائے تو کیا حکم ہے | کپڑے بنا کر دیئے جائیں تو جائز ہے یا نقد دینا ضروری

ہے۔

الجواب :- زکوٰۃ کے روپے سے کسی مستحق کو کپڑے بنا کر دیئے جاویں

تو یہ بھی درست ہے۔

سوال (۳۱۶) زیادہ نے عمر کو زکوٰۃ کا روپیہ دیا کہ وہ مستحق پر
اپنی مسکین بیوی کو اس میں سے دے سکتے ہیں | تقسیم کر دے عمر صاحب نصاب ہے
مگر زوجہ اس کی مسکین ہے تو عمر اپنی زوجہ کو زکوٰۃ میں سے کچھ دے سکتا
ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں عمر اپنی زوجہ کو زکوٰۃ کا روپیہ دے سکتا
ہے۔

خوش امن کو زکوٰۃ دینی درست ہے یا نہیں | سوال (۳۱۷) خوش امن کو زکوٰۃ دینی جائز
ہے یا نہیں۔

الجواب :- اپنی خوش امن کو جب کہ وہ مالک نصاب نہ ہو زکوٰۃ دینا
جائز اور درست ہے مگر اس کو بالکل مالک بنا دیا جاوے جہاں چاہے خرچ
کرے۔

غیر زکوٰۃ کا نام لے کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائیگی یا نہیں | سوال (۳۱۸) اگر اپنا عزیز زکوٰۃ کے

لے والو کیل بن ید فم لولدہ الفقیر و نہ دجته لا لنفسه الخ (در المختار علی ہاشم
رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۲) ظفر لہ دلا الی من بینہما ولاد (در مختار) دقید
بالولاد لخواصہ لبقیۃ الاقارب کالاحوۃ والاعمام فالاحوال الخ
رد المحتار باب المصرف ص ۱۲۲) ظفر

نام سے رہنبر لیتا ہوا شرماءے اس کو اس طرح سے کہہ کر زکوٰۃ دینا کہ اس کے کپڑے بنوالینا بچوں کے کپڑے بنوا دینا، درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس طرح دینی درست ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، اپنی نیت دل میں زکوٰۃ کی کہ لینا کافی ہے جس کو دی جاوے اس پر ظاہر کر نیکی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

سوال (۳۱۹) ایک سیٹھ صاحب زکوٰۃ اس طرح مسکینوں، مسافروں کو دیتے ہیں کہ جس جگہ مسافر مسکین کو جانا ہوتا ہے اپنے آدمی کو اس کے ہمراہ بھیکاریٹیشن سے ٹکٹ دلا دیتے ہیں اور نقد پیسے اس کے ہاتھ میں نہیں دیتے۔ اگر مسافر کسی عمارت کی وجہ سے نہ جاوے اور ٹکٹ ردی ہو جاوے تو اس سیٹھ صاحب کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- وہ آدمی سیٹھ صاحب کا جب کہ اس مسکین کی اجازت سے ٹکٹ خریدتا ہے تو وہ آدمی نائب اور وکیل اس مسکین کا قبض زکوٰۃ اور خرید ٹکٹ میں ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ آدمی وکیل اور نائب سیٹھ صاحب کا ہے لہذا زکوٰۃ سیٹھ صاحب مذکور کی اس صورت میں ادا ہو جاتی ہے پھر اگر وہ مسافر جو کسی عذر کے سفر میں نہ جاوے اور ٹکٹ ردی ہو جاوے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو چکی۔ فقط۔

سوال (۳۲۰) اگر کسی کی حالت تنزل پر ہو تو اس میں مال زکوٰۃ صرف کرنا کس طرح اور کس میں درست ہے۔

الجواب :- ایسی صورت میں حیلہ تملیک کر کے زکوٰۃ کے روپے کو جس میں

لے ولا یجوز اداء الزکوٰۃ الا بنیۃ مقاسمۃ للاداء مقاسمۃ لعزل مقداً الواجب الی (ایضاً ص ۱۲) ظفر لہ الا اذا وکله الفقراء (در مختار) لانه کلما قبض شیئاً ملکوه (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) ظفر۔

چاہیں صرف کر سکتے ہیں اور حیلہ تملیک یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ کسی ایسے شخص کی ملک کر دیا جائے جو کہ مالک نصاب نہ ہو پھر اس کی طرف سے مصارف زکوٰۃ میں صرف کر دیوئے۔ فقط۔

والد کی زندگی میں بطور میراث ہو | سوال (۳۲۱) والد کی زندگی میں جو چیز وراثت میں ملے گی
ملے وہ مانع زکوٰۃ ہے یا نہیں | وہ مانع زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

الجواب :- والد کی حیات میں اس کی اولاد مالک اس کے مال کی نہیں ہے لہذا وہ مانع عن اخذ الزکوٰۃ اولاد ہالین کے لئے نہیں ہے۔ فقط۔

زکوٰۃ کے روپے سے کتابیں خریدے | سوال (۳۲۱) زکوٰۃ کے روپے سے کتابیں
اداپنے مطالعہ میں رکھے کیا حکم ہے | خرید کر غرض مسائل دیکھنے کے اپنے پاس رکھنے
سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے کتاب خرید کر پڑھنے کی | سوال (۳۲۲) اگر زکوٰۃ کے روپے سے
عام اجازت دیدے مالک بنائے تو کیا حکم | کتابیں خرید کر اپنی ملک میں رکھیں جس کو ضرورت
ہو وہ دیکھ لے مگر کسی کو لیجانے کی اس طور سے اجازت نہیں کہ وہ مالک بن جائے
اس حالت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(۲) اس صورت میں بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

لہ حیلۃ التکفین بہا التصدق علی فقیر ثم ہو یکن فیكون الثواب لہما
دکنانی تعمیر المسجد (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۱) ظفر ۲۷ و ۳۷ و شرط
صحۃ ادا ثمانیۃ مقارنتہ لہ ای لاداء الخ ولا یمنع عن العمدۃ بالعزل بل بالاداء
للفقراء (البدیع المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۱) و مصرف الزکوٰۃ الخ ہو فقیر ہو
من لہ ادنی شیء ای دون نصاب الخ و یشرط ان یكون الصراف تملیکاً باب مصرف ص ۲۹
ظفر ۸۵

زکوٰۃ کا روپیہ بنک میں رکھے اور ہفت ضرورت صرف کیے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۲۴) ایک شخص کو زکوٰۃ کا روپیہ بطور چندہ وصول ہوتا ہے اور وہ اس روپے کو بنک میں بطور امانت رکھ دیتا ہے۔ پھر وقتاً فوقتاً بنک سے اس روپے کو لے کر زکوٰۃ کے مصرف میں صرف کرتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ بنک میں سب کا روپیہ مخلوط رہتا ہے اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں۔

حیلہ کی رقم زکوٰۃ کے ذریعہ تبلیغ میں خرچ کرنا کیسا ہے

سوال (۳۲۵) بعض حضرات زکوٰۃ کا روپیہ تبلیغ کے لئے دیتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ حیلہ کر لیا جاوے جبکہ تملیک میں لئے والا اور دینے والا دونوں بخوبی جانتے ہیں کہ تملیک مقصور ذہنیں ہے تو کیا اس حیلہ سے زکوٰۃ بھی ادا ہو جاتی ہے اور وہ روپیہ اس غرض کے لئے حبانہ بھی ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اس میں ضرورت اس کی ہے کہ بعد حیلہ تملیک کے اگر داخل کیا جاوے تو زکوٰۃ اس کی ادا ہو گئی نہ نہیں۔

(۲) یہ حیلہ فقہار نے لکھا ہے اور شرعاً جائز ہے اور یہ مورد جن کو آپ نے لکھا ہے مانع اس حیلہ سے نہیں ہیں یعنی باوجود ان حیلہ خیالات کے یہ حیلہ صحیح ہے اور اس حیلہ کا کر لینا ضروری ہے تاکہ زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ فیروزا ادا ہو جائے پھر ہتھم وغیرہ منتظمین کو اختیار ہو جاتا ہے کہ جس مصرف مناسب میں چاہیں صرف کریں۔

۱۔ اس لئے کہ وہ روپیہ اب زکوٰۃ کا باقی نہ رہا بلکہ کسی شخص معین کی ملکیت میں داخل ہو گیا، زکوٰۃ حیلہ کے وقت ادا ہو چکی واللہ اعلم ۲۔ ظہیر ۳۔ حیلہ کے مسائل کا حوالہ بار بار دیا جا چکا ہے، حیلہ کی اصل یہ ہے کہ قانونی اور اصولی بات طے ہو جاتی ہے مثلاً زکوٰۃ کا مصرف فقیر مستحق ہے وہ اس سے مل گئی اب وہ بحیثیت مالک ہونے کے جو چاہے کر سکتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ حیلہ خواہ مخواہ کرنا مناسب نہیں، اس لئے کہ زکوٰۃ کے مصارف متعین ہیں، حیلہ کے بعد جو اصل مستحقین ہیں وہ عملاً محروم رہ جاتے ہیں اس لئے حیلہ کی صورت انتہائی مجبوری میں اختیار کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم ۴۔ ظہیر غفرلہ۔

زکوٰۃ میں جو رقم واجب ہوئی اس کے | سوال (۳۲۶) میں تجارت پیشہ شخص ہوں، اس سال
بدلے کتاب تقسیم کر دی تو کیا حکم ہو | کی زکوٰۃ کی جتنی رقم نکلی تھی اس کی بدلے میں نے کتابیں

طلباء کو دیدی ہیں زکوٰۃ ادا ہو گئی اور کوئی نقص تو اس میں نہیں ہے۔

الجواب :- اس صورت میں کتبوں کی قیمت مذکورہ لگا کر کتابیں زکوٰۃ
میں دینا درست ہے اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور کچھ نقص اس میں نہیں ہے

اگر نئے دانے کو زکوٰۃ کی خبر نہ ہو | سوال (۳۲۷) ، اس میں زکوٰۃ کے روپے سے چناہ
تو زکوٰۃ ادا ہو گی یا نہیں | دیا جاتا ہے اور دینے والے کہتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ کا روپیہ

دیتے ہیں مگر لینے والا نہیں جانتا کہ کیسا روپیہ ہے ، اس میں زکوٰۃ ادا ہوتی ہے
یا نہیں۔

الجواب :- اس طرح لوگوں کا روپیہ ، رسہ میں دینا درست ہے
مگر لینے والے کو چاہئے کہ وہ اس طرح صرف کرے کہ جس میں دینے والے کی زکوٰۃ
ادا ہو جاوے۔ فقط

زکوٰۃ کے روپے سے طلبہ | سوال (۳۲۸) زکوٰۃ کے روپے سے طلبہ کو کتابیں یا پائے
کو کتابیں دلانا کیسا ہے | دلا دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز ہے۔ فقط

لے وجہ تادفع القيمة فی زکوٰۃ عشر حجاج و فطرة و مندر (الدر المختار علی ہامش
رد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۲۹۲) ظفر ۲ و شرط صحة ادا اثمانيه مقارنته لاداء
الحوای عند الدفع للوكيل ثم دفع الوكيل بلا نية او مقارنته بعزل ما وجب
كله و بعضه (الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۹۲) ظفر ۳ یصراف
المزکی الی کلهم اذ الی بعضهم الخ تملیکاً لا اباحة (الدر المختار علی ہامش
رد المختار باب المصروف ص ۲۹۲) ظفر

زکوٰۃ کا غلہ بچکے کڑا بنا دینا درست ہے | سوال (۳۲۹) اگر کوئی زکوٰۃ کا غلہ فروخت کر کے کسی مسکین کو کھانا کھلا دے یا کپڑے بنا دے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- درست ہے۔

نہر زبیدہ کی صفائی میں زکوٰۃ | سوال (۳۳۰) نہر زبیدہ کی صفائی میں زکوٰۃ کا روپیہ خرچ کرنا درست نہیں اگر صرف کیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی یا نہ۔

الجواب :- زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کسی محتاج کو اس کا مالک بنایا جاوے اسی وجہ سے فقہاء لکھتے ہیں کہ سب کی تعمیر میں بھی صرف کرنا زکوٰۃ کا مست نہیں۔ پس نہر مذکور کی صفائی میں خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

زکوٰۃ کے روپے سے مدرسہ | سوال (۳۳۱) زکوٰۃ کے روپے سے مدرسہ کی تعمیر کرا سکتے ہیں یا نہ؟

الجواب :- زکوٰۃ کے روپے سے مدرسہ یا مسجد کی تعمیر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ میں تملیک فقراہ شرط ہے بدون مالک بنانے فقراہ کے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ ^۱ھکذا فی کتب الفقہ والحمیلة مثل هذه الافعال مذکورۃ فی الدر المختار وغیرہ۔

۱۔ وجائز ما دفع القيمة فی زکوٰۃ د عشر دواجر (ایضاً کتاب الزکوٰۃ باب النعم ^{۲۹} ص ۲۹) ظفر
۲۔ ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لا اباحة الخ لا یصرف الی بناء نحو مسجد: ۱۶۰ الی
کفن میت (ایضاً باب الصرف ^{۵۵} ص ۵۵) ظفر
۳۔ ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لا
اباحة کما مر، لا یصرف الی بناء نحو مسجد ولا الی کفن میت الخ (الدر المختار علی ہاشم
رد المختار ^{۵۵} ص ۵۵) حلیۃ التکفین بہا التصدیق علی فقیر ثم یرفع فیكون الشراب
لہما وکذا فی تعمیر المسجد وتمامہ فی حیل الاشباہ (الدر المختار علی
ہاشم رد المختار ^{۲۲} ص ۲۲) ظفر۔

معارف زکوٰۃ | سوال (۳۳۲) ایک شخص کی سالانہ آمدنی دس من غلہ اور صہ روپیہ نقد ہے اور دو بہن بھائی کھانے والے ہیں اور آمدنی کبھی وصول ہوتی ہے کبھی نہیں، تو یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہ؟

آمدنی والے کو زکوٰۃ | سوال (۳۳۳) ایک شخص کی آمدنی فہ یا تہ روپیہ ہے تو یہ شخص بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہ؟

الجواب :- (۱) لے سکتا ہے

(۲) اس صورت میں وہ غنی ہے زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ فقط۔

غیر مانے ہوئے زکوٰۃ کے | سوال (۳۳۴) زید چونکہ غنی ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے لہذا روپے زید بنا کیسا ہے اگر زید اپنے چچا زاد بھائی بہن کو جو کہ مفلس اور محتاج ہیں زکوٰۃ دے اور ان کو نہ بتلائے کیونکہ اگر ان کو یہ خبر ہو گئی کہ یہ زکوٰۃ ہے تو وہ ناراض ہوں گے ایسی صورت میں اگر زید ان کو زکوٰۃ دے اور نہ بتلائے کہ یہ زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ کے ادا ہونے میں کوئی کلام تو نہیں۔

صلہ رحمی کا ثواب ملے گا یا نہیں | سوال (۳۳۵) اور اس زکوٰۃ کے دینے میں ملا وہ ادلے فرض زید کو صلہ رحمی کا بھی ثواب ملے گا یا نہیں؟

نہ بتانے کا مواخذہ ہے یا نہیں | سوال (۳۳۶) چونکہ زید نے زکوٰۃ کی خبر انھیں نہیں دی اور زمین سے جانتا ہے کہ اگر انھیں معلوم ہوتا تو نہ لیتے یا ناراضی ظاہر کرتے اس لئے زید پر مواخذہ ہے یا نہیں۔ زید چونکہ اسی زکوٰۃ دینے میں رواجاً شرعی سے صلہ رحمی سے گریز کرنا چاہتا ہے، اس لئے زید پر مواخذہ شرعی یا کم از کم ملامت تو نہیں۔

الجواب :- (۱) زکوٰۃ کے ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ دینے والے

لے مصرف الزکوٰۃ الخ فقیر الخ ای دون نصاب او قدر نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجة (الدالہ الختار علی ہامش رد المحتار ص ۹۹ و ص ۹۸) ظفر علیہ دلائل غنی بیک قدر نصاب فارغ من حاجته (الفتاویٰ ص ۳۳۲) کی بات ہے، اب چالیس چالیس روپے کانے والا غنی نہیں ہو سکتا والشماع ظفر

کی نیت زکوٰۃ کی ہو اور جس کو دی جاوے وہ نخل اور مہ ف زکوٰۃ کا ہو یہ شرط نہیں
 کہ اس کو اطلاع زکوٰۃ کی بھی کی جاوے۔ پس اگر زید اپنے اعمام یا بنی اعمام کو جو فتنان
 اور مصرف زکوٰۃ ہیں، زکوٰۃ دے اور ان سے یہ ظاہر نہ کیا کہ یہ زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی
 و شرط صحۃ ادا عثمانيۃ مقارنۃ للاداء۔ در مختار۔ قوله نية الخ اشارة الى
 انه لا اعتبار بالتسمية فلو سماها هبة اذ قرضا تجزيه في الاصح الخ
 شامی۔

(۲) صلہ رحمی کا بھی ثواب ملے گا۔ کما جاء في الحديث قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذي الرحم ثنتان صدقة
 وصله سماه احمد والترمذي وغيرهما۔ (مشکوٰۃ باب افضل الصدقة معاً) ظفر
 (۳) کچھ مواخذہ نہیں۔

(۴) کچھ مواخذہ اور طاعت نہیں بلکہ حارث سابق سے ظاہر ہوا کہ صلہ رحمی ہے اور
 زکوٰۃ بھی ادا ہو جاوے گی اور دوبرا ثواب اس کو ملے گا۔

النگنا جن پر حرام ہے ان کو زکوٰۃ کی رقم دینا کیسا ہے | سوال (۳۳۷) بر شخصیکہ سوال شرعاً حرام
 است او لا دادن چه حکم دارد؟

حکم چہم قربانی | سوال (۳۳۸) قیمت چرم تبر بانی حکم صدقات زینہ دارد
 یا ناقلہ؟

الجواب :- (۱) دیانتم معطیعه ان علم بحالہ لا عانتہ علی المحرم
 درختار اور شامی میں شرح مشارق سے یہ نقل کیا ہے کہ قیاس یہی ہے کہ دینے والا آثم
 ہو، لیکن اس کو ہبہ علی الغنی خیال کر کے دینے والے کو آثم نہ کہا جاوے گا، پھر اس میں بھی
 کچھ بحث کی ہے۔ بہر حال باوجود علم حال سائل دغنا اس کو دینا اچھا نہیں ہے۔ فقط

لے دیکھئے رد المحتار ص ۳۳۲ ظفر ۲۲ الدر المختار علی با مش رد المحتار ص ۹۵ ظفر

سوال (۳۳۹) زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کو دینا اس طور سے کہ اس کی طرف سے کھانا پکوا کر فقیروں کو دیا جائے جائز ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کا ایسا
ثواب کے لئے دینا کیسا

الجواب :- زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کو دینا جس طریق سے آپ نے لکھا، درست نہیں ہے، مردہ کی طرف سے اس روپے کا کھانا پکوا کر کھلایا جائے یا کپڑا محتاجوں کو دیا جائے، غرض یہ ہے جس طرح دیا جائے اپنی طرف سے ہی زکوٰۃ کی نیت سے دیا جاوے اس کا ثواب کی میت کو نہ پہنچا یا جائے۔

سوال (۳۴۰) جو لوگ سوال پیشہ ہیں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں۔

پیشہ در فقیروں کو زکوٰۃ دینا
درست ہے یا نہیں

الجواب :- ایسے فقیروں کو جن کا پیشہ مانگنے کا ہے اور یہ معلوم ہے کہ لوگ اکثر متمول ہوتے ہیں، دینا درست نہیں ہے

سوال (۳۴۱) ہنر و فقیر کو اللہ کے واسطے دینا یا زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- ہنر و فقیر محتاج کو اللہ کے واسطے دینا درست ہے لیکن زکوٰۃ کا روپیہ ہنر و کو دینا درست نہیں ہے

سوال (۳۴۲) زکوٰۃ کے روپے سے غریب لڑکیوں کی تعلیم مذہبی و تدریس جائز ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کے روپے سے غریب لڑکیوں
کی تعلیم درست ہے یا نہیں

الجواب :- زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے یعنی کسی محتاج کو اس کا مالک بنا دینا چاہئے، پس غریب لڑکیوں کو اگر نقد یا کپڑا یا کھانا زکوٰۃ سے دیا جاوے تو درست ہے

۱۔ دلائل کفنی بہامیت لاغداۃ التملیک دھوالرکن (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ - ...)

صفحہ ۱۸۸ ظہیر ۲ دلائل کفنی ان یدفع الزکوٰۃ الی ذمی دیدفع الیہ ماسوی ذالک من

الصدقة (ہدایہ کتاب الزکوٰۃ - ... صفحہ ۱۸۸ ظہیر -

لیکن معلمہ کی تنخواہ یا دیگر ملازمین کی تنخواہ دینی زکوٰۃ سے درست نہیں ہے۔ اور باقی زکوٰۃ کے مسائل کی تحقیق اور اس کے مصادر کی تفصیل دہلی کے علماء سے پوری طرح تحقیق کر لئے جاویں، یا بہشتی زکوٰۃ وغیرہ کتابوں میں دیکھ لیا جاوے، تحریر میں سب امور کا لانا اور سمجھنا دشوار ہے۔

زکوٰۃ کے مال سے کھانا پکا کر دینا | سوال (۳۳۲) زکوٰۃ کے مال کا کھانا پکا کر کھلا دیا جائے یا کوئی چیز خرید کر دینا کیسا ہے | یا کوئی چیز خرید کر دی جائے یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- درست ہے۔

ان رشتہ نادر میں سے | سوال (۳۳۳) اپنے ماں باپ یا خوشامن و خسر یا خالہ زاد، یا چچا زاد یا بھادر، ہمیشہ خوردان کی اولاد ان میں سے کس کس کو زکوٰۃ کی رقم دینی یا نہ دینی چاہئے۔

الجواب :- ان مذکورین میں سے سوائے ماں باپ کے سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ فقط۔

بے نمازی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۳۳۵) بے نمازی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر وہ بے نمازی محتاج و مصرف زکوٰۃ ہے تو دینا اس کو درست ہے۔

لہٰذا بشرط ان یكون مصرف تملیکاً لا اباحۃ کما هو فلا تصرف الی بناء
نحو مسجد دالی کفن میت وقضاء دینہ (در المختار علی ہاشم رد المحتار باب مصرف
ص ۳۸۵) ظہیر ۲ دلا الی من بینہما دلا دالہ (در مختار) دقید بالولاد بجواز نماز
لمقیۃ الاقارب کالاحوة والاعمام والاحوال الفقراء بل ہم ادلی (رد المحتار باب مصرف
ص ۳۸۶) ظہیر ۳ انما الصدقات للفقراء والمساکین الخ (ابو یوسف ص ۱۸۶) ظہیر۔

جسے زکوٰۃ دے کیا اسے اطلاع | سوال (۳۴۶) جس کو زکوٰۃ دے اس کو مطلع کرنا
کرنا بھی ضروری ہے | بھی ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب :- ضروری نہیں۔

داماد اور بھائی کو زکوٰۃ دینا کیسے | سوال (۳۴۷) داماد اور بھائی بہن کو زکوٰۃ دینا
جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز ہے۔

نابالغ کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۳۴۸) نابالغ کو زکوٰۃ دینے سے
ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- ہو جاتی ہے۔

اقارب میں سے زکوٰۃ کس کو | سوال (۳۴۹) زکوٰۃ کا مال کس کو اقارب میں سے
دینا درست ہے نہیں دیا جاتا۔

الجواب :- سوائے اصول و فروع و زوجین کے سب اقرباء کو دے
سکتا ہے۔

صحرائی بانیہ دے لے کیا ادائیگی قرض کے | سوال (۳۵۰) اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس
لئے زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں | کے پاس صحرائی جائیداد ہے تو مال زکوٰۃ سے اس کا

قرض ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اگر ادا کیا جاسکتا ہے تو زیادہ سے زیادہ کتنا روپیہ

۱۔ دیکھو ۲۔ دفعہ الزکوٰۃ الی صبیان اقامہ برسہ عید اولی

مبشر آدمی الباکورۃ جائز (در مختار) قولہ الی صبیان اقامہ برسہ ای العقلاء

دالہ فلا یعم الا بالدفع الی ولی الصغیر (رد المحتار باب المصرف ص ۶۶) ظہیر

۳۔ دلا الی من بینہما دلا دینہما من وجیۃ (در مختار) و قید بالوکلا د

لجوازۃ لبقیۃ الاقامہ (رد المحتار باب المصرف ص ۶۶) ظہیر۔

اس کے قرض میں دیا جاسکتا ہے۔

الجواب :- مال زکوٰۃ قرض میں محسوب ہوگا۔ مثلاً اس صودت میں روپیہ جو موجود ہے وہ قرض کے ادا کے لئے مقرر کیا جاوے گا نہ جائداد مہرائی۔ درمختار میں ہے دولہ نصب صرف الدین لایسرا قضاء الخ شامی میں ہے کان یکون عندہ دراهم ودنانیر وعروض التجارۃ وسواثم یصرف الدین الی الدراہم والدنانیر۔ الخ

سوال (۳۵۱) یہ مدرسہ چند دنوں سے جاری ہوا ہے۔ اب لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں صدقات اور زکوٰۃ عشر وغیرہ دے دیا جاوے تو کون شخص اس کے مصرف ہو سکتے ہیں، مثلاً جو مدرس غنی ہے وہ تنخواہ اس میں سے لے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ اور عشر تمام صدقات واجبہ جیسے صدقہ فطر اور کفارات مدرسوں کی تنخواہ میں دینا درست نہیں۔ طلباء مساکن و غرباء کے مصرف میں جائز ہے پس اگر مدرسہ میں زکوٰۃ آوے تو اول اس کو تملیک کسی فقیر غیر مالک نصاب کو کر دیا جاوے، پھر اس کی طرف سے مدرسہ کے مصارف میں صرف کر دیا جاوے۔
سوال (۳۵۲) ایک صاحب انجمن زکوٰۃ تعمیر درمگاہ میں زکوٰۃ کاروبیہ لگانا کیسا ہے؟
کاروبیہ دینا چاہتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آیا زکوٰۃ کاروبیہ طلبہ و تعمیر درمگاہ اند تنخواہ مدرسین میں صرف ہو سکتا ہے۔

الجواب :- طلباء کے مصارف خوراک و پوشاک وغیرہ زکوٰۃ کاروبیہ صرف کرنا چاہئے، تعمیر درمگاہ اور تنخواہ مدرسین میں سے کسی میں زکوٰۃ کاروبیہ صرف نہیں ہو سکتا

لہذا ہر سوال سے جواب کو کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا ۱۲ لظیفیر لہ حیلۃ التکفین بہا التصدق علی فقیر ثم ہو لیکن ۱۳ لظیفیر لہما کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۱۴ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۱۵ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۱۶ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۱۷ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۱۸ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۱۹ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار) ۲۰ لظیفیر لہ کذا فی تہذیب المسجد (الدر المختار)

مگر اس حیلہ سے کہ وہ روپیہ کسی غیر صاحب نصاب کی ملک کر دیا جاوے کہ زکوٰۃ ادا ہو جاوے، پھر وہ شخص اپنی طرف سے تعمیر مدرسہ وغیرہ میں صرف کر دے۔

زکوٰۃ کی رقم سے ارباب مدرسہ | سوال (۳۵۳) ہتم مدرسہ یا اراکین مدرسہ کو بلا اجازت قرض دے سکتے ہیں یا نہیں | معطین کے زکوٰۃ یا دیگر صدقات میں سے قرض دینا یا قرض لے کر اور مدرسین کی تنخواہ میں صرف کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کی حیلہ کے ذریعہ تنخواہ میں خرچ کرنا کیسا ہے | سوال (۳۵۴) ہتم مدرسہ یا اراکین مدرسہ اس حیلہ سے کہ اول قیمت چرم تریانی یا زکوٰۃ بلا اجازت عطا کنندگان کے کسی طالب علم کو دیدے پھر ان سے واپس لیکر تنخواہ مدرسین و ملازمین میں صرف کر دے، یہ صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) ظاہر ہے کہ جائز نہیں ہے۔
(۲) ایسے حیلہ کو فقہاء نے جائز رکھا ہے۔ کذا فی الدر المختار۔

زکوٰۃ سے مدرسہ کے ملازمین کی | سوال (۳۵۵) ہمارا ارادہ ہے کہ ایک مدرسہ بنا دیں تنخواہ دینا درست ہے یا نہیں | اور اس کے اخراجات یعنی تنخواہ مدرسین وغیرہ اور طلبہ کا خرچ سب مد زکوٰۃ سے دیں۔ کیا تنخواہ ملازمین مد زکوٰۃ سے دینی درست ہے۔

الجواب :- معلم کو تنخواہ میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست نہیں ہے۔ زکوٰۃ بلا کسی مناد تعلیم وغیرہ کے لئے مساکین اور غریب کو دینا اور ان کو مالک بنانا ضروری ہے کذا فی کتب الفقہ۔

لہ دخیلة التکفین بما التصدق علی فقیر شمس ہو یکف فیكون الثواب لهما
وکذا فی تعمیر المسجد (الدر المختار علی لمش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۰۱ طغیر۔

۳۔ ولا ینخرج عن العہد بالاعمال بل بالاداء الفقہاء اور المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۰۱ دیکھئے شامی کتاب الزکوٰۃ ص ۱۰۱۔
۴۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین الخ (ماہ ص ۱۰۱) ویشترط ان یکون الصرف قلبک لا بالیحة (رد المحتار باب مصرف) طغیر۔

مالک نصاب علم کی زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں اگر وہ عیالدار نہ ہو
 سوال (۳۵۶) ایک شخص صاحب زکوٰۃ ہے اگر وہ ایسے
 شخص کو مال زکوٰۃ دیوے جو تعلیم و تعلم کے کام میں ہمیشہ
 مصروف ہے۔ تو بر نصاب کے خود بھی مال رکھتا ہے۔ ہاں عیالدار ضرور ہے۔ آیا اس
 شخص کو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور یہ مدرس عیالدار مصروف علم عشر و چہترہ
 قربانی کا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ وہ معلم مالک نصاب ہے زکوٰۃ دینا اس کی درست نہیں
 اور زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اور استاذہ مدرسہ جو مالک نصاب ہے وہ بھی مصروف زکوٰۃ نہیں دے
 اور مدرس اگرچہ مالک نصاب نہ ہو تب بھی اس کو تنخواہ میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست
 نہیں ہے اور مدرس عیالدار جو کہ خود مالک نصاب ہے مصروف عشر وغیرہ نہیں ہے بلکہ
 قیمت جو مرتبہ قربانی اسی کو دینا درست ہے جس کو زکوٰۃ دینا درست ہے اس کو چرم قربانی و عشر
 قربانی اور عشر بھی دینا درست ہے اور جس کو یہ دینا درست نہیں اس کو چرم قربانی و عشر
 بھی درست نہیں۔ اگر مدرسہ میں زکوٰۃ وغیرہ صدقات واجبہ طلبہ مساکین کے لئے دی جائے
 تو درست ہے۔ طلبہ مساکین پر وہ روپیہ صرف ہو سکتا ہے۔ فقط۔

لہ دلا الی غنی یملاک قدراً نصاب فارغ عن حاجتہ الاصلیۃ من ای
 مال کان (در مختار) فان کان له فضل عن ذالک (۱) الحاجۃ الاصلیۃ
 تبلغ قیمتہ ما شئى در ہم حرم علیہ اخذ الصدقات (رد المحتار باب
 الصرف ص ۳۳) ظیفہ ۲ ایضاً ۳ مصرف الزکوٰۃ و العشر الخ ہو فقیر
 (در مختار) و هو مصرف ایضاً لصدقة الفطر و الکفارات و المناسک
 و غیر ذالک من الصدقات الواجبة کما فی الأقوال ستانی (رد المحتار
 باب الصرف ص ۳۳) ظیفہ ۳ مصرف الزکوٰۃ و هو فقیر الخ مسکین الخ فی
 سبیل اللہ و متقطع الخ زکوٰۃ و قیل الخ و قیل طلبہ العلم الخ (ایضاً ص ۳۳) ظیفہ

زکوٰۃ طلبہ پر خرچ کرنا کیسا ہے | سوال (۳۵۷) اگر روپیہ زکوٰۃ در مصارف مدرسہ مثلاً خورد و نوش و لباس و کتب وغیرہ طلبہ مساکین ادا کر دے شود زکوٰۃ ادا خواہد شد یا نہ و برائے یک طالب عالم مدرسہ روپیہ صرف کر دن جائز است یا نہ و برائے تنخواہ مدرسین و ملازمین از زکوٰۃ کمال حیلہ است۔

ال جواب :- در زکوٰۃ تنلیک فقراء شرط است پس طلبہ اگر مساکین باشند در خوراک و لباس صرف کر دن زکوٰۃ درست است، و کتب اگر از زر زکوٰۃ خریدہ ملک او شاں کر دہ شود اینہم صحیح است۔ اگر... بریں طور یک طالب علم مدرسہ روپیہ صرف شوند صحیح شد و برائے تنخواہ مدرسین و ملازمین این حیلہ جواز است کہ اولاً از زکوٰۃ بہ شخصے مسکین دادہ شود و آنکس بی ملک از جانب خود در تنخواہ مدرسین وغیرہ بہرہ ایں جائز است۔ فقط

زکوٰۃ کی رقم سے مدرسین کی تنخواہ دینا | سوال (۳۵۸) زکوٰۃ کسی مدرسہ میں دینا جائز ہے اور مدرسہ کا مکان بنانا کیسا ہے یا نہیں، اور مدرسین کی تنخواہ میں یا تعمیر مدرسہ میں صرف کرنا کیسا ہے۔

یتیم دہ کی جو خادمہ کی حیثیت سے ہے | سوال (۳۵۹) زیادہ کے یہاں ایک یتیم لڑکی صرف اس کا زیادہ رہنا کیسا ہے | روٹی کپڑا پاتی ہے تو زیادہ زکوٰۃ کے روپے سے اسکے

لے مصرف الزکوٰۃ الخ ہو فقیر الخ و مسکین الخ و فی سبیل اللہ الخ یصرف الزکی الی کلہم ادا فی بعضہم الخ و یشترط ان یکون مصرف تملیکاً لا مباحۃ (در مختار) فلا ینفی الالمام الا بطریق التملیک (رد المحتار باب مصرف مہم و مہم) فغیرہ حیلۃ التکفین بہا التصدق علی فقیر ثم ہو یکفن فیکون الثواب لہما و کذا فی تعمیر المسجد و تملکہ فی حیل الامشاک (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ مہم) فغیر عن

نے کچھ کپڑا یا زیور بنا سکتا ہے اور جو عورت زکوٰۃ کو معاوضہ خدمت کا سمجھے اس کو دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) زکوٰۃ کا روپیہ مدرسہ کی تعمیر میں اور مدرسین کی تنخواہ میں بڑی حیلہ کے صرف کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ طلبہ کی خوراک و پوشاک میں صرف ہو سکتا ہے (۲) اور یتیم لڑکی جس کی تنخواہ مقرر نہیں کی گئی صرف روٹی کپڑا دینا مقرر کیا ہے اسکو زیور زکوٰۃ سے بنوا دینا درست ہے، یا اس کو نقد دیدے یہ بھی درست ہے۔ کپڑا جو اس کا مقرر ہے وہ زکوٰۃ میں سے بنادے۔ اور اس دوسری عورت خادمہ کو دینا درست نہیں ہے جو اس کو معاوضہ اپنی خدمت کا سمجھے گی۔ فقط

مالدار صدقہ و نذر... اور سوال (۳۶۰) مالدار کی صدقہ اور زکوٰۃ اور نذر کا مال لینا زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں کیا ہے۔

الجواب :- حرام ہے۔ فقط۔

سوال (۳۶۱) مال زکوٰۃ یا فطرہ یا دیگر صدقات خیرہ ہونے کی وجہ سے مالک نصاب کو زکوٰۃ یا دیگر صدقات بعد میں معلوم ہوا تو کیا کرے واجبہ اگر ایسے شخص کو دیں کہ وہ مالک نصاب ہو

۱۔ ویشترط ان یكون المصروف تملیکاً لا اباحة فلا یصرف الی بناء غیر مسجد ولا الی کفن میت و قضاء دینہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المصروف ص ۴۵) ۲۔ مصرف الزکوٰۃ الخ ہو فقیر الخ و مسکین الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المصروف ص ۴۹) ظہیر ۳۔ دلا الی غنی بملک قدس نصاب فارغ عن حاجتہ الاصلیة من ای مال کان (رد مختار) فان کان له فضل عن ذلك تبلغ قیمته مائتی درہم حرم علیہ اخذ الصدقة (رد المختار باب المصروف ص ۴۹) معرف الزکوٰۃ (رد مختار) و هو مصرف ایضاً الصدقة الفطر و الکفارة و النذر و غیر ذلک من الصدقات الواجبة کما فی التقریبات (رد المختار باب المصروف ص ۴۹) ظہیر

لیکن دینے والے کو خبر نہ ہو۔

غنی کی تاباں محلہ اولاد کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے | سوال (۳۶۲) یا ان اطفال بالینین کو دیں کہ خود مفلس محض ہوں لیکن والدین ان کے ذی نصاب ہوں تو جائز ہے یا نہیں اور زکوٰۃ وغیرہ ادا ہوگی یا نہ۔

الجواب :- (۲۱۱) اگر دینے والے کو اس کے صاحب نصاب ہونے کا علم نہ ہو تو زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی دان بان غناہ الخ لا یعیذ الخ (در مختار) اور غنی کی محتاج اولاد صغار کو زکوٰۃ وغیرہ صدقات واجبہ دینا درست نہیں ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی فقط۔

مجبور سب زکوٰۃ لے یا نہیں | سوال (۳۶۳) جس سیر کے کنبہ بہت ہو اور وہ نامینا حاجت مند ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- حقیقہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق اور ظاہر الروایت کے مطابق سیر کو کسی حال میں زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے کما فی الدس المختار۔ شمس ظاہر المذہب الاطلاق الممنع۔ فقط (ایسے مجبور سیر کو بطور حیلہ زکوٰۃ لینے کی گنجائش ہے۔ ظہیر)

کسی بھی خدمت کے معاوضہ میں زکوٰۃ | سوال (۳۶۴) دین زکوٰۃ کا پسر حافظ ہے لیکن اور دینا درست نہیں ہے اور وہ رمضان میں قرآن پاک سنا تا ہے مسجد کے پیش امام جہ حافظ ہیں اور سننے والے کے استاد بھی ہیں وہ کچھ سننے سے ہیں ایسی صورت میں رقم زکوٰۃ سے بطور نذرانہ کچھ پیش امام کو دینا جائز ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- ان حافظ صاحب سامع کو زکوٰۃ دینا بمعاضہ اس سننے کے

لہ الد المختار علی ما مشر الذ المختار باب المعرف ص ۹۲ ظہیر ۱۲ دلا الی طفله (در مختار) ای الغنی (رد المختار باب المعرف ص ۹۲) ظہیر ۱۲ الد المختار علی ما مشر الذ المختار باب المعرف ص ۹۲ (ص ۹۲) ظہیر

جیسا کہ دستور ہے جائز نہیں ہے اور بحقیقت یہ نذرانہ نہیں ہے بلکہ معاوضہ ہے اس خدمت سننے قرآن شریف کا۔ فقط۔

تعمیر مسجد میں زکوٰۃ کاروبار دیکھنا درست نہیں | سوال (۳۶۵) زکوٰۃ کاروبار پر تعمیری مسجد میں خرچ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

احاطہ تکیہ میں زکوٰۃ کی رقم صرف ہو سکتی ہے یا نہیں | سوال (۳۶۶) ایک تکیہ میں ایک مسجد واقع ہے اور اس تکیہ کے چار طرف تالاب ہے تو اگر بغرض حفاظت اراضی تکیہ جس میں ایک مسجد بھی واقع ہے، زکوٰۃ کاروبار احاطہ تکیہ کی دیوار یا گھل اندازی میں صرف کریں تو صرف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۲۷۱) دونوں جگہ زکوٰۃ کاروبار صرف کرنا درست نہیں ہے۔ کما فی عامۃ کتب الفقہاء فقط۔

پیش امام کی زکوٰۃ لینا کیسا ہے | سوال (۳۶۷) پیش امام جو کہ صاحب نصاب اور سید وغیرہ بھی نہ ہو مال زکوٰۃ لے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ صدقات واجبہ معاوضہ فقراء کو دینا ضروری ہے، پس امام کو معاوضہ امامت اس میں سے دینا اور اس کو لینا درست نہیں ہے۔ فقط۔
والبتہ اگر یہ رقم مشاہرہ کے علاوہ الگ سے محتاج سمجھ کر دی جائے اور وہ مستحق زکوٰۃ ہو

لہ انما الصدقات للفقراء والمساکین الخ (ہدایہ باب من یجوز دفع الصدقات صحیح) (تغیر لہ دلائل بخیر ان یبنی بالزکوٰۃ المسجد و کذا القناطر و السقایات و اصلاح الطرقات و کوی الاقمار و الحج و الجہاد و کل ما لا یملیک فیہ) (عالمگیری مصری کتاب الزکوٰۃ باب ساج فی المعارف صحیح) (تغیر لہ قال الاصل فیہ قولہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء الخ) (ہدایہ باب من یجوز دفع الصدقات الیہ صحیح) (یہ فقراء اور دوسرے مستحقین کا حق ہے لہذا معاوضہ میں دینا درست نہ ہوگا) (تغیر۔

تو درست ہے۔ ظفیر)

سوال (۳۶۸) زید کا چچا قوم کا سید ہے غریب آدمی ہے
 ایک زکوٰۃ لینا درست نہیں اور نہ صاحب نصاب کو

دوسروں کے قرض دار ہے، سود بڑھتا جاتا ہے، دو لڑکیاں
 ما بالغم میں۔ اور زید کی چچی قوم کی پٹھان ہے، سو روپے کا زیور موجود ہے جو کہ کچیس اپنے
 میں گروی ہے۔ زید اپنے چچا یا چچی وغیرہ کو مال زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں۔

سوال (۳۶۹) کسی غیر مذہب مستحق کو مال زکوٰۃ اس
 شرط پر دینا کہ تم زید کے چچا کو دیدینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب (۲۱) سید غریب کو زکوٰۃ دینے کے حوازی کی یہ صورت ہے کہ کسی غریب

شخص کو جو کہ سید نہ ہو زکوٰۃ دی جاوے اور اس کو مالک بنا دیا جاوے پھر وہ اپنی

طرف سے اس سید کو دیدیوے، یہ صورت حوازی کی ہے اور در مختار میں بہ حیلہ حوازی کا لکھا

ہے اور چچی پٹھان کے پاس جب کہ زیور سو روپے کا موجود ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا درست

نہیں ہے۔ اگر وہ صاحب نصاب نہ رہے تو اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے مگر بحالت

موجودہ درست نہیں ہے کیونکہ کچیس روپے قرض کے وضع کر کے پھر بھی نصاب

باقی رہتا ہے۔ فقط۔ (نصاب ۵۲۱) تو جاندی اس کی قیمت ہے۔ سو فی قیمت ۵۲۱ لکھ دوسرے

زکوٰۃ کی رقم حافظہ کو مشاہرہ میں سوال (۳۷۰) اپنی زکوٰۃ میں سے اگر کسی حافظ کو جو عام

دینا درست نہیں ہے طوبیہ تعلیم قرآن شریف دے لو کہ رکھ لوں تو جائز ہے

یا نہیں اور ایسے نوکر سے اپنے لڑکے کو بلا تنخواہ پڑھوا سکتا ہوں یا علیحدہ اجرت دوں۔

۱۰ حیلۃ الکفین بما التصدق علی فقیر شہ ہو یکن فیکون الشراب لهما

دکن فی تعبیر المسجد (الہ المختار علی ہامش رد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۱) ظفیر

۱۱ دلا الی غنی یملک قدس نصاب فارغ عن حاجتہ الاصلیۃ من ای

مال کان (ایضاً باب المصرف ص ۱۱۱) ظفیر۔

زکوة کار ذریعہ طلبہ مدرسہ پر کس طرح صرف کیا جائے | سوال (۳۷۱) مدرسہ میں جو روپیہ زکوة کا آتا ہے اس کو ہتھم مدرسہ نقی طلبہ کو دے یا کتابیں اور کپڑا خرید کر بھی دے سکتا ہے یا نہیں۔

بند بیہ منی آرڈر روپیہ بھیجے | سوال (۳۷۲) زکوة کار روپیہ بند بیہ منی آرڈر بھیجنے میں زکوة کیسے ادا ہوتی ہے | بحسنہ روپیہ تو پہنچتا نہیں پھر بھیجنے والے کی زکوة کیسے ادا ہوگی۔ | الجواب :- (۱) جائز نہیں۔ کما فی الدر المختار۔

(۲) نقد دے خواہ کپڑا خرید کر تقسیم کر دے یا کتابیں خرید کر دے سب جائز ہے۔
(۳) زکوة اس طرح بند بیہ منی آرڈر بھیجنے میں ادا ہو جاتی ہے کیونکہ مالک کی طرف سے مبادلہ کی اجازت ہو جاتی ہے۔ فقط

من رجبہ مستحقین میں زکوة کسے دینا اچھا ہے | سوال (۳۷۳) زکوة ہمشیر خود، قریبی متیم، قریبی متیم و غریب، ہمسایہ غریب بیوہ عورت، مفرد تن آدنی، مسکین مثلاً لو لے، لنگر دے، اندھ عالم، امام مسجد مدرسہ تیا مئی و دینیہ ان سب کی موجودگی میں کس کا حق اول ہے۔
مدقہ کا زیادہ حق ادا کرنا ہے | سوال (۳۷۴) صدقہ خیرات کا زیادہ حق ادا کرنا ہے

لے ولا الی طغله (در مختار) ای الغنی الخ فاذا ان المساد بالطفل عنیر
المبالغ ذکر اکان ادا شی فی عیال ابیہ ادلا علی الاصح لما انه بعد
غنیاً بغناء نهر (رد المحتار باب المصرف ص ۲۹) ظفر ۳۵ وجازد فع القيمة
فی زکوة وعشر دخراج وفطرة نذر و كفارة غیر الا عتاق وتعتبر القيمة
یوم الوجوب وقت لا یوم الاداء الخ (الدر المختار علی ما مش رد المحتار باب زکوة الغنم
ص ۲۹) دیش ترقط ان یكون الصرف تملیکا (باب المصرف ص ۲۹)
ظفر ۳۵

نذر زبیا زکا کھانا کے دیا جائے | سوال (۳۵۳) نیاز یا نذر جو خدا تعالیٰ کے نام کی مانی

جائے اور وہ طعام کی صورت میں دی جائے اس کے لئے حق یا مقدم کون ہے۔

ادبیائے کرام کے ایصالِ ثواب | سوال (۳۵۴) لوگ جو وقتاً فوقتاً ادبیاء کرام یا
کے لئے دینا بہتر ہے | بزرگان دین کی ارواح کے ثواب پہنچانے کے لئے

صدقہ و خیرات کرتے ہیں اس میں مقیم مستحق کون ہے۔

الجواب :- (۱) زکوٰۃ کا مصرف غریب محتاج شخص ہے جو مالک نصاب
نہ ہو، اگر اپنا قریبی رشتہ دار سوائے اصول و فروع کے محتاج ہو تو اس کو دینا زیادہ ثواب
ہے۔ مثلاً بھائی بہن غریب ہوں تو ان کے دینے میں ثواب زیادہ ہے اور عالم محتاج
ہو تو اس کو دینا بھی درست ہے اور امام مہدی کو بمعاوضہ امامت دینا درست نہیں ہے۔
(۲) قریبی رشتہ دار زیادہ حق بالصداقہ ہے۔

(۳) اس میں رشتہ داروں کو مقیم کرے اس کے بعد عام محتاجوں کو دینا چاہئے
(۴) اس میں بھی وہی حمایت رکھی جائے جو باقی صدقات میں ہے کہ اقرباء و مسکین
کو مقیم کرے۔ فقط۔

لے مصرف الزکوٰۃ الخ هو فقیر دھو من لہ ادن شئ الخ و مسکین الا یصرف
المزکی الی کلہم ادا الی بعضہم الخ و کثرہ نقلہما الا الی قرابۃ بل فی
الظہیریۃ لا تقبل صدقۃ الرجل و قرابۃ محاورہ حتی یبدأ بہم فیسد
حاجتہم ادا حوج ادا صلح ادا و نفع للمسلمین (الدر المختار علیٰ ہاشم ر التمار
باب الصرف ۹۲ و ۹۳) ظفر لہ بل فی الظہیریۃ لا تقبل صدقۃ الرجل
و قرابۃ محاورہ حتی یبدأ بہم فیسد حاجتہم (ایضاً ۹۳) لہ عن ابی
ہریرۃ مرفوعاً الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا امة محمد الذی
بعثنی بالحق لا یقبل اللہ صدقۃ من رجل دلہ قرابۃ محتاجون و یصرفہا (بقیہ
صفحہ آئندہ)

حطلبہ قوانین مدرسہ کی پابندی نہیں | سوال (۳۷۸) فتاویٰ مدرسہ جو طلبہ پر ضروری ہیں اگر وہ کہتے ان کی زکوٰۃ دیجائے یا نہیں | ان کے پورا کرنے میں کمی کریں تو زکوٰۃ جو ان کو دی جاتی ہے وہ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- قاعدہ، اس کا یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مال کی اول تملیک کرا دی جاتی ہے، پھر اس مالک کی طرف سے روپیہ مدرسہ کے مصارف کے لئے لے لیا جاتا ہے لہذا فتاویٰ مدرسہ طلبہ کے متعلق جاری کرنے میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں کچھ فرق نہیں ہوتا زکوٰۃ پہلے ہی بوقت تملیک ادا ہو جاتی ہے۔ فقط۔

زکوٰۃ عشر مسجد میں صرف کتنا درست نہیں | سوال (۳۷۹) زکوٰۃ عشر و صدقہ عید الفطر و بقرعید و عقیقہ و منّت، ان سب مدوں کے مال سے مسجد بنانا یا مسجد میں چراغ جلانا وغیرہ ضروریات میں صرف کتنا جائز و درست ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کسے دینا بہتر ہے | سوال (۳۸۰) مال مذکورہ کو بذریعہ مسلامیہ میں دینے کا زیادہ ثواب ہے یا اس فقیر کو جو زکوٰۃ کی آمدنی نشہ کی چیزوں میں صرف کرے | الجواب :- (۱) زکوٰۃ عشر و صدقہ فطر وغیرہ صدقات واجبہ کو مسجد کی تعمیر و مرمت وغیرہ میں صرف کتنا درست نہیں اس میں تملیک فقراء ضروری ہے۔

(بقیہ از ص ۲۱۶) الی غیر ہماہ و فی القریب جمع بین الصلۃ و الصدقۃ الی و فی القلمستانی دالاً فضل اخوتہ باخواتہ ثم ادلاہم ثم اعمامہ و عماتہ ثم اخوالہ و خالاتہ ثم ذوا اسحامہ ثم جیرانہ ثم اهل .. کمنہ ثم اهل بلدہ (رد المحتار باب ایضا ۹۳ و ۹۴) تغیر اے دلائل خیر عن العہدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء و حیلۃ التکفین بہما التصدی علی فقیر ثم ہو یکفن فیکون الثواب لہما و کذا فی تفسیر المسجد (الرد المحتار علی ما مشرد المحتار کتاب الزکوٰۃ ۱۵۱ و ۱۵۲) ۲۔ مصروف الزکوٰۃ (در مختار) و هو مصروف ایضا لصدقۃ الفطر (ما فی صفحہ آخرہ)

(۱) ایسے فقیروں کو نہ دیا جاوے جو کہ اس کی مصیبت میں صرف کریں، مگر سہ کے
 علیہ کو دینا زیادہ ثواب ہے کہ وہ علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ فقط۔
 زکوٰۃ کے روزے میں سے قرض دینا | سوال (۳۸۰) کہنے سورہ پے مثلاً زکوٰۃ کے
 اور تجارت میں لگانا کیسا ہے | نکل کر غلیظہ رکھ کر یہی اسی کے قبضہ میں رہے
 یا کسی کی تمبیک کرائے ہوئے وہ اس روپے میں سے کسی کو قرض دے سکتا ہے یا نہیں
 یا زکوٰۃ کے روپے کو تجارت میں لگا دے اور نفع کو بھی زکوٰۃ والوں کا حق سمجھے
 تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- جب تک وہ روپیہ جو بہ نیت زکوٰۃ غلیظہ رکھا رہا ہے فقرا و
 مساکین کو نہ دیدیا جاوے اور ان کو مالک نہ بنا دیا جاوے اس وقت تک وہ روپیہ
 صاحب نصاب کی ملک ہے۔ اگر اس کو کسی قرض دیدیاوے یا تجارت میں لگا دیوے
 درست ہے۔ لیکن پھر جس وقت وہ روپیہ رہیں واپس لینے کے یا اور روپیہ اپنے
 پاس سے زکوٰۃ میں دیوے تو پھر نیت زکوٰۃ کی کوئی چاہئے اور تجارت میں جو نفع ہو وہ روپیہ
 والے کا ہی ہے۔ فقط (صورت مسئولہ میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، زکوٰۃ کی رقم سے بلا تملیک مستحق
 تجارت میں لگانا اور قرض دینا درست نہیں ہے۔ تلفیر)

(بقیہ از صفحہ گذشتہ) والكفاسۃ والنداء وغیر ذالك من الصدقات
 الواجبة الخ (ردالمحتار باب المصروف) ويشترط ان يكون الصرف تمليكاً
 لا اباحة ولا يصرّف الى بناء نحو مسجد، (الرد المحتار على بائش و...) المختار باب المصروف
 ص ۴۵۱ تلفیر

لے۔ لا يخرج عن العمدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء (در مختار) قوله لا يخرج
 عن العمدۃ بالعزل) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزکوٰۃ ولو مات كان
 ميراثاً عنه (ردالمحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵۱) تلفیر۔

طلبہ کو زکوٰۃ دینے کے لئے ان کی اہلیت کی تفتیش کی جائے یا نہیں

سوال (۳۸۱) زکوٰۃ طلبہ کو دینا بالاقبالیہ اہلیت زکوٰۃ جائز ہے یا نہیں، یعنی یہ دیکھنا کہ وہ صاحب نصاب ہے یا نہیں یا قریبی ہے اور یہ خیال کہ ان کے ماں باپ پر ورثہ کرنے والے صاحب نصاب ہیں یا نہیں۔ اگر ان کے ماں باپ یا پر ورثہ کرنے والے صاحب نصاب ہیں لیکن ترکہ کی کتب میں کپڑے نہیں دیتے تو ایسے سامان کا دینا ان طلبہ کو جائز ہے یا نہیں۔

جن طلبہ کے متعلق معلوم نہیں کہ مستحق ہیں یا نہیں اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے

سوال (۳۸۲) اگر متمم کو یہ معلوم نہ ہو کہ ان کے ماں باپ یا پر ورثہ کرنے والے صاحب نصاب ہیں یا نہیں تو ایسی حالت میں طالب علم کی استعانت اور زکوٰۃ سے جائز ہے یا نہیں۔

تاجری تملیک جو مردست صاحب نصاب نہیں

سوال (۳۸۳) جو شخص صاحب نصاب نہیں ہے اور تجارت کرتا ہے اور اس میں صرف منافع اس کو ملے گا جس کی مقدار اس کو معلوم نہیں ہے اور اس پر پورا سامان بھی نہیں ہے۔ احتمال ہے کہ پچا سوا تہ زائد ہو ایسی حالت میں اس کی تملیک جائز ہے یا نہیں

الجواب :- (۱) یہ قبی طلبہ میں بھی ہے کہ وہ بھی مصرف زکوٰۃ ہوں یعنی مالک نصاب نہ ہوں، سید نہ ہوں۔ اور اگر وہ طلبہ نابالغ ہیں تو ان کے والدین صاحب نصاب اور غنی نہ ہوں۔ بالغ کے لئے تو ماں باپ کا غنی ہونا مانع نہیں ہے جب کہ وہ خود فقیر ہوں اور زکوٰۃ سے کپڑے یکتا میں اسی وقت دینا درست ہے، کہ وہ مصرف ہوں غنی نہ ہوں، اور ان غنی کی اولاد صغار نہ ہوں اسکی تحقیق کرینی چاہئے۔

بہ لہذا فی غنی مملکت قدر صاحب دار غنی حاجت مند انہ سلیمۃ من ای مال کاں الخ ولا لی طفلہ بغلاف : لہذا الکبیر الخ (البدائع المحار علی ہاشم والتمار باب مصرف ص ۲۲۰)

۲۱۹ یودفع بلا غیر لم یجز ان اخطأ (ابن خلدون ص ۹۲)

(۲) معلوم کیا: انہری ہے۔ لیکن اگر طالب علم خود کہے کہ میں غریب ہوں اور میرے والدین بھی غریب ہیں، تو موافق اس کے کہنے کے اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

(۳) ایسی حالت میں اس کو اس وقت زکوٰۃ دینا درست ہے اور جب اس کو نفع مل جاوے گا اندوہ بقدر نصاب ہو گا تو اگرچہ سال بھر نہ گزرے تو پھر اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔ فقط

زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ غیر مسلم کو دینا کیسا ہے | سوال (۳۸۴۱) مال زکوٰۃ اور گوشت قربانی

اور صدقہ فطر اور صدقہ نذر اللہ غیر مذہب والوں کو دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- مال زکوٰۃ غیر مذہب والوں کو دینا درست نہیں ہے، کما دہد

تو خذ من اغنیائہم۔ البیہد سوائے مال زکوٰۃ کے صدقہ نذر اللہ یا گوشت

قربانی اور صدقہ فطر غیر مذہب والوں کو دینا درست ہے۔ کما فی الدر المختار وجاز دفع غیر

الہی عن الزکوٰۃ الیہ ای الہی: لو داجباً کسند و کفاسرة و فطرۃ الخ

نقطہ۔ (مگر مسلمان فقرا کو دینا بہتر ہے۔ ظفیر)

لہ اذا شک و تحری فوق فی اکبر دائرہ انہ محل الصدقۃ نذر الیہ او سألہ نہ نذر او سألہ فی صف

الفقراء نذر فم فان ظهر محل الصدقۃ جائز بالاجماع و کذا ان لم یتطہر حالہ عندہ

عالمگیری مصری باب المصارف منہ ۶۹ ظفیر ۷۲ مصرف الزکوٰۃ الہو فقیر و هو

من لہ ادنی شیء ای دون نصاب عنہ نام مستغنی فی الحاجة الدر المختار علی ہامش

رد المختار باب المصارف منہ ۶۹ و ص ۶۹ ظفیر ۷۲ آگے ہے و ستر علی فقرائہم

۷۲ الدر المختار علی ہامش رد المختار باب المصارف منہ ۶۹ ظفیر ۷۵ و اختلاف فی صدقۃ

الفطر و السند و الکفاسرات قال ابو حنیفۃ و محمد رحمہما اللہ نغالی

یعوضن الا ان فقراء المسلمین احب الینا کذا فی شرح المحادی (عالمگیری مصری

باب سابع فی المصارف منہ ۱۸۸ ظفیر۔

سوال (۳۸۵) کچھ روپیہ زکوٰۃ کا یہاں کے مساکین کے لئے رکھ لیا تھا لیکن چند دن سے ارادہ بدل گیا، وجہ یہ بتوئی کہ

ہن کے منہ رجبہ ذیل اوصاف
ہوں ان کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے

اکثر یہاں کے لوگ فتنہ نام کے مسلمان ہوتے ہیں کوئی بات ان میں مسلمانی کی نہیں ہے عقائد، عبادات، معاملات سب خراب ہیں۔ عقائد کی یہ حالت ہے کہ ایک قوم یہاں فقیر ہے جو بہت مشرک سمجھی جاتی ہے، ان کی حالت یہ ہے کہ ایک فتنہ زد میرے یہاں ملازم ہے چوری وغیرہ کے تذکرہ پر کہنے لگے کہ صاحب اگر آپ کا غلہ وغیرہ میں چوری کرتا ہوں تو دوسرے جنم میں بیل ہو کر آپ کا زاد و نان بھروں۔ یہ حالت اچھے لوگوں کی ہے عوام تو ان سے بڑھ کر ہیں، ایسے شخص کو مسلمان کہنا یا مسلمان کا بتانا دیکنا کیسا ہے، شرک، بدعت، تعزیر پرستی وغیرہ ان کا کام ہے۔ اللہ و رسول کو جانتے ہی نہیں۔ نماز روزہ جھوٹ، فریب، زنا، چوری کو برا نہیں جانتے جتنا تو درکنار بوٹ بدعت کو جانتے ہی نہیں۔ ایسی حالت میں ان کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے۔ اگر جائز ہو تو خیر۔ ورنہ شاہ آباد آرہ کے مظاہرین کی حالت تو آپ نے اخباروں میں دیکھی ہوگی۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے پاس پیسے ہوں لیکن وہاں بھی مذکورہ بالا شبہ ہے بلکہ گمان غالب ہے کہ وہ اس سے بڑھ کر حالت میں ہوں گے۔ اس صورت میں کیا کیا جاوے۔

الجواب :- اپنی بستی کے ان لوگوں کو جن کا حال آپ نے لکھا ہے زکوٰۃ دینا درست ہے۔ پس جو کچھ قسم آپ نے زکوٰۃ کی ان لوگوں کے لئے رکھی ہے وہ انھیں کم دینا درست ہے کیونکہ اپنے اہل شہر غریب کا بھی حق ہے بلکہ زیادہ حق ہے اور شاہ آباد کے مظاہرین اگرچہ زیادہ مستحق ہیں مگر اس میں خیر نہ کرنے والے کی ہے احتیاطی کا اندیشہ ہے جس سے یہ خوف ہے کہ زکوٰۃ ادا نہ ہو، کیونکہ ادائے زکوٰۃ میں تملیک فقراء کی شرط ہے جس کی وجہ سے کسی مسکین اور مرکان وغیرہ کی مرمت و درستی میں صرف اس کا درست نہیں ہے اور تجزیہ تکفین میت میں بھی صرف کہنا درست نہیں ہے۔ پس معلوم نہیں کہ

جس کے پاس رقم بھیجی جاوے گی وہ اس شرط کا پورا لحاظ کرے غفیانہ کرے گا۔ اور وہ مصارف زکوٰۃ سے پوری طرح واقف ہو یا نہ ہو۔ آپ کے اہل شہر حرن کا حال آپ نے لکھا ہے اگرچہ خرابی ان کے اعمال اور عقائد کی ظاہر ہے مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کہ وہ کلمہ گو اور مدعی اسلام ہیں اگرچہ اعمال و عقائد ان کے خراب ہوں تو عموماً ان کی تکفیر کا حکم نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں جس خاص شخص سے کوئی کلمہ موجب کفر سنایا یا اس کا حال متحقق طور سے معلوم ہو گیا کہ اس کے عقاید کفریہ ہیں تو اس پر حکم کفر کر دیا جاوے گا۔ مگر عموماً زام مسلمانوں پر ایسا حکم نہ کیا جاوے گا۔ پس جب حکم کفر عموماً ان پر غائد نہیں کیا جاسکتا تو زکوٰۃ دینا ان کو درست ہے نہ غریب و محتاج ہیں اور اپنے پڑوسی ہیں زکوٰۃ کے دینے میں اسی جزو کو نظر رکھنا چاہئے کہ اپنے شہر کے ہیں۔ غریب و محتاج ہیں اس سے زیادہ کچھ دکاؤ کی حاجت نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے ارادہ کیا صدقہ دینے کا (عام ہے کہ وہ صدقہ نقل ہو یا فرض) یعنی زکوٰۃ اول دن چور کو دیا گیا، چور دوبارہ زانیہ عورت کو دیا گیا، پھر غنی کو دیا گیا، اس کو اس کا افسوس ہوا تو اس کو نیوایاب میں یہ کہا گیا کہ تیرے بیٹوں صدقے قبول ہوئے کہ چور کو شاید عبرت ہو وہ چوری سے تائب ہو جائے اور زانیہ زنا سے توبہ کر لے اور غنی کو نصیحت ہو کہ وہ بھی صدقہ زکوٰۃ وغیرہ دینے لگے۔ انتہی مختصر۔ اور تمیز صورتوں میں ہمارے فقہاء حنفیہ جی اولے زکوٰۃ کے قائل ہیں۔ درختار میں ہے دفع بقدر لمن یظن مصرفاً فیان انہ عبدہ او مکاتبہ او حر بی ولو مستامناً اعادھا لما صد دان مان بمناہ او کونہ ذمبا او انہ ابو کا او ابنہ او امراۃ او ہاشمی لا یعیی لانہ اتی بنانی دسعه الخ۔ باب المصرف در مختار۔ فقط۔

۱۵ دیکھئے مشکوٰۃ المعانی باب الاتفاق و الذمۃ الامساک فصل اول عن ابی ہریرۃ ص ۱۶۵

۱۶ ظہیر ص ۱۵۱ المختار علی ما مشرد المختار باب المصرف ص ۹۲ و ص ۹۳ و ظہیر

اپنے عزیز متیروں پر زکوٰۃ خرچ کی جائے یا نہیں

سوال (۳۸۶) دو یتیم بچے اپنے ایک عزیز کے پاس رہتے ہیں، اگر زکوٰۃ کے روپے سے وہ شخص ان بچوں کو کپڑے بنا دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ کے روپے سے ان بچوں کو کپڑے بنا دینا درست ہو زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ فقط

بچے والی عورت کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے

سوال (۳۸۷) ایسی عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں جس کے تین بچے ہوں اور بوجہ اپنے خاوند کی عیاشانہ زندگی کے اور شراب خواری کی وجہ سے نہایت ہی عسرت میں ہے۔

الجواب :- اس عورت کو جب کہ وہ محتاج ہے اور مالک نصاب نہیں ہے زکوٰۃ دینا درست ہے بلکہ ایسے محتاج بچوں والی عورت کو زکوٰۃ دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ فقط۔

سیک پیوہ شیخ ہوا سے زکوٰۃ دے سکتے ہیں

سوال (۳۸۸) ایک عورت شیخ اور اس کا شوہر سید تھا وہ مرگیا۔ چنانچہ اور بیوہ چھوڑی ہے اب اس عورت کو زکوٰۃ

دینا جائز ہے یا نہیں۔ عورت نہایت مفلس ہے اور میری رشتہ دار ہے۔ دوسری ایک عورت قوم شیخ شہر سید زندہ ہے عورت مفلس ہے اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور زکوٰۃ منی آرڈر میں روانہ کرنے سے ادا ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان دونوں عورتوں کو جو کہ مفلس ہیں زکوٰۃ دینا درست ہے

فہم لا ائی من بینہما اولاد (مستغنی) فقید بالولاء : لاجازۃ لم یغنیہ الا قاسم کالاحوۃ والاعمام والاحوال الفقراء بل ہمہ اولی لاننا صلتہ وصداقہ ہوا اور المحتار باب المصرف (مستغنی) فقیر سے مصروف زکوٰۃ الہو فقیر و هو من لہ فی شئی ای دون نصاب او قلم نصاب غیر نام مستغنی فی الحاجۃ (اور المحتار علی ہاشمہ المحتار باب المصرف) مستغنی فقیر

شہر کے سید ہونے کی وجہ سے عسرت کی وجہ سے مفلس ہے اور مالک نصاب نہیں ہے
 زکوٰۃ دینا منع نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور قرابت دار مفلس کی زکوٰۃ دینے میں
 ثواب زیادہ اور سوائے اولاد و ماں باپ اور زوجین کے سب قرابت دار مفلسوں کی
 زکوٰۃ دینا درست ہے اور منی آرڈر کے ذریعہ سے زکوٰۃ کا روپیہ بھیجنے سے بھی
 زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ فقط۔

سوال (۳۸۹) طالب علم بقدر رسہ یا چہار یا پنج
 جس طالب علم کے المصاحب نصاب
 ہوں اسے زکوٰۃ دینا کیسے
 میل برائے طلب علم سفر کردہ باشد دور خانہ خود
 نصاب باشد آیا مستحق گر فتن زکوٰۃ ہست یا نہ۔

الجواب :- گر فتن زکوٰۃ اور اجازت امت قال فی الدر المختار وابن السبیل
 وهو کل من له مال لا معه وفي الشامی . والعق بکلی من هو غائب
 عن ماله وان کان فی بلدہ لان الحاجة هی المعتبرة وقد وجدت لانه
 فقیر میں ادا ان کان غنیاً ظاہراً ^{۱۲} جلد ثانی شامی - فقط۔

سوال (۳۹۰) زکوٰۃ کے روپے سے مدرسہ میں فرش
 زکوٰۃ کا روپیہ مدرسہ کے فرش میں
 صرف ہو سکتا ہے یا نہیں
 لگانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ کے روپے سے فرش مسجد اور مدرسہ کا بنانا درست نہیں ہے
 زکوٰۃ اس میں ادا نہ ہوگی، اور حلیہ چار کا بضرورت یہ ہے کہ وہ روپیہ زکوٰۃ کا اول کسی

لہ مصرف الزکوٰۃ هو فقیر هو من له ادنی شیء ای دون نصاب وقد مر نصاب
 غیر نام مستغرق فی الحاجة الدر المختار علی ما مر رد المحتار باب مصرف زکوٰۃ ص ۱۰۶ و ص ۱۰۷
 دلا الی من بینہما دلا (رد مختار) قید بالاولیاد لچوانہ لمقیة الا قارب الاولیاء
 اولی لامنہ صلة و صدقة (رد المحتار باب مصرف ص ۱۰۶) ظفر ۱۲ ایضاً ص ۱۰۶ ظفر
 ۱۲ ویشترط ان یکون مصرف تملیکاً لا اباحتاً لیسرف فی غوبلہ مسجد دلا الی مصرف
 ہیئت ۱۲ الدر المختار علی ما مر رد المحتار باب مصرف ص ۱۰۶ ظفر

ایسے شخص کو تملیک کر دیا جائے جو کہ صاحب نصاب نہ ہو پھر وہ شخص اپنی طرف سے اس روپے سے خرش بنا سکتا ہے۔ ہن زانی کتب الفقہ - فقط۔

پیشہ درگاہیوں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۳۹۱) | ایسے پیشہ درگاہیوں کو جو عزت و مزدوری کر سکتے ہوں زکوٰۃ کا روپیہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

خیرات فقیروں میں تقسیم کرنا | سوال (۳۹۲) | اکثر مقامات پر جمعرات کے دن فقیروں کو غلہ، روپے تقسیم کئے جاتے ہیں اور فقیروں میں مستحقین و غیر مستحقین کو درمیان کوئی امتیاز نہیں ہوتا پس اس طریقے پر خیرات کرنا جائز ہے یا نہیں اور ایسی خیرات سے کوئی ثواب حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

درگاہ نامہائے کاموں میں رقم | سوال (۳۹۳) | جن گاہیوں کی نسبت گمان غالب ہو کہ خیرات کریں ان کو دینا کیسا ہے | رد لوگ خیرات یا زکوٰۃ لے کر ناجائز کاموں میں صرف کرتے ہیں تو ان لوگوں کو خیرات یا زکوٰۃ دینا گناہ ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کا بہترین مصرف | سوال (۳۹۴) | زکوٰۃ کا بہترین مصرف موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے کیا ہے۔

مکاتب و مساجد میں مصرف کرنا کیسا ہے | سوال (۳۹۵) | زکوٰۃ کا روپیہ مساجد و مکاتب اور یتیم خانوں میں مصرف کرنا کیسا ہے۔

طلبہ کو زکوٰۃ سے وظائف دینا کیسا ہے | سوال (۳۹۶) | زکوٰۃ کے روپے سے طلبہ کو وظائف دیئے جاسکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- اولاً چنانچہ تمہیں لکھے جاتے ہیں ان کے بعد جواب سوالات نمبر دار کھما جائے گا۔ تمہیں اول معارف زکوٰۃ و صدقات واجبہ فقراء و مساکین و غیرہ ہیں

لے حیلۃ التکفین ان بقصد ان ہوا علی فقیر و شمع عدیکس و بکون التوب لہما وک زانی تقسیم و مساجد و یفا کتاب الزکوٰۃ و مصرف الفقیر

جو آیت انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیہ میں مذکور ہیں۔

دوم۔ زکوٰۃ اور صدقات واجبہ میں تملیک یعنی مالک بنانا شرط ہے جیسا کہ الفقہاء کے لام سے یہ مطلب مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ لام تملیک کا ہے اور فقہاء حنفیہ نے اسکی تصریح فرمائی ہے کہ زکوٰۃ میں مالک بنانا محتاج کا شرط ہے جس جگہ تملیک نہ پائی جاوے گی وہاں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی جیسے تعمیر و مرمت مساجد یا تعمیر مدارس وغیرہ یا تکفین میت کہ ان چیزوں میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوم۔ یہ کہ جن مصارف میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی جیسے تعمیر مساجد وغیرہ تکفین میت ان میں صرف کرنے کے لئے فقہاء نے یہ حیلہ لکھا ہے کہ اول کسی ایسے شخص کو جو مالک نصاب نہ ہو رقم زکوٰۃ اس کی ملک کر دی جائے بعد مالک ہونے کے وہ شخص اپنی طرف سے تعمیر و مرمت مسجرو وغیرہ یا تکفین میت میں صرف کر دے۔ کما فی الدر المختار: حیلۃ التکفین بہا للتصدق علی فقیر ثم ہو یکن فی کون الثواب لہما دکن اتی تعسیر المسجد۔ اور حیلہ میت بہ کفن ڈالنے کا مال زکوٰۃ سے یہ ہے کہ کسی فقیر کو مال زکوٰۃ دیا جائے پھر وہ اپنی طرف سے میت کے کفن میں صرف کرے۔ سو حاصل ہو گا ثواب دونوں کو اور یہی حیلہ ہے تعمیر مسجرو وغیرہ میں صرف کرینکا اور شامی نے کہا کہ دونوں کو ثواب حاصل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کو زکوٰۃ دینے کا ثواب حاصل ہو گا اور کفن ڈالنے کا ثواب اس فقیر کو ہو گا جس نے اپنی طرف سے کفن ڈالا۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کو تکفین کا بھی ثواب

۱۔ سورہ توبہ ۳۰ ویشترط ان یکون المصروف تملیکا لا اہاۃ لا یصرف الی نحو بناء مسجد ولا الی کفن میت ۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المصروف ص ۵۵ (ظہیر ۳ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) ظہیر ۴ ای ثواب الزکوٰۃ للمزکی و ثواب التکفین للفقیر (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) ظہیر

فوضعها فی ید غنی فاصبحوا یفقدون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللہم
لک الحمد علی سارق وخرانیۃ و غنی فانی فقیل لہ اما صدقتک علی
سارق فلعلہ ان یتعف عن سرقۃ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف
عن زنا ہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاه اللہ متفق علیہ
ولفظہ للبخاریؒ۔ اس حدیث سے جیسا کہ غنی کو بوجہ لاعلمی کے زکوٰۃ و دیگر صدقات
کے ادا ہو جانے کا علم ہوا، ویسا ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سارق اور زانیہ کو بوجہ لاعلمی کے زکوٰۃ
و صدقات دینے سے ثواب حاصل ہوگا اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ادرشانی میں ہے کہ جس کو زکوٰۃ دی جائے اگر وہ صورت فقیرانہ و مغلسانہ رکھتا ہے
یا فقیروں کے ساتھ ہو کر آیا، یا اس نے سوال کیا اور اس پر زکوٰۃ دینے والے نے
اس کو زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی، اگرچہ بعد میں ظاہر ہو کہ وہ غنی تھا اور صرف زکوٰۃ نہ تھا
غبارت شامی یہ ہے و اعلم ان المدفع الیہ لو کان جالساً فی صف الفقراء یمنع
منعہم او کان علیہ زید وادسأله فاعطاه کانت ہذہ الاسباب بمنزلة
التحری کذا فی المبسوط حتی لو ظہر غناہ بعد لم یعد۔

پہنچم :- یہ کہ تندرست کمانے اور محنت کی طاقت رکھنے والے کو اور اس شخص کو جس کے
پاس ایک دن کا کھانے کو ہو، سوال کرنا حرام ہے اور تندرست کمانے کی طاقت رکھنے والے کو
عن البعض دینا بھی گناہ ہے لیکن طالب علم وغیرہ کو بوجہ مشغولی تحصیل علم یا ویدج صحیح کتب ہونے
کے دینا اور اس کو لینا درست ہے۔ درنمازیہ ہے دلائل ان یسئل ثانیاً من الموت
من لا قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کا صحیحہ المکتسب : ما د تم معطیه ان
علم بجالہ لا یتہ علی المحرم ولو سأل للکسوة او لاشتغاله عن الکسب بالجہاد
لہ مشکوٰۃ باب الاتفاق وکراہیۃ الامساک فصل اول عن ابن ہریرۃ ع ۱۶۵ ۱۲ ظنی۔

۱۷ رد المحتار باب المعرف ص ۹۲ ۱۲ ظفیر۔

اد طلب علم جائز و محتاجاً۔ اور عن بعض کی قیاس لئے لگائی گئی کہ بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ قیاس اگرچہ اس کو متفقہ ہے کہ ایسے لوگوں کو دینا گناہ جو لیکن بتا دیں کہ اس کو جائز کہہ سکتے ہیں اور غنی اور غیر محتاج کو ہب کرنے میں گناہ نہیں ہے لیکن ظاہر ہے کہ زکوٰۃ میں یہ تاویل نہیں چل سکتی۔ الغرض حاصل یہ ہے کہ باوجود علم کے دینا نہ چاہئے اور لانا علمی میں دیا جاوے تو اس پر مواخذہ نہیں ہے۔ ان تہیدات کے بعد جواب مسائل نمبر ۱۰۰ اور تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر وہ گناہ اگر بصورت حال محتاج معلوم ہوتے ہیں تو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائیگی اگرچہ فی الحقیقت وہ مستحق نہ ہوں۔

(۲) دینے والے کو یہ قاعدہ انما الاعمال بالنیات ثواب حاصل ہو گا اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

(۳) گمان غالب اگر ایسا ہے تو بے شک ان کو زکوٰۃ و خیرات دینا ناجائز ہے اور گناہ ہے کیونکہ یہ اعانت علی المعصیۃ ہے اور اعانت علی المعصیۃ حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۱)

(۴) طالبان علم دین اس زمانہ میں بہت کم مصارف زکوٰۃ سے ہیں۔ چنانچہ فی سبیل اللہ میں فقہاء نے طالب علم کو داخل فرمایا ہے اور طلبہ ابن سبیل میں بھی داخل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طالبان علم دین کے ساتھ سلوک اور احسان کی نیکی وصیت فرمائی ہے اور تاکید فرمائی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ انصار علی ما من والتمار باب العرف ص ۹۵ ۲۰ غفر۔

کے یا علم ان صدقہ المیہ نوکان جائز فی صف الفقراء یصنع منہم اذکان علیہ رحمہم
و ساقہ فاعلم ان کانت ہذا الامیاب بمنزلۃ النعمی کذا فی المبسوط حتی نوظمہم

عنا ۱۰ بعد ثم یعد انما العرف باب العرف ص ۹۶ غفر۔

و سلم نے فرمایا کہ من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل اللہ۔ وعن ابی سعید الخدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجلاً یا تو تکرم من اقطار الارض یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بهم خیراً۔ رواہ الترمذی۔

(۵) مساجد کا حکم تہیہ روم سے معلوم ہوا کہ مال زکوٰۃ کو تعمیر و مرمت مساجد اور فرش وغیرہ ضروریات مساجد میں صرف کرنا درست نہیں ہے مگر بہ حیلہ مذکورہ تہیہ روم لیکن مکاتب و مدارس دینیہ اور یتیم خانوں کے طلبہ و یتامی غریب کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور بہترین مصارف میں سے ہے۔

(۶) دے سیکے جاسکتے ہیں۔ فقط۔

سوال (۳۹۷) ایک شخص کے نیوٹہ کاروبار پر ہے جو نیوٹہ کا بقیہ روپیہ نصاب برابر ہو مگر وصول نہیں ہوا ہے تو زکوٰۃ دیکر آیا نہیں لیکن اس وقت وہ فقیر اور مسکین ہے۔ ایک شخص نے اس کو زکوٰۃ کاروبار پر دیدیا تھا، آیا اس کی زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- نیوٹہ کاروبار پر جو لوگوں کے ذمہ ہے اس کے نہ آنے اور وصول ہونے اور نہ ہونے میں تردد ہے اس لئے اگر اس کو زکوٰۃ دی جاوے گی ادا ہو جائیگی کیونکہ سر درست وہ فقیر ہے۔ فقط۔

لہٰذا مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم لعل ثانی ص ۳۲۲ ظہیر ص ۲۵۱ ایضاً ص ۱۵۱ لکھنؤ
۵۴۷ دنی سبیل اللہ الی وقیل طلبۃ العلم الی والدہ المتعار علی ہامش رد المحتار
باب الصرف ص ۸۳۱ ۵۵ ویجوز ان صرفہا الی من لا یحل لہ السؤال
اذا لم یملک نصاباً۔

(عالمگیری معری باب المعارف ص ۱۸۹ ظہیر)

جس عالم کے پاس کتب خانہ ہو | سوال (۳۹۸) مال زکوة عالم کس کے پاس نقد
اسے زکوة لینا کیسا ہے | اہل نہیں مگر کتب خانہ میں ہے، لینا جائز ہے
یا نہیں۔

الجواب :- عالم کے پاس اگر ضرورت سے زیادہ کتابیں نہیں ہیں مثلاً ہر فن
کی کتابوں کا ایک ایک نسخہ ہے تو اس کو زکوة لینا درست ہے اور اگر ایک نسخہ سے
زیادہ کئی کئی نسخے ہر ایک کتاب کے ہیں یا فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ علوم و دینیہ کے
سوا دیگر فنی و محمولات و تاریخ وغیرہ کی کتابیں نصاب کے قدر میں تو اس کو زکوة
لینا درست نہیں ہے۔ شامی نے تفصیل ذکر کی ہے، اور یہ بھی اس میں ہے کہ کتابیں
جو بہ نیت تجارت نہ ہوں وہ عالم کے پاس ہوں یا غیر عالم کے اور ضرورت کے مطابق
ہوں یا زیادہ ان پر زکوة واجب نہیں ہے اور اس شخص کو جس کے پاس کتابیں ہیں زکوة
لینے اور نہ لینے کے بارے میں وہ تفصیل ہے جو اوپر لکھی گئی

اے دلائل زکوة فی ثياب البدن الخ و دوسرے الکفی و نحوہا دکن الکتاب
وان لم تکن لاهلہما اذالم تنو للتجارة غیر ان الاہل لہ اخذ الزکوة
دان سادت نصبا الا ان تكون غیر فقہ و حدیث و تفسیر او تزید
على تحقیقین ہو المختار الخ و فی الاشباہ الفقیہ لا ینکون غنیا بکتبه المحتاج
الیہا، الا فی دین العباد فتباع له (در مختار) استدس الک علی التعمیط لاف
من قوله وان لم تکن لاهلہما ای ان الکتاب لا زکاة فیہا علی الاہل و غیرہم من ای
علم کانت لکونہا غیر نامیۃ و اما الفرق بین الاہل و غیرہم فی جواز اخذ الزکوة
و المنع عنہ فمن کان من اہلہما اذ کان محتاحا الیہا للتدسایس و الحفظ و التعحیح
فانہ لا یحییٰ عنہما عن الفقر فله اخذ الزکوة ان کانت فقہا و حدیثا و تفسیرا
و لم یفضل عن حاجتہ ثم تنسادی نصابا کان ینکون عندہ من تصنیف نحتاج

بھائی بہنوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں | سوال (۳۹۹) ایک شخص بھیات والدین صاحب زکوٰۃ عمیر المعاش طویل الکعبہ ورتیل المدخل اپنے نابالغ بھائی بہنوں کو جو قوت و کسوف سے تنگ رہتے ہیں تو وہ ان کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں اور اگر والدین صاحب زکوٰۃ نہیں تو اس صورت میں وہ اپنے برادران و ہمیشہ گان نابالغ کو زکوٰۃ دے یا نہ۔

الجواب :- بھائی بہنوں کو جو کہ مالک نہیں ہیں تو پھر اگر چہ والدین غنی بھی ہوں تب بھی ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ فقط اذکن الی البنت الکبیرۃ اذا کان ابوہا عتیا لان قدما الفقة لا یغنیہما و یغنی الاب والزوج لا تعد غنیۃ کذا فی الکافی۔ مالگیری باب المصروف ص ۱۸۹ ظفر

ایہ ارادنی کافی بر گمہ صاحب نصاب | سوال (۴۰۰) جس شخص کی سہواری آمدنی معقول نہیں تو زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں | لیکن سال بھر تک اس کے پاس قدر نصاب جمع نہیں رہتا اور وہ صاحب زکوٰۃ نہیں ہے ایسے شخص کو مال زکوٰۃ یا صدقہ نافذ سے

دینا اور اس کو لینا کیسے ہے | سوال (۴۰۱) جنگ میں جو مسلمان سپاہی خروج ہوتے ہیں ان کی ضروریات کا سامان سال زکوٰۃ سے خرید کر بھیجنا یا نقد روپیہ اس واسطے بھیجنا کہ ان کی ضروریات میں صرف کیا جاوے درست ہے یا نہیں زکوٰۃ اداء ہوگی یا نہیں۔

(بقیہ حاشیہ ۳۳) وقیل ثلاث لان النسخین یحتاج الیہما لتصحیح کل من الاخری والمتعار الاول ای کون الزائد علی الزائد علی الواحدۃ فاضلا عن الحاجة واما غیر الاہل فانہم یحرمون بالکتاب من اخذ الزکوٰۃ الخ (رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۲ و ۲۲۳) ظفر
لہ دلالی من بینہما دلالت (در مختار) قید بالولاد لجواز انہ لبقیۃ الاقارب کالاحیۃ فالاعمال والاحوال الفقراء بل ہم ادلی لانہ صلاۃ صدقۃ (رد المحتار باب المصروف ص ۲۲۳) ظفر

الجواب :- (۱) اس کو مال زکوٰۃ یا صدقہ نافلہ دینا درست ہے اور اس کو لینا بھی جائز ہے۔

(۲) زکوٰۃ میں تملیک فقیر ضروری ہے یعنی مالک بنانا ایسے شخص کو جو مالک نصاب نہ ہو لازم ہے پس اگر مجروحین مسلمین کے پاس پہنچنا زکوٰۃ کا جو مالک نصاب بنوں فقیرین سے تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ فقط

زکوٰۃ کے روپے سے جادل خرید کر فقیروں کو بھیج دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے
سوال (۴۰۲) زکوٰۃ کے روپے سے چاول خرید کر سال بھر تک فقیروں کو بھیج دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہ۔

الجواب :- ادا ہو جائے گی۔ فقط

انجمن یا مدرسہ کی زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہ
سوال (۴۰۳) انجمن یا مدرسہ اسلامیہ میں زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ میں فقراء کا مالک بنانا ضروری ہے، بدون اس کے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ پس اگر انجمن میں طلبہ محتاج ہوں تو ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور ملازمین انجمن اور واعظین کی تنخواہ میں زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے اس میں بہت احتیاط کرنی چاہئے، زکوٰۃ کا مال خاص محتاجوں کی ملک میں بلا کسی معاوضہ کے جانا چاہئے۔ انجمن کے مختلف اخراجات میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور ملازمین

لے ریجوز نہ دفعھا الی من یملک اقل من النصاب وان کان صحیفاً مکتسباً کذا قال
الراشدی علیہ السلام فی باب المصارف (ظہیر ۱۸۹) ویشتط ان یکون الصرف مملکاً (الدر المختار
علیٰ ما مشی رد المحتار باب الصرف ص ۵۵) ظہیر ۳۵ دجان دفع القیمۃ فی زکوٰۃ وعشر النہ
(الفتاویٰ باب الغنم ص ۲۹) ظہیر ۴۲ ویشتط ان یکون الصرف مملکاً
(الفتاویٰ باب الصرف ص ۵۵) ظہیر ۳۵

اسلامیہ میں جو زکوٰۃ کاروپہ آتا ہے وہ بھی خاص طلبہ ساکین کی خوراک و پوشاک میں صرف ہوتا ہے۔ کسی مدرس و ملازم کی تنخواہ میں دینا یا تمسیر وغیرہ میں صرف کرنا اس کا درست نہیں ہے۔ فقط۔

بلا تملیک مطبخ سے کھانا دینا کیسے | سوال (۴۰۴) اگر ہمتم مدرسہ زکوٰۃ کے روپے سے مطبخ قائم کرے اور بلا تملیک طلبہ مدرسہ کو کھانا کھلائے تو اس صورت میں تملیک ہو جائیگی یا نہیں۔ حالانکہ طلبہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنے کھانے کو بیجا دیں یا جس کو جی چاہے کھلا دیں۔ اگر نہیں تو کون سی ایسی صورت ہوگی جس سے زکوٰۃ کاروپہ اپنے مصرف میں صرف ہو۔

الجواب :- زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے اور یہ صورت طلبہ کو کھانا کھلانے کی حیثیت رکھتی ہے تملیک کی صورت نہیں ہے اس طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اول نقد روپیہ یا اجناس زکوٰۃ کی تملیک کرادی جائے پھر اس کی طرف سے داخل مدرسہ کر کے کھانا طلبہ کو کھلایا جائے۔ فقط۔

بھنگ دانیوں کے عادی کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں | سوال (۴۰۵) ایک شخص نہایت مفلس اور غریب ہے لیکن بھنگ و افیون وغیرہ کا از جا مرتکب ہے اس کو زکوٰۃ دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ کتاب تنبیہ الغافلین میں یہ حدیث لکھی ہے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من اطعم شارب الخمر لقمة سلط الله عليه حية وعقر باني تارة۔

الجواب :- یہ ظاہر ہے کہ صدقات و خیرات صلحاء کو دینا افضل ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے و لیس کل طعامکم الا برا یعنی چاہئے کہ تمہارا کھانا نیک لوگ کھاویں۔

له وحيلة التكفين ان يتصدق بها على فقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما
دکنانی تعمیر المسجد (الدر الثماری علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶) ظفر
کے تنبیہ الغافلین للسر قندی باب الزجر عن شرب الخمر ص ۱۲ ظفر

لیکن فاسق و فاجر شراب خوار جب کہ مغفل ہے اس کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ صلحاً فقرار کو دیوے اور کتاب ذکر سے بحديث نقل کی ہے اس کا حال بندہ کو معلوم نہیں کہ وہ ثابت ہے یا نہیں۔ اگر ثابت ہو تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ شراب الخمر کو اگر محبت کے ساتھ کچھ کھلا دے یا دے تو ایسی وعید کا مستحق ہے۔ بہر حال ادا زکوٰۃ میں کچھ تامل نہیں۔ بہتر ہونا اور نہ ہونا دوسری بات ہے۔ اور مغفل محتاج اگرچہ فاسق ہو اس کے دینے میں بھی ثواب ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ ہر ایک ذی روح کے دینے میں اجر ہے۔ فقط

(البتہ اگر یہ یقین ہو کہ وہ شراب پینے پر یہ رقم صرف کرے گا تو اسے دینا درست

نہیں ہے، دلائل تواتر علی الاشم والعدوان ارشاد ربانی ہے۔ تغیر)

گھر پر صاحب نصاب ہے اور پردیس میں (معاول ۴۰۶) اگر کوئی شخص اپنے مکان پر مغفل الحال تو وہ زکوٰۃ لے یا نہیں صاحب نصاب ہے اور وطن سے باہر ہو کر

کیس پیسے و باں صاحب نصاب نہیں بلکہ تنگ دست ہے اور امامت کرتا ہے اس کے سوا اور کوئی ذریعہ گزر کا نہیں ہے۔ ایسے شخص کو زکوٰۃ و صدقہ فطر اور قربانی لکھال کار و پیسہ لینا جائز ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- مسافر اگر سفر میں تنگ دست ہو اس کو زکوٰۃ وغیرہ دینا اور لینا درست ہے۔ لیکن امام مسجد کو بوجہ امامت کے زکوٰۃ و صدقہ فطر و قیمت جرم و سرائی لینا اور دینا درست نہیں ہے۔

لے مصرف الزکوٰۃ الیٰہو فقیر ہو من لہ اذنی شی ای دین النصاب (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب المصروف ص ۹۷) تغیر لہ دابن السبیل و ہو کل من لہ مال لامعہ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب المصروف ص ۹۷) تغیر لہ الاصل فیہ

قوله تعالى انما الصدقات للفقراء والمساكين الخ (بدایہ مستنبط) تغیر۔
عہ من انس علی قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقات لہ تشیع کبد جانت علی علیہ السلام و لہما و لہما

۴ دیوہ و صدقہ فطر باب فضل صدقہ ص ۹۷) تغیر ص ۹۷

دختر کی زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۴۰۷) زید نے اپنی لڑکی کو نکاح بکری سے کیا۔ بکر قرضدار ہے، اسی وجہ سے زوج کے نفقہ کا تحمل نہیں ہو سکتا، اگر زید اپنی لڑکی کو زکوٰۃ دے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ دینا اپنی دختر کو جائز نہیں ہے، درختار میں ہے دلالی من
بیم، اولاد در - باب المصروف - فقط -

سوال (۴۰۸) دو قرابت ازین رست مسلمان مکین عیال دار بے نمازی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور
ازین زکوٰۃ کے دی جائے

سوال (۴۰۹) جو جاہل مسلمان ارکان اسلام سے
آزاد زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں

الجواب :- (۱) اہل قرابت جو محتاج میں ان کو زکوٰۃ دینا زیادہ ثواب ہے
اور نماز کی ان کو نصیحت کرے، اور اگر وہ عمل نہ کرے ان پر گناہ ہے۔
(۲) ان عیال میں جو محتاج و فقیر ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ فقط۔

۱۔ الدر المنہار علی ہامس رد المحتار باب المصروف ص ۱۲۸ ظہیر۔

۲۔ دلالی من بینہما ولاد (در مختار) دقید بالولاد لجوانہ لبقیۃ الاقارب
کالاخوة دالاعمام والاحوال الفقراء بل ہم ادلی لانه صۃ
وصدقۃ فی الظہیریۃ ویبدأ فی الصدقات بالاقارب ثم الموالی
ثم الحبیرون (رد المحتار باب المصروف ص ۱۲۸) ظہیر

۳۔ مصارف الزکوٰۃ الہو فقیر وہو من لہ اد فی شئی ای دون نصاب الزکوٰۃ
(ایضاً ص ۱۲۸) و منہ ظہیر۔

موجودہ زمانہ میں سیر کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں | سوال (۴۱۰) اس زمانہ میں جب کہ خمس کا نام بھی لوگ بھول گئے۔ غریب اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ عند امام ابوحنیفہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- حنفیہ کا مذہب صحیح یہ ہے کہ اس زمانہ میں بھی جب کہ خمس الخمس بھی بنی ہاشم کو نہیں دیا جاتا، زکوٰۃ دینا ان کو یعنی سادات بنی ہاشم کو درست نہیں جیسا کہ در مختار میں ہے، دلا الی بنی ہاشم الی ان قال شمس ظاہر المسند اھب اطلاق المنع (در مختار) یعنی سواء فی ذلك کل الامان و سواء فی ذلك دفع بعضهم لبعض غیر ہم لہم الی رد المحتار شامی جلد ۲ باب المصرف :- فقط۔

مسجد مدرسہ اور داماد کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۴۱۱) مسجد مدرسہ کی تعمیر میں زکوٰۃ کو صرف کرنا کیسا ہے، داماد اگر غریب ہو اس کو دینا خواہ اس کی بیوی صاحب نصاب ہو یا کسی مستحق کو دی جائے، غریب کو کھانا کھلایا جاوے۔

الجواب :- مسجد مدرسہ کی تعمیر میں زکوٰۃ کو صرف کرنا درست نہیں ہے اور داماد کو دینا بھی درست نہیں ہے۔ اور داماد اگر صاحب نصاب نہ ہو اس کو دینا درست ہے اور اگر دیگر مستحقین یعنی فقراء و مساکین و یتامی کو دینا بھی درست اور اس روپے کا کھانا پکا کر تقسیم کر دینا بھی درست ہے مگر بٹھا کر نہ کھلاوے بلکہ ان کو تقسیم کر دے اور مالک بنا دیوے۔ پھر خواہ وہ وہاں اس کو کھالیں یا اپنے ساتھ لیجاوے :- فقط۔

لے دیکھے رد المحتار باب المنع ص ۹۰ و ص ۹۱ و ص ۹۲ و بشرط ان یکون الصرف تملیکاً لا باحۃ ولا یصرف الی بناء غیرہم و رد المحتار ص ۹۱ و رد المحتار باب المصرف ص ۹۱ و غیرہ :- لا الی بینہما و لا در مختار ای بینہ و بین المدفوع الیہ لان منافع الاملاک بینہم متصلۃ الی اصلہ وان عاد کا یو یہ المدفعہ وان سفل الخ کا و لا و لا و لا و لا الخ و رد المحتار باب المصرف ص ۹۱ و غیرہ فید بالولاد لجوانہ لبقیۃ الاقارب و رد المحتار باب المصرف ص ۹۱ و غیرہ و بشرط ان یکون الصرف تملیکاً لا باحۃ (ایضاً ص ۹۱) و غیرہ

بھانجہ کی زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں | سوال (۴۱۲) ایک شخص کے پاس دو سوڑھائی سو روپے نقد ہیں خرچ سے غلیہ اور اسی قدر زیر بے مگر استعمال میں نہیں آتا تو یہ شخص اپنے مال کی زکوٰۃ فیصدی اڑھائی روپے نکال کر اپنے بھانجہ کو دے سکتا ہے یا نہیں۔
الجواب :- سب زیور اور نقد کی زکوٰۃ بمساب غا سیکڑہ دینی چاہئے، بھانجہ ندارد و مفلس کی زکوٰۃ دینا درست ہے۔ ماموں اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے بھانجہ کو دے سکتا ہے۔ فقط۔

سہوے کنز میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا کیسا ہے | سوال (۴۱۳) ایک کنز اں نصف مسجد کے فرش میں ہے تو اس میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا جائز ہے یا نہیں۔

گاہوں کے کنز میں زکوٰۃ کی رقم نہیں لگا سکتے | سوال (۴۱۴) گاؤں میں ایک کنز اں بنانے کی ضرورت ہے تو اس میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا جائز ہے یا نہیں۔
الجواب :- (۲۰۱) دونوں صورتوں میں کنز میں کی تمیہ میں زکوٰۃ کا پیسہ صرف کرنا درست نہیں ہے۔ فقط۔

بیوہ کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینی درست ہے یا نہیں | سوال (۴۱۵) کسی مساکینہ بیوہ کی تنخواہ ماہانہ مقرر کی جائے اور نیت یہ ہو کہ یہ تنخواہ زکوٰۃ میں سے دی جائے گی جو آئندہ واجب الادا ہوگی۔ یہ کارروائی اس حیثیت سے ادارہ زکوٰۃ کے واسطے کافی ہے یا کیا۔

لہ دلا الی من بیہنما دلا (در مختار) قید بالیونہ لہو انہ لبقیۃ الاقارب
کالاخوة والاعمامہم دالاخوال الفقراء بلہم اولی لانہ صلیۃ وصدقة
(ردالمحتار باب المصروف مچھ) ظفر کے دیشقو طوان یکن الصرف
تملیک لا اباحۃ ولا یصرف الی بناء غومسجد دلا الی کفن میت (در مختار)
غومسجد کبناء انقناطرو السقايات واصلح الطرقات وکری الانهار والنجم
والجہاد وکل مالاً تملیک فیہ زلیعی (ردالمحتار باب المصروف مچھ) ظفر۔

الجواب :- اداۓ زکوٰۃ کئے یہ ضروری ہے کہ جس وقت اس بیوہ کو ماجور کچھ دیا جاوے یا اس کے دینے کے لئے کچھ روپیہ مثلاً سال بھ یا چھ ماہ کا علیحدہ رکھ دیا جاوے اور بوقت علیحدہ کرنے کے نیت زکوٰۃ کی کی جاوے، پھر وقتاً فوقتاً اگر اس میں سے اس بیوہ کو کچھ دیا جاوے گا تو پھر نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔

زکوٰۃ سادات کے لئے کب درست ہے | سوال (۴۶) عام طور سے مشہور ہے کہ زکوٰۃ و صدقہ کا مال آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حرام ہے۔ حال میں ایک صاحب نے یہ فرمایا کہ ایسا مال آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض حالات میں مباح بھی ہے اور اندریں باب علماء نے فتویٰ دیدیا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کن حالات میں مال زکوٰۃ و صدقہ سادات بنی فاطمہ کے لئے حرام ہے اور اگر مباح ہے تو کن حالات میں۔

الجواب :- مفتی بہ مذہب یہی ہے کہ سادات کو اس زمانہ میں بھی زکوٰۃ اور صدقات واجبہ مثل قیمت چرم قربانی و صدقہ فطر وغیرہ دینا حرام ہے اور زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه الصدقات انما هي او ساخر الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لاول محمد رواہ مسلم۔ اور در مختار میں ہے دلائل بنی ہاشم الا شملہ ظاہر المذہب۔ اطلاق المنع اب، وکن زانی الشامی۔ پس یہ قول صحیح نہیں ہے جو کہ کسی نے کہا کہ

لہ و شرط صحة ادائها نية مقاسمتها له اي للائحة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۲) ظفیر۔

لہ مشکوٰۃ اب عن لا تحل له الصدقة فضل ازل مشاء ظفیر
لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المصروف ص ۹۰ و ص ۹۱ ظفیر

بعض حالات میں مباح ہے۔

زکوٰۃ کے ... روپے کا جمع کرنا اور اسے تجارت میں لگانا کیسا ہے

سوال (۴۱۷) اگرچہ اشخاص دولت منہ کی ہزار روپے زکوٰۃ کا جمع کر کے چند فقیر لوگوں کے سپرد اس غرض سے کریں کہ وہ روپیہ حقداران زکوٰۃ کو حسب ضرورت دیتے رہیں، وہ لوگ جن کی سپردگی میں مال زکوٰۃ دیا گیا ہے وہ اس مال کو بڑے معانے کی غرض سے تجارت میں لگا سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- یہ جائز ہے کہ ایک شخص یا چند اشخاص اپنے مال کی زکوٰۃ کا روپیہ نیت زکوٰۃ سے علیحدہ کر کے رکھیں یا کسی کے سپرد کر دیں کہ وہ شخص حسب ضرورت اس رقم زکوٰۃ کو فقراء و مساکین پر صدقہ کرتا رہے مگر اس شخص کو یہ درست نہیں ہے کہ اس مال زکوٰۃ کو تجارت میں لگا دے۔ فقط

سوال (۴۱۸) اگر ایک شخص کو سو روپے سالانہ کی آمدنی اپنے مکان سے سو روپے آمدنی ہوا تو اس میں سو خرچ کیا جائے تو اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے

سوال (۴۱۹) اگر ایک شخص کو سو روپے سالانہ کی آمدنی اپنے مکان سے سو روپے آمدنی ہوا تو اس میں سو خرچ کیا جائے تو اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے

زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- وہ شخص مصرف زکوٰۃ ہے، اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ کذا فی الشامی، کتاب الزکوٰۃ، فقط۔

لقد وثقت صحة ادائها بنية مقارنته له اي للاداء المجازي مقارنته بعزل ما وجب كله او به صفة (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۰) تفسیر ۲ دلالی عن علامت قدسما نصاب فاسم غ عن حاجته الاملية (در مختار) قال فی البدایہ قدرد الحاجة هو ما ذكره الكرخي في مختصره فقال لا باس ان يعطى من الزکوٰۃ من كان له مسكن وما يشاء في منزله وخادم وفسر اسلاح وثياب البدن وكتبنا لعلم ... ان قدس اهلہ او وذكر فی الفتاویٰ فین له حانیت ودور الغلة لكن غلتها لا تكفيه وبعاله انه يتبرع ويصل له عند الصدقة عند محمد وعليه الفتوى (رد المحتار باب مصرف ص ۱۳۰) تفسیر

مستحق کو رقم نہ دی بلکہ اس کے گھر کی مرمت میں خرچ کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں

سوال (۴۱۹) زید، زکوٰۃ کاروپہ بیکر کو دینا چاہتا ہے مگر بیکر موجود نہیں، زید نے زکوٰۃ کاروپہ بیکر کے مکان کی مرمت وغیرہ میں لگا دیا اور بیکر کو خط لکھا، یا کہ ہم نے اس قدر روپیہ تمہارے کام میں صرف کر دیا ہے جس کے وصول کرنے کا تم سے کوئی دعویٰ نہیں۔ اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

اجازت لے کر اس کے کام میں صرف کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۴۲۰) زید نے بیکر کو خط لکھا کہ اس قدر روپیہ تمہارے فلاں کام میں خرچ کرنا چاہتے ہیں اور تم سے کبھی وصول کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ بیکر نے لکھ دیا کہ رد، تب زید نے زکوٰۃ کاروپہ مکان وغیرہ کی مرمت میں لگا دیا، اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی بلکہ یہ ضروری ہے کہ بیکر کو اول وہ روپیہ زکوٰۃ کا دیکر اس کو قطعی طور سے مالک بنا دیا جاوے، پھر وہ اپنی طرف سے مکان بناوے یا مرمت کرے۔

(۲) اس صورت میں بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ الغرض جس کو زکوٰۃ دی جائے پہلے اس کو مالک بنا دیا جاوے بشرطیکہ وہ مالک نصاب نہ ہو۔ فقط

قیمت حرم قربانی اور صدقہ جمع کر کے بتدریج

سوال (۴۲۱) قیمت حرم قربانی و صدقہ فطر سال بھر میں خرچ کرنا درست ہے یا نہیں

جمع کر کے سال بھر تک بتدریج خرچ کرنا یا صدقہ فطر کی قیمت دوسری جگہ بھجنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- درست ہے۔ فقط۔

بہ دینے والا بخریج من الصدقة بائع بل بالاداء للفقراء (الدر المختار علی ما مش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۰) ویشترط ان یکون المصروف تمثیلاً لا باحۃ (ایضاً باب المصروف مہم ۵۵) بغیر کہ داقتاً منہا محسوری علی التواخی و صحیحہ الباقی وغیرہ۔

سیر کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا ہو سکتا ہے یا نہیں | سوال (۴۲۲) ایک سیر کے ذمہ ایک مسلمان کا قرضہ ہے، آیا وہ قرضہ مد زکوٰۃ سے ادا کر سکتا ہے۔

ہندو مٹلس کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا ہو سکتا ہے یا نہیں | سوال (۴۲۳) ایک ہندو مٹلس کے ذمہ کسی غریب مسلمان کا قرضہ ہے، یہ قرضہ زکوٰۃ سے ادا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۲۱۱) ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ کے روپے سے قرضہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ فقط۔

مالک یورپ میں تبلیغ زکوٰۃ | سوال (۴۲۴) مالک یورپ میں اشاعت و تبلیغ کا روپیہ صرف کتنا کیا ہے | اسلام کے کام میں زکوٰۃ کا روپیہ خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- اس میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، زکوٰۃ کے بارے میں پوری احتیاط لازم ہے، زکوٰۃ میں مالک بنانا محتاج کی ضروری ہے۔ فقط۔

حیلے ذریعہ اصول و فروع | سوال (۴۲۵) مرنے والے مال کی زکوٰۃ اپنے اصول و فروع کو جو مصرف زکوٰۃ نہیں ہیں، بحیلہ تملیک الغیر زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں، ایسا حیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور زکوٰۃ ادا ہو جائیگی یا نہیں۔

لہ دلا الی بنی ہاشم انہم ظاہر المذہب اطلاق المنعم (در مختار) سواء فی ذالک کل الامان و سواء فی ذالک دفع بعضهم لبعض و دفع غیرہم لہم (رد المحتار باب مصرف منہ و ما فیہ) ولا تدفع الی ذمی الحدیث معاذ (الدر المختار علی ما مشرد المحتار باب مصرف منہ) ظنیہ لہ ویشترط ان یکون انصار تملیک لا یصرف الی بناء غیر مسجد (اثر ایضاً ص ۵۵) ظنیہ۔

الجواب :- کرب فقر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے جیسا کہ درختار میں ہے وقد منان الحميلة ان يتصدق على الفقير ثم يامر به فعل هذه الاشياء الخ یکن شامی میں ہے کہ اصول وفروع کو اس حیلہ سے زکوٰۃ دینا مکروہ تحریمی ہے فروع یکوہ ان یحتال فی صرف التناکوة الی دالہد بہ المعسرین بان تصدق بہا علی فقیر ثم صرفہا الفقیر الیہما کما فی القنیۃ قال فی شرح الوہبانیۃ دہی شہیرۃ مذکورہ کہ فی غالب الکتب الخ ص ۶۳ شامی ج ۲ فقط۔

زکوٰۃ اسلامی عمارتوں پر لگ سکتی ہے یا نہیں | سوال (۴۲۶) زکوٰۃ کاروبار پر اسلامیہ اس دینی یا دنیوی، دینی مشترکہ اسلامی بورڈنگ ہاؤس یا سوائے مساجد کے دیگر اسلامی عمارتوں پر لگ سکتا ہے یا نہیں۔

تبلیغی جلسے پر زکوٰۃ صرف کیا کیسے | سوال (۴۲۷) تبلیغ اسلام کے لئے اگر جلسے یا مجالس قائم کی جائیں جن کی غرض محض پبلک کو دعوت الی الحق ہے ان کے اخراجات میں صرف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

مبلین کا تقرر زکوٰۃ کی رقم | سوال (۴۲۸) فی زمانہ جب کہ جہالت کا زور ہے مبلین کا سے درست ہے یا نہیں | تقرر زکوٰۃ کے روپے سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) زکوٰۃ کاروبار پر ان تعمیرات میں نہیں لگ سکتا۔ زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ کسی محتاج کو اس کا مالک بنایا جاوے خواہ وہ طالب علم مسکین ہو یا کوئی دوسرا محتاج ہو۔

لے الدر النختار علی باش رد المحتار باب المصرف ص ۱۲ ظفر لے رد المحتار باب المصرف تحت قوله دلا الی بینہما دلاد ص ۱۲ ظفر لے ویشترط ان یكون الصرف تملیکاً لا اباحۃ لا یصرف الی بناء غو مسجد الخ (الدر النختار) کبناء القاطن والسقایات واصلح الطریقات ذکر فی التماس واللجہ والجهاد وکل مالاً تملیک فیہ ذیل (رد المحتار باب المصرف ص ۱۲) ظفر

(۲) ان کاموں میں بھی زکوٰۃ کا رد نہیں لگ سکتا

(۳) جائز نہیں ہے۔ فقط۔

۱۔ رس طالب علم کو زکوٰۃ لینا کیسا ہے | سوال (۲۲۹) مدرس اور طالب علم کو زکوٰۃ لینا جائز

ہے یا نہیں، اگرچہ وہ غنی ہو۔ قال فی الدر المختار ان طالب العلم يجوز له اخذ الزکوٰۃ ولو غنيا اذا فرغ نفسه لا فائدة العلم واستفادته لعجزه عن الكسب والحاجة داعية الى ما لا بد منه۔

الجواب :- اقول قد ساء في رد المختار بقوله وهذا الفرع مخالف لاطلاقهم الحرمة في الغنى ولم يعتد احد ط۔ قلت وهو كذلك والا وجه تقييده بالفقير ويكون طلب العلم من خصا لجوانب سواله من الزکوٰۃ وغیرها وان كان قادرا على الكسب الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ طالب علم غنی کو زکوٰۃ دینا درست نہیں، طالب علم کی مشغولی کی وجہ سے صرف یہ خصیت ہے کہ کرب میں مشغول ہونا اس کو ضروری نہیں ہے، زکوٰۃ لے سکتا ہے، بوجہ فقر کے اور مدرس غنی کو عدم حوازی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ تنخواہ میں زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے اور بوجہ فناء کے بھی درست نہیں۔ فقط۔

صاحب نصاب کو جمع کے لئے زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۲۳۰) ایک شخص صاحب نصاب

ہے اس کو جمع کے لئے زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس شخص کو جمع کہ صاحب نصاب ہے زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔

۱۔ دیکھ ان ردوں کی دلیل بھی وہی ہے جو اوپر نقل کی گئی ۲۔ ظہیر لکھ دیکھ رد المختار باب المصرف تحت قوله والحاجة داعية ص ۱۱۲ ۳۔ ظہیر لکھ دلا الی غنی یمثل قدس نصاب فادغ عن حاجته الاصلية من اى مال كان (الدر المختار علی ما مش رد المختار باب المصرف ص ۱۱۲) ظہیر

بہو بہ زکوٰۃ کی رقم خرچ کیکیسا ہے | سوال (۴۳۱) زید زکوٰۃ کا روپیہ یا اس سے کپڑا خریدا اپنے بیٹے کی زوجہ کو دے سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) زید نے پسری کی زوجہ کے لئے کپڑا بنایا، ابھی اس کو دیا نہیں تو اب بہ نیت زکوٰۃ اس کو وہ کپڑا دے سکتا ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ دو سال میں ادا کرے تو کیا مکمل ہے | سوال (۴۳۲) زید کو پندرہ روپے زکوٰۃ دینی ہوتی ہے اگر تیس روپے دیدے تو دو سال کی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب :- (۱) زیادہ بیٹے کی زوجہ کو زکوٰۃ دے سکتا ہے جب کہ وہ صرف زکوٰۃ ہو اور کپڑا وغیرہ بھی زکوٰۃ کے روپے سے بنا کر دے سکتا ہے

(۲) زید کپڑا بہ نیت زکوٰۃ اپنی بہو یعنی زوجہ پر دے سکتا ہے۔

(۳) یہ درست ہے اس معیت میں دو سال کی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ فقط

خادم کو محتاق کی وجہ سے زکوٰۃ و فطرہ دینا کیسا ہے | سوال (۴۳۳) زکوٰۃ یا فطرہ کے دام اپنی خادمہ کھانا پکانے والی کو اگر غریب ہو دے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- اپنی خادمہ پکانے والی کو زکوٰۃ و فطرہ اس وجہ سے دینا کہ وہ محتاج و غریب ہے اور تنخواہ میں نہ دیکھاوے تو یہ درست ہے البتہ تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے۔ فقط

لے دلا الی من بینہما اولاد (در مختار) قید بالاولاد لجوازہ لبقیۃ الاقارب (رد المحتار)

باب المحتار علیہ (ظہیر) دیو عجل ذونصاب زکاتہ لسنین او لنصب مع لوجود

النسب (رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الغنم ص ۲۶) ظہیر کہ دلا الی مملوکہ

ای العسلی (در مختار) احتسابہ عن مملوکت الفقیر فیہ من دفعها الیہ (رد المحتار)

باب المصروف ص ۲۶ : یہاں گو مملوک سے غلام مراد ہے مگر حکم عام ہے مصروف

الزکوٰۃ الخ ہو فقیر و ہو من لہ ادنی شیء ای دون نصاب (رد المحتار علی ہامش رد المحتار)

باب المصروف ص ۲۶ ظہیر

(وکذا (اجزاء ۵) ما یدفعہ الی الخدم من الرجال والنساء فی الاعیاد وغیرہا
بنیۃ الزکوٰۃ - عالمگیری باب المعارف ص ۱۹ - تلخیص)

تابع کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا نہیں | سوال (۴۴۴) تابع کو زکوٰۃ دی جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- تابع محتاج کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ فقط۔
(اگر وہ قبضہ کرنے کو جانتا ہو کہ لے کر پھینک نہ دے، ورنہ اس کے ولی کے سپرد
کرنی چاہئے۔ تلخیص)

مسئلہ کو لڑکی کی شادی کے لئے | سوال (۴۴۵) ہندہ پر اس کے زیور کی زکوٰۃ دو سال کی
زکوٰۃ کی رقم دینی درست ہے واجب ہے جو قریب چالیس روپے کے ہوتی ہے اس کے

پاس ایک لڑکی کئی سال سے رہتی ہے جس کو اس نے قرآن شریف پڑھایا ہے اور اس کے
کھانے کے کپڑے وغیرہ صرّفہ بھی برداشت کرتی ہے اور وہ لڑکی ہندہ کا کام بھی کرتی ہے
اس لڑکی کے والدین جو مستحق زکوٰۃ ہیں اور اس کی شادی کرنے والے ہیں۔ ہندہ چاہتی
ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ اس لڑکی کی شادی میں اس کو زیور یا برتن یا کپڑے بنا دے تو
اس کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

یہ کہنا کہ اس سے لڑکی کا زیور بناد | سوال (۴۴۶) یا زکوٰۃ کا روپیہ لڑکی کے والدین کو دیکر
کہہ دیا جاوے کہ اس لڑکی کی شادی میں زیور وغیرہ میں صرف کر دیں۔

بیغیر ہدایت روپیہ دینا | سوال (۴۴۷) اگر کچھ ہدایت نہ کی جاوے اور روپیہ زکوٰۃ کا دیا
جاوے تو کیا حکم ہے۔

اگر کچھ دیا جائے | سوال (۴۴۸) اگر کل رقم اس کے واسطے صرف نہ کی جاوے بلکہ

لے دے زکوٰۃ الی صبیان اقسامہ بومسعود الجائنا (در مختار) قولہ الی صبیان اقسامہ
ای العقلاء والافلا یصح الا بالدفء الی ولی الصغیر (رد المحتار باب المعرف ص ۱۹۹ معلوم
ہو کہ تابع اس عمر میں ہو کہ وہ پیسے کو جانتا ہو، ضائع نہ کرے۔ تلخیص)

بلکہ کوئی جزو صرف کیا جاوے تو کیا حکم ہے۔

طی کی نقد دیا جاوے تو کیا حکم ہے | سوال (۴۳۹) اگر قبل یا بعد شادی کے اس لڑکی کو نقد دیدیا جائے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- (۱) اس لڑکی کے والدین کو زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا جاوے کہ وہ اس لڑکی کے نکاح میں صرف کر دیں، یہ درست ہے اور خود اس لڑکی کو اگر بہتین وغیرہ خرید کر دیدیئے جاویں تو یہ بھی درست ہے۔

(۳) کچھ ہدایت کی جاوے یا نہ کی جاوے ہر طرح درست ہے۔

(۴) کل رقم بھی صرف کرنا اور دینا جائز ہے۔

(۵) یہ بھی جائز ہے۔ فقط

فدیہ ہرزہ رمضان کا ایک فقیر کو دیا جائے یا دو کو | سوال (۴۴۰) ایک شخص کے پاس تخمیناً چار روپے نقد قیمت فدیہ روزہ رمضان شریف کی جمع ہے : وہ ایک ہنر سکین کو دی جائے یا دو کو بھی دے سکتے ہیں۔ دو سکین کے دینے میں ادائیگی فدیہ میں تو کچھ نقصان نہیں آتا۔

الجواب :- ایک شخص کو دینا اس کا ضروری نہیں ہے کئی اشخاص مساکین کو بھی دینا درست ہے۔ فدیہ میں اس سے کچھ نقصان لازم نہ آوے گا۔

میسائی اور ہنر دیا ان کے مدرسہ | سوال (۴۴۱) کیا ہنر و محتاج کو یا ہنر و مدرسہ میں زکوٰۃ کی زکوٰۃ دینی درست نہیں دینے سے ادا ہو جاتی ہے اور اسی طرح میسائی شخص اور مدرسہ کے لئے کیا حکم ہے۔

لے مصرف الزکوٰۃ ۱۶ ہو فقیر و دھومن لہ ادا فی شئی ای دون نصاب اذ قد نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجة و مسکین من لا شئی لہ ۱۷ (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب المعروف ۲۹/۲) (الغیر لے مصرف الزکوٰۃ (در مختار) دھوم مصرف ایضاً (باقا حاشیہ مست) ۲۴۸)

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، زکوٰۃ مسلمان محتاج کو دینی ضروری ہے۔ فقط۔

فدیہ کی رقم مستحق اصول و فرع یا شہر کو دینا کیسا ہے | سوال (۴۴۲) ہندہ فوت ہوئی اور اس نے مثلاً سو روپے کے متعلق یہ وصیت کی کہ یہ رقم میری چار سو قضا نمازوں کے فدیہ میں دینی جاوے تو وصی کو اس رقم کا حاجتمند اصول و فرع یا زون ہندہ کو دے دینا جائز ہے یا نہیں۔

پیری رقم ایک شخص کو دینا جائز ہے یا نہیں | سوال (۴۴۳) اس رقم کا کسی ایک مستحق کو یکبارگی دفعتاً دیدینا روا ہے یا نہیں۔

زکوٰۃ کا فدیہ وصی کے اصول و فرع کو دینا کیسا ہے | سوال (۴۴۴) زید نے وصیت کی کہ میرے زمرہ زکوٰۃ باقی ہے، بن میری وفات کے میرے ترکہ سے ادا کر دینا تو وصی کو اس رقم زکوٰۃ کا زید کے حاجتمند اصول و فرع کو دیدینا جائز ہے یا نہیں۔ اور اسی طرح نبی

(بقیہ حاشیہ از ص ۲۲) لحد فقه الفکر والکفاسرة والسند مرآة (رد المحتار باب المعرف
مک) ایضاً المذکی الی کلامہ ادا الی بعضہم ولو واحد من ای صنف کان -
(الرد المحتار علی باش رد المحتار باب المعرف ص ۴۴) ظہیر

ام دلائل فقہ (ای الزکوٰۃ) الی ذی الحدیث معاذ (الرد المحتار علی باش رد المحتار
باب المعرف ص ۴۲) حدیث معاذ یہ ہے جو فتح القدیر سے شامی نے نقل کی ہے ولفظ
الحدیث علی مافی الفقہ من ردایۃ اصحاب الکتب الستہ "انک متاتی تو ما اهل کتاب
فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ دانی رسول اللہ فان ہم اطاعوک لذالک
فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فانہم اطاعوک لذالک
فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم صدقۃ توخذ من اغنیائہم فتد علی فقرائہم" الخ وضمایر
فقرائہم للمسلمین فلا تد فی من کان من الموانعہ کافرا او غنیاً وتد فی من کان
منہم مسلماً فقیراً بوصف الفقر (رد المحتار باب المعرف ص ۴۳) ظہیر۔

اپنے حاجت مندی اصول و فرع کو یہ رقم زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں۔

دیکھیں تو کل کے اصول و فرع پر بحث کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۲۵) زید نے اپنی حیات میں کسی کو وکیل کیا کہ یہ رقم زکوٰۃ کی مستحقین پر تقسیم کر دے تو وکیل اس کو زید کے اصول و فرع متما جین پر تقسیم کر سکتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح اپنے اصول و فرع پر بھی تقسیم کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) ہندہ کے اصول و فرع و زوج کو دینا جائز نہ ہو گا۔
کما فی الزکوٰۃ۔

(۲) اس میں وہی تفصیل ہے جو در مختار میں ہے ذکرہ اعطاء فقیر ذصاباً اذا کثر الا اذا کان المدفوع الیہ مد یوئاً اذا کان صاحب عیال بمیت لوفرتہ علیہم لا یغض کلاً اذا لا یفضل بعد دینہ نصاباً فلا یکدرہ۔ فتح

(۳) زید کے اصول و فرع کو دینا درست نہیں ہے اور وہی اپنے اصول و فرع فقراء کو دے سکتا ہے دلوکیل ان یدفع لولیدہ الفقیر و نہ وجبہ الخ در مختار۔

لے دلا یدفع المدنی زکوٰۃ مالہ الی ابیہ و جدہ و ان علا و لا الی و لدہ و ان سفل الخ و لا تدفع المرأة الی نہ و جہاد ہر باب من یجز دفع الصدقت ص ۱۲۲ ظفر ۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصرف ص ۱۲۳ ظفر ۲ کے دلا الی من بینہما اولاد (الدر المختار) الی اصلہ و ان علا کا بویہ و احیدادہ و جداتہ من قبلہا و فرعہ و ان سفل الخ کا دلا و الاولاد الخ رد المحتار باب الصرف ص ۱۲۲ ظفر ۲ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۳ و ص ۱۲۴ ظفر ۱۲ ظفر۔

(۴) زید کے اصول و فروع کو نہیں دے سکتا اور اپنے اصول و فروع فقہاء کو دے سکتا ہے۔ کما مر۔ فقط۔

سوال (۴۳۶) ایک مدرسہ جس میں مستطیع اور غیب مستطیع طلبہ تعلیم پاتے ہیں، زکوٰۃ سے جو روپیہ حاصل ہو کسی

بذریعہ حیلہ تملیک مدرسہ کے ملازمین پر زکوٰۃ خرچ کرنا کیسا ہے

نادار طالب علم کو دیدیا جاوے وہ اس روپے کو اپنی جانب سے مدرسہ میں دے سکتا ہے یا نہیں اور اس کا صرف کرنا مدرسین و ملازمین پر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے کوئی دوسری صورت جواز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس ہیلہ تملیک کے بجائے کسی نادار طالب علم کی ملک کر دیا جاوے اور وہ اس کو حاصل مدرسہ کر دیوے۔ ملازمین اور مدرسین کی تنخواہ میں صرف کرنا اس مال زکوٰۃ کا درست ہے۔ فقط۔

سوال (۴۳۷) زید غنی ہے اور قربانی کرتا ہے اس کے

قربانی دینا درست نہیں ایک لڑکا بالغ غریب ہے زید اپنے لڑکے مذکورہ کو قربانی کا چمڑا یا اس کی قیمت دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- چمڑے کا دیدینا جائز ہے اور قیمت چرم قربانی کا دینا درست نہیں بل زکوٰۃ کے۔ فقط۔

سوال (۴۳۸) ایسے مدارس میں جن میں حنفی اور دینی مدرسے طلبہ اور عمارت وغیرہ پر

زکوٰۃ خرچ ہو سکتی ہے یا نہیں نیز انچیزیری زبان بطو زبان نانی حسب قدرت پڑھائی جائے

لہ وجیلۃ الجواز ان یعلیٰ مدیونہ الفقیرین کوا تہ شریا خذہا عن دینہ وجیلۃ التکفین بها التصدیق علی فقیرتہ ہو یکن فیکون الثواب لہما وکن فی تعمیر المسجد (الدر النقا) علی ما مشردا النما کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶ الفیرۃ دلالی من بینہما ولاد (الدر النقا) علی ما مشردا النما باب المصروف ص ۱۶۶ الفیر۔

زکوٰۃ کاروپیرہ مثلاً خوراک طلباء و تنخواہ مدرسین و عمارت وغیرہ میں خرچ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر
مہتمم کی ملک کردیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا :-

الجواب :- زکوٰۃ کاروپیرہ خوراک و پوشاک طلباء مسالین میں خرچ ہو سکتا ہے
اگرچہ وہ صنعت و حرفت و علم دین کے ساتھ انگریزی بھی بغرض زبان دانی سیکھا ہو۔ اور تنخواہ
مدرسین و تعمیر مساجد و مدارس میں زکوٰۃ کاروپیرہ نہ صرف کرایہ و رست نہیں ہے اور اس سے زکوٰۃ
ادانہ ہوگی۔ کیونکہ اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادا کے لئے یہ شرط ہے کہ کسی محتاج کو بلا معاوضہ
اس کا مالک بنا دیا جائے۔ فقط

بشرط شتم کی زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں | سوال ۴۵۱ | لغایہ وغیرہ میں اس زمانہ میں بنی ہاشم
کو زکوٰۃ دینا جائز لکھا ہے، یہ قول آپ کے نزدیک کیسا ہے۔

الجواب :- ائمہ قویٰ بنی ہاشم پر ہی دیتا ہے، ادرت ہو تو تملیک کے
بنی ہاشم کو دینا جائز ہے۔ کما قال صاحب الدر المنثور ثم ظاہر المذہب
الطلاق المنع الی مقط

جس مدرسہ میں تنخواہ کے علاوہ کوئی | سوال ۴۵۰ | زکوٰۃ ایسے مدارس اسلامیہ میں
مدنہ ہو زکوٰۃ دینا جائز نہیں | دینا جس میں علاوہ تنخواہ مدرسین صاحب لغاب کے
دوسرا مدنہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز نہیں ہے اور زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ فقط۔

ثم مصروف الزکوٰۃ الی فقیر و هو من لہ ادنی شئ من دون نصاب الی (الدر المختار علی
بائش رد المحتار باب المصروف ص ۴۵۲) ظہیر لہ ویشترط ان یکون المصروف تملیکاً لا یصح
الی تعمیر ببناء نحو مسجد الی (ایضاً ص ۴۵۲) ظہیر لہ الدر المختار علی بائش رد المحتار باب
المصروف ص ۴۵۲ ظہیر لہ مصروف الزکوٰۃ الی فقیر الی و مسکین الخ
(الدر المختار علی بائش رد المحتار باب المصروف ص ۴۵۲) ظہیر۔

کیا عالم غنی اور مالدار طلبہ کو زکوٰۃ دینا درست ہے | سوال (۲۵۱) در مختار میں ہے وہی ہذا
التعلیل بقوی ما نسب الواقعات من ان طالب العلم يجوز له اخذ الزكاة
ولو غنيا اذا فرغ نفسه لافادة العلم الخ۔ اور نو اب صدق حسن خان کتاب
روضة الزرية میں لکھتے ہیں ومن جملة سبيل الله الصنف في العلماء الذين
يقومون بمصالح المسلمين الدينية فان لهم في مال الله نصيبا سواء
كانوا اغنياء او فقراء الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم غنی اور طلبہ اغنياء کو زکوٰۃ
دینا جائز ہے اور اس کی تائید ایک حدیث میں بھی ہے عن ابی سعید ان النبی صلی
الله علیہ وسلم قال نخل الصدقة للغنی اذا كان في سبيل الله عز وجل
اخرجه ابوداؤد الطيالسی ص ۲۹۲۔

الجواب :- اقول وبالله التوفیق۔ عالم غنی مالک نصاب کو زکوٰۃ و صدقات
واجب دینا اور اس کو لینا صحیح مذہب کے موافق جائز نہیں ہے اور فی سبیل اللہ میں اچھ
طالب علم داخل ہو سکتے ہیں لیکن محتاج ہونا اس کا شرط ہے۔ کما نقل الشافعی عن
البدایع اذا كان محتاجاً الخ وفيه ايضاً قوله لا يملك نصاباً مقيد به لان
الفقر شرط في الاصناف كلها الا العامل وابن السبيل اذا كان له في وطنه
مال بمنزلة الفقير الخ وفيه ايضاً عن النهر على ان الاصناف كلهم سوى
العامل يعطون بشرط الفقر ص ۲۷ جلد ثانی، شافعی۔ پس باوجود ان تصریحات کے عالم
له هذالفرع يخالف لاطلا قتهم المحرمة في الغنى ولم يعتمد احد ط
قلت وهو كذا لك والوجه تقييده بالفقير ويكون طلب العلم
مخصصاً لجوانب سواه من الزكاة وغيرها وان كان قادراً على الكسب الخ
(رد المحتار باب المعرف ص ۱۱۱) (غيره رد المحتار باب المعرف ص ۸۳ ۱۲ ظهير
۳ رد المحتار باب المعرف ص ۸۳ ۱۲ ظهير۔

غنی کو جائز نہیں کہ وہ زکوٰۃ اور صدقات واجبہ لیوے اور بصورت اختلاف روایات بھی ارتع نہ لینا ہوگا۔ کما ہونکا ہر۔ فقط

اہل سمرنا اور تھریس مصرف زکوٰۃ ہر یا نہیں | سوال (۲۵۲) سمرنا اور تھریس کے لئے زکوٰۃ کو مصرف قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

سمرنا اور تھریس کے لئے کام کرنے والوں کی تنخواہ | سوال (۲۵۳) سمرنا اور تھریس کے جو چنیے وصول کئے جاتے ہیں ان میں سے مقررین اور فصلین و واعظین کی تنخواہ اندر موصول رک دیا جاتا ہے تو شرعاً زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں۔ نیز چندہ میں زکوٰۃ وغیرہ زکوٰۃ کو قلمط کر دیا جاتا ہے۔

الجواب :- (۱) سمرنا اور تھریس کے مظلومین و بیوگان و یتامی جو کہ مفلس و محتاج غیر مالک نصاب ہیں وہ بالیقین مصرف زکوٰۃ و جمیع صدقات واجبہ ہیں بلکہ بہتر مصارف ہیں۔ اسی طرح تمام ترک جو محتاج و مظلوم ہیں وہ بھی عمدہ مصرف زکوٰۃ و صدقات واجبہ ہیں۔ اس میں کچھ جائے شک و تردد نہیں ہے۔ کہ قال اللہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمساکین۔ (الآیۃ - ۴۰)

(۲) ان چندوں میں جو زکوٰۃ دی جاتی ہے وہ اس وقت ادا ہوگی جس وقت مظلومین مساکین سمرنا وغیرہ کے پاس پہنچ جاوے گی اور غلط کرنا جو کہ باہارت چندہ دینا ہے بلکہ من ادارہ الزکوٰۃ نہیں ہے گویا و کلامی تا بعضین چندہ کو اجازت ہے کہ غلط کریں اور پھر زکوٰۃ کو بیٹریہ کر کے صاحب نصاب کی طرف سے مساکین کو پہنچا دیں۔ مگر

لے در خلط زکوٰۃ موکلیہ ضمن دکان متبرعاً الا اذا دکلہ الفقراء (در متار) قولہ ضمن دکان متبرعاً لانه ملکہ بالخلط و صلیہ مودی مال نفسه قال فی التار خانۃ الا اذا و جی الاذن اذا حیثما الملکان ای اجازت قبل الدنر الی الفقیر (در المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۱) ظہیر۔

اس قسم کے شبہات و ترددات کی وجہ سے بہتر ہے کہ یہاں جیلہ تملیک کر دیا جائے تاکہ پھر کسی میں صرف کرنے میں کچھ حرج نہ رہے۔ فقط۔

سوال (۴۵۴) | آجکل زکوة کاروپہ غیونانا مدارس معذور و مستحق است زکوة دینا کیسا ہے |
اسلامیہ میں بھیجا جاتا ہے لیکن میسر استاد معذور اور صاحب عیال و مقروض ہیں تو میسر لئے بہتر ہے یا نہیں کہ زکوة کاروپہ ان کو دوں۔

الجواب :- بے شک بہتر اور واجب اجر و ثواب ہے کہ زکوة کاروپہ بقدر ضرورت اپنے استاد صاحب عیال کو دیا جائے اور باقی دیگر غریب و مساکین و طلبہ مساکین کو دیا جائے۔ مدارس اسلامیہ اس زمانہ میں اس وجہ سے زیادہ مستحق اسی خدمات کے ہیں کہ غالبہ مساکین جہان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے بارہ میں فاسد و موبہ خلیفہ حدیث شریف میں وارد ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خدمت و عیادت کرنے کی وصیت فرمائی ہے اور ان کے ذریعہ سے اشاعت علم دین ہے جو صدقہ جاریہ ہے۔ ان میں سے بھی کتنی اوسع تھوڑا تھوڑا پہنچانا چاہئے۔

سوال (۴۵۵) | اپنے باندی جو بونڈی غلام ہوں ان کو زکوة دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اپنے باندی غلام کو زکوة دینا درست نہیں ہے اور جو لوگ شرعی باندی غلام نہیں ہیں جیسا کہ ہندوستان کے اکثر غلام و خادموں گھروں میں رہتے ہیں

لے مصارف الزکوة ۱۰ ہو فقیرانہ و مسکین (۱) الدار المتعار علی ہا مشرد المتعار باب المعروف (۲) لانہ یونقلع الی فقیر فی بلد اخوانہ عداصلہ کما فعل معاذ رضی اللہ عنہ لایکثر و لهذا اقل التصدق علی العالم الفقیر افضل کما فی المعراج (۱) البحر الدائق باب المعروف

۱۲۵۰ (۲) ظفر ۲۰ شکوة باب العلم مست ۱۲ ظفر

اندوہ باندی غلام نہیں ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جب کہ وہ محتاج ہوں درست ہے۔

درسہ کا طالب علم | سوال (۴۵۶) کوئی طالب علم مدرسہ اسلامیہ میں داخل ہو کر نظام تعلیم و تربیتی کی حاصل کرنا چاہتا ہے اور اسی شوق علم میں ترک وطن کر کے مسافر ہوا تو ایسے طالب علم کی جاگیر و تعلیم کی نسبت شرعاً کوئی قید ہے یا نہیں یا وہ مستحق جاگیر و تعلیم کا ہے۔

(۲) طالب علم مذکور کی حیثیت ذاتی کچھ نہیں ہے، ایسا طالب علم مستحق جاگیر و تعلیم کا ہے یا نہیں۔

(۳) طالب علم مذکور صرف عربی، فارسی، تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مومن صرف بصورت تعلیم انگریزی ادا و خرچ کرنے کو تیار ہے، ایسا طالب علم مجبوراً مستحق تعلیم و جاگیر کا ہے یا نہیں۔

(۴) طالب علم کی حیثیت ذاتی کی تحقیقات لازمی ہے یا نقص طالب علم ہونے کی وجہ سے تعلیم و جاگیر کا مستحق ہے۔

(۵) مدرسہ اسلامیہ میں جاگیر خالی ہیں لیکن مستحق طالب علم کو محروم کیا اور غیر مستحق کو دیا، یہ حرج آرتہا یا نہیں۔

(۶) جو اہل اب آمدنی جاگیر طلباء کے لئے ہیں، وہی تنخواہ مدرسین کے لئے بھی ہیں دونوں کے لئے حکم واحد ہے یا کیا۔

الجواب :- (۱) جب کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے اگرچہ اس کے گھر پر مال ہو

لے ولائی ذمی الخ و عبدہ و مکاتبہ و مدبرہ و دام و ولدہ ای لا یجوز ان یدفع الی هؤلاء لخدم التملیک اصلاً فی غیر المکاتب و لخدم تمامہ فیہ (البحر الرائق باب المعروف ص ۲۳۳) و کذا ۱۱ اجزاء ما یدفعہ الی الخدم من الرجال و النساء فی الاما و غیرہا بنیۃ الزکوٰۃ (عالمگیری باب المصارف ص ۱۹) ظفر۔

تو اس کو زکوٰۃ اور خیرات دینا درست ہے۔^۱

(۲) ایسا طالب علم مصرف زکوٰۃ و صدقات واجبہ ہے۔^۲

(۳) مستحق ہے۔^۳

(۴) محض طالب علم ہونے کی حیثیت سے بلا تفتیق مستحق و غلیفہ و جاگیر کا ہو سکتا ہے۔

(۵) باوجود گنجائش کے مستحق طالب علم کو محروم کرنا بلا وجہ برا ہے۔

(۶) طلبہ کے لئے زکوٰۃ و خیرات کی آمدنی صرف ہو سکتی ہے از در مدرسین کی تنخواہ میں

زر زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔ ان کی تنخواہ چنارہ ددائی و یکمشت سے علاوہ زکوٰۃ کے

دی جاتی ہے۔ فقط

سوال (۲۵۴) ایک شخص کے پاس صرف ایک جانور

چالیس روپے قیمت کا ہے اس کو زکوٰۃ و صدقہ

اسے زکوٰۃ لینا کیسا ہے

وغیرہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس کو زکوٰۃ وغیرہ لینا جائز ہے۔

۱۔ تائید و الغنی لا يمنع من تنادلها عند الحاجة كابن السبیل يجوز عن البدن ثم بعد

التعلیل بقوی ما نسب للواقعات من ان طالب العلم يجوز له اخذ الزکوٰۃ و لغنی

اذا فرغ نفسه لا فائدة العلم واستفادته لجزءه عن الکسب والحاجة داعية الى ما لا بد

منه (در مختار) فی المبسوط لا يجوز دفع الزکوٰۃ الى من يملك نصابا الا الى طالب لعل الغازی

و منقطع الجمل قوله عليه الصلوٰۃ والسلام يجوز دفع الزکوٰۃ الى طالب العلم وان كان له نفقة اربعین

سنة (رد المحتار باب مصرف م۱۲۲) یوں عامل و مسافر کے سوا اور دیوگوں کے لئے فقر کی شرط ضروری

قرار دی گئی ہے لان الفقیر شہادۃ فی الامناف کلها الا العامل وابن السبیل اذا کان له فی وطنه مال

بمثرۃ الفقیر (البحر الرائق باب مصرف م۱۲۲) ظہیر ہے مصرف الزکوٰۃ اگر ہو فقیر ہو من له

ادنی شئ ای دون نصاب او قدر نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجة (ایضاً م۱۲۹ و م۱۳۰) ظہیر

۲۔ وان کان عند طعام شهرد هو سیادی ما شئ دس لحدیجوز (باقی ما خیر صفحہ ۲۵۷)

ہتم خانہ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے | سوال (۲۵۸) ہتم خانہ میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا جائز ہے یا نہیں کیونکہ نابالغ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ۔

الجواب :- نابالغوں کو زکوٰۃ دینا درست ہے ، ہتم خانہ میں یتامی کے خرچ کے لئے زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست ہے ۔ فقط ۔

مستحق زکوٰۃ ہتم کی زکوٰۃ دی جائے اور | سوال (۲۵۹) اگر کسی مدرسہ اسلامیہ کا ہتم مالک وہ کتاب وغیرہ خرید کر دے تو کیا حکم ہو نصاب نہ ہو اگر لوگ اس کو زکوٰۃ اور چیم قربانی دیں اور

ہتم اس پر خود قابض ہو کر اس روپے سے طلبہ کے لئے کتا میں خریدے اور ان کی خوراک و پوشاک میں صرف کرے اور مدرسین کو تنخواہ دے تو جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :- اس طرح حیلہ تملیک کر کے رقم زکوٰۃ و قیمت چیم قربانی مدرسین و ملازمین کو تنخواہ میں صرف کرنا اور کتا میں خرید کر مدرسہ میں وقف کرنا اور طلبہ کی خوراک و لباس میں صرف کرنا درست ہے ۔ چنانچہ درمختار کتاب الزکوٰۃ میں یہ حیلہ ذکر کیا ہے ، وحیلۃ التکفین بہا التصدق علی فقیر شہم ہو یکنف نیکون الثواب و کذا فی تعمیر المسجد و تمامہ فی حیل الاشباہ الخ کتاب الزکوٰۃ درمختار ۔ فقط

مستحق بالغ دیکے کو زکوٰۃ دی جائیگی | سوال (۲۶۰) جو مصرف زکوٰۃ نہیں اس کا لڑکا تنخواہ اس کا باپ مستحق زکوٰۃ نہ ہو بالغ جو اس کے ساتھ کھاتا ہے وہ مصرف زکوٰۃ

(ابن حاشیہ صفحہ ۲۵۶) صرف الزکوٰۃ الیہ الخ (الفتاویٰ الثانیۃ علی هامش الفتاویٰ الدنئیۃ باب فیمین تو وضع فیہ الزکوٰۃ ص ۲۶) ظہیر ۔

شہ مصرف الزکوٰۃ الخ ہو فقیر الخ و مسکین الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المعرف ص ۲۶) بلوغ کی قید نہیں ہے اس لئے نابالغ ، بالغ دونوں کو دینا جائز ہے واللہ اعلم الخ ظہیر کے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۶ ظہیر ۔

ہے یا نہیں۔

الجواب :- فقیر کا لڑکا جو کہ خود بھی مالک نصاب نہیں ہے مصرف زکوٰۃ وغیرہ ہے۔ (جواب کے الفاظ میں مسامت ہے، حاصل یہ ہے جو شخص مستحق زکوٰۃ نہیں ہے اس کے ان بالغ لڑکے کو زکوٰۃ دینی درست ہے جو مالک نصاب نہیں۔ ظفیر)

مصارف فدیہ کی تفصیل | سوال (۴۶۱) مصارف فدیہ مفصل تحریر فرمائیے اور فدیہ کی رقم مندرجہ ذیل مصارف میں صرف کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ غریب و مساکین مکہ معظمہ و منطوقہ سمرنا، خلافت کمیٹی، تعمیر چاہات مسافر خانہ و مساجد وغیرہ، خرید کتب احادیث برائے مدرسہ، فدیہ کی رقم میں سے کسی عالم یا مولوی مستحق زکوٰۃ کو ہزار پانسو روپے کی کتابیں خرید کر دینا جائز ہے یا اسے نقد روپیہ دیدیا جا دے کہ وہ خود کتابیں خرید کر لے۔

فدیہ یتیم خانے میں | سوال (۴۶۲) فدیہ کی رقم کسی یتیم خانہ کے مصارف میں دی جاسکتی ہے یا نہیں اور کسی یتیم خانہ یا بالغ کے ولی کو اس نا بالغ کے مصرف کے لئے دے دینا جائز ہے یا نہیں۔

فدیہ مفلس قرضدار کو | سوال (۴۶۳) فدیہ کی رقم سے کسی مفلس قرضدار کا قرض جائز ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ وہ قرض خود ادا کر دیا جا دے یا اس روپے سے دیکر ادا کر دیا جا دے۔

فدیہ سے کتب کی خریداری برائے مدرسہ | سوال (۴۶۴) فدیہ کی رقم میں سے مدرسہ نیا کی خریداری کتب وغیرہ میں مصرف کیا جا دے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) فدیہ واجبہ کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں

لہ دلا بیچون الی صغیر والدہ غنی فان کان الابن کبیر اجاز (الفتاویٰ الناصبہ علی ہاشم مالگیری ص ۲۲۲) باب فیما توضع فیہ الزکوٰۃ (ظفیر)

اس میں محتاج و مفلس کو مالک بنانا ضروری ہے خواہ وہ غبار و مساکین مکہ معظمہ ہوں یا مظلومین سمرنا وغیرہ، ان کی ملک ہو جانا ضروری ہے۔ پس جن مصارف میں تملیک کسی کی نہیں ہوتی ان مصارف میں صرف کرنا اس رقم فائدہ کا درست نہیں ہے جیسے تعمیر مسجد و مدرسہ و چاء، کتب احادیث و فقہ وغیرہ اس میں صرف کرنا بلا کسی کی تملیک کے جائز نہیں ہے اور یہی حکم انگورہ فنڈ و خلافت کمیٹی کا ہے کہ اس میں زکوٰۃ و فدیہ واجبہ صرف نہیں ہو سکتا۔ مگر اس حیلہ سے کہ کسی غیر مالک نصاب کی ملک کر کے اس کی طرف سے انگورہ فنڈ وغیرہ میں دیدیا جاوے۔

(۲) یتیم نابالغ مفلس کے مصارف میں صرف کرنے کے لئے اس کے ولی کو دیدینا درست ہے۔

(۳) اس رقم سے خود قرض ادا کر دینا کسی مقصد میں مفلس کا درست نہیں ہے البتہ اس مقروض مفلس کو دیدینا درست ہے کہ وہ اپنا قرض ادا کر دیوے۔

(۴) خرید و کتب وغیرہ اس رقم سے درست نہیں۔ البتہ کسی مدرسہ کے طلبہ مساکین کے مصارف میں صرف کرنا اس رقم کا درست ہے۔ فقط

بذریعہ تملیک درمگاہ کی تعمیر میں زکوٰۃ | سوال (۴۵) اگر کوئی صاحب زکوٰۃ علم دین کی صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں | ان ضروریات میں امداد کرنا چاہے جہاں زکوٰۃ کا

لے مصارف الزکوٰۃ الخ و هو مصرف ایضا صدقة الفطر والكفارة والنفقة وغير ذلك من الصدقات الواجبة الخ و هو فقیر الخ و مسکین الخ و يشترط ان يكون مصرف تمليكا لا اباحة لا يصرف الى بناء نحو مسجد ولا الى كفن ميت الخ والد الخمار على ما شئ به الخمار باب مصرف ۴۹ و مصرف ۴۵) وحيلة التكفين بها التصديق على فقير شهر هو كفن فيكون الثواب لهما و كذا في تعبير المسجد الخ (ايضا كتاب الزکوٰۃ مصرف ۴۶) فقير له و كذا و يشترط ان يكون مصرف تمليكا (باب مصرف مصرف ۴۵) ظفر

روپیہ صرف نہیں ہو سکتا، مثلاً تعمیر درگاہ یا تعمیر دارالطلبہ وغیرہ، اور تملیک کر کے زکوٰۃ کا ترسیل صرف کر دے تو اس کی زکوٰۃ اس صورت میں بلاشبہ ادا ہو جائے گی یا نہیں اور علمی امداد کی نیت سے ایسی صورت اختیار کرنے میں معطلی کو علم دین کی امداد کا ثواب بھی ملے گا یا نہیں یا فقط ادا کئے زکوٰۃ ہی کا ثواب ملے گا۔ فقط۔

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ بلاشبہ ادا ہو جائے گی، اور شانی میں مقول ہے کہ بطریق مذکور زکوٰۃ دینے میں معطلی کو بھی ثواب علم دین کی امداد کا ملے گا يقال ان ثواب التكفين يثبت للمزكى ايضا لان الدال على الخير كفاعله دان اختلف الثواب كمّا وكيفاً قلت واخرج السيوطي في المجامع الصغير لو صرف الصدقة على يدي مائة لكان لهم من الاجر مثل اجر المبتدي من غير ان ينقص من اجرة شئ الى فقط

صدقہ فطر جس پر واجب ہے وہ | سوال (۲۶۶) جس پر صدقہ فطر واجب ہے وہ، وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں | مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

غریب جو مالدار کے ساتھ کھانا پکاتے مصرف زکوٰۃ ہے | سوال (۲۶۷) مالدار اور غریب ایک ساتھ کھانا پکاتے ہیں، غریب مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) نہیں۔

(۲) وہ غریب مصرف زکوٰۃ ہے۔ فقط۔

جس بیوہ کے پاس ۲۰۰ - ۲۰۰ بیگہ | سوال (۲۶۸) ایک بیوہ عورت کے پاس ۲۰ - ۲۰۰ زمین ہو اسے زکوٰۃ دیجائے یا نہیں | بیگہ زمین ہے مگر گرانی و خشک سالی کی وجہ سے اس کے

لے رہا مختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۹۰ ظہیر ۲ ولا الى غنى يملك قدس نصاب فادغ عن حاجته لا صلابة من اى مال كان (الدرا مختار علیٰ ما مشرد المختار باب مصرف ص ۸۸ ظہیر ۳ مصرف الزکوٰۃ الخ جو فقیر الخ و مسکین الخ) ایضا ص ۸۹ ظہیر۔

پاس گزارہ کے موافق آمدنی نہیں، اگر کوئی رشتہ دار اس کو زکوٰۃ دیدے تو ادا ہوگی یا نہیں۔

کافی آمدنی والے مقرض کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں | سوال (۹۶۱) جس شخص کو آمدنی کافی ہو لیکن وہ مقرض ہو اور قرض ادا نہ کر سکے تو اس کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(۲) اس صورت میں بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ فقط

زکوٰۃ سے کتب خانہ کے لئے | سوال (۹۶۲) مال زکوٰۃ سے اگر کوئی شخص کسی مدرسہ اسلامیہ کے کتب میں خریدنا کیسا ہے | کتب خانہ کے واسطے (جو محتاج طلبہ کے لئے قائم کیا جائے)

کتب میں خریدے اس سے مدرسین اور دیگر اغنیاء استفادہ حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ میں تملیک محتاج شرط ہے، بدون تملیک یعنی مالک بنانے کے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ پس اول تو رقم زکوٰۃ ویسے غریب طلباء کو تقسیم کرے اور اگر کپڑے یا کتابیں اس سے بنادے یا خریدے تو وہ منلوک غریب کی کر دیوے

لہ ذکر فی الفتاویٰ فیمن لہ حیوانیت و دوسر الغلة لکن غلتها لا تکفیه و دعیالہ انه فقیر و یحل لہ اخذ الصدقة عند محمد و فیہا سئل محمد عن لہ ارض یزرعها و حافرت یتغلها و داسر غلتها ثلاثۃ الاف و لا تکفی لنفقته و نفقه عیالہ سنہ یحل لہ اخذ الزکوۃ و ان کانت قیمتہا تبلغ الوفا و علیہ الفتویٰ (رد المحتار باب المعرف ص ۳۳) ظہیرؒ و منها الغارم و هو من لزموہ دین و لا یملک نصا یا فاضلا عن دینہ او کان لہ مال علی الناس لا یمکنہ اخذہ و الدفع الی من علیہ الدین ادلی من الدفع الی الفقیر و ما لکبریٰ باب المصارف ص ۳۱ ظہیر

یعنی ان کو دیا دیوے اور تقسیم کر دیوے۔ کسی مدرسہ کے کتب خانہ میں وہ کتب رکھنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ فقط

زکوٰۃ کی رقم کیا ان مواقع میں دی جائے | سوال (۴۷۱) زکوٰۃ کی رقم کسی بیت المعزورین یا محتاجین میں مسند وروں اور محتاجوں کی آبادی کے لئے دی جاسکتی ہے یا نہیں۔

(۲) کیا کسی ایسے فنڈ میں رقم زکوٰۃ بھیجے ہوئے یہ شرط لگانا ضروری ہے کہ یہ رسم مسلمانوں ہی پر صرف کی جائے کیونکہ اگر اس کا یقین نہ ہو تو غالب ظن تو یہی ہے کہ ایسے فنڈ سے بلا لحاظ مذہب فائدہ پہنچایا جاتا ہوگا۔

الجواب :- (۲۰۱) زکوٰۃ میں مسلمان محتاج کو مالک بنانا رقم زکوٰۃ کا ضروری ہے۔ پس جس موقعہ میں پیشہ ہو کہ مسلمانوں کو پہنچے گی یا غیر اہل اسلام بھی اس میں شریک ہوں گے اور کسی کی ملک نہ کیا جاوے گا تو ایسے مواقع میں حیلہ تملیک یہاں کر لیا جاوے اور پھر وہاں روپیہ زکوٰۃ کا دیا جاوے۔ فقط

غنی طالب علم مستحق زکوٰۃ نہیں | سوال (۴۷۲) طالب علم غنی غیر مسافر مستحق زکوٰۃ و فطرہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

لے و يشترط ان يكون الصراف تملك لا اباحة فلا يصرف الى بناء نحو مسجد (در مختار) كبناء القنطرة والتعاليات و اصلاح الطرق و كوي الامناس و الحبر و الجماد و كل مالا تملك فيه من بلعي (در المختار باب المعرف مي ۵۵) ہمارے اس زمانہ میں بعض زیندازان جو کتب مدرسہ کے ہاتھ کتبا میں اس طرح بیچتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ میں فی کتاب اتنی قیمت یوں گا اور اس کے ساتھ مال زکوٰۃ سے خریدی ہوئی کتاب اس میں مفت کتب خانہ کے لئے دوں گا، جو لوگ اس معاملہ کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس سے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اور اس شرط فاسدہ کی وجہ سے وہ صحیح بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم خیر لے دلائل فم الی ذی الحدیث معاذ (در المختار علی بائیں در المختار باب المعرف مي ۵۲) ظہیر: جیلہ الکعبین بما التصدق علی فقیر شمر ہو کیفن خیکون الثواب لهما: کنانی تعمیر المسجد الخ (ایضاً کتاب الزکوٰۃ مي ۵۲) ظہیر

الجواب :- طالب علم غنی کو زکوٰۃ دینا اور اس کو لینا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور زکوٰۃ ادا نہ ہوگی چنانچہ ملا مرثاؒ نے فرمایا جو از اخذ کی نقل کیے لکھا ہے و هذا الغیر مخالف لاطلاق حرمة فی الغنی ولم یعمدہ احد ط قلت وهو کذا اللہ والا وجه تنقیدہ بالفقیر الخ وقال بعدہ قوله لا یملک نصاباً قید بہ لان الفقیر شرط فی الاصناف کلہا الا العامل وابن السبیل اذا کان لہ مال فی وطنہ بمنزلة الفقیر الخ ثم قال للاتفاق علی ان الاصناف کلہم سوی العامل یعطون بشرط الفقر الخ شامی۔ پس معلوم ہوا کہ طالب علم غنی غیر مسافر کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا جائز نہیں ہے اور ادا نہ ہوگا۔ فقط

قیمت چرم قربانی کیا فورا فقیر | سوال (۴۷۲) قیمت چرم قربانی بحر وصول مستحقین کی دیدی کے حوالہ کیا ضروری ہے جائے یا اندوختہ کیے کہ بت یہ کہ اس سے مستحقین کا تکفل کیا جائے تو کچھ قباحت تو نہیں ہے۔ اگر اس اندوختہ سے کوئی تجارت کیے اس کے منافع سے مستحقین کی کفالت کی جائے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں، اگر چرم قربانی جمع کیے کسی ہتھم مدرسہ کی ملک قرار دی جائے یا کسی کے اختیار میں دیدی جائے تو اس سے وہ مالک یا مختار مدرسین علوم دینیہ کی تنخواہ دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- بہتر ہے کہ بحر وصول مستحقین کو دیدی جاوے، طلبہ ہوں یا غیر طلبہ اور مدارس میں دیکر اگر طلبہ کے خلیج کے لئے رکھا جاوے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور اس اندوختہ سے تجارت کرنا اور اس کا نفع مستحقین کو پہنچانا درست نہیں ہے بلکہ اس قیمت چرم قربانی کو صدقہ کرنا فقار پر واجب ہے اور مالک بنانا ان کو شرط ہے، اور ہتھم مدرسہ کو

لے نہ مختار باب الصرف ۱۲، غفر ۳۵ ایضا ۳۶، ۳۷ ایضا ۳۸، ۳۹ مصرف الزکوٰۃ والودھ مصرف ایضا الصدقة الفطرية والكفاساة والسنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة الخ غیر وہ من لہ اونی شیء ای دون نصاب الحدیث شرط ان یکون الصرف تملیکاً والحدیث مختار علی باش رد المختار باب الصرف ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱،

جو کہ مالک نصاب ہو دینا جائز نہیں ہے البتہ اگر مہتمم مدرسہ کو وکیل اس کا بنایا جائے کہ وہ اس قیمت کو اپنے پاس رکھے اور اپنی تحویل میں لے لے اور وقتاً فوقتاً طلبہ کی ضروریات میں صرف کرے تو یہ جائز ہے اور ملازمین اور مدرسین کی تنخواہ دینا اس میں سے جائز نہیں البتہ بنی جلیلہ تملیک ایسا ہو سکتا ہے جیسا کہ زکوٰۃ کا حکم ہے۔ فقط۔

سوال (۴۷۴) ایک شخص صاحب نصاب ہے مستحق ددست کی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے | اور وہ زکوٰۃ اپنے مال سے علیہ کر کے اپنے کسی رفیق کو دیتا ہے بلکہ اس رقم زکوٰۃ سے اس رفیق کے فائدہ کے لئے تجارت کرتا، آیا وہ زکوٰۃ تنہا ایک رفیق کو جو ایک قبیل دار ہے، درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ تو شرعاً درست ہے کہ کسی صاحب حاجت غیر مالک نصاب صاحب عیال کو زیادہ رقم زکوٰۃ کی دیدیے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ رقم اس شخص کو دیدی جائے اور اس کو مالک کر دیا جائے۔ پھر چاہے وہ تجارت میں لگا دے یا خرچ کرے۔ پس یہ صورت جو سوال میں درج ہے کہ صاحب نصاب خود ہی اس رفیق کے لئے رقم زکوٰۃ کو تجارت میں لگا دیے درست نہیں ہے اور اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی بلکہ صورت جواز یہ ہے کہ پہلے وہ رقم زکوٰۃ اس رفیق کو دیدی جائے پھر چاہے وہ رفیق اپنی طرف سے تجارت میں لگانے کے لئے اس کو دیدیے جس نے زکوٰۃ دی ہے۔ فقط۔

لے مصارف الزکوٰۃ اذہو فقیر ہو من لہ اذ فی سنی ای دون نصاب الی دیشقوط ان المصارف تملیک الی اعطاء فقیر نصاب اذ اکثر الا اذا کان المدفوع الیہ مدیوناً او کان صاحب عیال بحیث لو فرقہ علیہم لا یخص کلاً او لا یفضل بعد ادبہ نصاب فلا یکرہ فتح۔

والدر المختار علی ہاشم رد المختار باب المصروف ص ۴۹۹ بغیر

سوال (۲۶۵) ایک شخص کی جائیداد قیمت کے اعتبار سے نصاب زکوٰۃ سے بہت زیادہ ہے مثلاً سو دو سو روپے منافع کی ہے لیکن سال بھر میں منافع خرچ ہو کر کچھ نہیں بچتا بلکہ حوائج ضروری بمشکل پورے ہوتے ہیں تو ایسے شخص کو زکوٰۃ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- شافعی میں ہے سئل محمد رحمہ اللہ عن لہ امر من یزید عیالہ احیانوت یتغللھا واداس غلتمائثلثہ الاف واد تلغی لنفقتہ و نفقۃ عیالہ سنۃ یحل لہ اخذ الزکوٰۃ الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اس شخص کو زکوٰۃ لینا درست ہے۔

سوال (۲۶۶) ایک طالب علم مسافر جس طالب علم کے پاس دو سو روپے ہیں اپنی زکوٰۃ ہے یا نہیں اور وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں ہے جس کے پاس مبلغ دو سو روپے نقد اس کے مملوکہ اس کے گھر میں ہیں۔ مکان مسکونہ ذاتی نہیں، یعنی اپنی ملک نہیں، مبالغہ مذکورہ پر قدرت نامہ ہے جس وقت اندر جہاں چاہے منگا سکتا ہے ایسی حالت میں مبالغہ مذکورہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں اور ایسے طالب علم کو زکوٰۃ لینا اور اپنے متعارف میں لانا جائز ہے یا نہیں۔ نیز مسجد میں جو کھانا آتا ہے وہ کھانا اور مسجد کے تیل سے مطالعہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- در مختار باب المصرف میں ہے و ابن السبیل و فوکل من لہ مال لامعۃ الخ پس طالب علم مسافر مذکور کو اس روایت کے موافق زکوٰۃ لینا درست ہے مگر ایسے شخص کو زکوٰۃ لینا اور صدقہ کا کھانا اور تیل وغیرہ لینا اچھا نہیں بلکہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسا شخص قرض لے کر اپنی کارروائی کرے اور اپنے روپے میں سے ادا کر دے

سے رد المحتار باب المصرف ص ۸۲ طیفیر ۵ الدر المختار علی ما مش رد المحتار باب المصرف ص ۸۲ طیفیر۔

کافی ناشامی۔ یہودی کہ ان یستقرضون قدر ولا یلزمہ ذلک الخ شامی۔ اور زکوٰۃ اس روپے کی اس کے ذمہ بعد ملنے روپے مذکورہ کے سنین ماضیہ کی بھی لازم ہوگی فقط غیر مسلم کے قبضہ سے مساجد کی داگ باری کے | سوال (۴۷۷) ہمارے شہر میں چند مساجد اور مقابر نے زکوٰۃ کے روپے خرچ نہیں کر سکتے غیر مسلم کے قبضہ میں آگئے ہیں اور ان میں نہایت بے ادبی ہوتی ہے آیا ان کو چھوڑنے میں زکوٰۃ کا روپیہ کام آسکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- زکوٰۃ کے روپے سے یہ کام نہیں ہو سکتا کیونکہ زکوٰۃ کے ادارہ ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی محتاج یا چند محتاجوں اور مساکین کو بلا معاوضہ اس روپے کا مالک بنا دیا جاسکے۔ فقط

محتاج اقرباء دوسری بستی میں ہوں تو کیا کرے | سوال (۴۷۸) زید کے اقرباء و احباب محتاج ہیں مگر دوسری بستی میں ہیں تو زید کو زکوٰۃ ان کو دینی چاہئے یا اپنی بستی کے محتاجوں کو یا دارس اسلامیہ کے طلبہ کو دے۔ غرض کہ کس کو دینا زیادہ بہتر ہے۔

الجواب :- درمختار میں ہے کہ دوسری بستی کی طرف زکوٰۃ کو منتقل کرنا مکروہ ہے، مگر جب کہ دوسری بستی میں اس کے اہل قرابت ہوں یا زیادہ محتاج ہوں الخ پس اہل قرابت کا خیال مقدم ہے اگرچہ وہ دوسری بستی میں ہوں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، لا یقبل اللہ مدقۃ من سرحل ولہ قرابة محتاجون الخ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الحدیث الحاصل اپنے شہر کے محتاجوں کو بھی دیوے اور اپنے اہل قرابت کو دیوے، اگرچہ وہ دوسری بستی میں ہوں، اور دارس کے طلبہ کو بھی دیوے اگرچہ وہ دوسری بستی میں ہوں۔

۱۔ الدر المختار علیٰ ما مشی بہ المختار باب مصرف میچہ ۸۴ ۲۔ و لو کان الدین علی مقصر الخ فیصل الی ۳۔ لکنہ لازم من زکوٰۃ ما مضی (ایضاً کتاب زکوٰۃ میچہ ۱۲) ظہیر ۳۔ و یشتد ان یکون الصرف تمذیکا (ایضاً باب مصرف میچہ ۸۵) تلفیہ ۴۔ در المختار باب مصرف میچہ ۹۳ ۱۲ ظہیر۔

غرض یہ ہے کہ سب کا خیال رکھے اور اگر گنجائش زکوٰۃ کے روزے پیتے میں ہے تو حتیٰ الوسع ہر ایک صاحب حاجت اور اہل قرابت کو دیوے اور اگر گنجائش کم ہو تو اہل قرابت کو مقدم کرے پھر دیگر محتاجوں اور طلبہ کا خیال کرے۔ فقہ

ملک صاحب نصاب جو اپنا مال بیوی کی ملک کر دیں انھیں زکوٰۃ لینا درست ہے یا نہیں
سوال (۴۷۹) جو مال تعلیم و تعلم میں مشاغل ہوں اور صاحب نصاب ہوں ان کو اخذ زکوٰۃ جائز ہے یا نہیں، اگر وہ اپنا مال زوجہ کی ملک کر دے تو اس سے اخذ زکوٰۃ جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- جو مولوی صاحب نصاب ہوں ان کو زکوٰۃ لینا مستحب ہے اور حیلہ مذکور کے بغیر زکوٰۃ لینا ظاہر فقہی کی رو سے جائز ہو جاوے گا۔ فقط الجواب کا یہ فعل نہایت برا اور قابلِ مواخذہ ہے۔ (ظہیر)

فدیر کی رقم نیک کام میں لگانا کیسا ہے | سوال (۴۸۰) متوفی کے ذمہ پچھ سال کے روزے قضاء تھے، اس کے وارث فیہ ادا کرنا چاہتے ہیں، فی روزہ قضا غلہ کی کس قدر ہے کیا ایک وقت میں تمام غلہ یا اس کی قیمت ایک شخص کو دینا یا کسی نیک کام میں صرف کرنا مثلاً تیار میسی یا موسم سرما میں غبار کو جبڑا دل بنا دینا جائز ہے یا نہ۔
الجواب :- ایک روزہ کا فدیہ اگر یزی تول سے پونے دو سیر گندم

لے دکرہ تغلہا الا الی قرابتہ بل فی الظہیریۃ لا تقبل صدقۃ الرجل وقرابتہ محادیج حتی یمید اہم فیصد حاجتہ۔ او احوج او اصلح ادا وادع ادا نفع للمسلمین (الدر المختار علی ہاشم)۔ المختار باب المعروف ص ۳۲۲ (ظہیر)
۳۲ ولا الی غنی یملاک قدر نصاب قاسم غن حاجتہ الاصلیۃ عن اہل مال کان۔

(الدر المختار علی ہاشم)۔ المختار باب المعروف ص ۳۲۲ (ظہیر)

یا اس کی قیمت ہے۔ مثلاً اگر نو سیر ایک روپے کے گنیم فروخت ہوتے ہیں تو قریب ۳۰ کے ایک روزہ کاندیہ ہوا۔ پس ایک سال کے تیس روزوں کا فدیہ یہ ہے اور چھ سال کے روزوں کا فدیہ یہ ہے۔ یہ رقم فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دی جاوے، ایک شخص کو دینا ضروری نہیں ہے اور ایک وقت میں بھی دینا ضروری نہیں ہے۔ اور تعمیر مسجد وغیرہ میں صرف کرنا درست نہیں ہے اور یہ جائز نہیں ہے کہ میسر ہر ما میں اس رستم سے لحاف بنا کر یا کبیل خریدا کر فقراء کو تقسیم کر دیے جاویں۔ فقط۔

زکوٰۃ کی رقم جلسہ تبلیغ پر خرچ کرنا کیسا ہے [سوال (۲۸۱) اکبر آباد غلط مجوز میں ۴۰۔۵۰ کس

خاکرو ب آباد میں اور لمحات میں ہنود آباد ہیں۔ ہنود نے تقریباً پانچ ہزار چار جمع کے جلسہ کیا، ان لوگوں کو عام طور سے مسلمانوں سے غلطی لگی کی تبلیغ دی کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھا جاوے، اس کے خلاف میرا ارادہ یہ ہے کہ اکبر آباد میں جلسہ کر کے چند مقرر روں کو بلا یا جاوے اور اگر وہ وغیرہ میں چار مقرر روں کو بلا یا جاوے اور ہنود سے غلطی نہ رہنے کی دعوت دی جاوے اور اکبر آباد کے خاکرو بوں کو مسلمان ہونے کی دعوت دی جاوے لیکن اکبر آباد میں اس جلسہ کے اخراجات کے واسطے روپیہ نہیں ہو اگر شرعاً اجازت ہو تو پیشگی زکوٰۃ کی مد سے روپیہ فراہم کر کے جلسہ میں خرچ کیا جاوے۔

لہ دی ماتوا بعد من وال العذر وجبت البیعة الذی دفعی لہ ذمما عنہ ای عن المیت ولیہ الذی یتصرف فی مالہ کالغفرة قدراً الذی یومیة من الثلث (در مختار) هو مثل الغفرة من حیث الجنس وجوانداد القیمة (رد المختار) فصل فی العوارض لعدم الصوم ص ۱۶۱ و ۱۶۲ نصف صاع الخ من براء دقیقہ او سویقہ او من بلیب الخ او صاع تمر او شعیر الخ (الدر المختار علی ہاشم رذ الخمار باب الغفرة ص ۱۶۳)

۱۵ یہ حساب اور بجاؤ ۱۳۳۲ھ کا ہے، اب غلہ بہت گراں ہو چکے ہیں اس لئے قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ کسی واقف سے حساب کر لیا جائے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفر۔

الجواب :- زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ تملیک فقراء ہو یعنی محتاجوں کو اس کا مالک بنا دیا جاوے اور اگر تملیک فقراء نہ ہوگی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔ پس اگر سوائے زکوٰۃ کے اور کوئی صورت چن رہی ہے تو زکوٰۃ کے روپے کو اس کام میں خرچ کرنے کی جواز کی یہ صورت ہے کہ رقم زکوٰۃ کا مالک اول کسی ایسے شخص کو بنا دیا جاوے کہ وہ مالک نصاب نہ ہو، پھر وہ اپنی طرف سے جلسہ مذکورہ کے مصارف میں صرف کر دے تو اس صورت میں زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جاوے گی اور جلسہ کے مصارف کا بھی انتظام ہو جائے گا اور اس کی تشریح زبانی کسی واقف سے کر لیں وہ اس صورت تملیک کو پوری طرح سمجھا دیں گے۔ فقط

فدیہ کا تعمیر مسجد میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں | سوال (۳۸۲) ایک شخص بہت مالدار مرا اس کے ذمہ بہت سی نمازیں اور روزے تھے اور مرتے وقت وصیت وغیرہ کچھ نہیں کی اب اس کے ورثہ میں بائین خاص اپنے ذاتی مال میں سے اس کے روزہ نماز کا حساب لگا کر پورا فدیہ ادا کرتے ہیں تو کیا اس صدقہ کی رقم کا تعمیر مساجد میں لگا دینا جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- یہ تو ظاہر ہے اور مسلم ہے کہ فدیہ صیام و صلیات بصورت ترک مال و وصیت ادا کرنا ورثہ پر لازم اور واجب ہے اور اس حالت میں یہ صدقات حبیبہ میں سے ہے کہ مصرف اس کا دبی ہے جو کہ مصرف زکوٰۃ ہے اور تملیک فقراء وغیرہم اس میں مثل زکوٰۃ کے شرط ہے۔ کما فی الشانی فی باب مصرف الزکوٰۃ دھو مصرف

لہذا بشرط ان یکون الصرف تملیک الفقراء ولا یصرف فی بناء غو مسجد الخ
والدر المختار علی ما مشرد المختار باب مصرف مسجداً ظہیر

کے وحیلۃ اشکافین ان یتصدق بہا علی فقیر ثم ہو کیفن فیکون الثواب لہما ذلکا
فی تعمیر المسجد والدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الزکوٰۃ مسجداً ظہیر

ایضاً الصدقة الفطر والكفارة والنذر، وغیر ذلك من الصدقات الواجبة كما في القمستانی^۱۔ اور جس صورت میں کہ میت نے مال نہ چھوڑا ہو، یا مال چھوڑا ہو مگر وصیت نہ کی ہو تو اس کی نسبت فقہاء یہ لکھتے ہیں کہ در ثلث اگر تبرعاً فدیہ اس کی نمازوں اور روزوں کا ادا کریں تو اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو وہ بھی میت کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ یہ ہو جائے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کافی ہو جائے گا۔ تو فقہاء رحمہم اللہ نے تبرعاً فدیہ ادا کرنے کے بارے میں بیجا بہ انشاء اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ اس لئے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شرائط فدیہ واجب کی ہیں وہی اس میں ملحوظ رکھنی چاہئے مثلاً مفار فدیہ کی وہی ہوگی جو کہ بصورت وصیت ہوگی۔ اسی طرح اس کا مصرف وہی ہونا چاہئے جس طرح فدیہ واجبہ کا ہے اور تملیک یا اباحت بھی اسی طرح ہونی چاہئے جس طرح فدیہ واجبہ میں ہے جیسا کہ شامی جلد اول باب قضاء الغیارت فدیہ کے بیان میں ہے ثم اعلم انه اذا اوصى لمندوبة الصوم بحكمه بالجو ان قطعاً لانه منصوص عليه داماً اذا لم يتطوع بها الوارث فقد قال محمد في الزيادات ان يجزیه انشاء الله تعالى فعلق الاجزاء بالمشية لعدم النص^۲ الخ اس سے معلوم ہوا کہ فدیہ کی حیثیات کا اس تبرع میں لحاظ کرنا چاہئے۔ البتہ اگر فدیہ صیام و صلوات کا ادا کرنا در ثلث کو مقصود نہیں ہے صرف ثواب خیرات پہنچانا ہے تو اس صورت میں مسیرو غیرہ کے معارف خیر کی تمییز وغیرہ میں جو کچھ صرف کریگا اور اس عمل خیر اور صدقہ کا میت کو پہنچا دے گا، وہ ثواب میت کو پہنچے گا، مگر فدیہ صیام و صلوات کے ادا ہو جانے اور میت کے سبکدوش ہو جانے کی ان فرائض سے امید نہ رکھنی چاہئے۔ فقط۔

۱ رد المحتار باب المعروف ص ۴۹، ۲ ظفر ۲ رد المحتار باب قضاء الغیارت ص ۶۹

۳ ظفر ۳ ایضاً ص ۶۹، ۴ ظفر۔

مسلمان مساکین کے لئے کھولا جاوے تو ایسے شفاخانہ میں زکوٰۃ کاروپہ حبیلہ کر کے دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ کے ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ جس شخص غریب کی ملک کی جاوے وہ سید نہ ہو، درمختار میں ہے تملیک جزء مال عینہ انشاع من مسلم فقیر غیر ہاشمی ولا مولاہ انتہی ملخصاً۔ اور چونکہ زکوٰۃ میں تملیک فقیر مسلم شرط ہے اس لئے تجبیز تکفین میت یا تعمیر مسجد و مدرسہ وغیرہ میں اس کا صرف کرنا درست نہیں ہے اور اس کے جواز کا حیلہ فقہار نے یہ لکھا ہے کہ اول زر زکوٰۃ کسی فقیر کی ملک کر دی جائے پھر اس سے کہا جاوے کہ وہ اپنی طرف سے مواقع مذکورہ میں واثا لہا میں صرف کر دے۔ درمختار کتاب الزکوٰۃ میں ہے: حیلۃ المتکفین بمنہ التصدق علی فقیر مشہو یکن فیكون الثواب لہما و کذا فی تعمیر المسجد و تمامہ فی حیل الاشباہ الخ پس اس حیلہ مذکورہ سے ہر دو صورت مسئلہ فی السؤال میں زکوٰۃ کاروپہ خرین ہو سکتا ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی صورت اس کی یہ ہے کہ اول وہ رقم زکوٰۃ کسی ایسے محتاج مسلمان کی ملک کر دیجائے جو کہ صرف زکوٰۃ ہو۔ پھر اس سے کہا جاوے کہ وہ اپنی طرف سے شفاخانہ مذکورہ میں دیا دیوے کیونکہ اب وہ زکوٰۃ کاروپہ نہیں رہا بلکہ زکوٰۃ مالک کی اس محتاج شخص کو دینے سے ادا ہو گئی اور وہ مالک اس کا ہو گیا، اب اس کو اختیار ہے کہ وہ جس موقع پر چاہے اس کو صرف کرے۔ فقط۔

زکوٰۃ کے روپے سے حج کرنا کیسا ہے | سوال (۲۸۶) زکوٰۃ کے روپے سے لوگوں کو حج کرانا کیسا ہے۔

لہ یشترط ان یکون الصرف تملیکاً (الدر المختار علی ہاشمی و المختار باب مصرف ص ۳۵۳ ظہیر
لہ الدر المختار علی ہاشمی و المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۱ — ۱۲ ظہیر۔

زکوٰۃ کے روپے سے قرآن خرید کر (سوال ۱۵۱) زکوٰۃ کے روپے سے قرآن خرید کر امیر و غریب میں تقسیم کرنا اور غریبوں اور یتیموں کو تقسیم کرنا کیسا ہے۔

زکوٰۃ کے روپے سے باڈلی بنانا درست ہے یا نہیں (سوال ۱۵۲) زکوٰۃ کے روپے سے باڈلی بنانا درست ہے یا نہیں۔

ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دی جائے (سوال ۱۵۳) ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دینی چاہئے

الجواب :- (۱) اگر حج کرنے والے کی وہ روپیہ ملک کر دیا جائے کہ وہ اپنا حج کرے یا جس خرچ میں چاہے لاوے تو یہ درست ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

(۲) قرآن شریف زکوٰۃ کے روپے سے خرید کر اگر غریب لڑکوں یا بڑوں کو تقسیم کر دے یا وہ اس کو بیع کر دے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، اور جو قرآن شریف امیروں کو دیا اس کی قیمت کے موافق زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، وہ پھر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

(۳) زکوٰۃ کے روپے سے ایسا کام کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ وہ زکوٰۃ کے ادا ہونے کی یہ شرط ہے کہ غریب کو اس کا مالک بنا دیا جائے، مسجد یا مدرسہ اس سے بنانا یا چاہ و باڈلی وغیرہ میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، بلکہ پھر زکوٰۃ دینی لازم ہے۔

لے زکوٰۃ اعطاء فقیر و صابا اذ اکثر الا اذا كان المدفوع اليه مد يونا او كان صاحب اعمال بحيث لا يفرقه عليهم الا يحض كلاً ولا يفضل بعد دينه نصاب فلا يكره فتح (رد المحتار) علی ہاشم رد المحتار باب المنصرف ۱۳۲، اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص کو اتنی رقم زکوٰۃ سے ملے کہ اس سے دینا مکروہ ہے، گو وہ فقیر مالک ہونے کے بعد اس سے حج کرے تو جائز ہو گا مگر زکوٰۃ کے روپے سے حج کرنا بیکار و مضر زکوٰۃ کے مشاء کے سوا سرخرافات ہے جس سے اجتناب فروری ہے۔ (الشرائع) فقیر ۲، مصنف الزکوٰۃ: لا یجوز فقیراً و مسکیناً و یشترط ان یکون الصرف تملیکاً راجعاً ۱۳۲، فقیر ۳ و یشترط ان یکون الصرف تملیکاً لا اہا حۃ کما مر لا یصرف الی بناء نحو مسجد ولا الی کف مہیت و قضاء دینہ (رد المحتار) نحو مسجد کبناء، القنطر و استقایات و اصلاح الطرقات و کبریٰ ازمہا و ۱۳۲ و الجہاد دکی ہا لا تملیک فیہ نہ یلی (رد المحتار) باب المنصرف ۱۳۲، فقیر

(۴) ایک آدمی محتاج کو نصاب سے کم زکوٰۃ دینی چاہئے، نصاب کی قدر دینا مکروہ ہے، لیکن اگر وہ مقرض ہو تو نصاب یا نصاب سے زیادہ دینا بھی درست ہے۔ فقط۔

سوال (۴۹۰) مال زکوٰۃ سے مدرسین مدرسہ یا مؤذن و
زکوٰۃ سے مدرس، مؤذن وغیرہ کو
مشاہرہ دینا درست ہے یا نہیں
امام کو مشاہرہ دینا درست ہے یا نہیں۔ چونکہ یہ لوگ دین
کی خدمت انجام دیتے ہیں ان کی امداد زکوٰۃ سے ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور امام صاحب نے
تملیک کی شرط کیوں رکائی ہے۔ انما الصدقات للفقراء الخ میں لام منفعت کے
لئے بھی ہو سکتا ہے، اس کو تملیک پر قبول کرنے کا کیا منشاء ہے، اس بارہ میں کوئی
صریح حدیث ہے یا نہ۔

الجواب :- زکوٰۃ میں تملیک فقراء وغیرہم شرط ہے جیسا کہ آیت انما الصدقات
للفقراء الآية مستفاد ہے کیونکہ اول تو مصدقہ کا لفظ ہی تملیک فقیر کو چاہتا ہے اور پھر لام
تملیک اس کی صریح دلیل ہے، اور نفع کے لئے کہنا بھی اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ نفع تاک
بن تملیک کے ملکہ کو ہو سکتا ہے اور عاریت تو خذ من اغنیائہم و تروا لی فقرائہم
بھی اس کی دلیل ہے، کیونکہ ”توخذ“ سے شریعت میں غن میں ملک لا غنیاء ثابت ہے اور تروا لی فقرائہم
ملک فقراء کو مختص ہے۔ بہر حال جب کہ زکوٰۃ میں تملیک فقراء ضروری ہوئی اور مصدقہ کا لفظ
اس کو چاہتا ہے کہ بلا کسی معاوضہ کے ہو، ورنہ مصدقہ نہ رہے گا تو ملازمین و مدرسین کی تنخواہ
میں دینا زکوٰۃ کا جائز نہ ہوا اور ایسے معارف میں صرف کرنے کے لئے حیلہ تملیک ضروری
ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ چنانچہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں ولا یسبی بہا مسجد ولا یکن

لہ وکرمہ اعطاء فقیر نہما بالاداکان المد فوع الیہ مدایونا
ادکان صاحب عیال الا لا یکرہ (ایضاً صفحہ ۹۳) ظہیر۔

۱۲۰ ظہیر باب الصرف صفحہ ۹۳

میت لافندام التملیک وهو الکن۔ فتح القاری میں ہے قولہ لافندام التملیک وهو الکن، فان الله تعالى سماها صدقة وحقیقة الصدقة تملیک المال من الفقیر الی فتح۔ ولاییدفع الی مدبره ومکانه الی لفقدان التملیک الی ویجئے صاحب ہر ایہ جگہ جگہ عدم تملیک کی علت عدم جواز قرار دیتے ہیں۔ فقط۔

زکوٰۃ سے مبلغین کو وظائف دینا کیسا ہے | سوال (۲۹۱) زکوٰۃ سے مبلغین انجمن تبلیغ و طلباء کو وظائف دینا جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- طلباء و مساکین کو وظیفہ دینا زکوٰۃ سے جائز ہے اور مبلغین کی تنخواہ دینے میں حیلہ تملیک ضروری ہے (بغیر حیلہ دینا درست نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کے لئے تملیک شرط ہے۔ ظہیر)

امام کو اجرت میں عشر دینا درست نہیں | سوال (۲۹۲) امام کو اجرت میں عشر کا دینا جائز ہے یا نہیں اور ناجائز کہنے والے کو جو شخص معتزلہ کہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ شامی باب مصرف زکوٰۃ میں لکھا ہے وهو مصرف ایضا الصدقة الفطره والكفارة والنفذ وغیر ذلک من الصدقات الواجبة الی پس جیسا کہ زکوٰۃ کو اجرت امامت میں دینا ناجائز ہے، اسی طرح عشر صدقہ فطر بھی اجرت امامت میں دینا ناجائز ہے اور اس صورت میں عشر صدقہ فطر وغیرہ صدقات واجبیہ ادارہ نہ ہوں گے اور عدم جواز کے

لہ ہدایہ باب من یجوز دفع الصدقات الیہ می۳۱ ۱۲ ظہیر ۱۷ فتح القاری باب من یجوز دفع الصدقات الیہ می۳۲ ۱۲ ظہیر ۱۷ مصرف الزکوٰۃ الی لیس فی الخ و مسکین الی (الدر النور علی ہامش) الدر النور باب مصرف می۳۱ ۱۷ ظہیر ۱۷ الدر النور علی ہامش الدر النور باب مصرف می۳۱ ۱۲ ظہیر۔

قائلین تمام فقہاء عظام ہیں، پس کافر و مشرک کہنے والا قائلین عہد حجاز کا سخت غلطی اور فاسق و غلام ہے اور قول اس کا غلط اور باطل ہے۔ فقط۔

جائید کے باوجود گزارہ نہ ہوئے | سوال (۴۹۳) نابالغان کے پاس کافی جائیداد ہے، لیکن زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا نہیں | نابالغ ہونے کی وجہ سے گزارہ نہیں چلتا ان کو زکوٰۃ دینا یا ان کا قرضہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان نابالغوں کا گزارہ جب کہ ان کی جائیداد کی آمدنی سے نہیں ہوتا تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست ہے، کما نقل عن محمدؐ، کذا فی الشاشی، اور ان کا قرض اس طرح ادا کرنا جائز ہے کہ اول زکوٰۃ کا روپیہ ان میتوں کی ملک کر دیا جاوے، پھر وہ اپنے قرض میں زیدیں یا ان سے کہہ کر خود ان سے وہ روپیہ لے کر ان کا قرض ادا کر دیا جاوے۔ فقط۔

کافروں کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ | سوال (۴۹۴) زکوٰۃ کا دینا کافروں کو درست ہے یا نہیں اور آیہ کریمہ اِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ الْاٰیۃ سے کیا مراد ہے۔

الجواب :- زکوٰۃ کی تعریف درمختار وغیرہ میں یہ کی ہے تملیث جزء مال عینہ الشارح من مسامہ نفقۃ الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ شریعت میں اس کو کہتے ہیں کہ اپنے مال کا ایک حصہ عینہ جو کہ شارع علیہ السلام نے معین فرمایا ہے مثلاً چالیسواں حصہ مسلمان قسماً کر دیا جاوے اور اس کو مالک بنا دیا جاوے، پس معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے ادا کر کے لئے یہ شرط لازمی ہے کہ مسلمانوں کو دی جاوے جو کہ مصرف زکوٰۃ

لہ مثل محمد بن لہ امرض بزدعھا اذ حانوت یتغلھا اودامر غلتھا ثلاثۃ الاف دلا تکتفی لنفقته و نفقة عیالہ سنۃ یجل لہ اخذ الزکوٰۃ وان کانت قیمتھا تبلغ الوفاۃ علیہ الفتویٰ (رد المحتار) باب الحروف بی۴۴ ظہیر لہ الدر المختار علی ما مش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲ و ص ۲۳ و ص ۲۴ ظہیر

ہوں، اور آیت کریمہ انسا الصدقات للفقراء والمساكين الآیہ میں فقراء و مساکین سے مراد مسلمان فقراء و مساکین ہیں، باجماع امت۔ البتہ نقلی حدیث ذبیحہ حنی کا فروع کو دیا جاسکتا ہے، ایسا ہی لکھا ہے درمختار میں وجہ دفع غیر ہا و غیر العشر و الخراج الیہ ای الذی یعنی زکوٰۃ و عشر و خراج میاں نے دو سکر مہذبات ذی (کافر) کو دینا درست ہے۔ فقط۔

زکوٰۃ غیر مالک میں بھیجنا کیسا ہے | سوال (۴۵۵) کیا زکوٰۃ کاروپہ غیر مالک اسلامی میں بھی بھیجا جاسکتا ہے اور غیر مالک کے مسلمانوں کی امداد میں صرف ہو سکتا ہے۔

زکوٰۃ سے اپنی طرف سے حج کیا ناکیسا ہے | سوال (۴۵۶) کیا زکوٰۃ کے روپے سے حج کرایا جاسکتا ہے، اگر کرایا جاسکتا ہے تو کیا اپنے عزیز و اقارب کو بھی کیا سکتے ہیں۔

الجواب :- (۱) زکوٰۃ کاروپہ غیر مالک اسلامیہ کے مسلمانوں محتاجوں کو دینا بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے جن کو دیا جاوے وہ مالک نصاب نہ ہوں اور ان کو مالک بنا دیا جاوے اور ادلی یہ ہے کہ اپنے ملک بلکہ اپنے شہر کے غبار فقراء کو تقسیم کیا جاوے۔

(۲) زکوٰۃ کے روپے سے اپنا حج کرنا درست نہیں ہے، البتہ یہ جائز ہے کہ

۱۔ سورہ توبہ رکوع ۸

۲۔ الدر المختار علیٰ ما مشیٰ رذا المختار باب المصروف ص ۹۲۔ اس سے پہلے یہ عبارت ہے ولا تدفع الی ذمی محدث معاذ البقا، وغیر۔

۳۔ ذکرہ نقلہا الا الی قریبہ الو ا حوج او ا صلح او ا دمرع او ا نفع للمسلمین (درمختار) قولہ ذکرہ نقلہا ای من بلد الی بلد اخر لان فیہ دعا یہ حق الجوارف کا اولیٰ زلیعی و الملتہاد منہ ان الکراہۃ تنزیہیۃ تامل فیہ نقلہا جائز لان المصروف مطلق الفقراء (درمختار باب المصروف ص ۹۲) وغیر۔

کسی فقیر کو زکوٰۃ کے روپے کمالک بنایا جاوے پھر خواہ وہ اپنا حج کرے یا دیگر معارف میں صرف کرے اس کو اختیار ہے۔ غرض یہ ہے کہ زکوٰۃ کے روپے میں مالک بنادینا محتاج کو شرط ہے بدون اس کے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (مگر اسی کے ساتھ یہ بھی معلوم رہے کہ ایک شخص کو اتنی رقم دینا کراہت سے خالی نہیں۔ ظفیر)

قیمت چرم قربانی میں تملیک | سوال (۲۹۷) مدرسہ کے ہتمم چرم قربانی اپنی جانب سے فروخت کر کے داخل تحویل مدرسہ کر دیتا ہے کیا اس میں تملیک شرط ہے اور بلا تملیک مثل دیگہ مدت کے وہ صرف کر سکتا ہے یا نہ۔

بلا تملیک خرچ کر دے تو کیا حکم ہے | سوال (۲۹۸) اگر ہتمم مدرسہ نے بلا تملیک اس قیمت چرم کو صرف کر دیا تو قربانی کفایت کو رد بارہ چرم قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

الجواب :- ۱۔ ہتمم مدرسہ کو چاہئے کہ چرم قربانی کے فروخت کرنے کے بعد ان کی قیمت کی تملیک مثل زکوٰۃ کے کر کے مدرسہ کے جس مصرف میں چاہے صرف کرے اگر ہتمم مدرسہ نے اس قیمت کو بلا حیلہ تملیک ایسے مصرف میں صرف کیا جو مصرف قیمت چرم قربانی و زکوٰۃ نہیں ہے، مثلاً ملازمین و مدرسین کی تنخواہ میں دیا یا تو قربانی کفایت کی قدر صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ اور اگر طلبہ کے مصرف میں صرف کیا تو قربانی ادا ہوگئی دوبارہ اس قیمت کا صدقہ کرنا مالک پر واجب نہ ہوگا۔ فقط

زکوٰۃ کے روپے سے مدرسہ کے لئے | سوال (۲۹۹) زید و عمر وغیرہ کی طرف سے مکان خریدنا حلال نہیں ... ایک مدرسہ اسلامیہ جاری ہے، اب ان کی حالت

لے ویش شرط ان یکون الصرف تملیک لا اباحۃ لا یجوز الی بناء نحو مسجد

والله المختار علی ہامش رد المحتار باب مصرف مچ ۸۵ ظفیر

۲۰ دیکھئے رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۶۶ ظفیر ۱۲

ایسی ہو گئی ہے کہ وہ مدرسہ کا خرچ نہیں اٹھا سکتے اور زکوٰۃ کے روپے سے مکان خرید کر اسکی آمدنی سے تنخواہ مدرسین وغیرہم کی دینا چاہتے ہیں، یہ صورت جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- زکوٰۃ کے روپے سے مکان خریدنا بغرض مذکور شرعاً جائز نہیں ہے اس میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی لیکن فقہاء نے اس قسم کے امور کے جواز کی یہ صورت لکھی ہے کہ زکوٰۃ کار و پیہ اول کسی ایسے شخص کی ملک کر دیا جاوے جو کہ مصرف زکوٰۃ ہو یعنی وہ شخص مالک نصاب نہ ہو، پھر وہ شخص اس روپے کو اپنی ملک اور قبضہ میں لے کر غرض مذکورہ میں صرف کرے۔ فقط۔

شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں | سوال (۱۰۵) | بندہ اپنے شوہر کی اولاد کو جو ابھی بیہلی بیوی سے ہے، زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں۔

جس کے پاس زیادہ مکان ہو وہ مصرف زکوٰۃ ہے | سوال (۱۰۶) | کسی کے پاس علاوہ رہنے کے دوسرا مکان ہے جس کی قیمت نصاب سے زیادہ ہے تو وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ اس پر قرآنی واجب ہے یا نہیں۔
الجواب :- (۱) دے سکتی ہے۔

(۲) اگر اس کے پاس علاوہ مکان کے اور مال بقدر نصاب نہیں ہے اور کرایے کی آمدنی اس کے پاس بقدر نصاب جمع نہیں ہے اور وہ محتاج و محتاج ہے اور وہ دوسرا مکان تجارت کے لئے نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور اس پر قرآنی واجب نہیں ہے۔ فقط۔

لہ و حیلۃ التکفین، التصدق بہما علی فقیر ثم ہو یکف فیكون الثواب لهما
وکن فی تعمیر المسجد (رد المحتار علی ما مشرد المحتار کتاب زکوٰۃ میہ) ظفیر
بینہما ولاد (رد مختار) قید بالولاد لجران لبقیۃ الاقارب (رد المحتار باب مصرف میہ) ظفیر
کہ و فیہما سئل محمد عن لہ اس من یزیر عما او حانوت بیتغلما اودا س غلثما ثلاثۃ
الاف و لکنفی لتفقته و نفقة عیالہ سنۃ یحل لہ اخذ الزکاۃ وان کانت قیمتا تبلغ
الوفاء و علیہ الفتویٰ (رد المحتار باب مصرف میہ) ظفیر۔

ملک نصاب مطلقاً مانع اخذ زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۵۰۲) ، ملک نصاب مطلقاً مانع اخذ زکوٰۃ مفروضہ ہے یا نہیں اور جو شخص عالم غنی کے لئے زکوٰۃ لینا جائز کہتا ہے یعنی نصاب کو مطلقاً مانع نہیں کہتا اس کا قول صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- مطلق ملک نصاب مانع اخذ زکوٰۃ مفروضہ نہیں۔ عامل سامعی اور معاشر کے لئے اخذ زکوٰۃ کو جائز رکھا گیا ہے اگرچہ وہ غنی بھی ہوں۔ اسی طرح طالب علم کے لئے فقہاء کی عبارت میں اخذ زکوٰۃ کا جواز پایا جاتا ہے، کافی الدر المختار وبہذا التعلیل بقوی ما نصب للواقعات من ان طالب العلم بحیث لا یحجزہ اخذ الزکوٰۃ ولو غنیاً اذا فرغ نفسه لافادة العلم واستفادته لعجزہ عن الکسب والحاجة داعیة الی ما لا بد منه کذا ذکرہ المصنف الخ در مختار باب المصرف۔ یعنی جو شخص علم شرعی کے پڑھنے میں اپنے آپ کو کسب و پیشے فارغ رکھ کر علوم شرعیہ کے حاصل کرنے میں یا دوسروں کو اس سے مستفید کرنے میں مشغول ہے، اس شخص کو اخذ زکوٰۃ جائز ہے اگرچہ وہ صاحب نصاب کئی کیوں نہ ہو، رہا یہ کہ عالم غنی جس کے کمزور کے ذرائع موجود ہوں اس کے لئے زکوٰۃ کے اخذ کا جواز عبارت فقہاء سے نہیں نکلتا بلکہ طالب علم کے حق میں بشرائط مذکورہ بالا اجازت دیدی گئی ہے، اور علامہ شافعی نے طالب علم غنی صاحب نصاب کے لئے بھی اخذ زکوٰۃ کی حرمیت کو راجح فرمایا ہے اور اس جزئیہ واقعات کو ضعیف اور غیر معتبر قرار دیا ہے حیث قال وهذا الفرع مخالف لاطلاقهم الحرمة فی الغنی ولہ یعمدہ الحدیث قلت وهو کذلک والوجه تقییدہ بالفقیر ویکون طلب العلم صرخاً لجواز سوالہ من التکوٰۃ وغیرہا دان کان قادراً علی الکسب اذ بدو نہ لا یجیل لہ السؤال الخ۔ فقط

۱۔ الدر المختار علی ما شمارہ المختار باب المصرف ۲۔ نفیرۃ رد المختار باب المصرف ۳۔ نفیرۃ ۱۲ ظہیر

بیوی: رضا و غائبہ زکوٰۃ ہی جائے یا نہیں | سوال (۵۰۳) خاوند بیوی کو یا بیوی خاوند کو زکوٰۃ دے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز نہیں ہے۔ فقہاً

مسافر کا زکوٰۃ سے ادا کیا جائے یا نہیں | سوال (۵۰۴) میں اہل نصاب مالدار ہوں میرے مال کی زکوٰۃ کا روپیہ میرے وطن میں موجود ہے۔ کیا اس روپے سے کسی ایسے شخص کا قرض ادا ہو سکتا ہے جو عالم ہو، شریف ہو، مسافر ہو، بال بچہ دار ہو مقرب و غرض ہو۔

الجواب :- اگر وہ عالم مسافر مالک نصاب نہیں ہے بلکہ مقرب و غرض ہے اور سید نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا اور اس قدر روپیہ زکوٰۃ کا دینا جس سے اس کا قرض اتر جائے بیت ہے کما قال اللہ تعالیٰ ائنا الحمد قمت للفقراء والمساکین۔ روایت۔ فقط۔

زکوٰۃ حیلہ کے ذریعہ، رشتہ خیز کرنا کیسا ہے | سوال (۵۰۵) زید نے اس نیت سے زکوٰۃ و صدقات کا روپیہ جمع کیا کہ حیلہ تملیک کر کے یتیموں پر اور مدرسہ اسلامیہ کے طلبہ کی تنخواہ میں صرف کریں گے، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- حیلہ تملیک کے بعد زکوٰۃ و صدقات واجبہ کا مدبر کے لازم

لے دلا الی من بینہما ولاد الخ اور وجیہ دلو مباہنہ دقا لا ہی ند فع لز دجہا۔
(الدر المختار علی ہامش رد المختار باب المصرف ۳۶) ولاید فع المیزکی نکوۃ مالہ الی ایہ الاولی
الی امرأۃ لا شذاک فی المنا ثم عادیۃ دلاند فع المرأة الی نہ دجہا عند ابی حنیفہ لما
ذکونا دقا لاند فع الیہ لقولہ علیہ السلام لک اجران اجر الصدقة و اجر الصلة قالہ
لامرأة ابن مسعود وقد سألتہ عن التصدق علیہ قلنا هو محمول علی النافلة
(درایہ باب من یجوز دفع الصدقات الیہ ص ۱۹۸) ظیفیر ۲ سورہ توبہ کو ۸۔

و مسلمین کی تنخواہ میں نہ ف کرنا درست ہے۔ فقط۔

فی سبیل اللہ میں بکس لوگ داخل ہیں | سوال (۵۰۶) آیت کریمہ انما الصدقات للفقراء
الایہ میں وہ فی سبیل اللہ میں کون کون سے مصارف داخل ہیں، علمہ و ذکر انہیں ہائے تبلیغ
و حفاظت اسلام کی تنخواہ اور صرف خیرات و سفر وغیرہ اس میں داخل ہیں یا نہیں۔

الجواب :- در فقہ میں ہے فی سبیل : و هو منقطع الغزاة و قیل الحاج
و قیل لطلب العلم نسرہ فی البدایہ بمعبر القرب لا بالنسب یہ ہے کہ فی سبیل اللہ میں بیشک : ذاتی تفسیر
صاحب امتیاز کے بعد مصارف خیر داخل ہیں لیکن جو شرط ادا کی ہے وہ سب جگہ ملحوظ رکھنا
ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ بلا معاوضہ تملیک ختم کی ہو فی ضروری ہے اس لئے حیلہ تملیک
اول کر لینا چاہئے تاکہ تملیک کے بعد تبلیغ وغیرہ کے ملازمین کی تنخواہ وغیرہ میں صرف
کرنا اس کا درست ہو جائے۔ فقط

مالک نصاب جو عورت : زکوٰۃ دینا جائز نہیں | سوال (۵۰۷) ایک عورت بیوہ کے پاس
مال زکوٰۃ دینے کے لائق ہے، اس کے کئی چھوٹے بچے ہیں۔ ان کو زکوٰۃ دینا درست
ہے یا نہیں۔

الجواب :- جو عورت مالک نصاب ہے اس کو اور اس کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ
دینا درست نہیں ہے، اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انما
الصدقات للفقراء و المساکین الایہ۔ فقط۔

۱۔ و حیلۃ التکفین بہا التصدق علی فقیر ثم یبکف فیکون الشراب لہما
و کذا فی تعہید المسجد الدائم علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶ (تفسیر ۲ البرتنی
علی ہامش رد المحتار باب النصف ص ۱۲ تفسیر ۳ سورہ یوسف رکوع ۸۔

و نو الی غنی بہد قدیم نصاب فادع عن حاجتہ الاصلیۃ من ای مال کان (رد المحتار
علی ہامش رد المحتار باب مصرف ص ۱۶۶) تفسیر

صرف اراضی ہودہ زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں | سوال (۵۰۸) جس کے پاس اراضی ہیا ورنقد روپیہ نہ ہو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے یا نہیں۔

مساز زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں | سوال (۵۰۹) اگر مساز اپنے وطن سے روپیہ منگا سکے تب بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اگر گزند کے موافق جائیداد و زمین نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ و صدقہ لینا درست ہے۔

(۲) مساز کو زکوٰۃ لینا درست ہے جب کہ اس کے پاس مال بقدر نصاب نہ ہو اگرچہ اس کے مکان پر ہو۔ فقط۔

کسی مدرسہ کے نام سے زکوٰۃ وصول کرے یا سوال (۵۱۰) کسی نے زکوٰۃ، فطرہ، قربانی کا روپیہ وہ مدرسہ قائم نہ ہوا تو کیا کرے | وصول کیا تھا کہ فلاں جگہ مدرسہ قائم کروں گا، وہ مدرسہ کسی سبب سے قائم نہیں ہوا تو دوسرے مدرسہ میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہ، اگر بالکل خرچ نہ کرے تو عند اللہ ماخوذ ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ کو اس کے مصرف میں صرف کر دینا چاہئے، اگر ایک مصرف میں کسی وجہ سے صرف نہیں ہو سکا تو دوسرے میں صرف کر دے جس کا بہترین مصرف طلبہ علم دین ہیں، اگر یہ شخص اس کو اس کے مصرف میں صرف نہیں کرے گا تو عند اللہ ماخوذ ہو گا، اس کو اس کے خرچ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ فقط۔

۱۔ مثل محمد بن عمر بن لہ ارض میزوعھا و احافوت یستغلھا و دار غلھا ملا نہ الاف ولا تکفی لتفقتہ و نفقۃ عیالہ سنۃ یحل لہ اخذ الزکوٰۃ وان کانت قیمتا تبلغ الوفا و دار التمار باب المصروف ص ۴۴ (تغیر ۲) ابن السبیل دھو کل من لہ مال لامعہ الم یصرف الموصی الی کلہم ادا الی بقضہم (در مختار) قولہ ابن السبیل هو الملسا فرسی بہ للزومہ الطریق ارد المختار باب المصروف ص ۴۴ (تغیر ۳) ولا یجوز د تم الزکوٰۃ الی من یمک نصابہن ای مال کان (ما لکیری ص ۱۹) و مکیں یمنع و لہ الفقیر و زوجہ و نفسہ (الدر المختار) مثل علی کتھرتہ ص ۴۴

سوال (۵۱۱) بے نمازیوں کو مال زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں

بے نمازی کی زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں

انجمن نعمانیہ ہند لاہور کے ماہواری رسالہ میں لکھا ہے کہ بے نمازی خواہ کتنا ہی مسکین ہو اس کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، دوبارہ ادا کرنی واجب ہوگی۔

الجواب :- بے نمازی محتاج کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے کیونکہ عند الخنفیہ ترک نماز سے مسلمان کا فرائض نہیں ہوتا، البتہ ترک نماز فسق اور گناہ کبیرہ ہے، مگر کفر نہیں ہے، لہذا تارک نماز کو جب کہ وہ محتاج ہو زکوٰۃ دینا درست ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور اکثر ائمہ کا یہی مایہب ہے کہ تارک نماز کا فرائض نہیں ہے۔

غیر متقدموں کا عقیدہ ہے کہ تارک نماز کا فرائض جاتا ہے اور جمہور اہل سنت کے نزدیک وہ حدیث ماؤل ہے جس میں ترک نماز پر کفر کا اطلاق آیا ہے۔ فقط

سوال (۵۱۲) استعمال زکوٰۃ برائے افطار صوم جائز میں درست ہے یا نہیں

استعمال زکوٰۃ برائے افطار صوم جائز میں درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر بطور اباحت باشد چنانچہ سنن رماہمان است جائز نیست کذا فی الدر المختار تحت قوله تمليك خرج الاباحة فلا طعمه ميتماً نادياً الزکوۃ لا تجنیه الا اذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض. واگر مقدار واجب را از جنس مطعوم و مشروب باری طیر ادا کن کہ فقراء و مساکین را بوقت افطار بطور تمليك می دهد آنها تعقل قبض هم داشته باشند اناریں صورت زکوٰۃ ادا تواند شد و مراد از تعقل قبض آنکہ آن چنان طفل خرد دانه دہ کہ تعقل قبض ندارد. كما مر من الدر المختار تعقل

لے قارک الصلوة عند اكلا يضرب فيها شد بد اختی بیل منہ الام لا یقبل بحدوث ترك الصلوة والصوم مع الاقرار بغيره فیهما الا اذا جحد افترض الصلوة ادا الصوم لا تکامکان معلوما من الدين اجماعاً ثم رقی الظلع علیہ الشرح علی قیل باب الوتر ۳۳۳ طفر لہ الدر المختار علی ما مشرد المتأخر کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۲ طفر

زیرات کی زکوٰۃ عورتیں کہاں سے نکالیں | سوال (۵۱۳) زیرات چہ نکتہ عینہ قوں کی ذاتی ملکیت ہوتے ہیں، اس کی زکوٰۃ کا باران کے مردوں پر کیوں ڈالاجاتا ہے، اور اگر عورت خود ادا کرے تو کیسے، کیونکہ اس کے پاس سوائے زیرات کے اند کچھ نہیں ہے۔

الجواب :- جو زیرات وجہ کا ملک کہ مقبوضہ ہے اور بقدر نصاب ہے اس کی زکوٰۃ اس عورت کے ذمہ ہی واجب ہے اگر اس کا شوہر تیرغا اس کی طرف سے دیدے یا عورت اس سے لے کر دیدے یا جو خرچ اس کا شوہر اس کو دیتا ہے اس میں سے ادا کر دے تو یہ جائز ہے اور اگر کچھ بھی نہ ہو سکے تو پھر اس عورت کو اسی زیرات میں سے زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ فقط۔

اسلامیہ اسکول میں زکوٰۃ دینی جائز ہے یا نہیں | سوال (۵۱۴) انجمن امدادی اسلامیہ اسکول کا نکانے ایک زمانہ مدرسہ واسطے تعلیم نسواں تیار کیا جس کی وجہ سے انجمن ہذا مبلغ آٹھ سو روپے کی قرضدار ہے، ظاہر ادائیگی کی کوئی صورت نہیں، زکوٰۃ و صدقہ فطر اس قرض کی ادائیگی میں صرف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- رقم زکوٰۃ و صدقہ فطر بعد حیلہ تنلیک کے اس قرض کی ادائیگی میں صرف ہو سکتی ہے اور حیلہ تنلیک در مختار میں یہ لکھا ہے کہ اول وہ رقم زکوٰۃ وغیرہ ایسے شخص کی ملک کر دی جائے جو مالک نصاب نہ ہو پھر وہ شخص اپنی طرف سے مدرسہ فیکرہ میں دیدے کہ اس رقم سے قرض ادا کیا جائے اور دیگر ضروریات مدرسہ میں صرف کی جائے۔ فقط۔

لے نصاب الذہب عشر دن مشغلا ولا یغفۃ ما ئتا درہم الخ والمعتبرون من نعماء اللہ وہو با لا قیمۃ ما لا لایزم فی مضر وہ کل منہما ومعمولہ دون تبرا اوحلیا مطلقا الخ عشر سبع والذہب المختار علی ہاشم رد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۲ (غیر لہ دجلۃ الکفین التمدق علی فقیر تہو کیفن فیکون الشاہد لہما کذا فی تنہایہ المسجد الخ) والذہب المختار علی ہاشم رد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۲ (غیر

زکوٰۃ غیر مستحق کو دینا درست نہیں | سوال (۵۱۵) زکوٰۃ ادھیم قربانی و صدقہ فطر کا رد پیہ برادری کے چودھری اگر جبراً وصول کرے کے غیر مستحقین کو دیں تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز نہیں۔ فقط

مالدار پیشہ نہ فقراء کو زکوٰۃ کی | سوال (۵۱۶) ہمارے یہاں مساکین فقراء ایسے نہیں جو صدقہ رقم دینا درست نہیں ہے فطر لینے کے قابل ہوں، چونکہ آج کل فقراء مالداروں سے بدرجہا بہتر ہیں اور خاص کر قصیدہ ہذا کے فقیر صاحب نصاب ہیں، ادا ان پر زکوٰۃ فرض ہے، اگر شرعاً یہی حکم ہو کہ ایسے فقراء کو زکوٰۃ وغیرہ دی جائے تو ہم کو کوئی غایہ نہیں ہے، اور اگر ایسے فقراء کو دینا جائز نہیں تو مدرسہ اسلامیہ میں خروج کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- ایسے نام کے فقراء کو جو مالدار صاحب نصاب ہیں صدقہ الفطر و زکوٰۃ دونوں صدقات واجبہ نہ دینا چاہئے بلکہ مدرسہ میں لے کر طلباء مساکین و غرباء پر صرف کرنا چاہئے اور اگر تمہیک فقیر کے بعد مدرس کی تنخواہ میں دیا جاوے تو درست ہے، اور تمہیک فقیر کی یہ صورت ہے کہ صدقہ الفطر یا زکوٰۃ پہلے ایسے شخص کی ملک کر دی جائے جو کہ واقعی فقیر ہو اور مالک نصاب نہ ہو، پھر وہ اپنی طرف سے اس کو داخل مدرسہ کر دے۔ فقط۔

وکیل خود زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں | سوال (۵۱۷) زید نے عمرو کو وکیل بنایا کہ مبلغ دس روپے مستحقین زکوٰۃ کو میری طرف سے دیدو۔ اتفاقاً عمرو خود ہی فقیر ہو گیا، اور وکیل بنانے کے وقت وہ غنی تھا تو کیا عمر اس حالت فقر میں وہ زکوٰۃ جو موکل نے مستحقین کے لئے دی تھی خود اپنے صرف میں لاسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- وکیل کو موکل کی زکوٰۃ اپنے صرف میں لانا اور جو رکھ لینا جائز نہیں ہے مگر جیب کہ اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ جہاں چاہے صرف کر۔ کما فی الدر المختار رد الوکیل ان یدفع

لہ قال اللہ تبارک و تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمساکین الخ کہ مصنف الزکوٰۃ ابوہریرہ وغیرہ دھومن لہ ادنیٰ شیء ای دون نصاب الخ (الدر المختار علی ما شمس رد المختار باب المصروف مچ ۲۹) ظفر۔

ولد الفقیرو من وجنتہ لا لنفسہ الا اذا قل رہما ضعیفا حیث شئت۔ الخ پس اگر بنی میں بکریں فقیر ہو گیا اور میری کل نے یہ کہا تھا کہ جس جگہ چاہے حرف کر لے تو وہ خود رکھ سکتا ہے۔ فقط۔

سوال (۱۸۵) ایک شخص زکوٰۃ کے روپے سے بزرگ جملہ زکوٰۃ کے روپے سے قبرستان کے لئے زمین خریدنا کیسا ہے | قبرستان کے لئے زمین خرید کر وقف کرنا جائز ہے اس طور پر کہ زکوٰۃ کا مال کسی قحطان کو دیدیا جائے اور وہ زمین خرید کر قبرستان کے لئے وقف کر دے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں، اگر ادا ہوگی تو ثواب صرف قحطان کو ہوگا یا زکوٰۃ دینہ کو بھی

الجواب :- اس طریق سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اول کسی محتاج کو وہ روپیہ زکوٰۃ کا دیدیا جاوے اور اس کو مالک بنا دیا جاوے، چہ اس کو یہ مشورہ دیا جاوے کہ وہ اس روپے سے زمین خرید کر برائے قبرستان وقف کر دے تو یہ صورت جائز ہے لیکن بعد مالک ہونے کے اس کو اختیار ہے کہ وہ ایسا کرے یا نہ کرے، اور اگر وہ ایسا کرے تو ثواب دونوں کو ہوگا۔ فقط

سے الذی المختار علی ہاشم: المختار، کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۲ و ۱۵۲ ۱۲ تغیر۔

سے وحیلۃ التکفین بہا الصدق علی فقیر شہ ہو یکن فیکون الثواب لہما کذا فی تفسیر المیسر و تمامہ فی حیل الاشباہ اور مختار قول ہم ہو یکن ای الفقیر یکن و انما ہر ان لہ ان یخالف مرہ لانہ مفتقی صحۃ التمییز، قولہ فیکون الثواب لہما ای ثواب الزکوٰۃ للمزکی و ثواب التکفین للفقیر و قد یقال ان ثواب التکفین یشیت للمزکی ایضاً لان الدال علی الخیر کفاعملہ و اختلف الثواب کما و کیف اقل و اخرج المیسر فی الجامعہ الصغیر لو مریت الصدقت علی یل ای ما رتہ لکان لہم من الاجر مثل اجر المبتدائی من غیر ان ینقص من اجرہ شمل و المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۲۲۲ تغیر۔

حقیقہ کے حرم کی قیمت اپنے مصرف میں لاسکتا ہے یا نہیں | سوال (۵۱۹) پوست عتیقہ فروخت کر کے قیمت اپنے مصرف میں لاسکتا ہے یا نہیں۔

ال جواب :- نہیں لاسکتے۔ فقط۔

جو اپنے مفلس قرابت دار کو زکوٰۃ نہ دے | سوال (۵۲۰) جو لوگ خویش مفلس کو چھوڑ کر دوسروں کو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کا یہ عمل کیسا ہے۔

ال جواب :- مقدم وہ لوگ ہیں جو خویش و اقارب غریب مفلس ہیں ان کے بعد دوسرے شہر کے غریب و فقراء ہیں۔ تھوڑا تھوڑا جس جس کو ہو سکے دیدے، کچھ اقرباء محتاجوں کو دے اور کچھ دوسرے غریب کو دے، الحاصل زکوٰۃ ہر ایک غریب مفلس کو دینے سے ادا ہو جاتی ہے۔ لیکن اقارب غریب کو دینے میں ثواب زیادہ ہے۔ فقط۔

۱۔ اس لئے کہ بچنے کے بعد اس کی قیمت واجب التصدیق ہوتی ہے جس طرح قربانی کے جانور کی کھال کی قیمت واجب التصدیق ہے۔ ویتصدق بجلدها و یعمل منه نحو غریبال وجواب ال۱۰ ا ویدلہ بما ینتفع بہ باقیہا مولا بمستہلك کحل ولحم و نحوه کدرہم فان بیع اللحم ادا الجلد^۱ ای بمستہلك ا ویدراہم تصدق بمثلہ (در المختار علی ما مشرد المختار کتاب الاضعیۃ ص ۲۸۷) ظفر^۲ وکثر ثقلها الا الی قرابتہ بل فی الظہیر یبطل لا تقبل صدقة الرجل وقرابتہ محاذیہ حتی یبدأ بہم فیصد حاجتہم (در مختار) عن ابی ہریرۃ مرفوعا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال یا امة محمد والذی بعثنی بالحق لا یقبل صدقة من رجل وله قرابة محتاجون الی ملتہ ویصرفہا الی غیرہم والذی نفی بیدایہ لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ والمراد بعدم القبول عدم الاثابة علیہا دان سقط بہا لغرض لان المقصود منها سدّ خلّة المحتاج و فی القریب جمع بین الصلة والصدقة۔

۱۔ در المختار باب مصرف ص ۹۳ و ص ۹۴ ظفر

اہل نصاب کے بچوں کو زکوٰۃ سے | سوال (۵۲۱) اہل نصاب کے بچوں کو زکوٰۃ کی مد سے
ذلیفہ دینا جائز ہے یا نہیں | وظیفہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

ال جواب :- غنی صاحب نصاب کے بچوں کو زکوٰۃ کی رقم سے وظیفہ دینا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

بھائی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں | سوال (۵۲۲) اپنے چھوٹے بھائی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے
یا نہیں اور بن بلیوغ بھی تا وقتیکہ وہ خود کمانے کے لائق نہ ہو زکوٰۃ کی رقم بدستور اس پر شرح
کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ال جواب :- بھائی نادر کو نیز کہ مالک نصاب نہ ہو زکوٰۃ دینا جائز ہے مگر زکوٰۃ
میں مالک بنا نا ضروری ہے، لہذا جو کچھ بھائی زکوٰۃ اپنے بھائی کے کام میں لگایا جائے اس کا
اس کو مالک کر دیا جائے، مثلاً کبھی کچھ نقد روپیہ پر نیت زکوٰۃ اس کو دیدیا جائے اور کبھی
کپڑا خریدا کر اس کو دیدیا، اسی طرح دوسری اشیاء خیر دنی وغیرہ میں کیا جاوے اور بالغ
ہونے کے بعد بھی جب تک وہ نادر رہے رقم زکوٰۃ اس کو دینا درست ہے۔ فقط

محتاج بالغ شاگرد کو زکوٰۃ دیکر | سوال (۵۲۳) ایک مالدار نے اپنے لڑکے کی تنخواہ معلم کو دی
تنخواہ میں لے لینا کیسا ہے | اور کچھ باقی ہے وہ معلم کو نہیں دیتا ہے اور دیتا ہے تو بہت تاخیر
کر کے، اس حالت میں معلم لڑکے کو زکوٰۃ کا روپیہ دیکر اپنی تنخواہ میں
لے سکتا ہے یا نہیں۔

ال جواب :- اگر وہ لڑکا شاگرد بالغ و محتاج ہے تو معلم اس کو زکوٰۃ دے
سکتا ہے، پھر وہ لڑکا اگر چاہے معلم کو اس کی تنخواہ میں دیدیڑے مگر معلم جبر نہیں کر سکتا چاہے

لے دلا یجوز دفعہما الی ولد الغنی الصغیر کذا فی التبین (عالمگیری معری باب المعارف
مفسر ۱) دلا الی من بینہما دلاد (در مختار) قید ہا ولاد لحوانہ لبقیۃ الاقانہ کا لاخوة
والاعمام والاخوان الفقراء بل ہم ادلی لانه صلة و صداقه (در المختار باب المعرف مفسر)
نفیر

وہ لڑکا دلیرے یا نہ دلیرے، اگر دلیرے تو معلم کو لینا درست ہے۔ فقط
 حیلہ کے ذریعہ مدرسہ کو زکوٰۃ کے روپے دینا | سوال (۵۲۴) ایک مدرسہ اسلامیہ قصبہ ہڑامیں کھولا
 گیا ہے، تنخواہ معلمین کی چندہ سے دی جاتی ہے، قصبہ بہت چھوٹا ہے۔ یہاں کے مسلمان
 متمیل نہیں ہیں، مدرسہ کا قیام مشکل ہے، ایسے مدرسہ میں واسطے دینے تنخواہ معلمین کے زکوٰۃ سے
 اگر مالدار لگ اگر کچھ رقم دیدیں تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر کسی ایک شخص کو اس کام کے واسطے مقرر
 کیا جاوے جو مال زکوٰۃ کالے کر مدرسہ میں دلیرے، اول تو وہ مال شرعاً اس کا ہوجاوے گا
 پھر وہ مدرسہ میں دلیرے یا نہیں، اور چند آدمی اگر ایک شخص کو مال زکوٰۃ دیدیں تو وہ صاحب
 نصاب ہوجاوے گا۔ غرض یہ ہے کہ زکوٰۃ میں جو تملیک شرط ہے وہ زکوٰۃ مدرسہ میں دینے
 کی وجہ سے اٹھ سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- زکوٰۃ میں جو تملیک فقراء وغیرہم ضروری ہے یہ شرط کسی وقت اور
 کسی طرح ساقط نہیں ہو سکتی، مدرس کے طلباء غریب کو البتہ زکوٰۃ دینا درست ہے اور معلمین و
 ملازمین مدرسہ کی تنخواہ میں دینا درست نہیں ہے لیکن ایسے مواقعے لئے یہ حیلہ جو ازکا ہے کہ مال
 زکوٰۃ اول کسی ایسے شخص کی ملک کر دیا جاوے جو مالک نصاب نہ ہو، پھر وہ اپنی طرف سے
 مدرسین و ملازمین کی تنخواہ میں دیدیرے یا ہتم مدرسہ کو اس غرض کے لئے دیدیرے، اور ایک شخص
 کو اگر اتنا مال زکوٰۃ کا دیا گیا کہ وہ صاحب نصاب ہو گیا تو پھر اس کی زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے
 ۱۔ دحیلة التكفين ان يتصدق بها على فقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما وكدان في تفسير
 المسجد (الدر المختار علیٰ ما مشرد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶) ظہیر

۲۔ ویشترط ان يكون الصرف تمليكا لا باحة ولا يعصرف الى بناء نحو مسجد والى
 كفن ميت (الدر المختار علیٰ ما مشرد المختار باب المصروف ص ۸۵) ظہیر۔
 ۳۔ دحیلة التكفين ان يتصدق بها على فقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما
 وكدان في تفسير المسجد (الفاکتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۶) ظہیر۔

لیکن جب وہ اس کو خریدا کر دے اور صاحب نصاب نہ رہے تو پھر اس کو زکوٰۃ دینا اور اس کو زکوٰۃ لینا درست ہے۔ فقط

قربانی کی کھال سے دیگ وغیرہ خریدنا جائز نہیں | سوال (۵۲۵) ایک محلہ کے آدمیوں کا چرم قربانی باتفاق فروخت کر کے کوئی شے خریدا کرنا جس سے محلہ والوں کو نقص نہ رہے، مثل دیگ یا فرش کے بنانا جائز ہے یا نہیں۔

مسجد کے لئے سائبان بنانا کیسا ہے | سوال (۵۲۶) جامع مسجد کے لئے سائبان بنانے کے لئے بنانا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی چرم قربانی کے روپے سے۔

غسل خانے لگانا کیسا ہے | سوال (۵۲۷) غسٹخانہ یا سقاۃ میں چرم قربانی کا روپیہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ -

چرم قربانی اپنے استعمال میں | سوال (۵۲۸) قربانی کرنے والا چرم قربانی کو اگر اپنے خرچ میں لگا دے تو جائز ہے یا نہیں۔

ال جواب :- (۱) جائز نہیں ہے بلکہ بعد فروخت کرنے کے فقراء پر صدقہ کرے، قیمت چرم قربانی کا تصدق ضرور ہے۔

(۲) یہ بھی جائز نہیں ہے۔

(۳) یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۴) چرم قربانی کو قبل از فروخت اپنے استعمال میں لاسکتا ہے اور استعمالی چیزیں بنا سکتا ہے مگر بعد از فروخت کرنے کے قیمت اپنے صرف میں نہیں لاسکتا۔ فقط

قال فی الدر المختار فان بیع اللحم والجلد به ای بمستعمل او بعد ازهم

تصدق بمثلہ) ص ۴۰۰ علی ہامش رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۰

تنخواہ میں دینا | سوال (۵۲۹) ہتم کو ملازمین کی تنخواہ میں دینا کیسا ہے۔

درسین کو لینا درست نہیں | سوال (۵۳۰) مدرسین کو باوجود علم اس امر کے کہ تنخواہ چرم قربانی

مہتمم دیتے ہیں تنخواہ یعنی جائز ہے یا نہیں -

شرائط مندرجہ بالا اور یہ سب امور درست ہیں یا نہیں؟ اور قربانی جائز ہوتی ہے یا نہیں؟
الجواب :- مہتمم، مدسکہ ملازمین کی تنخواہ قیمت چرم قسربانی سے دینا بلا حیلہ
 تسلیم ناجائز ہے -

(۲) مدرسین کو باوجود علم کے لینا اس کا تنخواہ میں ناجائز ہے -

ان رشتہ داروں میں کون مصرف زکوٰۃ ہیں | سوال (۵۳۱) تحقیقی بن بھائی و چچا و بھوپھو و نانا
 و خالہ و ماموں - ان میں کون مصرف زکوٰۃ ہے اور کون نہیں؟

مدیون کو معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی | سوال (۵۳۲) کسی شخص کو بہ نیت اس کے
 قرض دیا گیا کہ اگر یہ دیدے گا تو لے لیا جاوے گا، ورنہ نہیں، تو ایسا شخص مقروض ہے
 یا نہیں، اور دہندہ اگر اس روپے کو بہ نیت زکوٰۃ معاف کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی
 یا نہیں؟

شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی | سوال (۵۳۳) مرد اپنی عورت کو یا عورت اپنے
 خاندان کو زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- (۱) نانی نانا نہیں، باقی سب مصرف ہیں -

(۲) وہ شخص مقروض ضرور ہے اور زکوٰۃ اس طرح ادا نہ ہوگی، لہٰذا وہ بے دینہ
 من فقیر و نوی من کفوۃ دین اخر له علی رجل اخر، و نوی من کفوۃ عین له لم عیبر
 کذا فی النکاحی عالمگیری ص ۱۶۹ -

(۳) نہیں - (۱) دلائی من بینہما دلاؤ و لومعلوکا لفقیرو بینہما من وجیۃ
 در مختار علی ہامش الشامی ص ۱۶۹ -

چرم عقیقہ کی قیمت سیارہ کو دینا کیسا ہے | سوال (۵۳۴) چرم عقیقہ کو فروخت کر کے اس کی
 قیمت سید کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- چرم عقیقہ فروخت کر کے اس کی قیمت سید کو دینا جائز نہیں ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۵۳۴) شرکار منجیم نے گاؤں ذبح کر کے اپنا حصہ لے لیا اور چرم کو ایک شخص کے پاس پھونڈ دیا اور کچھ نہ کہا، اس نے اس چرم کو ایک طالب علم کو دیدیا اب ایک شریک نے یہ کہلا بیجا کہ وہ چرم کی کو دیدیو، اب اس کا اس شریک کو یہ اطلاع دینا کہ وہ ایک طالب علم کو دیدیا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب :- اس اطلاع کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ مقتدا اس کا بہر حال پورا ہو گیا فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

سوال (۵۳۵) صدقہ فطر کن کن یوگوں کا حق ہے؟ بنی ہاشم کو بھی دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بنی ہاشم بنی ہاشم سے لے سکتے ہیں یا نہیں؟ دیگر ذہاب کے سائل کو دینے کا کیا حکم ہے؟

الجواب :- صدقہ فطر تمام یوں کو دینا چاہئے، مسلمان ہو یا کافر، ذمی مثلاً ہندو بنی ہاشم کو صدقہ فطر دینا جائز نہیں ہے، نہ بنی ہاشم بنی ہاشم سے لے سکتا ہے۔ دیگر ذہاب کے سائل غیر ذہبی کو اس کا دینا درست و جائز ہے۔ فقط

فی المسائل المختار وحاذر غیر ہا زکوٰۃ، وغیر العشر والخراج المیدای الذمی ولہ واجباً کذا وفطرۃ خلا فاللثانی اذ فی الشامی قولہ للثانی حیث قال

لہ فی الشامی میۃ۱۱ واما بدو مہر (ای بعض شرکاء الاضحیۃ) العقیقۃ عن ولد (الی ان قال) فاذا قصد بہا (ای العقیقۃ) الشکر و اقامۃ السنۃ فقد اسر القربۃ الذی فی جامع الیمین میۃ۱۲۔ ان بیۃ الجلد (ای جلد الاضحیۃ) الی قولہ یتقدق بتمنہ لان القربۃ انتقلت الیہ (۱) چونکہ عقیقہ بھی قربت میں قربانی کے شے ہے، اس لئے بملت قربت قربانی کا کمال کی قیمت واجب تصدیق ہے اس لئے عدت کی بنا پر قیمت چرم عقیقہ بھی واجب تصدیق ہے۔

إِنَّ دَفْعَ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ الْوَاجِبَةِ إِلَيْهِ لَا يَجُوزُ اِغْتِبَاءً بِالزَّكَاةِ وَمُصَرَّحٌ فِي الْهَدَايَةِ وَغَيْرِهَا بِأَن هَذَا سَرْدَابِيَّةٌ عَنِ الثَّانِي وَظَاهِرُهُ أَنَّ قَوْلَهُ الْمَشْهُورَ كَقَوْلِهِمَا - وَائِضًا فِي الشَّامِيِّ نَحْتُ قَوْلَهُ بِهِ يَفْقَهُ نَحْتُ لَكِن كَلَامُ الْهَدَايَةِ وَغَيْرِهَا يَفِيدُ تَرْجِيحَهُ قَوْلَهُمَا وَعَلَيْهِ الْمُتَعَرِّفُونَ (ردان رسالہ ص ۱۹۷)

قیمت چرم مسی میں لگانا درست نہیں | سوال (۵۳۶) زیبا کتاب ہے کہ چرم قربانی مسی میں لگانا چاہا کر اور عمر کہتے ہیں کہ چرم قربانی مؤذن کو یا کسی متمم کو دینا چاہئے، یہاں پر ہمیشہ قربانی کا چمڑہ مؤذن کو دیا جاتا تھا، اس سال بعض لوگوں نے اس کو فروخت کیا اور مسی بنانے میں صرف کرنے کا خیال ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ کس کا حق ہے؟

الجواب :- چرم قربانی مؤذن کو اس کی اجرت اذان و خیمت مسی کے عوض میں دینا اور مسجد کی تعمیر و ضروریات میں لگانا درست نہیں ہے بلکہ جب کھال کو فروخت کیا گیا تو اس کی قیمت کو مدد کرنا واجب ہو گیا اور اس کو انہی مصارف میں صرف کرنا غلط ہو گیا جو صدقات واجبہ کے مصارف ہیں اور تملیک متحقق ہو جائے۔ پس مؤذن کو حق خیمت مسجد و اجرت اذان کے طور پر دینا درست نہیں ہے۔ اگر وہ غریب آدمی ہو اور مالک نہ ہو نہ ہو تو اس کو بطور مدد دینا جائز ہے بشرطیکہ وہ سید نہ ہو۔

قال فی الدر المختار لا یصرف الی بناء نحو المسجد الخ قال فی الشامی قوله نحو مسجد کبناء القناطر والسقایات واصلاح الطرقات دکرى الانهار. الخ ان قال دکل ما لا تملیک فیہ) ص ۵۵ من ہاشم الخ

پس صورت مسئلہ میں نہ قول زیبا کا درست ہے نہ عمر کا، البتہ اگر مسی میں ضرورت ہے تو اس قیمت چرم قربانی کو کسی غریب کو جو سید نہ ہو دے کر اور مالک بنا کر پھر ضروریات مسجد میں صرف کر سکتے ہیں، بغیر اس طریق کے درست نہیں۔ کتبہ رشید احمد عفی عنہ، الجواب صحیح بنوہ عزیز الرحمن عفی عنہ (مساجد مرمت و تعمیر میں صرف کرنا مؤذن حیلہ تملیک کے بغیر صرف کرنا درست

نہیں ہے) ان الحيلة ان يتصدق على الفقير شتم يأمره بفعل هذا الاشياء شامی
 ۲۲۹، وفي الدر المختار مصرف الزکوة والعشر قال الشامی هو مصرف ايضاً
 لصداقة الفطر والكفارة والنداء وغير ذلك من الصدقات الواجبة شامی
 ۲۳۰ وفي الدر المختار في باب لا مضيه فان بيع اللحم دله الآية اي بمستهلك اذ
 يدبر اھم للجلد تصدق بمثله الخ - تبیل الرضی

قربانی کی کھان بیچ کر مسکینوں | سوال (۵۳۷) قربانی کا پٹہ اہل قربانی فروخت کر کے کھانا سکینوں
 کو کھانا دینا کیسا ہے | کو کھانا سکتا ہے یا کپڑا بنا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- پٹہ اخیر یا کر مسکین کو دینا درست ہے اور کھانا کھلانا بھی بہت شریفانہ
 ان کو مالک اس کھانے کا کر دیا جاوے (دلیلہ ما قال فی الدر المختار فان بيع
 اللحم او الجلد بدای بمستهلك اذ يدبر اھم تصدق بمثله در مختار ۲۸۷
 دايضاً قال فی المجلد الثاني اذا سفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض
 قال فی الدر المختار فحتم قوله بشرط ان يعقل القبض لان التملیث فی التبرعات
 لا يحصل الا به فهو جزء من مفهومه)

طرالمس کے مصیبت زدوں کو چیرم | سوال (۵۳۸) ملک طرالمس الغرب کے پس ماناگان و
 قربانی کی رقم بھیجنا کیسا ہے | مصیبت زدگان یتیم و یمیرہ عورتوں کو بطور امداد قیمت چیرم

قربانی وغیرہ بھیجنا درست ہے یا نہیں؟
 الجواب :- چونکہ قیمت چیرم قربانی کی تملیک فقراء کو واجب ہے اس لئے بغیر
 حیلہ شرعی اسکے ذریعے بری نہیں ہو سکتا، یہاں کسی کو مالک کر دینا چاہئے وہ اپنی طرف سے
 وہاں بھیجے گا تو بلا تردد درست ہو جائے گا، البتہ اگر وہ لوگ جن کے پاس روپیہ
 بھیجا تا ہے اس کو علیحدہ رکھ کر مصرف زکوة میں صرف کریں تو پھر یہاں سے کسی قسم کی تدبیر
 کی ضرورت نہیں ہے

چرم قربانی کی قیمت سے مسجد و عید گاہ وغیرہ کی تعمیر درست نہیں

سوال (۵۳۹) کیا فرماتے ہیں علماء کبار و فضلاء نامہ دار اس بارہ میں کہ قربانی کے جانوروں کی کھال کو بچکر اسکے

روپے پیسے کو مسجد و عید گاہ یا مدرسہ اسکول وغیرہ امور خیر میں صرف کیا نا اور اس کی باریوں اور ماسٹروں کو تنخواہ دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بر تقیہ عدم جواز حرام ہے یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟ اور اس کا حکم مثل صدقات واجبیہ کے ہے یا نہیں؟ اور جو شخص ایسا کام کرتا اور لوگوں کو اس کے لئے ترغیب دیتا ہے اس پر شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب :- قیمت چرم قربانی کو مدرسہ اسکول و عید گاہ و مسجد کی تعمیر وغیرہ میں صرف کیا درست نہیں ہے اور مدرسین اور ماسٹروں کو اس سے تنخواہ دینا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ حرام ہے، کیونکہ قیمت چرم قربانی واجب التصدق ہے اور تملیک فقیر اس میں بھی زکوٰۃ کی طرح ضروری ہے اور واجب کا ترک حرام ہوتا ہے۔ درختار میں ہے فان بیع اللحم والمجدد به ای بمستغلت او بدراہم تصدق بثلثه الخ در مختار کتاب الاضحیۃ دخی باب المصروف منه ومن الشامی باب المصروف ای مصرف الزکوٰۃ والعشر الی قولہ هو فقیر الخ قال الشامی قولہ ای مصرف الزکوٰۃ والعشر الخ وهو مصرف ایضاً لصدقة الفطر والکفارة والسنن وغیر ذلک من الصدقات الواجبة کما فی العہستانی پس معلوم ہوا کہ قیمت چرم قربانی و صدقہ فطر وغیرہ صدقات واجبیہ کا حکم مثل زکوٰۃ کے ہے کہ تملیک فقیر اس میں ضروری ہے، جو شخص جائز کہتا ہے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل اور نادان واقف ہے۔ فقط واللہ اعلم و علیہ التمس و اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن مفتی مدظلہ دارالعلوم دیوبند۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ۔

لال احمد کہ چنہ دینا کیسا ہے | سوال (۵۴۰) جاہل و معلیٰ، سلطنت عثمانیہ دنیا میں مسلمانوں کی بڑی سلطنت ہے جو حافظ حرمین شریفین ہرنے کی وجہ سے مسلمانانِ عالم کی

بہمدی کی مستحق ہے۔ اس وقت اس سلطنت کو ایک سخت خونریز جنگ سے سابقہ پڑا ہوا ہے جس میں خروجین اور شہیدوں کی مقدار زیادہ ہو گئی ہے۔ تمام مہذب سلطنتیں مجروحین کی مرہم پشی اور شہیدوں کے پسماندہ متیروں اور یتیم خانوں کی امداد کے لئے خیراتی چندہ دینا انسانی فرض خیال کرتی ہیں۔ مسلمانوں میں قسطنطنیہ سے لیکر ہندوستان کے پھولے بڑے شہروں تک میں جس جگہ بھی اس مقصد کے لئے جس قدر انجمنیں روپیہ جمع کر رہی ہیں سب ہلال احمر کہلاتی ہیں۔ ہلال احمر قسطنطنیہ کے صدر حسین علی پاشا ہنر کے تمام مسلمانوں سے ہلال احمر کے لئے چندہ مانگ رہے ہیں، ۲۸۰ اکتوبر کا تاریخ انہوں نے حکومت دیات اسکے بعض الفاظ یہ ہیں ”ہم مسلمانان ہند کی گرم جو شانہ ہمدردی اور خیر خواہی کے مستحق ہیں اور اس طرح ہم کو اپنے کثیر التعداد زخمیوں کی راحت کے لئے مالی امداد کا کچھ کم یقین نہیں ہے۔ نگران سلطنت عثمانیہ اور مسلمانان انگلستان ہم کو چار شفا خانوں کا ضروری سامان بھیج رہے ہیں۔ انجمن ہلال احمر کو امید ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بھائی بھی ہسپتالوں کے اخراجات پورے کرنے میں شرکت کریں گے۔“

جنگ طرابلس کے شروع میں ہزار کیلنسی دائرہ اسٹیم کے چندوں کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کر چکے ہیں اور بمبئی کے ۲۶ اکتوبر کے جلسہ میں پولیس کمشنر بیٹی جیسا ذمہ دار شخص انظہار ہمدردی کے لئے شریک ہوا اور تیس روپے چندہ دیا۔ ایسے حالات دیکھ کر مسلمانوں کو شرعی حکم سے مطلع کیا ناصری بھتیجیوں، اس لئے تمام علماء سے عوام اور علماء دیوبند نے خصوصاً امید ہے کہ مفصلہ ذیل سوالوں کا جواب شریعت اور صاف لکھیں تاکہ تمام مسلمانوں کو اپنے فرض کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔

(الف) ہلال احمر میں چندہ دینا ہر ایک مسلمان کے ذمہ کس درجہ ضروری ہے؟

(ب) زکوٰۃ و صدقات واجبہ اور چرم قربانی یا اس کی قیمت ہلال احمر کے لئے

کس طرح دے سکتے ہیں۔؟

(ج) تمام مساکین یا محتاجوں یا علمی تحریکوں (قونی مدارس ہوں یا مذہبی ہیں جہاں اب تک صدقات وغیرہ مختلف قسم کے چندے صرف کئے جاتے ہیں ہلال احمر کے مقابلہ میں زیادہ مستحق سمجھے جائیں گے یا نہیں؟ -

الجواب :- (الف) ہلال احمر یعنی مجروحین اہل اسلام اور ان کی بیوگان اور یتیم بچوں کے لئے مسلمانوں کو چندہ دینا اور اپنا مال بھی بکرا ان کی مدد کرنا فرض ہے، انکی امداد خواہ مال سے ہو یا زنجیروں کی مرہم پٹی ادا ان کی کھانے پینے کی خبر گیری سے ہو، فزری ہے۔ احادیث کثیرہ معتبرہ صریحہ اس کی بابت موجود ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد میں ہے عن خزیم بن خاتک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق فی سبیل اللہ کتب لہ سبع مائۃ ضعف ما داک الترمذی والنسائی وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقات ظل فسطاط فی سبیل اللہ ومنحۃ خادم فی سبیل اللہ وطرورۃ فحل فی سبیل اللہ۔ رواہ الترمذی (دبلاً باختصار فی السند والمثنی) من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ اقام فی بیتہ فلہ بكل درہم سبع مائۃ درہم الحدیث۔ رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد ۲۲۵۔ خلاصہ روایات مذکورہ کا یہی ہے کہ جب دشمن مسلمانوں سے لڑنے کو مجبور ہوئے اور ان پر ظلم کرنا چاہیں تو سب صدقات میں افضل صدقہ یہ ہے کہ ان مسلمانوں کی مدد جس طرح ہو سکے فرض ہے، خواہ ان کو سایہ

عہ وتمامہ عن علی بن ابی الدرداء عن ابی ہریرۃ عن ابی امامۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن جابر بن عبد اللہ عن عمران بن حصین عن رضی اللہ عنہم اجمعین کلہم عیدت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ اقام فی بیتہ فلہ بكل درہم سبع مائۃ درہم ومن غزا فی سبیل اللہ وانفق فی وجہہ ذالک فلہ بكل درہم سبع مائۃ الف درہم ثم تلا هذه الآية واللہ یضاعف لمن یشاء۔ رواہ ابن ماجہ

کے لئے خیمہ دیدے یا خریدت کرے کو کوئی خادم بھیجے۔ یا سواری کو اونٹنی دیدے۔ ایک درہم سے ان کی مدد اور ہمدی کرے گا تو سات سو درہم کا ثواب ملے گا۔ فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ترکوں کے پاس ہلال احمر کے واسطے روپیہ کافی نہ ہو جائیگا اس حد تک یہ فرضیت باقی رہے گی اور چلتی رہے گی، مثلاً مسلمان ہند اگر روپیہ کافی جمع کر دیں تو یہ فرضیت آگے نہ چلے گی، ورنہ اسی طرح شہر قائد وغیرہ فرضیت تمام دنیا کے مسلمانوں پر عام ہوگی۔ اب ہندوستان کے مسلمان یہ دیکھ لیں کہ ہلال احمر کو مالی امداد کی حاجت ہے یا نہیں؟ اگر حاجت نہیں ہے تو پھر ہلال احمر کی مالی امداد فرض عین نہ ہوگی۔ اگر مالی امداد کریں گے تو حسب روایات سابقہ ثواب عظیم ہو گا اور نہ کریں گے تو گنہ گار نہ ہوں گے اور اگر ہلال احمر کو مالی امداد کی حاجت ہے تو جس مسلمان کو یہ خبر پہنچے گی اس پر فرض عین ہو گا کہ ان کی امانت مالی کرے اور سب مسلمانوں پر فرض ہو گا کہ حسب روایات سابقہ مال سے یا دعا سے جس طرح ممکن ہو ان کی امانت کریں اور جو مسئلہ سے واقف ہیں وہ نادانوں کو اس حکم فرض عین سے مطلع کریں ورنہ گنہ گار ہوں گے۔

(ب) زکوٰۃ اور صدقات واجبہ مثل صدقہ فطر اور جہم قسربانی وغیرہ ان سب کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی کو مالک بنا دیا جائے، اگر کسی ایسے شخص میں صرف کئے جائیں گے جس میں تنہیک ہوئی ہو تو اذانہ ہوں گے۔ مثلاً تعمیر مسجد یا خرید کتب فقہیہ برائے استعمال طلبہ۔ اس لئے اس کی سہل صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ و صدقات مذکورہ کسی ایسے حاجتمند کو بطریق تنہیک دیدیے جائیں کہ وہ اپنی خوشی سے ان کو ہلال احمر کے چننے میں دیدے۔

..... چنانچہ جملہ مدارس اسلامیہ میں ان صدقات و زکوٰۃ کو اسی صورت سے صرف کرتے ہیں اور اس ضرورت شدیدہ کی حالت میں یہی افضل ہے کہ زکوٰۃ و صدقات کو اس طریقہ سے

ہلال احمر کے چنہ میں ربا جائے ایصاف الی کلہم و بعضہم تملیکا لا الی بناء مسجد
و کفن میت و قضاء دیبہ ، توبیر بحالہ عن السامی مہر۔

(ج) عام مساکین اور علمی سلسلے خواہ قومی ہوں یا مذہبی ان سب کے مقابلہ میں اور اس
ضرورت شدیدہ کی حالت میں ہلال احمر بے شک زیادہ مستحق ہے جیسا کہ مذاہباتِ حثیت
و فقہ سے ظاہر ہوتا ہے، اس لئے مسلمانان ہند کی ضروری ہے کہ جب تک ضرورت موجودہ
باقی رہے اس وقت تک صدقاتِ مذکورہ میں ہلال احمر کو اور سب برقیوں سے مقدم
سمجھیں۔ ہاں کوئی موقعہ اگر فوری ضرورت شدیدہ کا درپیش ہو مثلاً کوئی شخص آنکھوں
کے سامنے بھیر کا مرنا ہے تو اس کا استشارہ ظاہر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم و کتبہ عزیز الرحمن
مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب میں ثواب ہے اور (ب) میں جو تملیک کی شرط ہے وہ بہت زیادہ اہتمام کے
قابل ہے، اور احقر کا معمول تملیک میں ایک خاص طریق ہے جس کو میں رائج سمجھتا ہوں۔
وہ یہ ہے کہ ازل کوئی مسکین کسی سے قرض نہ کرے چنہ میں زید سے پھر صدقہ دینے والا
اپنی رقم اس کو بے تملیک حقیقی دیدے، پھر وہ مسکین اس رقم سے اپنا قرض ادا کر دے
تو اس طریق سے حیلہ کا بھی ازکاب کرنا نہیں پڑتا۔ کتبہ..... اشرف علی (التھانوی)

تربانی ترک کر کے، تربانی کی رقم بلقانی | سوال (۵۴۱) امسال تربانی کا تمام و کمال روپیہ
مسلمانوں کو دینا درست نہیں | اپنے بلقانی بے بس بھائیوں کی مرہم پٹی اور ان کی
بیوگان و یتیم خانہ کی امداد کے لئے ترک بھیج دیا جائے اور ایسی حالت میں جب کہ اسلام
کے دروازہ پر قیامت پیا ہے تربانی نہ کی جائے، شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- تربانی کی ضروری ہے، وہ صورت مذکورہ سوال سے ادا نہ ہوگی
البتہ یہ درست ہے کہ تربانی کی جائے اور قیمت چیم تربانی کو وہاں بھیج دیا جائے اور اس کا
اہتمام کیا جائے۔ اور کیا اچھا ہو کہ جن لوگوں پر سربانی واجب ہے وہ اپنا تمام و کمال

نصاب و ہاں بھیجیں کہ قسم بانی ہی ذمہ پر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ... مسلمانوں کو اگر ایسی توفیق دے تو اس سے بہت کیا ہے۔ الحاصل یہ درست نہیں کہ صاحب نصاب مالک رہیں اور قربانی نہ کریں۔ فقط واللہ اعلم۔ الوتصدق بما حیة فی ایام النحر لا یجوز لان

لاضحیۃ الا من اقله الجوهرة النبیة کتاب الاضحیۃ ص ۲۵۲۔ مالگیری میں ہے و عنہا انه لا یقوم غیرہا مقامہا فی الوقت حتی لو تصدق بدین الشاة و قیمتها فی الوقت لا یجوز لہ عن الاضحیۃ ص ۲۹۳۔ اسے ایک واجب کی ترک کے اس کی قیمت چندہ میں دینا کسی طرح درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ظہیر

مدیون پر عشر ہے یا نہیں | سوال (۵۴۲) مدیون پر عشر واجب ہے یا نہیں؟ اگر دوسرا اس کو دیدے تو وہ لینے کا مستحق ہے یا نہیں؟ اور مسی میں عشر کا مال لگانا درست ہے یا نہیں؟ اور دوسرا اسلام میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- مدیون پر عشر واجب ہے، کما فی الدر المختار وجب مع الدین الخ اور دوسرا شخص اگر اس کو دے گا تو دیکھا جائے گا کہ بے ادائے دین وہ مالک نصاب رہتا ہے یا نہیں، اگر بقدر نصاب اس کے پاس آدائے دین باقی نہ رہے تو لینا درست ہے۔ مسجد کی تعمیر و مرمت میں عشر کا مال لگانا درست نہیں ہے مگر بوجہ تملیک کے جائز ہے۔ اسی طرح دوسرے کی تعمیر وغیرہ میں لگانا جائز نہیں ہے، لیکن طلبہ کے لئے دینا جائز ہے کیونکہ انہیں تملیک شرط ہے جیسا کہ زکوة میں۔ فقط۔

(قال فی المالگیریہ جلد ۱ و شرط ادائہ ما قر فی الزکاة) و فی الجوهرة النبیة

فی بیان مصارف الزکاة لا تدفع الی غنی و فیہا ولا یدفع الی بنی ہاشم و فیہا ولا یدفع الی مکرکی ذکوۃ الی ابیہ و حیدہ دان علا و لا الی ولدہ دان سفل و فیہا۔

ولا یعنی بہا مسجد ولا یعنی بہا میت الخ ولا یعنی بہا السقیات ولا یعنی بہا الآبار ولا یعنی بہا الآ

ان یقبضوا فقیر لا یقبض ولا یدفع الیہا من القبض (الجوہر النیر ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲) ظہیر۔

آٹھواں باب

مدقہ فطر

مدقہ فطر کی مقدار میدہ اور جادل سے کتنی ہے | سوال (۵۴۳) مدقہ فطر میدہ گندم سے کس قدر دیا جادے اور جادل سے کس قدر۔

الجواب :- مدقہ فطر اگر گندم کے میدے سے دیا جائے تو نصف صاع دینا چاہئے کما فی الدر المختار نصف صاع من براد قیقہ الخ والتفصیل فی الشامی . اور اگر جادل دئے جادیں تو اس قدر دینا چاہئے کہ نصف صاع گندم کی قیمت کے مساوی ہو و ما لم ینص علیہ کذلک دخیل یتبرئ بہ القیمۃ الخ در مختار . فقط۔

عہد نبوی میں فطر کہ نکالا جاتا تھا | سوال (۵۴۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدقہ فطر بیشتر نماز سے نکالا جاتا تھا یا نہیں یا کچھ دنوں تک جمع رہتا تھا اس کے بعد محتاجوں کو تقسیم کیا جاتا تھا۔ اگر تقسیم کرنے میں تاخیر نہ فرماتے تھے تو فی زمانہ ایک جگہ کے سردار کے پاس مدقہ فطر جمع ہونا ضروری ہے اور سردار یا نائب سردار جب مرضی ہو تقسیم کرتے ہیں، یہ عمل کیسا ہے۔

الجواب :- در مختار میں لکھا ہے ویستحب اخراجہا قبل الخروج الی المصلی بعد طلوع فجر الفطر عملاً بامراء دفعہ علیہ الصلوۃ والسلام الخ . اس کا حاصل یہ ہے کہ مدقہ فطر نماز سے پہلا دائر کرنا مستحب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور فعل کے موافق۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے قال

لہ الدر المختار علی بامشرد المختار باب مدقہ الفطر ص ۱۰۳ ۱۲ ظہیر

۱۰ ایضاً ص ۱۰۳ ۱۲ ظہیر ۱۰ ایضاً ص ۱۰۳ ۱۲ ظہیر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوۃ الفطر صاعاً من تمرٍ و صاعاً من شعیر علی العبد و الحمرا و الذکر و الانثی و الصغیر و الکبیر من المسلمین و امریہا ان تودی قبل خروجه الناس الی الصلوۃ۔ الحدیث۔ رواہ البخاری و مسلم۔ اس حدیث متفق علیہ سے صراحتہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر کے نکلنے کا حکم فرمایا ہے۔ پس ثابت ہو کہ جو کچھ عمل ان سرداروں کا ہے خلاف سنت ہے اور بے اصل ہے۔ فقط

کسی غریب کے ذمہ اگر کچھ بقایا ہو | سوال (۵۴۵) ایک شخص کا قرض کسی کے ذمہ ہے اور دین
تو کیا اسے فطرہ میں محسوب کر سکتے ہیں | مفلس نادر ہے، اگر دائن صدقہ فطر میں اس قرض کو محسرا کر لیوے تو کیا صدقہ فطر ادا ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- اس طرح صدقہ فطر ادا نہ ہو گا۔ بلکہ وصول کے دین میں مجرای لینے سے زکوۃ و فطرہ ادا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں فقہاریہ لکھتے ہیں کہ اس کو دیکر پھر اپنے دین میں وصول کر سکتے ہیں مگر دینا ضرور چاہئے۔ فقط۔

۱۔ مشکوٰۃ باب مدقۃ الفطر فصل اول منۃ ۱۲ اظہیر ۱۳ اور صحابہ کرام کا اسی پر عمل تھا ادا دلی الاستدلال بعد یت البخاری و کانذا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین، قال فی الفقم وھذا مما لا یغنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل لا بد من کونہ باذن سابق فان الاستقاط قبل الوجوب مما لا یعقل فلم یرکونوا یقدمون علیہ الا بسمعہ (رد المحتار باب مدقۃ الفطر ص ۳۳) سے و بشرط ان یکون الصرف تملیکا (رد المحتار علی ہش رد المحتار باب المصرف ص ۸۵) وحیلۃ الجوان ان یعطی مدیرہ الفقیر زکاتہ ثم یأخذ من دینہ ولو امتنع المدیر من مدبذاة و اخذها لکونہ لفقیر بحسن حقہ (رد مختار) قولہ حیلۃ الجوان الخ ای فیما اذا کان له دین علی معسر و ابراہیم حیلۃ نہ کوۃ الخ (رد المحتار کتاب الزکوۃ ص ۳۳) ظہور ۱۴

نصف صاع کی مقدار کیا ہے | سوال (۵۴۶) نصف صاع کا وزن ۸۰ تولہ کے سیر کے حساب سے ایک سیر ۱۱ چھٹانک ہوتا ہے یا کم و بیش۔

الجواب :- صدقہ فطر اگر گندم سے دیا جائے تو نصف صاع واجب ہے اور نصف صاع بوزن انگریزی کی ایک سیر ۸۰ تولہ کا ہو۔ پونے دو سیر ہے۔ فقط

کیا صدقہ فطر کی مقدار سوا سیر گنم ہے | سوال (۵۴۷) صدقہ فطر کی مقدار سوا سیر نمبری کو کم ہوتی ہے۔ کیا فی عمدۃ العایہ۔ پھر بعض لوگوں کا پونے دو سیر کہنا کس کتاب سے ثابت ہے۔

الجواب :- صدقہ فطر موافق وزن سبعمہ کے مثقال کو ۴۴ ۱/۲ ماشہ کا قرار دیکر جیسا کہ معروف ہے، انگریزی وزن تقریباً پونے دو سیر گنم ہوتا ہے اور حساب اس کا کر لیا گیا ہے۔ یہی احتوط بھی ہے۔ فقط۔

مولانا عبدالحی اذرن صاع | سوال (۵۴۸) مولوی عبدالحی صاحب فنی شرح وقایہ نے زکوة کے باب میں لکھا ہے کہ مثقال ۲ ماشہ ایک رتی کا ہوتا ہے، اس حساب سے صاع کا وزن دو سیر گیارہ تولہ چھ ماشہ کا ہوتا ہے۔ اور نصف صاع کا ایک سیر پانچ تولہ نہ ماشہ کا ہوا، یہ غلط ہے یا صحیح۔

الجواب :- یہ وزن جو مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے مثقال کا لکھا ہے، یہ درہم کا وزن ہے اور اس میں کسر رتی کی چھوڑ دی گئی۔ اور وزن مثقال کا ۴۴ ۱/۲ ماشہ کا ہوتا ہے جیسا کہ عمود ما مشہور ہے اور علماء دہلی نے یہی وزن شمار کیا ہے۔ غیاث اللغات

لے نصف صاع فاعل عیب من برآد دقیقہ او سو یقہ ال (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب صدقہ الفطر ص ۱۳۳) ظفر

تھے صواع المعتمد ما یسم القادار بعین درهما من ماش و عدس انما قد وینقصا ۱۱ ہما کیلا دون ناد التفصیل فی الشامی والدر المختار علی ما مشرد المختار باب صدقہ الفطر ص ۱۳۳) ظفر

میں بھی اسی کو صحیح کہا ہو مثقال بالکسر نام ایک وزن کا کہ ساڑھے چار ماشہ کا بتاتا ہے البتہ ترجمہ غیاث - پس بناءً اعلیہ ۲۰ مثقال کو جبکہ وزن صاع کا ہے ساڑھے چار ماشہ میں ضرب دینے سے تین ہزار دو سو چالیس ماشہ ہوئے، ان کے تولہ بنائے، ۲۰ تولہ ہوئے - ۸۰ پاس کو تقسیم کر دو تو تین سیر ڈیڑھ پاؤ بوزن اسی صاع کا وزن ہوا، یہی یہاں معمول بر ہے اندر یہی صحیح ہے - وزن سبعة سے بھی حساب کیا گیا، ایسا ہی نکلتا ہے اور صدقۃ الفطر میں احتیاط بھی اسی میں ہے - فقط -

صدقۃ فطر رمضان میں دینا درست ہے یا نہیں | سوال (۵۴۹) صدقۃ فطر رمضان المبارک کے عشرۃ اولیٰ اور وسط یا اخیر میں بھی دینا درست ہے یا نہ - اور ایسے ہی مال کی زکوٰۃ شریف اور درمیان سال کے بھی، اور جس شخص کے پاس قرض سے زیادہ یا کم زیور یا نقد بمقدار نصاب ہے ایسے شخص پر زکوٰۃ قرض ہے یا نہیں -

الجواب :- صدقۃ فطر رمضان شریف میں دینا درست ہے خواہ کسی عشرہ میں دیوے۔ اور ایسے ہی زکوٰۃ بھی سال سے پہلے دینا جائز ہے۔ اور جس کے پاس قرض سے زائد زیور و نقد وغیرہ بقدر نصاب موجود ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر قرض کے ادار کے بقدر نصاب باقی نہ رہے یعنی قرض سے زائد بقدر نصاب موجود نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ فقط -

لے والمسحب ان يخرج الفطرة يوم الفطر قبل المخرج الى المولى فان قد ما يوم الفطر جائز لانه ادى بعد تقدر السبب فاشبه التجيل في الزكاة ولا تفصيل يدر ما بعد ما يحتمل اذ ياب صدقة الفطرة ص ۱۹۳ (ظفر) ان قدم الزكاة على المولى وهو مالك للنصاب جاز لانه ادى بعد سبب الوجوب فيكون (له كتاب الزكاة فصل في الخيل ص ۱۶۱) ظفر (من كان عليه دين يحيط بماله فلا زكاة عليه) وان كان ماله اكثر من دينه زكى الفاضل اذا بلغ نصابا (له كتاب الزكاة ص ۱۶۸) ظفر

صدقہ فطر میں قیمت دینا درست ہے یا نہیں۔ سوال (۵۵۰) صدقہ فطر میں بجائے اناج کے قیمت اور پیسہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ بعض بریلوی کہتے ہیں کہ بجائے اناج کے قیمت دینا ایسا ہی ہے جیسے قربانی کے بدلہ روپیہ دیدے۔

الجواب :- صدقہ عید الفطر میں بجائے غلہ کے قیمت اس کی دینا بلا کراہت درست ہے اس کا حکم قربانی جیسا نہیں ہے۔ قربانی کی جگہ ایام اضحیہ میں قیمت دینا جائز نہیں ہے۔ فقط

نظر میں کہاں کی قیمت کا اعتبار ہوگا سوال (۵۵۱) اما بعد، فان المصر ببيد من مكاننا واقع في مسافة اربعة عشر ميلاً وفي قريتنا سوق كبير يوجد فيه الاشياء الضرورية المحتاجة اليها كثيرا بل بعض الاشياء النادرة الغاير الضرورية ايضا بقيمة فاحشة بالنسبة الى المصر ونحن نبيع ونشتري فيه دائماً الا احياناً نبتاع ونشتري من المصر ايضا على سبيل الدراسة والسبر غير موجود في ذلك السوق موجود في المصر والدقيق موجود فيها لكن في السوق يباع بغبن وفي المصر برخص وهل يجوز لنا ان نخرج صدقة الفطر بقيمة للمصر او نخرج قيمة البر الموجود في المصر ام لا۔

الجواب :- يستبر قيمة البر في صدقة الفطر بقدر ما يكون له و نخر القيمة اي الدرهم افضل من دفع العین علی المذهب المفتی به جوهره وجمع عن الظهيرية وهذا في السعة اما في الشدة فدفع العین افضل كما لا يخفى (الدر المختار علی لمشر رد المحتار باب صدقة الفطرة ص ۲۹۳) ظفر له ومنه انه لا يجوز غيرها مقامها في الوقت حتى لو تصدق بعین الشاة او قيمتها في الوقت لا يجوز عنه عن الاضحیة (عالمگیری کتاب الاضحیة ص ۲۹۳) ظفر

فی بلد المعطی لا ما یكون فی المصر البعیدہ۔ فقط

مالک زمین پر مدقہ فطر واجب ہے یا نہیں | سوال (۵۵۲) ایک شخص زمیندار جس کے پاس بقدر زمین ہے کہ وہ اس میں سے کچھ بیچ کر اپنا قرضہ ادا کر سکتا ہے اور پھر بھی کسی قدر زمین جس سے یہ مشکل گزارہ ہو سکے بیچ سکتی ہے، آدمی عیالدار ہے، کیا اس پر فطرہ واجب ہے یا نہیں؟ -

الجواب :- اس پر وجوب فطرہ واضحیہ میں اختلاف ہے، احتیاط یہ ہے کہ فطرہ ادا کرے اور قربانی کرے اور اگر نہ کرے تو گنہگار نہ ہوگا، کیونکہ مفتی بہ قول کے موافق اس پر فطرہ و قربانی واجب نہیں ہے۔ فقط۔

سوال (۵۵۳) ایک شخص کے پاس زمین خراجی جس کو وہ اس پر فطرہ واجب ہے یا نہیں | جو کاشت کرتا ہے، قیمت اس کی دو سو درہم سے زیادہ ہے مگر اس کی بیادار ایک ماہ کی خیراک سے زائد نہیں، اس پر مدقہ فطرہ اور قربانی واجب ہے یا نہیں، یہ زمین حاجت اصلیہ کے اندر داخل ہے یا نہیں۔

لہ دجا نرد فم القیمۃ فی نکاحہ شیش۔ و خراج و فطرۃ الخ و تعتبر القیمۃ یوم الوجوب الخ و یقوم فی البلد الذی المال فیہ الخ (الدرا مختار علی ما مشرد التمار باب زکوة الغنم ص ۲۹۲ و ص ۲۹۳) ظفر لہ سئل محمد عن لہ ارض یزدعها ادا فوات یستغلها ادا و ادخلها ثلاثۃ الاف لا تنفی لنفقته و نفقة عیالہ سنۃ یحل لہ اخذ النکاحۃ دان كانت قیمتہا تبلغ الوفا و علیہ الفتویٰ و عندہما لا یحل لہ (رد التمار باب المعرف ص ۲۸۸) علی کل حرم مسلم الخ ذی نصاب فاضل عن حاجتہ الا صلیۃ کدینہ و حوائج عیالہ دان لم ینمرد بہ ای بہذا النصاب تقوم الصدقۃ و تجب الاضحیۃ۔

(الدرا مختار علی ما مشرد التمار باب مدقہ الفطر ص ۲۹۲) ظفر

الجواب :- اس پر مدقہ فطر قرآنی واجب نہیں ہے۔ امام محمد کے قول کے موافق۔ اور شامی نے کہا کہ فتویٰ اسی پر ہے، اور ایسا زمین جس میں زراعت کرتا ہے اور اس کی آمدنی اس کو اور اس کے عیال کو کافی نہیں ہے، حاجت اصلیہ میں داخل ہے : فیہا سئل محمد رحمۃ اللہ علیہ عن لہ امرض یزید عہا اوحانوت یستغلھا واداس غنمھا ثلثہ الاف وذلک فی لمنفعتہ و نفقۃ عیالہ سنۃ یجل لہ اخذ التزکوۃ دان کانت قیمتھا تبلغ الفاد علیہ الفتویٰ وعندہما لا یجلی۔ شامی۔

تقسیم کے بغیر اگر صاحب نصاب نہ ہو تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے	سوال (۵۵۴) چار بھائیوں کا مال مشترک ہے اگر تقسیم کیا جائے تو کسی کا حصہ بقدر نصاب نہیں ہے

قرآنی واجب ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں کسی ایک بھائی کا حصہ قرآن نصاب کو نہیں پہنچتا کسی پر فطرہ اور قرآنی واجب نہ ہوگی۔ فقط۔

دوسرے شہر کے نرخ کا فطرہ میں اعتبار نہیں | سوال (۵۵۵) اپنے شہر کا نرخ گندم وغیرہ چیتہ رکھ دوسرے شہر کی قیمت سے مدقہ فطرہ ادا کرنا معتبر ہے یا نہیں۔

گیہوں اور اس کے ستو اور آٹے میں کچھ فرق ہے یا نہیں | سوال (۵۵۶) گیہوں اور آٹا و ستو میں مدقہ فطرہ کے بارہ میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

مشغال، دینار اور درہم کا وزن کیا ہے | سوال (۵۵۷) مشغال و دینار اور درہم کا وزن کیا ہے۔

الجواب :- (۱) اپنے شہر کی قیمت کا اعتبار ہے، دوسرے شہر کی قیمت کا

۱۔ رد المحتار، باب العرف ۲۴۴ ظفر۔ ۲۔ تجب الخ علی کل حر مسلم الذی نصاب فاضل عن حاجتہ الاصلیۃ الخ (الرد المحتار عنی) ہاشم رد المحتار، باب مدقہ الفطر ۹۹۔ ظفر۔

اعتبار نہیں ہے۔

(۲) گہیڑوں و بیلوں کا آٹا دستوبھی نصف صاع ہونا چاہئے یا اس کی قیمت دینے سے۔

(۳) مثقال و دینار ساٹھ چار ماشے، درہم تین ماشے اس قدر رتی ایک ماشہ رتی سرخ کا ہوتا ہے۔ فقط

اگر کسی کے ذمہ روپے باقی ہیں اور فطرے میں اس کو تحیر ڈے تو فطرہ ادا ہو گا یا نہیں سوال (۵۵۸) زیر کے پاس میرا روپیہ ہے اور وہ دے نہیں سکتا، اس کو یہ کہہ دیا کہ تمہارے پاس جو روپیہ ہے وہ تم کو صدقہ فطر میں دیتا ہوں۔ اس سے صدقہ فطر ادا ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- اس طرح صدقہ فطر ادا نہ ہو گا جیسا کہ زکوٰۃ جی اس طرح ادا نہیں ہوتی۔ اس کا طریق فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ اس کو صدقہ فطر یا زکوٰۃ دے کر پھر اس سے اپنا فرض وصول کر لیا جائے۔ فقط۔

لے دیتو فی السبل الذی الما زنیہ و فی مقارنۃ فقی اقرب لامصاد الیہ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب زکوٰۃ الفطر ص ۳۱۲) فقیر نے نصف صاع من سواد دھقہ و سو بقیہ اوش بلیب الخ اوصاع تمر او شعیر و لور دیار مال امرین علیہ کن ساقہ و خبز یعتبر فیہ القیمۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب صدقۃ الفطر ص ۳۱۲ و ص ۳۱۳) ظفیر لہ الدینار عشر و نذر اطا الخ و المثقال مائۃ شعیرۃ فہو درہم و ثلاث اسراع درہم (ایضاً باب زکوٰۃ المال ص ۳۱۲) ظفیر لہ و اداء الدین عن الدین و عن دین سید قبض لا یجوز و حیلۃ الجواز ان علی مدیونہ الفقیر ما کوثرہ ثم یأخذہا عن دینہ و لا یقتنع المدیون بمدیدہ و انما ما لکونہ ظفر بجنس حقہ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب زکوٰۃ ص ۳۱۲) ظفیر۔

منہجہ مسائل درست ہیں یا نہیں | سوال (۵۵۹) ایک مولوی صاحب نے کتاب تالیف کی ہے اور مؤلف کتاب موصوف کچے حنفی دسنی ہیں، اس کتاب میں صدقہ فطر کے بیان میں لکھا ہے کہ صدقہ فطر اپنی طرف سے ادا کرے اور غلام باندی کی طرف سے بھی ادا کرے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے بھی ادا کرے اگرچہ غنی نہ ہو اور اپنی بیوی اند لڑکے لڑکی کی طرف سے صدقہ فطر کا دینا جائز نہیں، اگر وہ صاحب نصاب میں تو خود دیویں، یہ مسئلہ صحیح اور عبارت درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ بیوی کی طرف سے اور ول کی طرف سے اس کے ذمہ صدقہ فطر دینا واجب نہیں ہے، لیکن اگر ادا کر دے تو درست ہے جب کہ وہ اس کے عیال میں ہوں، یعنی صدقہ فطر ادا نہ جاوے گا۔ پس کتاب مذکور میں بجائے ”جائز نہیں“ کے یہ لکھنا چاہئے تھا کہ واجب نہیں ہے جیسا کہ رد المحتار دشامی میں ہے لا عن زوجہ وولدہ الکبیر العاقل ولو ادى عنهما بلاذن اجزا استغسانا للاذن عادة ای ولو فی عیالہ الخ۔ رد المحتار دشامی نے تصریح کی ہے لا یجب علیہ الخ و فیہ ایضا قال فی البحر وظاہر الظہیریۃ انه لو ادى عن فی عیالہ بغیر امرہ جاز مطلقاً بغیر تعقید بالنزجۃ والولد الخ۔ ص ۵۷ شامی۔ فقط۔

سوال (۵۶۰) ایک شخص کے دو لڑکے ہیں اور وہ دونوں سال بھر میں دو تین سو روپے کاتے ہیں ان پر فطرہ واجب ہے یا نہیں اور اپنے والد کو دیتے ہیں، گھر کا مالک ان کا باپ ہے، ان کے پاس باپ سے علیحدہ ایک جگہ نہیں، ان دونوں کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، تو ایسی حالت میں ان دونوں بھائیوں پر زکوٰۃ یا صدقہ فطر یا تسربانی واجب ہے یا نہیں یا ان کے باپ پر ان کی طرف سے بھی واجب ہے۔

لے الرد المحتار شامی رد المحتار باب صدقہ الفطر ص ۱۲۲ و ص ۱۲۱ ظہیرۃ رد المحتار باب صدقہ الفطر تحت قوله لا عن زوجہ ص ۱۲۲ ظہیرۃ ایضا ص ۱۲۳ ظہیر

الجواب :- ان پر زکوٰۃ اور صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے . فقط .

صدقہ فطر کا وزن بحساب انگریزی سیر ہے | سوال (۵۶۱) صدقہ فطر کا وزن بحساب انگریزی سیر کے کتنا ہوتا ہے . حاشیہ شرح فتاویٰ میں : دو سو باون تول کا صاع لکھلے ، یہ صحیح ہے یا نہیں .

چالیس روپے کے سیر سے سو اتین سیر | سوال (۵۶۲) اے یہاں چالیس ٹپے وزن کا سیر منہم دیا تو فطرہ ادا ہو یا نہیں | ہوتا ہے . اگر صدقہ فطر میں سو اتین سیر گنم ادا کیا گیا تو ادا ہو یا نہیں ، اگر ادا نہیں ہوا تو جس قدر کمی رہی اسی کو پورا کیا جاوے یا دوبارہ ادا کیے .

چا دل وغیرہ فطرہ میں کتنا دے | سوال (۵۶۳) چا دل ، جوار ، باجرا . صدقہ میں نصف صاع دے یا پورا صاع .

الجواب :- (۲۰۱۱) ہم نے جو مثالیں سے حساب صاع کیا ہے تو دو سو ستر تولہ کا ایک صاع ہوتا ہے ، بلکہ درہم کے حساب سے ۳ تولہ اور زیادہ ہوتا ہے یعنی دو سو تتر تولہ کا ایک صاع ہے . پس یوزن انگریزی ایک صاع برابر تین سیر اور ڈیڑھ پاؤنڈ آدھی پیمائش کے ہے پس احتیاطاً جو اور خرماسے ساڑھے تین سیر یوزن انگریزی صدقہ فطر دینا چاہئے اور گندم سے پرنے دو سیر یوزن انگریزی صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے ، اگر اور اگر سیر چالیس روپے بھر کا ہے تو ساڑھے تین سیر گندم صدقہ فطر میں دینا چاہئے اور تولہ کے قریب ، اس سے کم ہو تو وہ بھی درست ہے ، اگر کم دینے کی صورت میں جو کچھ کمی ہے اسی کو پورا کر دینا کافی ہے .

(۳) چا دل یا جوار باجرا اگر صدقہ فطر میں دیا جاوے تو اتنا دینا چاہئے کہ اس کی

سنة تحب الخ على كل مسلم في ذي نصاب فاضل عن حاجته الاصلية الخ دبه قهرم الصدقة
و تحب الخ سنة المعاشم (الدائمات على ما شرد المعار باب صدقة الفطر ص ۹۹) الخ غیر .

قیمت پونے دو سیر کنیم کی قیمت کے برابر ہو جاوے کیونکہ غیر منقصہ میں منقصہ کی قیمت کا پورا ہونا ضروری ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقہا

پورٹ بلیر جہاں قیدیوں کی آبادی ہے اور قانوناً
امانت منع ہے تو کیا ان کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں
شور بھیجتے ہیں، قانوناً ان قیدیوں کو کسی طرح اعانت کرنا منع ہے، ان کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں۔

سوال (۵۶۵) یہاں قیدیوں کے سوائے اند کوئی
مسکین نہیں تو کس طرح صدقہ فطر ادا کیا جائے۔
جہاں قیدیوں کے سوا کوئی نہیں
وہاں صدقہ فطر کیسے ادا ہو گا

الجواب (۲۵۱) ان کو صدقہ الفطر دینا جائز ہے۔ فقط
سوال (۵۶۶) کیا قیدیوں کا مساکین میں
شمار ہے۔

الجواب :- جب کہ ان کے پاس بقدر نصاب مال نہ ہوں تو وہ مساکین ہیں
اور ان کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔ فقط۔

صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے
بالغ اور اس کی اولاد صغار پر اس کے ذمہ واجب ہے، عمر کہتا ہے کہ صدقہ فطر ان لوگوں کے
سوال (۵۶۷) زیادہ کہتا ہے صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل

لے : ما لم یغن فیہ کذا مرآۃ وخیر یتبر فیہ القیمۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار
باب صدقۃ الفطر ص ۱۰۴) ظہیر لہ قولہ مصرف الزکوٰۃ الی دھوم مصرف ایضا لصدقۃ
الفطر الی عوف فقیر دھوم لہ ادنی شیئی ای دون نصاب الی و مسکین من لاشئی
لہ الی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب مصرف ص ۱۰۴ و ص ۱۰۵) ظہیر۔

لہ فقیر دھوم لہ ادنی شیئی دون نصاب او قدر نصاب غیر منام
مستغرق فی الحاجۃ (ایضا) ظہیر۔

ذمہ ہے روزہ رکھتے ہیں اور عاقل بالغ ہیں۔

الجواب :- زید کا قول صحیح ہے اور عمر غلط کہتا ہے۔ مسئلہ وہی ہے جو کہ زید کہتا ہے۔ حدیث فطر ہر ایک مسلمان عاقل بالغ پر اپنی طرف سے اور اولاد و صغار کی طرف سے واجب ہے۔ فقط۔

کیا گیہوں کی جگہ بنگال میں چادل وغیرہ
 فطرہ میں دیا جاسکتا ہے

سوال (۵۶۶) بنگال کے بعض میوہ یوں نے قومی
 دیا ہے کہ عرب میں گندم، جو، انگیر، خرما، جوتامکھا

اس واسطے فطرہ میں اس کا حکم دیا گیا۔ ہم لوگوں کے یہاں دھماں۔ چاول قائم مقام گنیم، جو، انگور، خرما کے ہے۔ لہذا ایک صاع دھماں آدھا صاع چاول دینے سے یا اسکی قیمت دینے سے صدقہ فطر ادا ہوگا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- فقہاء حنفیہ نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ سوائے منصوص ص کے اگر دوسری اجناس سے صدقہ فطرا داکرے تو قیمت منصوص کی برابر ہو نا ضروری ہے مثلاً دھان یا چاول اگر دیے تو اس قدر دیوے کہ اس کی قیمت نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کی قیمت کی برابر ہو جاوے۔ فیہ الا حوط۔ کذا فی الدر المنثور۔ فقط۔

فقہ اہل نصاب پر واجب ہے | سوال (۵۶۷) حدیث فطر ہر روزہ دار کو دینا واجب ہے یا صرف اہل زکوٰۃ کو ۔

له يخرج ذلك عن نفسه لمديث ابن عمرو قال فرض رسول الله صلى الله عليه
وسلم من كثرة الفطر على الذكر والاثنى الحديث ويخرج عن اولاده الصغار
الرجال ومما ليكه (باب صدقة الفطر من ١٩) ١٢ - ٢ نصف صاع فاعل
يجب عن مائة او دقيقه او صويقه او مزيب ال ٢ او صاع تمح او شعير ولوردنيا
وما لم ينض عليه كذرا وخبز يعتبر فيه القيمة (الدر المختار على مشر
رد المحتار) (باب صدقة الفطر من ١٣) ١٢ - ٢ - ٢

الجواب :- صرف اہل نصاب کو صدقہ فطر دینا واجب ہے، مگر زکوٰۃ کے نصاب میں اور صدقہ فطر کے نصاب میں فرق ہے یعنی صدقہ فطر میں مال نانی ہونا شرط نہیں ملے۔ فقط۔

سوال ۵۶۸۔ عیال فطر کے دن ہمارے پاس سال بھر کی خوراک یا دو بیگہ زمین ہو تو فطرہ واجب ہے یا نہیں

یا دو بیگہ زمین ہمارے پاس ہے جس کی قیمت سو روپے ہے تو اس صورت میں صدقہ فطر واجب ہے یا نہیں۔

سوال ۵۶۹۔ دو دھپنے کے لئے جو گائے رکھی جاتی ہے وہ حوائجِ اصلیہ سے زائد ہے یا نہیں۔

صدقہ فطر میں حوائجِ اصلیہ کی مراد کیا ہے

سوال (۵۷۰) صدقہ فطر میں جو فاضل عن حوائجِ الاصلیہ کی قیمت اس سے وہی حوائجِ اصلیہ ملا ہیں جو وجوب زکوٰۃ میں ہیں یا اور کچھ۔

بلخ ٹکے کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں

سوال (۵۷۱) بلخ ٹکاجو ساتھ کھاتا ہے اس کی جانب سے صدقہ فطر دینا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) یہ غلہ حوائجِ اصلیہ میں سے ہے اس کی وجہ سے صدقہ فطر واجب نہ ہوگا۔ اور دو بیگہ زمین جس کی قیمت سو روپے ہے اس کی وجہ سے صدقہ فطر واجب ہے۔

لہ متعبہ موسعا فی العمر عندا معا بنادھوا لھم الخ وقل مضیقا فی یوم الفطر عینا قبیحا ۛ یكون قضائہ علی کل مسلم الذی نصاب فاضل عن حاجتہ الاصلیة الذان لہ نھم (ایضاً باب صدقہ الفطر ص ۹۹) ظفر لہ تعبد صدقہ الفطر علی کل مسلم الذی نصاب فاضل عن حاجتہ الاصلیة کدینہ وحوایج عیالہ دان لہ ینہم الخ (الدر النہار علی ہاشم رد المحتار باب صدقہ الفطر ص ۹۹) ظفر۔

(۲) ۵۰ جولائی اصلیت میں سے ہے

(۳) وہی حوائج اصابیہ مراد ہیں۔

(۴) بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں ہے۔

صلع سے بنیادی مراد ہے یا مدنی | سوال (۵۴۳) :- مذہب حنفی صدقہ فطر صاع بنیادی کے

حساب سے دیا جاتا ہے یا صاع مدنی کے حساب سے، اور دونوں صلح کا کیا وزن ہے
فطرہ میں گہوں کتنی مقدار میں دیا جائے | سوال (۵۴۳) :- بر قول مفتی یہ کس قدر گہوں صدقہ فطر

میں دینا چاہئے۔ ایک مولوی صاحب ایک سو سینتالیس تولہ بتاتے ہیں اور ایک مولوی
ساڑھے ہانوے تولہ بتلاتے ہیں، اس میں کونسا قول معتبر و مفتی یہ ہے۔

الجواب :- (۱ و ۲) شامی میں لکھا ہے کہ اختلاف طرفین کا اور امام ابو یوسف

کا لفظی ہے، انجام دونوں کا ایک ہے، اور بربہ نے جو حساب صاع اور نصف صاع کا
کیا ہے، تو نصف صاع بوزن انگریزی کہ یہ انشی تولہ کا لیا جاوے ۱۳۵ تولہ کا ہوتا ہے

جو کہ قریب پونے دو سیر کے بوزن انگریزی ہوتا ہے، پس صدقہ فطر میں پونے دو سیر گندم
یا اس کی قیمت احتیاطاً دینا چاہئے۔ فیل لاخلاف لان المشانی قدسہ برہل المدینۃ

لانه ثلثون استمارا ادا لعماتی عشرون و اذا قابلت ثمانیۃ بالعراقی بخمسۃ
وثلث بالمداینی وجدتهما سوئو و هذا هو الاشبه لان محمد المین کر

خلاف ابی یوسف ولو کان لذلک لانه اعرف بمن هبۃ الخ و فی الشامی
ایضا علم ان الصاع اربعة امداد والمد سطلان والطل نصف من والحن

بالدراهم مائتان وستون درهما وبالاستار اربعون والاستار بالدرہم
لہ لا عن نزاجتہ وولدہ الکبیر العاقل ولوادی عنہما بلاذن احبزا

استحساناً (ایضاً ص ۱۰۲) ظفر۔

۲۔ رد المحتار باب مدقۃ الفطر ص ۱۰۲ ظفر۔

مستة ونصف۔ ۱۰ ایک استار ۴ ۱۰ مثقال اور مثقال ۴ ۱۰ تولہ کا، پس چالیس استار مساوی ۶۰ ۱۰ تولہ کے ہوئے یہ ایک من یا ایک مد ہے۔ اور من اور مد برابر ہیں۔ پس دو مد یعنی نصف صاع مساوی ۱۲۵ تولہ کے ہوئے۔ فقط۔

نصف صاع کی مقدار ۸۲ تولہ | سوال (۵، ۴) نصف صاع کی مقدار ۸۲ تولہ کے سیرے کے سیرے کب ہوتی ہے | کتنی اور اسی تولہ کے سیرے کتنی ہوتی ہے۔ اگر من کے بجاؤ سے نصف صاع کی قیمت لگالی جائے تو مثلاً نصف صاع کی قیمت ۱۰ ہوتی ہے، اور اگر نصف صاع بازار سے خریدا جائے تو ہر گز چھ آنہ کو نہ ملے گا بلکہ سات آنہ یا ساڑھے چھ آنہ کو ملے گا تو کس حساب سے قیمت دی جائے۔

الجواب :- انگریزی سیر یعنی اسی تولہ کے وزن سے ایک صاع سیاتین سیرام آدھ پاؤ اور نصف پھٹانک ہوتا ہے اور نصف صاع پونے دو سیر کے قریب ہوتا ہے، یا اسی تولہ کے سیرے اس کا حساب کر لیا جائے، قریب ایک پھٹانک کے کم ہو گا۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ پونے دو سیر کی قیمت لگالی جائے، کیونکہ کچھ زیادہ ہو جائے تو اچھا ہے۔ پس جو قیمت پونے دو سیر گندم کی اس وقت بازار میں ہو، وہ دی جاوے اور فقیر کے نفع کا خیال رکھا جائے۔ فقط۔

سوال (۵، ۵) جس جگہ گہیوں پیانہیں ہوتا کیا دہاں | سوال (۵، ۵) جس جگہ گہیوں پیانہیں ہوتا کیا دہاں | جہاں پیانہیں پیدا نہیں ہوتا، دہاں کہاں کی قیمت کا اعتبار ہو گا | مدقہ فطر گہیوں کے حساب سے دینا ہو گا اور گہیوں کی قیمت کس ملک کی معتبر ہو گی۔

الجواب :- جہاں گہیوں پیانہیں ہوتا مثلاً چاول پیانہ ہوتا ہے تو وہاں اس قدر چاول مدقہ فطر میں دیوے کہ اس کی قیمت نصف صاع گندم کے برابر ہو جاوے، اور قیمت اسی ملک اور شہر کی معتبر ہے جس جگہ مدقہ فطر

لہ رد المحتار باب مدقہ الفطر مطلب فی تحریر صاع المد والمن والی ۱۰۳ ۱۰۳ ظہیر۔

دیا جاوے۔ فقط۔

جہاں فقراء نہ ہوں، وہاں فطرہ کس وقت نکالا جائے | سوال (۵۷۲) جس ملک میں شرعی فقراء نہ ہوں، وہاں کے لوگ صدقہ الفطر عید کے روز نماز سے پہلے نکال کر ملیدہ ملک لیں یا کسی شخص متکبر کو دیدیں، بعد ازاں دوسرے محتاج ملک کو روانہ کئے جائیں تو مستحب ادا ہو گا یا نہ۔

الجواب :- صدقہ فطر قبل خروج الی الصلۃ فقراء کو دینا مستحب ہے پس اس صورت میں کہ صدقہ فطر علیہ کر کے رکھا یا جاوے اور فقراء کو نہ دیا جاوے مستحب ادا نہ ہو گا، اور یہ عادتہ فقہ نہیں ہو سکتا کہ کسی ملک میں فقراء نہ ہوں، اگر فی الواقع ایسا ہو تو پھر دوسری جگہ کے فقراء کو بھیجنا چاہئے، اور بوجہ مذکور کے وہ شخص تارک مستحب نہ کہلائے گا

جواز تکھیت رکھتا ہو کہ سال بھر کھاپی | سوال (۵۷۳) شخصی مالک نصاب ذہب و فضہ نیست لیکن نر و ادیک گند یا دو گند ازین است کہ قیمتش پنجاہ روپے میشود و آنچه از ان از قسم غلہ وغیرہ فی آید خود را کی نیم سال و اکثر سال میشود آیا برآں کس صدقہ فطر دادن واجب باشد و خوردن آن حرام۔

الجواب :- موافق روایت صحیحہ مفتی بہا صدقہ الفطر برآں کس واجب نیست و از خود محل و مصرف زکوٰۃ و صدقات است کذا فی الشامی و فیہما سئل محمد رحمہ اللہ عن لہ اس من یز من عھا ادحا لوت یستعملھا اعدا من غلھا ثلاثۃ الاف

لہ و ما سواہ من الخبواب لا یجوز الا بالقیمۃ (مانگیری مصری کتاب الزکوٰۃ باب ثامن ص ۱۹) و یقوم فی البلد الذی المال فیہ (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب زکوٰۃ الغنم ص ۱۳) المستحب للناس ان یخرجوا الفطرۃ بعد طلوع الفجر یوم الفطر قبل الخرج الی المصلی (مانگیری مصری کتاب الزکوٰۃ باب ثامن صدقہ فطر ص ۱۸) ظہیر۔

ولا تكتفي لنفقتة ونفقة عياله سنة يحل له اخذ الزكاة الخ ۲۵ جلد ۲
شامی۔ فقط

مندرجہ ذیل صیرت کی تحقیق | سوال (۵۷۸) شامی جلد ثانی ص ۱۰۰ تحت قول در فطر (فافرغ عن حاجتہ) وفيها مسئل محمد عن له ارض يزرعها ادحانوت يستغلها ادحاس غلتها ثلاثة آلاف ولا تكتفي لنفقتة ونفقة عياله سنة يحل له اخذ الزكاة وان كانت قيمتها تبلغ الوفا عليه الفتوى وعندهما لا يحل۔ اگر علیہ الفتویٰ صحیح ہے تو آپ نے پہلے لکھا تھا کہ جس کی دوسری زمین ہے جس کی قیمت سو روپیہ ہے، اس پر صدقہ الفطر واجب ہے، اس کا کیا جواب ہے۔

الجواب :- شیخین کے مذہب کے موافق صدقہ فطر کا وجوب احتیاطاً پہلے لکھا گیا تھا وہ بھی صحیح ہے، اور اگر امام محمد کے قول مفتی یہ کہ لیا جاوے تو یہ بھی درست ہے۔ فقط۔

ایک اشکال کا جواب | سوال (۵۷۹) بدسلام سنت الاسلام عرض پر دازے کہ اجریہ مسئلہ ہائے مسئلہ یہ وقت رسید دازے سر فرازی و امتنان بخشی مگر دربارہ زکوٰۃ فقہ ہنوز غدرہ باقیست و ہمیش اینست کہ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم، در عمدة الرعا یہ فی شہ اندر مقداران (یعنی ماخوذ بہم) سی شش تولہ و پنج و نیم ماشہ است و بحساب مبالغہ روپیہ ہائے چہر دار کہ انگریزی تخمیناً و احتیاطاً سی و نہ روپیہ ۱۲ ازیں عبارت دو غدرہ پیا شدہ است، کیے اینکه جناب ایشاں ۵۲ روپیہ فرمایند۔ مولانا مرحوم سی شش تولہ و پنج و نیم ماشہ (ممودہ اندر دفع معارضہ آں ازیں حقیر متھیر نمیت۔ دیگر ایں کہ مولانا مرحوم فرمودہ اندر سی شش تولہ ۵ روپیہ ماشہ نمی دانم۔ ازاں قدر چہ فقہ چہ گوئی نہ روپیہ می شود حالانکہ ہر روپیہ انگریزی وزن یک تولہ دارد۔

الحمد للہ رب العالمین باب الصرف ۵۷۹ ۲ ظفر ۲۵ ایضاً ۲ ظفر

در دلم فی گزرد که شاید شیء مخشیش را از سکه انگریزی وضع کرده اند۔ واللہ اعلم بالصواب۔
 دہم در حاشیہ الہ الخمار مطبوعہ نوکشتوری محشی چنین نوشته اند فیکون الدرہم
 سبعة عشر طولجة ونصف طولجة ای راقی لاینها اربع شعيرة وثمان
 راقی ماشه فیکون الدرہم ماستین و واحد ونصف راقی فیکون من
 الذی هو ما بهما درہم اربع و سبعة و ثلاثین ماشة ونصف ماشه
 و لا تسع عشر ماشه توله فیکون النصاب منها بحساب التلمستة وثلثین
 توله وخمسة ماشه بحساب الرديية الساهنة التي هي احدى عشرة
 ماشه تسعة وثلثین و دپیہ وثمان ماشه فبحکم تھیلا علی اربعین
 دپیہ ۱۶ درہم در حاشیہ راہ نجات زیدہ ام کہ ۵ ۱/۲ تولہ بحساب قیما الزمان ست
 یعنی بہ تولہ بناری۔ اس شک راحل فرمایند۔

الجواب :- وھو فرق در تحریر مولانا عیالچی صاحب و تحقیق صاحب راہ نجات
 وغیرہ این است کہ مولوی عیالچی صاحب مثقال را چہار و نصف ماشہ غالباً تسلیم نہ کردہ
 اند و ہر گاہ مثقال چہار و نصف ماشہ تسلیم کردہ نہ شود۔ کما ہو معروف و مذکور فی اکثر
 الكتب۔ پس حرب اوزان سبعة کہ شرفاً معتبر است وزن درہم سہ ماشہ و ۱/۲ راقی
 می شود و دوسہ درہم مساوی ۵۲ ۱/۲ تولہ میشود۔ و پیہم و جہاز یک تولہ سہ راقی کم می باشد
 فقط رشید احمد بلند شہر۔ الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

نصاب زکوة و مثقال کا وزن | سوال (۵۸) غایتہ الاطوار ترجمہ در مختار میں لکھا ہے
 مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہونا ہے اور نصاب زکوة ساڑھے باون تولہ لکھی ہے۔ عموماً ایضاً

عہ ماشہ در مختار نوکشتوری میں ملتا ہے کہ ہر عبارت اور ہے ویکون المثقال ثلث
 ماشہ و واحد راقی فیکون النصاب من الذہب الذی ہو عشر دن مثقال ثلث و ستین ماشہ
 و نصف ماشہ و من التولہ خمس تولہ ماستین و نصف ماشہ فبحکم علی خمسہ در ربع تولہ و اللہ اعلم
 در مختار نوکشتوری ص ۱۶ ب زکوة المال

ماشہ وقایہ میں شتقال کو تین ماشہ ایک : آ کا لکھا ہے : اور نصاب زکوٰۃ ۳۶ تولہ ۵ ماشہ
یہ نیز چھ ہونے پر دو سیر بوزن فی اس انگریزی وزن سے دیتے تھے اب ایک مولیٰ صاحب فی کس اسیر نے لکھتے ہیں۔
الجواب :- شتقال ۴۰ وزن ساڑھے چار ماشہ کا ہونا ہی صحیح ہے۔ ترجمہ عیاش الفقات پر
شتقال نام ایک وزن کا ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔ اور اگر چاس میں
بہت اختلاف ہے مگر قویٰ جی ہے۔ انتہی۔ پس عمدۃ العایہ میں جو شتقال کو تین ماشہ
ایک رتی کا لکھا ہے، یہ وزن درہم کا ہے کیونکہ شرع میں درہم کا وزن وہ معتبر ہے جو
وزن سب کے نام سے مشہور ہے، یعنی سات شتقال برابر دس درہم کے ہو جاویں۔ پس سات
شتقال کا وزن بحساب فی شتقال ۴ سپلہ ماشہ ساڑھے اکتیس ماشہ ہوا، اس کو دس پر
تقسیم کیا تو فی درہم تین ماشہ اندر ساڑھے رتی ہوا۔ اسی وجہ سے غیث میں درہم کو ساڑھے
تین ماشہ کا لکھا ہے۔ تقریباً ایسا لکھا ہے۔ الغرض حساب صحیح اور احوط یہی ہے جو
غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار میں لکھا ہے اور نصاب زکوٰۃ ساڑھے باون تولہ چاندی اندر
ساڑھے سات تولہ ہونا ہے۔ ثانی کی تحقیق سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے، اور حساب مذکور
سے نصف صاع تقریباً پونے دو سیر بوزن انگریزی ہوتا ہے۔ پس فطرہ ایک شخص کا
گیہوں سے پونے دو سیر ہوتا ہے۔ دو سیر دیدار یا جاوے تو کچھ حرج نہیں ہے، زیادہ تو آ
ہے مگر پونے دو سیر سے کم کرنا نہ چاہئے۔

ثانی جلد ثانی باب صدقۃ الفطر میں ہے قولہ وهو ای الصاع اربع اعلیٰ
الصاع اربعۃ امداد والمدس لیلان والواضع من دالمن بالدر اہم ما نشتان
دستون در ہما وبالاستار اربعون والاستار بکسر الهمزة بالدر اہم مستنہ
ونصف دالماقیں اربعۃ ونصف کن فی شرح درر البعاس فالمد دالمن سواء
الۃ۔ اس تحقیق کا حاصل یہی ہے جو مذکور ہے۔ ایک من یعنی ایک ماہ کا وزن چالیس
انبار

اور ایک استار ۴۰ پے مثقال، پس کل ایک سو اسی مثقال ہوئے، اس کے ماشہ ۸۱۰ ہوئے اور وہ ۱۰۰ (دوبی) ۶۰ پے تولہ کے ہے، یہ ایک روکا وزن ہے پس دو مد یعنی نصف صاع ۱۳۵ تولہ کے برابر ہوئے اور یہ پوزن انگریزی ۱۰۰۰ گرام ہوتا ہے یعنی چھٹانک کم پونے دو سیر۔ اور ایک دوسرے حساب سے جو شامی کی عبارت میں من کا وزن درہم سی لکھا ہے یعنی ایک من ۲۶۰ درہم کا اس حساب سے نصف ۲، تولہ زیادہ ہوتا ہے۔ اسی بنا پر پونے دو سیر کا حکم کر دیا جاتا ہے۔ فقط۔

اسی تولہ کے وزن سے نصف صاع	سوال (۵۸۱) اسی کے سیر سے صاع اور نصف صاع
کے وزن میں اختلاف کا حاصل	کا کیا وزن ہے، منقلح الجنتہ میں نصف صاع ایک سیر

بارہ چھٹانک کا لکھا ہے۔ اور لغات کشوری میں ایک سیر ساڑھے نو چھٹانک کا لکھا ہے، اب کس قول پر عمل کرنا چاہئے۔

الجواب :- اسی تولہ کے سیر سے حساب صاع اور نصف صاع کا کتلہوں کے موافق ہم نے کیا ہے، اس کے موافق صاع قریب ساڑھے تین سیر کے اور نصف قریب پونے دو سیر کے ہوتا ہے۔ شامی اور در مختار وغیرہ میں ایسا ہی ہے۔ اس میں احتیاط ہے۔ فقط۔

بستی میں گنیم نہ ملے تو شہر کے نرخ	سوال (۵۸۲) اگر کسی شخص کی بستی میں گنیم نہ ملے اور آٹا
سے فطرہ ادا کرنا کیسا ہے	زیادہ قیمت کو ملے اور شہر میں گندم کا نرخ ارزاں ہو تو

شہر کی قیمت سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے یا کیا۔

الجواب :- اپنی بستی کی قیمت کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ اگر وہاں

لے دھوا الصلح المعتبر ما یسع الفادہ بین درہما من ماشہ اربعہ امداد و امداد رطلان و الرطل نصف من و المن کیلا و وزن (در مختار) اعلیٰ ان الصاع اربعۃ امداد و امداد رطلان و الرطل نصف من و المن یا الدرہم مائتان و ستون درہما (رد المحتار باب صدقہ الفطر ص ۴۲۲) ظہیر

گنیم نہ ملیں تو آٹے کی قیمت کا حساب کرنا چاہئے یا جو ادھچھوہاڑے کے صاع کی قیمت کا حساب کرنا چاہئے۔ غرض جو جنس منصوص وہاں ملتی ہو اس کی قیمت کا حساب کیا جائے۔

نظرے میں گہروں کے بدلے نصف	سوال (۵۸۳) فطرہ میں اگر بجائے گنیم کے نصف
صاع چادل دینا کیسا ہے	صاع چادل دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

ال جواب - جائز ہے، اگر قیمت نصف صاع چادل کی نصف صاع گنیم کے برابر ہو، یا زیادہ ہو۔ فقط۔

ایک شخص کا فطرہ کئی شخصوں کو دینا کیسا ہے	سوال (۵۸۴) فطرہ یک شخص بچن کس و بالعکس

دادن جائز است یا نہ۔

ال جواب :- قال فی الدر المختار دجا نرد فم کل شخص فطرته الی مسکین اد مساکین علی ما علیہ الاکثر بہ جزم فی الوالو الجیمۃ والحانیۃ والبدایع والمحیط تبعہم الذیل فی النظماس من غیر ذکر خلاف وصحہ فی البرہان فکان ہوا المذہب الذی کما جاز د فم صدقۃ جماعۃ الی مسکین واحد بلا خلاف یعتقد بہ الذی پس معلوم شد کہ فطرہ یک کس بچن کس و بالعکس دادن جائز است۔

زمین بار پڑ فطرہ واجب ہے یا نہیں	سوال (۵۸۵) برقم کے زمیندار خواہ اس کے پاس ملک کی زمین تھوڑی ہو یا زیادہ صدقۃ الفطرہ واجب ہے یا نہیں۔

ال جواب :- یہ نہیں کہ زمین تھوڑی ہو یا زیادہ اس پر صدقۃ الفطرہ واجب ہو جاوے بلکہ یہ ضرور ہے کہ حاجات اہلیہ سے زیادہ ہو، اس قدر زمین ہو کہ قیمت اس کی دو سو دویم

۱۔ نصف صاع من براد قیقہ اد مویقہ اد زبیب الذی اد صاع تموا شعیر الذی مالہ ینص علیہ کذراۃ د خبز ینتہر فیہ القیمۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المختار باب صدقۃ الفطرۃ ۱۳۲) ۲۔ مالہ ینص علیہ کذراۃ د خبز ینتہر فیہ القیمۃ (الدر المختار باب صدقۃ الفطرۃ ۱۳۵) ۳۔ ظفر ۱۲ ظفر ۱۲ ظفر ۱۲

سنی ۵۲ ۱/۲ تولد جو قریب للفقہ روپے کے ہوتے ہیں۔ درختار در نصاب فاضل
من حاجتہ الاصلیۃ الخ (اب ۵۲) تولد چاندی کی قیمت چار روپے کے حساب کر مالئہ بگڈ وغیرہ
نظرہ میں گیہوں کی قیمت کے برابر | سوال (۵۸۶) صدقہ فطر میں گیہوں کی جو قیمت ہوتی
چاول یا چنا دینا درست ہے ہے اس کے چاول یا چنا دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز ہے۔

جہاں غلہ رائج ہو اس کا نصف | سوال (۵۸۷) صدقہ فطر کا نصاب گیہوں کا نصف
صاع نظرہ میں کافی ہے یا نہیں | صاع اور جو کا ایک صاع مقرر ہے، بعض علماء بنگالہ
کہتے ہیں گیہوں پر منحصر نہیں، جو غلہ جہاں زیادہ رائج ہو اس میں سے نصف صاع ہی کافی
ہے۔ چنانچہ بنگال میں چاول زیادہ رائج ہیں لہذا چاول کا نصف صاع کافی ہے۔

الجواب :- یہ کلیہ ان صاحبوں کا غلط ہے۔ گندم منصوص فی الحدیث ہے اور
اگر چاول منصوص نہیں، پس اتنی قیمت کا چاول ادا کرنا ہو گا جو نصف صاع گندم کی قیمت
کے برابر ہو جاوے اور عین چاول دینا جائز نہیں۔

جواب مفتی صاحب

جواب صحیح ہے، غیر منصوص میں قیمت کا لحاظ ضروری ہے، مثلاً اگر چاول دیرے
نیر اس قدر دیرے کہ اس کی قیمت نصف صاع گندم کی قیمت کے برابر ہو اور یہ جو جواب
میں لکھا ہے کہ عین چاول دینا جائز نہیں، اس کا یہ مطلب ہو گا کہ چاول بلا اعتبار قیمت
گندم دینا جائز نہیں۔ لعدم ورد النص بہ فکان کالزکوۃ الخ اس سے واضح ہے کہ
غیر منصوص کا دینا با اعتبار قیمت منصوص کے درست ہے

غیر منصوص پر فطر واجب نہیں | سوال (۵۸۸) گاؤں کے غریب لوگوں پر عید کا نظرہ
جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- غریب لوگوں پر جو مالک نصاب نہیں ہیں، صدقہ فطر واجب

نہیں ہے، البتہ جن دیوئوں کے پاس بقدر یک پاس باون روپے کی قیمت کی زمین یا مکان رہنے کے مکان جدا ہو یا زیور وغیرہ اس قدر ہے، ان کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہے۔ نقطہ

(قال فی الدر المختار فی باب صدقة الفطر علی کل حر مسلم ذی نصاب فاضل عن حاجته الاصلية کدینه و حوائج عیالہ دان لم یمنع $\frac{98}{100}$ علی منسختها) عورت کا فطرہ کس پر واجب ہے | سوال (۵۸۹) عورت کا فطرہ کس پر واجب ہے مرد پر یا باپ پر؟ یا شوہر پر مہر میں سے دیوے؟ عورت کے پاس مال ہو یا نہ ہو۔ الجواب :- عورت جب صاحب نصاب ہو تو فطرہ اسی پر واجب ہے، اگر شوہر ادا کر دے گا تو ادا ہو جاوے گا، باپ پر واجب نہیں۔

(ولا یودی عن نذرجته ولا عن لولادہ الکبار دان کانوا فی عیالہ و لودی عنهم اذ عن نذرجته اجزاء هم استحسانا کذا فی الهدایة عالمگیریہ ص ۱۹۱) صاع کا وزن | سوال (۵۹۰) نصف صاع کا وزن اصلی کیا ہے اس کی پوری تحقیق کیا ہے۔ اپنے حضرات کا کیا مثل بنے الجواب صاع کی تحقیق شامی نے اس طرح کی ہے اعلم ان الصاع اربعة امداد والحمد للہ طلان والسرطل نصف من والین بالدر اہم مائتان وستون درہما وبالاستار اربعون والامستار بکسر الهمزة بالذہم ستة ونصف دینار بالثاقیل اربعة ونصف کذا فی شرح درر البحار فالمد والین سو اثنی عشر اس تحقیق سے ظاہر ہے، ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہے اور مثقال کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے تو چالیس استار جو ایک کا وزن ہے ۸۱۰ ماشہ ہوا، اس طرح ۳۰ + $\frac{1}{4}$ = ۸۰۰ مثقال + $\frac{1}{4}$ = ۸۱۰ ماشہ ÷ ۱۲ = ۶۷ $\frac{1}{4}$ تولہ پس جب کہ ۶۷ $\frac{1}{4}$ تولہ ایک کزن ہوا تو صاع چاند کا ہو گیا ہے۔ صاع کا وزن ۲۵۰ تولہ ہوا، جو یوزن اسی میں سیراعدیڑہ پاؤ ... ہوا، پس نصف صاع ایک چھٹانک کم

پونے دو سیر ہوتا ہے، اسی بنا پر پونے دو سیر گنیم بوزن اتنی مدتہ فطر دینے کا حکم کیا جاتا ہے، مولوی عاشق الہی صاحب نے معلوم ہوتا ہے کہ ایک چھٹانک کی کمی کر دی ہے جیسا کہ پونے دو سیر کا حکم کرنے والوں نے ایک چھٹانک زیادہ کر دیا ہے، اور بظاہر ہے کہ زیادہ کرنا اچھا ہے کم کرنا درست نہیں اور جس نے وزن نصف صاع ایک سیر من چھٹانک کہا ہے، وہ تحقیق شامی کے موافق صحیح نہیں ہے۔ فقط۔

فطر کسی ایک شخص کو دینا افضل ہے یا کئی کو؟ | سوال (۵۹۱) فطرہ گہیوں کا ایک شخص کو دینا افضل ہے یا کئی کو؟

الجواب :- کئی شخصوں کو دینا بھی درست ہے مگر افضل یہ ہے کہ ایک کا صدقہ ایک مسکین کو دیا جاوے (دجا نرد فم کل شخص فطر تہ الی مسکین بمساکنین علی قولہ کتفریق الزکوٰۃ والا مرفی حدیث اغنواہم للندب فیفید الادویۃ الخ)

منصوص اشعار کے ملاوہ | سوال (۵۹۲) چرمی زماہند طہار دین اندر کہ در مدتہ فطر دوسری چیزیں فطرہ میں بجائے حنظلہ و شعیر دانہ ارزدادن جائیکہ طعام شاں چاہلست جائزست یا نہ؟ شخصے میگوید کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ بر جواز فتویٰ دادہ دعویٰش صحیح یا باطل، تحقیق و تفتیش زماہند۔

الجواب :- کتب فقہ میں یہ منصوص ہے کہ سوائے حنظلہ و شعیر وغیرہ منصوص کے جو اشیاء غیر منصوص ہیں جیسے چاول نخود باجرا جوار وغیرہ اس میں قیمت کا لحاظ ہے یعنی چاول نخود وغیرہ مثلاً اس قدر دیوے کہ قیمت اس کی نصف صاع گنیم یا ایک صاع شعیر وغیرہ کو پہنوش کر جاوے۔ وما لم یمنع علیہ کذا مرة وخبز یعتبر بذیہ القیمۃ الخ (در مختار علی ہاشم رد المحتار ج ۱۲) وغیرہ پس جس جگہ چاول کھائے جاتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس قدر چاول فطرہ میں دیوے کہ قیمت ان کی نصف صاع گنیم یا ایک صاع شعیر کو مثلاً پہنوش کر جاوے حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی بندہ کو کچھ تحقیق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

وجوب فطر اور قربانی | سوال (۵۹۳) صدقہ فطر اور قربانی کن لوگوں پر واجب ہے اور صدقہ فطر کے مستحق کون لوگ ہیں؟ روزہ دار یا عوام الناس؟ اور جو شخص مقرض ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے یا نہیں؟ -

الجواب :- صدقہ عید الفطر اکرنا اس شخص کے ذمہ واجب ہے جو صاحب نصاب غنی ہو یعنی مالک پچاس سائٹھ کی زمین یا نقد وغیرہ کا ہو، اور جو شخص ایسا نہیں اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ اور صدقہ فطر محتاج شخص کو دیا جاوے بہتر ہے کہ نیک لوگوں کو جو نمازی روزہ دار ہوں ان کو دیوے، لیکن اگر غیر روزہ داروں کو جو محتاج ہیں دیا جائے تب بھی صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے اور قربانی بھی انہی لوگوں پر واجب ہے جو غنی مالک نصاب میں، اور جن پر قرض زیادہ ہے کہ قرض الگ ادا کر دیں تو بقدر نصاب ان کے پاس نہ بچے گا تو ان پر صدقہ فطر اور قربانی واجب نہیں ہے۔ فقط -

صاع کی تحقیق | سوال (۵۹۴) فطرہ عید کا وزن کیا ہے؟ اور قاضی ثناء اللہ صاحب نے آٹھ رطل کا ایک صاع مقرر کیا ہے اور ایک مولوی صاحب نے دو سیر چھ پٹانک وزن صاع کا بیان فرمایا ہے صحیح کیا ہے؟

الجواب :- وزن صاع وہی صحیح ہے جو قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے، اسی پر فتویٰ اور عمل درآمد ہے وزن انگریزی سے وزن صاع کا قریب آدھا پاؤ

لے تجب ای صدقة العطر ای قوله علی کل حر مسلم ولو متعبا لمجنونا حتی ولو غیر جمعا
دلیہما واجب الاداء بعد البلوغ ذی نصاب فاضل من حاجته الا صلیة کدینہ و حوائج
عیالہ ان لم ینم کمہ و بہ ای بہذا النصاب تحریم الصدقة کما مر و تجب الا ضعیفة
و نفقة المحارم علی الواجب (در مختار علی ہاشم رد المحتار ص ۹۹) ظفیر ۲۰ علم ان الصاع
اس بعة امداد و المدارس طلاق و الرطل نصف من و المن بالدر اہم ما شان دستون
در ہا بالاستنا اس بعون و الاستنا یکساں لہزۃ بالدر اہم ستہ و نصف لہ رد المحتار ص ۱۳۴
ظفیر

حکمت نصاب ۵۲ پوند چاندی یا اس کی قیمت ہے۔ اب اس زمانہ میں ۵۲ پوند چاندی کی قیمت دو سو روپے

مصارف صدقہ فطر | سوال (۵۹۶) مصرف زکوٰۃ و صدقہ فطر اور چرم قربانی ایک ہیں یا کچھ فرق ہے؟ اگر سادات کبرا اور ماں باپ کو زکوٰۃ یا صدقہ فطر یا قیمت چرم قربانی دینے سے تو ادا ہو جاوے گی یا نہ؟

الجواب :- مصرف زکوٰۃ و صدقہ الفطر اور قیمت چرم قربانی ایک ہے یعنی جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے ان کو صدقہ فطر اور قیمت چرم قربانی دینا بھی درست نہیں ہے۔ سادات کبرا کو زکوٰۃ دینے کے بارہ میں صحیح فتویٰ یہ ہے کہ ناجائز ہے اصول و فروع کو اگر عیناً یعنی باوجود ان کو پہچاننے کے صدقہ فطر یا قیمت چرم قربانی دیدی گئی تو وہ صدقہ فطر وغیرہ ادا نہیں ہوا دوبارہ دینے سے یہی حکم زکوٰۃ کا ہے، لیکن اگر انہیں میں سے یہ سمجھ لے کر کوئی محتاج ہے، زکوٰۃ و صدقہ فطر وغیرہ دیدیا اور وہیں معلوم ہوا کہ جس کو دیا ہے وہ غنی ہے یا باپ ہے یا دادا ہے یا بیٹا پوتا ہے تو زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ ادا ہو گیا، دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے باپ وغیرہ کو دینے سے زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ ہوگی، دوبارہ دینا چاہئے۔ فقط۔

امام مسجد کو صدقہ فطر دینا جائز نہیں | سوال (۵۹۷) امام کو صدقہ فطر دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- امامت کی وجہ سے اس کو فطرہ دینا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

۱۔ صدقۃ الفطر کالزکوٰۃ فی المصارف فی کل حال (الدر المختار علی ما مشرد المختار ص ۱۳۱)
 ۲۔ دلائل نعم الی بنی ہاشم (۱۶۱) (۱۸۹) ظفر ۳۔ دلائل نعم المزی زکوٰۃ مالہ الی ابنہ وجدہ دان علا (۱۶۱) (۱۸۹) ظفر ۴۔ قال ابو حنیفہ و محمد اذا د فطر الزکوٰۃ الی رجل یظنہ فقیر اثم بان انہ غنی او ہاشمی او کافر او د فطر فی ظلمۃ بان انہ ابوہ او ابنہ فلا اعداۃ علیہ (۱۶۱) (۱۸۹) ظفر ۵۔ صدقۃ الفطر کالزکوٰۃ فی المصارف فی کل حال (الدر المختار علی ما مشرد المختار) ظفر۔

نواں باب

متفرق مسائل زکوٰۃ

سوال (۵۹۸) ایک شخص نے دوسرے کو کسی کو سو روپے قرض دیا ۲۵ سال بعد واپس ہوا تو زکوٰۃ کس طرح ادا کرے؟
 سوال (۵۹۹) سو روپے قرض دیا، مہینوں نے بعد ۲۵ سال کے روپیہ ادا کیا تو اب زکوٰۃ کس قدر دینی چاہئے۔

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ قرض کی زکوٰۃ بعد وصولیابی کے پچھلے سالوں کی دینی لازمی ہے، سو روپے کے عیار ہیں۔ پھر ہر سال کم ہوتی جاوے گی، یہاں تک کہ جب نصاب پورا نہ رہے گا زکوٰۃ ساقط ہے۔ فقط۔

سوال (۵۹۹) صاحب زکوٰۃ کے ذمہ مبلغ ۵۰ روپے واجب الادا تھے، اس نے مبلغ ۵۰ روپے تو یقیناً ادا کر دیئے اور مبلغ پانچ میں شک ہے کہ ادا کئے یا نہیں، تو پانچ روپے اس کے ذمہ ادا کرنے ضروری ہیں یا نہ۔

الجواب :- جب کہ غلبہ ظن ادا کرنے کا نہیں ہے اور غلبہ ظن کا ہی اعتبار ہے تو اس کو وہ پانچ روپے باقی ماندہ ادا کرنا چاہئے۔ فقط۔

سوال (۶۰۰) عمر صاحب نصاب تھا اس کے ذمہ مال کی زکوٰۃ تو اس کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟
 واجب الادا تھی، مگر وہ زکوٰۃ ادا کئے بغیر ایک نابالغ لڑکا

چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ کیا اب عسر کی عورت اس مال میں سے سابقہ باقی ماندہ اور حال کی زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں یا نہ۔

لے دیوکان الدین الخ فیصل الی ملکہ لزم ذکرہما مضیٰ الدر المختار علی ہاشم راجعاً کتاب الزکوٰۃ

الجواب :- بدون وصیت متوفی کے مال مترکہ مشترکہ سے زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ وارث نابالغ لڑکا بھی ہے، اس کے حصہ میں بلا وصیت کے یہ تصرف نہیں ہو سکتا فی الدر المنہار دامادین اللہ تعالیٰ فان اوصی بہ وجب تنفیذہ شامی میں کہا ہے
 ذلک کالزکوٰۃ والکفارات الخ - جلد ۱۱ ص ۲۵۰ - فقط -

گوئے درجہ اول و زیر میں زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۹۰۱) گوئے اور جرّاد و زیر میں زکوٰۃ ہے یا نہیں -

الجواب :- گوئے حریب نہ بقدر نصاب ہو جاوے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ یا اگر نصاب چاندی وغیرہ کا موجود ہو تب بھی گوئے کا اندازہ کر کے اس میں شامل کر کے زکوٰۃ دینی چاہئے اور جرّاد و زیر میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ فقط -

نوٹوں پر زکوٰۃ ہے یا نہیں | سوال (۹۰۲) گورنمنٹی نوٹ سنا مال ہے عین مال نہیں تو اگر کسی شخص کا روپاری کے مثلاً ہزار روپے کے نوٹ ہوں اور اس پر سال بھی گذر جائے اور اس کی حاجات ضروریہ سے زائد رکھے ہیں تو آیا روپیوں کی زکوٰۃ کے ساتھ جو مقدار نصاب ہوں ان نوٹوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں، اگر ہوگی تو نوٹ کی زکوٰۃ میں نوٹ دینا چاہئے کیونکہ نقد کی مانند ہے بہت بڑے دینا پڑتا ہے، مثلاً فی ہزار پندرہ روپے بڑے دینا ہوتا ہے اور نوٹ دینے میں احتمال ہے کہ شاید زکوٰۃ

لہ دولومات فاداً ہا و اساتہ جائز (در مختار) فی الجوهرة اذا مات من علیہ من کابة او فطرة او کفارة او نذر لم یؤخذ من ترکته عندنا الخ وان اوصی
 متفقد من الثلث (رد المحتار باب صیۃ الفطر ص ۹۹) - ۲

۳۱۰ واللازم فی مضرب کل منہما و معمولہ و لو تباہا و حلیا مطلقاً ما ح الا استعمال ادلا
 دول للجمیل والنفقة لا فہما خلقا اثماً فانیزکیم ہما کیف کانا (الدر المنہار ص ۱۳۲) بشار رحمہ
 باب زکوٰۃ المال ص ۱۳۲ - ظفر

ہی ادا نہ ہو جیسا کہ مولانا اشرف علی صاحب نے الامارہ ماہ مغرب میں تحریر فرمایا ہے۔

الجواب :- ان نوٹوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر زکوٰۃ میں نوٹ دیا

تو اس سے زکوٰۃ ادا ہونے کی وہی صورت ہے جو الامارہ مغرب میں ہے کہ جن کو وہ نوٹ

زکوٰۃ میں دیا جس وقت وہ اس کا روپیہ وغیرہ لے کر قبضہ کر لے گا زکوٰۃ ادا ہو جائیگی

ادکتابوں میں نوٹ کا ذکر نہیں ہے تاکہ عبارت کسی کتاب کی لکھی جاوے۔ فقط

پرائیڈنٹ فنڈ کی زکوٰۃ | سوال (۶۰۳) پرائیڈنٹ فنڈ کا روپیہ جو بعد اختتام ملازمت

ملتا ہے اگر اس پر زکوٰۃ کا حکم ہے تو جس سے فی الحال ممکن نہ ہو وہ کیا کرے۔

الجواب :- ملازمان کی تنخواہ میں سے جو کچھ روپیہ وضع ہوتا ہے اور پھر

اس میں کچھ رقم ملا کر پورے ختم ملازمت ملازموں کو ملتا ہے وہ ایک انعام سرکاری سمجھا

جاتا ہے اس کی زکوٰۃ گزشتہ برسوں کی واجب نہیں ہوتی۔ آئندہ کو بعد وصول کے

جب سال بھر نصاب پر گزر جاوے گا، اس وقت زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ فقط

پرائیڈنٹ فنڈ کے سود کا حکم | سوال (۶۰۴) گورنمنٹ کی طرف سے ایک قاعدہ

پرائیڈنٹ فنڈ کا ہے جس میں ملازمین کی تنخواہ میں سے کچھ حصہ اس کی تنخواہ کا جس قدر

ملازم جمع کرنا پسند کرے وضع کر کے فنڈ میں جمع کیا جاتا ہے اور اس رقم جمع شدہ

پرسرکار بخوشی سود دیتی ہے اس کا لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- سود لینا کسی سے جائز نہیں ہے، البتہ سرکار جو بطور انعام

وضع شدہ رقم تنخواہ کے ساتھ اسی قدر یا جس قدر ہو ملا کر دیتی ہے اس کا لینا جائز ہے

اور نیز یہ بھی حکم کیا جاتا ہے کہ جن لوگوں کا روپیہ بینک وغیرہ میں جمع ہے وہ اس کے

لے دے عند قبض مائتین مع حولان الحول بعدہ ای بعد القبض من دین

ضعیف و هو بدل غیر مال کمہر و دمیۃ و بدل کتابۃ (الدر المختار علی ما مش

رد المحتار باب زکوٰۃ المال ص ۴۹) ظہیر۔

سوال (۶۰۶) زید ملازم ریڑھے ہے اس کی تنخواہ کا $\frac{1}{12}$ کٹ جاتا ہے اس کی زکوٰۃ
 حصہ ہر ماہ میں کٹ کر فنڈ میں جمع ہوتا ہے اور ملوے اس فنڈ
 کے روپے سے قرض دے کر سود لیتی ہے، اگر فنڈ کے کل روپے پر زکوٰۃ فرض
 ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس روپے کی زکوٰۃ بعد وصول کے آئینہ لازم ہوگی۔

سوال (۶۰۷) اگر زکوٰۃ ادا کی جاوے اور کسی شرعی وجہ
 تو کچھ ثواب ملے گا یا نہیں سے وہ ادا نہ ہو تو کچھ ثواب ملے گا یا نہیں۔

الجواب :- ثواب ملے گا فقط

سوال (۶۰۸) جو زمین منافع پر لی جاوے اور دوسرے
 چن سال کا پیشگی ادا کر دے اس پر زکوٰۃ دینی پڑے گی یا نہیں۔

الجواب :- جو زمین ٹھیکہ پر یعنی اجارہ پر لی جاوے اور ہر سال کی اجرت میں کیے
 چن سال کی اجرت پیشگی دیدی جائے تو یہ درست ہے اور اس روپے کی زکوٰۃ لازم نہیں رہتا

لہ دلائل من کواۃ علی مکاتیب الودائی مال مفقود الودائی وما اخذ مصلوۃ ثم وصل بالیہ بعد
 سنین لعدم الغنم والذات الخاری علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوۃ ص ۱۱۱۱ ادلعلم ان الدیون
 عند الامام ثلاثۃ قوی ومتوسط وضعیف فقہب نما کا تھا اذا تم نصابا بحال العمل لکن
 لا فوراً ابل عند قبض اربعا من الدین القوی کقرض و بدل مال تجارۃ فکلما
 قبض اربعا من ہما یلزمہ درہم او عند قبض مائتین مع حولان الحول جلدہ ای
 بعد القبض من دین وضعیف دھو بدل غیر مال مکھرو دینۃ او (ایضاً باب زکوۃ اللہ
 ص ۱۱۱۱ ظفر

لے ان الله لا یضیع أجر المحسنین (القرآن)

زکوٰۃ کی نیت سے جو مختلف رئیس خرچ کی جاتی ہیں ان سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۶۰۹) میں نے زکوٰۃ کا ایک کھاتہ طیلیہ رکھ لیا۔ اب جو کچھ محتاجوں پر خرچ کرتا ہوں اس پر لکھ لیتا ہوں۔ مثلاً ایک لادارث کے کفن میں پانچ روپے صرف کیا اس کو لکھ لیا اور جس قدر راہ خدا میں مسکینوں غریبوں کی خبر گیری کی وہ سب لکھتا رہا اور وقت دینے کے دل میں نیت زکوٰۃ کی بھی کر لی۔ اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- مسکینوں اور غریبوں کو متفرق طور سے جو کچھ بنیت زکوٰۃ دیا جاوے جیسا کہ آپ کرتے ہیں جائز ہے اور زکوٰۃ اس میں ادا ہو جاتی ہے، لیکن لادارث میت کے کفن میں جو کچھ صرف کیا گیا وہ زکوٰۃ میں محسوب نہ ہو گا وہ صدقہ نقلی رہے گا زکوٰۃ میں زندہ فقیر کو مالک بنانا شرط ہے۔ فقط

سوال (۶۱۰) جواہرات مثلاً ہیرا، زمرد، لعل، یا قوت وغیرہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے کہ جواہرات میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ وہ تجارت کے لئے ہوں لا نہ زکوٰۃ فی الآتی والجواہر الۃ الا ان تكون للتجاسة الۃ در مختار۔ فقط۔

سوال (۶۱۱) زکوٰۃ کا روپیہ اگر بندہ بیعہ منی آرڈر روانہ میں فیس کہاں دی جائے

کتاب الزکوٰۃ ص ۱۸۱ ظہیر۔

الجواب :- بذریعہ مئی آرڈر بھیجا زکوٰۃ کے روپے کا درست ہے بجز مئی آرڈر
طلیحہ اپنے پاس سے دینی چاہئے۔

مہر کے مفروض پر زکوٰۃ واجب ہے | سوال (۹۱۲) مہر کے مفروض پر زکوٰۃ آوے گی
یا نہیں؟ -

الجواب :- شامی میں ہے والصحیح انہ غیر مائع یعنی صحیح یہ ہے کہ
دیں مہر مؤجل وجوب زکوٰۃ سے مانع نہیں ہے یعنی زکوٰۃ اس پر مال موجودہ بقدر
نصاب کے واجب ہوگی۔

زکوٰۃ غریب کو دیکر اپنے قرض میں لے لے تو کیا حکم ہے | سوال (۹۱۳) زید کا ایک شخص پر روپیہ قرض ہے
ادوہ شخص مفلس ہے۔ زید یہ حیلہ کرتا ہے کہ اپنے
روپیوں کی زکوٰۃ نکال کر اس مفروض کو دیتا ہے ادھر اس سے قرض وصول کر لیتا ہے
یہ زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہ۔

الجواب :- ادا ہو جاوے گی۔ فقط۔

بلانیت جو رقم فقیروں کو دی گئی | سوال (۹۱۴) ایک شخص صاحب زکوٰۃ نے کئی وقت
اس سے زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں | برنیت ادا دوائے زکوٰۃ کو فی تعیین رقم کا لحاظ مالیت

نہیں کیا اور انشپاک کے نام خیرات کافی مقدار سے دیتا رہا لیکن کبھی نیتاً یا خیائاً
زکوٰۃ کے نام سے نہیں دیا۔ اگر پچھلے سالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی تو کیا یکبشت ادا کرنا
لازم ہے اور جب کہ گذشتہ سالوں کی مالیت بھی کم و بیش ہوتی رہی تو اب کس معیار پر

لہ ولا یخرج (المزکی) عن العبدۃ بالعتزل بل لا داء للفقراء (الدر المختار
علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوٰۃ) ادیسلم ہے نہیں مئی آرڈر قرار نہیں ملتی اسلئے وہ زکوٰۃ میں نہیں شمار ہوگی۔
والشام ۱۲ ظفر لہ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲ ظفر لہ داداء الدین عن العین وعن
دین میقبض لا یجوز وحیلة الجواہر ان علی مد یومہ الفقیر زکوٰۃ ثم یأخذها
عن دینہ ولو امتنع المدیون مدیدہ واخذها لکونہ ظفر بحسب حقہ ص

گزشتہ سالوں کی مقدار بہتیتی مجبوعی مقرر کی جائے۔

الجواب :- جو رقم بلانیت زکوٰۃ خیرات کی گئی، وہ زکوٰۃ میں محسوب نہیں ہوئی، اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے اور اندازہ ہر سال کا تقریبی ہو کچھ غالب گمان میں ہو وہ قائم کر لینا چاہئے اور بت رتیج ادا کرنا بھی اس زکوٰۃ کا درست ہے، یکسر ت دینا لازم نہیں۔ فقط۔

سوال (۶۱۵) میں نے جو عرصہ میں پچیس سال گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو شرط ادا نہیں ہوئی اس کے لئے کہا صورت اختیار کی جائے

میرے ذمہ سے ادا نہیں ہوئی یعنی اپنے پوتوں اور بیٹوں کی دغیرہ غریب کو۔ مگر اب میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی بات ایسی مجھ کو بتادی جائے کہ جو سال گزر چکے ہیں ان کی زکوٰۃ میرے ذمہ سے ادا ہو جائے مگر مجھ کو یہ یاد نہیں کہ جو سال گزر چکے ہیں فلاں سال میں اس قدر روپیہ میرے پاس تھا اور فلاں سال میں اس قدر روپیہ تھا بلکہ یہ بھگو خوب معلوم ہے کہ اس روپے میں سے خرچ ہوتے ہوتے بہت تھوڑا سا باقی رہا ہے۔ اور نہ میں نے اس روپے سے کسی قسم کی تجارت وغیرہ کی ہے بلکہ اس میں سے خرچ ہی کرتا رہا ہوں اس صورت میں کیا کیا جاوے جو گزشتہ زکوٰۃ میرے ذمہ سے ادا ہو جائے۔

الجواب :- گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو ادا نہیں ہوئی اس کی ادائیگی کی اب اس کے سوائے اور کچھ صورت نہیں ہو سکتی کہ اپنے خیال میں ان برسوں کا اندازہ لیا جاوے کہ ہر سال میں کتنا کتنا روپیہ تخمیناً موجود تھا۔ اور نیز وضع ہو کہ بہن اور بہن کی اولاد جو غریب ہوں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے، البتہ بیٹوں پوتوں اور پوتیوں اور نواسیوں اور نواسیوں کو زکوٰۃ دینا درست نہیں

لے و شرط صحیحۃ ادا ثمانیۃ مقارنۃ لہ ای للاداء ولو كانت المقارنۃ حکماً الخ ولا یجوز عن العزلۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء۔ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲۰) ظفر

ہے۔ پس یہ بھی اندازہ کیا جاوے کہ کس قدر پوتوں اور لڑکیوں کو دی گئی ہے اور کس قدر بہن کو۔ کیونکہ جو بہن کو دی گئی وہ ادا ہو گئی اور جو اولاد لایا اولاد کی اولاد کو دی گئی وہ ادا نہیں ہوئی، الغرض اس اندازہ سے جس قدر پیسہ ہر سال میں موجود ہو نا خیال میں آوے اسکی زکوٰۃ کا حساب کر کر اس کو ادا کر دیا جاوے اور حتی الوسع تنجیہ الیہ کیا جاوے کہ اپنے خیال کے موافق اس میں کمی نہ رہے، کچھ زیادہ ہی ہو جاوے کہ احتیاط اسی میں ہے۔ فقط جو قرضہ حکومت کو دیا گیا ہے اس کی زکوٰۃ کب واجب ہوگی۔ سوال (۶۱۶) زید نے سرکار کو سو روپے بطور قرضہ کے دیئے تھے، ابھی وصول نہیں ہوئے۔ ایک سال کے بعد امید وصول کی ہے تو اس کی زکوٰۃ زید کے ذمہ بعد وصول کے واجب الادا ہوگی یا قبل وصول کے ہر سال زکوٰۃ دینا چاہئے۔

الجواب :- ایسے قرض کی زکوٰۃ بعد وصول کے واجب الادا ہوتی ہے وصول سے پہلے زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر زکوٰۃ اس کی قبل وصولیابی کے دی دیوے تو ادا ہو جاوے گی۔ بعد وصول کے پھر دینی نہ آوے گی۔ کذا فی کتاب الفقه۔ فقط۔ کسی مسکین کے لئے زکوٰۃ سے ماہوار مقرر کرنا کیسا ہو؟ سوال (۶۱۷) کسی شخص مسکین کا زکوٰۃ سے مثلاً ایک روپیہ ماہوار مقرر کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔ الجواب :- زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ فقط۔

۱۔ دلا الی من بینہما دلا (در مختار) وقید بالولاد لجوازہ لبقیۃ الاقارب کالاخوة والاعمام والاخوان الغیرہ بل ہم انی لانت صلاتہ وصدقاتہ در المختار باب المصرف ص ۸۶) نفیہ۔

۲۔ ولو کان ابن بن الی فوصل الی ملکہ لزوم زکوٰۃ ما مضی والد المختار علی ہامس رد المختار کتاب الزکوٰۃ ص ۱۲) نفیہ ۳۔ دمقاسمۃ بعزل ما وجب کلہ وبعضہ دلا بخبر ج عن العیمة بالعزل بل بالاداء للفقراء (ایضاً)

کیا غلہ کی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائیگا | سوال (۶۱۸) غلہ کی قیمت کا چالیسواں

حصہ زکوٰۃ میں دینا بد مذہب و دخت کرنے غلہ کے ہے یا حکم ہے۔

۱ جواب :- اس صورت میں غلہ کی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا بعد حوالان حوال لازم ہے۔ فقط

جزا عشر و چندہ میں لینا لیتا | سوال (۶۱۹) جزا عشر و چندہ وصول کر کے مدرسہ و مکتب میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۱ جواب :- جیر کرنا صدقہ نقلی میں درست نہیں ہے۔

زکوٰۃ دیکھ کر کسی نے خرید لیا | سوال (۶۲۰) ایک شخص کچا اس مہتمم مدرسہ نے کچھ روپیہ زکوٰۃ کا طلبہ کے واسطے رکھ دیا تھا، اس کو کچھ ضرورت پڑی اس نے دو روپے بلا اجازت مہتمم مدرسہ اپنے خرچ میں صرف کر لیا اور پھر ادا کر دیا، اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

۱ جواب :- اس کو صرف کرنا جائز نہ تھا، لیکن ادا کرنے کے بعد وہ بری ہو گیا۔

مدفون روپے کی زکوٰۃ | سوال (۶۲۱) جو روپیہ زمین میں مدفون ہے اور اس سے کسی قسم کا نفع نہیں تو اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

۱ جواب :- اس روپے کی زکوٰۃ ہر سال دینی چاہئے۔

انجمن زکوٰۃ | سوال (۶۲۲) ایسی انجمن قائم کرنا جس میں مال زکوٰۃ مساکین پر صرف ہوتا ہو جائز ہے یا نہیں؟

۱ جواب :- درست ہے۔

۱۔ تجب فی کل مائتی درہم خمسۃ درہم الی (مالگیری کتاب الزکوٰۃ باب ثالث

ص ۱۶۴) ظہیر ۲ دلا فی مال مفقود (الی قولہ) و مدفون بہرۃ نسی مکانہ ثم

تذکرہ.... بخلاف مدفون فی حوز (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۱۶۴) ظہیر صدیقی

قرض روپے کی زکوٰۃ | سوال (۶۲۳) قرض میں جو روپیہ پڑا ہوا ہے اور وہ بقدر نصاب ہے اور سال بھر گزر گیا ہے تو اس کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- قرض میں جو روپیہ پڑا ہوا ہے اور بقدر نصاب ہے اور سال بھر گزر گیا ہے تو اس کی زکوٰۃ بعد وصول کے ادا کرنا واجب ہوتی ہے، جس قدر وصول ہوتا جاوے اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی، جو روپیہ مارا جاوے گا اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو جاوے گی۔

قرض کی زکوٰۃ بعد وصول | سوال (۶۲۴) قرض جو قابل وصول ہے اس پر زکوٰۃ دی جائے یا قرضہ کے وصول پر؟ اور جو قرضہ فی الحال قابل وصول ہے لیکن شاید کچھ عرصہ کے بعد غیر قابل وصول ہو جاوے، یا بعض قرضہ اقساط کے ساتھ وصول ہو اس کے واسطے کیا ارشاد ہے۔

الجواب :- بعد وصول قرضہ کے زکوٰۃ دینا واجب ہوتا ہے لیکن اگر قبل از وصول دیدی جاوے تو یہ بھی جائز ہے۔ جو قرضہ قابل وصول ہے اور بعد میں شاید قابل وصول نہ رہے اس میں بھی یہی حکم ہے جو گذرا۔

قرض روپے کی زکوٰۃ کب ادا کی جائے | سوال (۶۲۵) خالد نے عابد کو روزگار کے واسطے قرض روپیہ دیا، عابد نے روزگار میں نقصان پایا، روپیہ خالد کا صرف ہو گیا اپنا مکان کاٹنے خالد کو رہن لکھ دیا۔ اب خالد اس روپے کی زکوٰۃ کیونکر ادا کرے۔

الجواب :- قرض میں جو روپیہ ہے اس کی زکوٰۃ بعد وصول کے ادا کرنا واجب ہوتی ہے، پس جو روپیہ وصول نہ ہوا اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہ ہوتی۔

سوال (۶۲۶) اگر کسی گھریں نو دس آدمی ہیں اور ایک شخص کا اختیار تمام بیہیز پر ہے اور مختار رب کی خوشی سے

شیخ دیوان الدین علی معزہ علیہ الرضی اللہ تعالیٰ عنہ، مولانا محمد ارم کاظمی، مفتی الدین مختار علی باقر، رحمہ اللہ

بنایا ہے، اگر وہ صدقہ دے گا تو اس کو ہی ثواب ملے گا یا تمام گھروالوں کو۔

الجواب :- جب کہ صدقہ خیرات سب کے مال مشترک ان کی اجازت سے ہے

تو سب کو ثواب ملے گا۔

سوال (۶۲۷) میں گورنمنٹ انگریزی میں دس روپے ماہوار کا ملازم ہوں

برادریٹ فنڈ کی زکوٰۃ
اور اس کے سود کا حکم

دس آنے میری تنخواہ اور پانچ آنے عطیہ گورنمنٹ جملہ پنہ آنے ماہوار میرے نام سے
سونگ بینک میں جمع ہوتے ہیں، کچھ سود بھی ماہوار اس مجموعہ پر لگتا ہے، میں جمع کرنا اور سود لینا
نہیں چاہتا، مگر یہ قاعدہ مقبرہ قبول نہیں کیا جاتا، حسب قاعدہ معینہ وہ مجموعہ بحالت ملازمت
مل بھی نہیں سکتا۔ عدم ملازمت کی صورت میں وہ کل مجموعہ مع سود یکجا وصول ہوگا۔ اصل و
سود کی کچھ تشریح نہ ہوگی۔ اس صورت میں مجموعہ موجودہ بینک کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے
یا نہیں۔ اب شرع شریف کا اس بارہ میں میسرہ واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب :- جو کچھ وصول ہوا اس میں سے بقدر سود صدقہ کر دیا جاوے کیونکہ روپیہ

(بیش تمیز) مستدر ہے اور زکوٰۃ بعد وصول کے لازم ہوگی۔ اس وقت سے زکوٰۃ کا حساب
کیا جاوے گا جس وقت اس وضع کردہ رقم کی مقدار نصاب کو پہنچ جاوے۔ فقط واللہ اعلم
کتبہ عزیز الرحمن غفری عنہ مفتی محمد سعید بیہ دیوبند۔

(نوٹ) معہ جہر میں اس جگہ عبارت اس طرح درج ہے "کیونکہ وہ سمنہ ہے" اس عبارت کا کچھ مطلب

کچھ میں نہیں آیا، اس لئے بدست تصواب بین القوسین الفاظ زیادہ کر دیئے گئے ہیں۔

برادری کی زکوٰۃ
اور اس کی حقیقت

سوال (۶۲۸۱) بعض ملازمت اور انگلیشیہ میں ایک ملازم پر پانچ سو
فصد کا جاری ہے۔ برادری کا یہ ہے کہ خود ملازمین میں سے ایک مقدار ہر ماہ کٹتی رہتی ہے
وہ روپیہ رقم جمع ہو کر بوقت علیحدگی خود ملازم یا در صورت فوت اس کے ورثہ کو ملتا ہے
اس سوال میں خاص بریلی کالج کی بکٹ ہے جس کے قواعد میں اسناداً یہ تھا کہ اگر ملازم چاہے
تو پانچ فی صدی اپنی تنخواہ میں سے برادری فنانس میں جمع کرتا رہے، لیکن جب کہ بعض ملازمین
نے اس قاعدے پر اعتراض کر کے پوری تنخواہ لینی چاہی تو کمیٹی منتظمہ کلج نے قاعدہ مذکورہ
کے بجائے اجبار کر دیا جس سے ہر ملازم کی تنخواہ میں سے ماہانہ رقم وضع ہونے لگی اور اختیار
نہیں رہا کہ کبھی وہ حالت ملازمت میں بجز صورت علیحدگی یا فوت ہونے کے رقم جمع کر دے
لے سکے۔ یہ رقم مجرا شدہ وقتاً فوقتاً آباد بنک میں ہر ملازم کے نام کے آگے تعداد رقم
مجرأ شدہ ششماہی اور سالانہ لکھی جانے لگی اور اس میں مندرجہ دونی خانہ میں لکھا جانے لگا۔
اور فیصلہ خانہ میں رقم مجرا شدہ کے برابر رقم اور لکھی جانے لگی۔ کمیٹی منتظمہ ملکہ گورنمنٹ کا
عطیہ خاص اپنی طرف سے یہ رقم ملازم کلج کے لئے تھی اور ہے۔ یعنی وقت علیحدگی ملازم کے
مجموعہ تینوں رقم کے ملنے کا قاعدہ ہوا۔ لیکن رقم مجرا شدہ از تنخواہ کے ملنے کا وقت علیحدگی
ہر حال میں وعدہ تھا اور ہے۔ پر اپنی رقم عطیہ کے ملنے کو کمیٹی نے اس بات کے ساتھ
مشروط کیا کہ وقت علیحدگی ملازم کے اول کمیٹی کی طرف سے ریلیوشن تجویز ہوگی۔ آیا اس ملازم
کی رقم عطیہ ملے یا نہیں۔ حکم ہونے پر رقم مذکورہ عطیہ ملازم کو دی جاوے گی ورنہ نہیں۔ یہ طریقہ
پیشن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جو بوقت پیری یا علیحدگی ملازم کو امداد دے سکے اور ساتھ
میں ایک نوع دباؤ یا لاشع دلائے کی صورت بھی ہے، اور ترغیب پر و فیصلہ اور مسلمان کالج
کے لئے وفاداری گورنمنٹ کی کہ ان کا روپیہ جزد تنخواہ جو جمع ہو کر زائد رقم ہو کر ہزاروں تک
ہو کر کمیٹی کے اختیار و قبضہ میں رہتا ہے، اگر وہ وفادار نہ بنیں تو ان قوم سے ہاتھ اٹھا دیں
یا بلکہ دوم اگست ۱۹۱۵ء کو ایک پروفیسر کو رقم مبلغ ایک ہزار سات سو چون روپے چودہ آنے

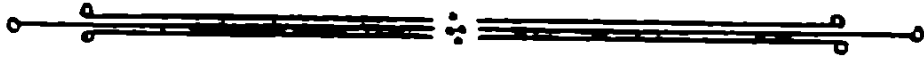
ایک پائی۔ مجموعہ ہر سہ ملات مذکورہ معنی رقم مجرا شدہ از تنخواہ مبلغ چھ سو نوے روپے بامناخ
مذکورہ تعدادی دوسواٹھائیس روپے دس آنے آٹھ پائی رقم عطیہ از جانب کمیٹی مساعی رقم
اول تعدادی چھ سو نوے روپے۔ مجددہ تعالیٰ عطا ہوا، اور روپیہ پر و فیس کے ہاتھ میں
آگیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا رقم پر بعد حولان حول زکوٰۃ اس کے ذمہ لازم و واجب ہوگی
یا درست زکوٰۃ نین ماضیہ کی واجب ہے؟

الجواب :- ہر سہ رقم کے وصول ہونے کے بعد حولان حول ہونے پر
زکوٰۃ دینا واجب ہوگا، نین ماضیہ کی زکوٰۃ کسی رقم کی بھی لازم نہ ہوگی۔ رقم منافع
در رقم عطیہ پر تو عدم وجوب زکوٰۃ ظاہر ہے کہ ابھی ملک مزکی میں نہیں آئی اور رقم مجرا شدہ
کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ نشان معادہ موجود ہے اور اجبار اس کی دلیل ہے اور معرض
موقوف میں ہونا اس کا مستبعد نہیں۔ دال اصل فیہ حدیث علی لا زکوٰۃ فی مال
الغمار۔ در مختار۔ قوله حدیث علی کذا اعزاه فی الہدایۃ الی علی ولیس بمعزاد
داماد کوہ سبط ابن الجوزی فی آثار الانصاف عن عثمان وابن عمر کذا فی شرح
النقایۃ لملا علی قاسمی۔ شامی۔ فقط

سوال (۶۲۹) ایک شخص دوسو روپیہ اپنے
ایصال ثواب کے لئے صدقہ جاریہ
کی بہتر صورت کیا ہے
والدین مرحوم کے مکافات گناہ کے لئے دوائی سلسلہ
کی صورت میں قائم کر کے اللہ کی راہ میں دینا چاہتا ہے، احسن صورت صرف کی
کونسی ہے۔

الجواب :- ایصال ثواب کے لئے صدقہ جاریہ کی صورت بہتر ہے تاکہ
ہمیشہ ہمیشہ میت کو ثواب پہنچتا رہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ روپیہ مذکورہ کتب دینیہ
حیث وفقہ و تفسیر کی خرید کر کے مدرسہ دینیہ میں داخل کر دی جاویں کہ اس کا نفع عظیم ہے

یا روپیہ مذکورہ سے کوئی جائیداد خرید کر اس کو وقف کر دیا جائے اور آمدنی اس کی کسی مدرسہ دینیہ کے طلبہ مساکین اور یتامیٰ اور اقربا غریب پر تقسیم کر دی جائے کہ اس قدر فلاں کو اور اس قدر فلاں کو دی جاوے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اذامات الانسان انقطع عنه علمه الا من ثلثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعولہ رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کی امانت میں جو کچھ صرف کیا جاوے گا وہ بھی صدقہ جاریہ ہے اور ثواب اس کا ہمیشہ متوفی کو پہنچتا رہے گا۔ فقط۔



۱۵ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول ص ۳۲ ۱۲ ظفر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصوم

پہلا باب

روزہ کی نیت، روزہ کی قسمیں اور اسکی حیثیت

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذَكَرْنِي دَسْلَامٌ عَلَى بِنَا دِيهِ الدِّيْنِ اُصْطَفَى

روزہ کی نیت | سوال (۱) زید بیچ کو سو گیا۔ قریب ۱۱۔۱۲ بجے کے آنکھ کھلی
تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- رمضان شریف کے روزہ کی نیت یا نفل روزہ کی نیت دن
میں نصف نہار شرعی سے پہلے پہلے صبح ہے یعنی ۱۱ بجے تک تقرباً بیچ ہے۔ فقط۔
رمضان میں بلا عذر شرعی کھانے والے کی مثال | سوال (۲) مولوی صاحب نے ایک
شخص کو رمضان میں بلا عذر شرعی کھاتے پیتے دیکھ کر کہا کہ خنزیر خور ہے اور رمضان
میں کھانا حرام ہے اور جس کو کھاتے دیکھتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ سو رکھنا رہا ہے۔ یہ کہاں تک

نہ فیجمع اداء صوم رمضان الى من الليل الى الفجر الكبرى لا بعد ما (در مختار) قوله الى الفجر
الكبرى المراد بها نصف النهار الشرعي من استنارة الضوء في افق المشرق الى غروب
الشمس والغاية غير داخل في المفيا (رد المحتار كتاب الصوم ص ۱۱۶) نیت سے مراد دل کا
ارادہ ہے۔ زبان سے ادائیگی ضروری نہیں ہے۔ اس لئے اگر ارادہ رات میں کر کے سو یا
تھا، تو پھر کوئی مزید ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم ۱۲ تظہیر۔

درست ہے۔ رمضان میں بلا عذر شرعی کھانا حرام ہے یا گناہ کبیرہ۔

الجواب :- بلا عذر رمضان شریف میں دن کو کھانا پینا بے شک حرام ہے اور کھانے والا مرتکب حرام فعل کا ہے اور گناہ کبیرہ کا ہے اور شبیہا اس کو خنزیر و خوکہ بنا صبح ہو سکتا ہے یعنی جیسا کہ خنزیر و خوکہ حرام خورد و مرتکب حرام فعل اور گناہ کبیرہ کا ہے، اسی طرح رمضان شریف میں بلا عذر کھانے والا حرام خورد و مرتکب حرام فعل اور گناہ کبیرہ کا ہے اور مثل خنزیر و خوکہ کے ہے۔ فقط۔

سوال (۳) مسافر یا مریض اگر رمضان میں سے روزہ رکھے تو فرض ہو گا یا نفل

الجواب :- شامی میں ہے وحاصلہ ان المریض والمسافر لو نوبیا داجباً آخر وقع عنه ولو نوبیا نقلاً اداطلقاً فعن رمضان الخ۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مریض اور مسافر اگر نفل کی نیت کریں تو رمضان کا روزہ ہو گا اور اگر واجب آخر کی نیت کریں تو واجب آخر ہو گا و فیہ تفصیل واختلاف۔ فقط۔

سوال (۴) زیادہ کہتا ہے کہ نادائق لوگ جو اوقات سحری کے بعد کھانا جائز نہیں اوقات سحری سے خبر نہیں رکھتے۔ جب تک اذان نہیں کھانی سکتے ہیں۔ اگر مؤذن نے اذان میں زیر کی تو مؤذن کا قصور ہے۔

سوال (۵) زیادہ کہتا ہے کہ صبح بخیر کی حدیث صحیح صادق کے بعد کھانے کی اجازت نہیں میں ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ میں کچھ کھانے پینے کو موجود ہے، صبح صادق ہو گئی، وہ اس ہاتھ کی خوراک کھا پی سکتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے۔

لہ اعلم ان صوم رمضان فريضة لقوله تعالى كتب عليكم السيام دعلي فرضته
العقد الاجماع دلہذا یکفر جاحدا (۱) کتاب الصوم ص ۱۹۳ طغیر ۲ رد المحتار للشامی
کتاب الصوم ص ۱۱۲ طغیر ۳ دیکئے رد المحتار ایضاً ص ۱۱۲ طغیر

الجواب :- (۱) صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہیں ہے، خواہ اذان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اس بارہ میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔

(۲) اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ صبح صادق کا ہونا یقینی نہ ہو۔ فقط

روزہ کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے | سوال (۶) بتاریخ ۹ ذی الحجہ بروز عرفہ روزہ رکھنا کیسا ہے۔

الجواب :- مستحب ہے اور اس میں بہت ثواب ہے۔ فقط۔

نفل روزہ رکھنا کیسا ہے | روزہ میں یا نذر میں نیت کب سے کرے۔

الجواب :- نفلی روزہ میں اور نذر معین اور رمضان شریف کے روزے کی رات سے نیت کرے، یا صبح کو، نصف النہار شرعی تک کرے، درست ہے اور باقی روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔ فقط۔

۱۔ وشرعاً امساك عن المظترات الاثمية حقيقة او حکماً في وقت مخصوص وهو اليوم (در مختار) ای اليوم الشرعی من طلوع الفجر الى الغروب (رد المختار کتاب الصوم ص ۱۱۱) ظفر
 ۲۔ اذ تسمر اذ انظر بطن اليوم الى ليل فالحال ان الفجر طالع والشمس لم تغرب
 الى قضی فی الصور کلتها فقط (الدر المختار علی هامش باب ما یفید الصوم ص ۱۲۳) ظفر
 ۳۔ صیام يوم عرفه احتسب علی الله ان یکفر السنة التي قبله والسنة التي بعده
 رواه مسلم (مشکوٰۃ باب صیام التطوع ص ۱۴۹) والمندوب کا یام البیض عن کل
 شهر الى وعرفة ولو لحاج لم یضعفه (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الصوم ص ۱۱۲)
 ظفر
 ۴۔ فیصم اذا وصوم رمضان والنذر المعین والنقل بنية من اللیل الى
 الضحوة الکبری لا بعد ها الى ما شرط للباقی من الصیام قران النية للفجر ولو
 حکماً وهو تبییت النية للضرر مرة وتعیینها لعدم تعیین الوقت (الدر المختار
 علی هامش رد المختار ص ۱۱۶) ظفر

نذر کے روزہ میں قضا کی نیت کیے تو کیا حکم ہے | سوال (۸) | ایک شخص نے اس کے ذمہ کچھ روزے قضا کے تھے اور کچھ ناند کے پہلے قضا کے رکھنے شروع کئے، جب وہ ختم ہو گئے تو ناند کے رکھے، مگر رات کو ناند کی نیت یا دن رہی، قضا کی نیت کر لیا۔ دن کو یا د آیا تو نذر کا روزہ ادا ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- نذر معین میں دن کو دو پہر تک نیت ہو سکتی ہے اور نذر مطلق میں سنی جس میں کوئی دن اور تاریخ مقرر نہ کی جائے، رات سے نیت اس روزہ کی ضروری ہے پس صورت مسئلہ میں اگر نذر مطلق کا روزہ ہے تو وہ یہ نیت قضا ادا نہ ہو گا۔ نذر کا روزہ پھر رکھنا ہو گا۔ فقط

جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا کیسا ہے | سوال (۹) | جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا درست ہے یا نہیں خاص کہ جو عرفہ ذی الحجہ جمعہ کو ہو تو روزہ رکھے یا نہیں، ایک واعظ نے جمعہ کا روزہ رکھنا حرام فرمایا ہے۔ واعظ درست کہتا ہے یا غیر درست ؟

الجواب :- واعظ کا کہنا درست نہیں ہے۔ جمعہ کا روزہ مستحب ہے۔ بعض فقہاء نے اس خیال کے روزہ کے ضعف کے باعث فرض نماز میں کچھ غلط واقع نہ ہو جائے، منع فرمایا ہے، ورنہ دیسے اس کے استحباب میں کوئی شک نہیں۔ اور فقہاء احتیاطاً فرماتے ہیں کہ ایک روزہ اس سے اول یا اس کے بعد رکھ لے، اگر تنہا رکھے تو کچھ حرج نہیں۔ قال الشافعی فی کتاب الصوم فکان الاحتیاط ان یقسم الیہ یوما اخر الا ان قال

لہ فیعم اداء صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة من اللیل فلا تقبل الغرہب : لا عندہ الی الصحیۃ الکبری لا بعدھا الخ (الدر المختار علی ہاشم راجعاً کتاب الصوم ص ۳۳۳) ظہیر لہ : الشرط للباقی من الصیام ای من انواعہ الخ وهو قضاء رمضان والنذر المطلق الخ قرآن النیۃ للعبد و حکما وهو تنبیت النیۃ الخ (ایضاً) ظہیر۔

لان فیہ وظائف فلعلہ اذا صام ضعف عن فعلہا۔ فقط

عزہ کا روزہ حاجی لوگ کیوں نہیں رکھتے | سوال (۱۰) ماہ ذی الحجہ میں عزہ کے دن
یعنی نویں تاریخ کو جو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے تو اس روزہ حاجی لوگ خاص عرفات
میں روزہ کیوں نہیں رکھتے، اس کی وجہ کیا ہے۔

الجواب :- سفر کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ روزہ رکھنے کے سبب سے
کہیں افعال حج کے ادا کرنے میں ضعف کے باعث خلل واقع نہ ہونے لگے۔ واللہ اعلم
ایوں اگر حاجی کو عرفات کے فرائض کی ادائیگی میں خلل نہ ہو اور وہ کمزوری محسوس نہ کرے
تو وہ بھی عزہ کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ حاشیہ کی عبارت سے ظاہر ہے۔ - تلفیر -

۱۔ رد المحتار للشامی کتاب الصوم ص ۱۱۳۔ پوری عبارت یہ ہے والمندوب کایام
البیض من کل شہر دیوم الجمعة ولو منفردا، عرفۃ ولو لحاج۔ لا یضعفہ (رد مختار)
تولہ یوم الجمعة ولو منفردا۔ صرح بہ فی انوار۔ ص ۱۱۳۔ ان صومہ
ہا نفرا دہ مستحب عند العامة کالاثنین والخمیس الخ ولا یاس بصوم،
یوم الجمعة عند ابی حنیفۃ ومحمد لعمار دی عن ابن عباس انہ کان یصومہ
ولا یفطر الخ (رد المحتار ایضاً) تلفیر

۲۔ دالمندوب کایام البیض الخ عرفۃ ولو لحاج لم یضعفہ (رد مختار) صفة
لحاج ای ان کان لا یضعفہ عن الوقوف بعرفات لا یجیل ہا لداعوۃ محیط فلو وضعفہ
کرا (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۱۳) - تلفیر -

❖ ❖ ❖

❖ ❖

❖

دوسرا باب

رویت ہلال، اختلاف مطلع اور قول منجمین وغیرہ

رمضان کے چاند کی شہادت ایک مرد | سوال (۱۱۱) ماہ رمضان ۲۹ کو شہر خیر پور میں
ادرتین عورتیں دینا تو کیا حکم ہے | گہرے دوغبار کے باعث عوام نے چاند نہ دیکھا۔ بعد نماز

مغرب کے حافظ الشہنشاہ اور تین عورتیں شہادت دیتی ہیں کہ ہم نے یقیناً چاند دیکھا اور
الشہنشاہ کہتا ہے کہ میں اوروں کو پکارتا رہا مگر کوئی نہیں پہنچا، حتیٰ کہ چاند بادل میں آگیا
ان کا حال محلہ والوں سے دریافت کیا گیا۔ سب نے یہ کہا، ہم کو ان کی کوئی شکایت
نہیں۔ دریں صورت اس شہادت کو معتبر سمجھ کر افطار کا حکم دینا جائز ہے یا نہیں۔

عدالت کی تعریف موجودہ دور میں | سوال (۱۱۲) عدالت کی تفسیر جو فی زمانہ نامتبرہ معمول
پر ہو تحریر فرمائیے۔

عدالت کی تعریف فقہ میں | سوال (۱۱۳) کتب فقہ میں عدالت کی تفسیر یہ لکھی ہے :

ملکۃ تعمل علی ملازمة التقویٰ والمروءۃ والشرط اذناہا۔ | ترک الکبائر
الچیکن اس زمانہ میں اگر ایسا کوئی نہ ملے تو جن معاملات میں یہ شرط کی گئی ہے اس کا
فیصلہ کیونکر کیا جائے۔

اختلاف زمانہ میں سے عدالت کی | سوال (۱۱۴) اختلاف عصر سے عدالت کی تفسیر میں
تفسیر میں فرق آئے گا یا نہیں | فرق آسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اگر وہ دو شخص چاند دیکھنے والے نمازی پر سزا گاہیں، فسق و
فجور ان کا ظاہر نہیں ہے تو ان کی گواہی براۓ افطار درست ہے۔

۱۔ رد المحتار کتاب الصوم ص ۳۲۲ ۲۔ تفسیرۃ و شرط للفقہاء (بقیمہ شیعہ)

(۲ و ۳ و ۴) عدل کی وہی تفسیر اب بھی ہے جو فقہاء نے لکھی ہے وہی معتبر اور اختلاف عصر سے عدالت کی تعریف میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، جس جگہ عدالت فقہاء نے شرط کی ہے، وہاں ایسی ہی عدالت کی ضرورت ہے، اور وہاں مستور کی گواہی بھی کافی ہے، جیسے روزہ رکھنے میں اور اثبات رمضانیت میں وہاں ثبوت عدالت کی ضرورت نہیں، مگر فسق بھی ظاہر نہ ہو۔ کما فی الماشی۔

لان المرء اذا عدل من ثبوت عدالته ولا ثبوت في المستور اما مع تبين الفسق فلا قائل به عندنا الخ فقط

چار یا دو آدمی اگر کہیں کہ ہم نے فلاں | سوال (۱۵) تار کی خبر ہلال عید و رمضان کے بارے
شہر میں سنا کہ چاند ہو گیا جو تو کیا حکم پر | میں معتبر ہے یا نہیں، یا آدمی معتبر کہیں گے مگر کہیں کہ فلاں
شہر میں چاند ۲۹ کو دیکھا گیا، ہم نے وہاں کے باشندوں سے سنا ہے، اور اگر دو آدمی جو
پابن ہجوم و خلوتہ نہیں ہیں، چاند کی گواہی دیں تو معتبر ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- تار کی خبر بشرط ما قبل اعتبار کے نہیں ہے، اس پر روزہ رکھنا
اور عید کرنا درست نہیں ہے، اور دو آدمیوں کا یہ کہنا کہ فلاں شہر میں چاند ہوا ہے۔ لیکن
دیکھنے والے سے انہوں نے نہیں سنا یہ بھی معتبر نہیں ہے۔ اور بے نمازی کی شہادت

(بقیہ حاشیہ زمرہ ۲۲) والعدالة نصاب لشهادة ولفظ اشهد : عدم الحد في قذف الخ ولو كانوا
ببلدة لا حاكم فيها ما يقول ثقة وانما واد باخبار عدلين مع العلة للضامة (در مختار) قوله نصاب
المسألة اي على الاموال وهو جلال اور جل دامر اثنان (در مختار کتاب الصوم ص ۱۲۲) ظفیر۔

۱۔ در مختار کتاب الصوم ص ۱۲۲ ظفیر

۲۔ دیارم اہل المشرق یزید اہل المغرب اذا ثبت بطریق موجب کما مر (در مختار) قوله بطریق
موجب کان یجوز اثبات الشهادة او يشهد ا على حکم القاضی او يستفيض الخبر بجلال
اذا عدل اهل بلدة كذا مر ۱۵ لانه حكايه (در مختار کتاب الصوم قبل باب ما يفطر الصوم ص ۱۲۲) ظفیر

رمضان وعید کے بارہ میں معتبر نہیں ہے۔ فقط

چاند دیکھنے والے پر جمع کرنا کیسا ہے | سوال (۱۶۱) چاند دیکھنے والے کی خبر نیز اس کی شہادت

دینے والوں کی شہادت کے لئے خبر اور شاہدین کی صرف عقیدہ اور عملی مالت کی مبالغہ لینا کہ وہ غیر مسلم اور فاسق نہ ہوں، کافی رہا کہ ان کو ایسی باتیں کہنی چھوے ان کو ذلت اور شکستگی دل حاصل ہو۔ مثلاً یہ کہنا، کیا تمہاری بیانی بڑی تیز تھی، کیا تمہاری چار آنکھیں تھیں، اور کیفیت رویت دریافت کرنی کہ چاند بڑا ہوا تھا یا باریک اور اونچا تھا یا نیچا، اور دونوں گوشے برابر تھے یا ایک کھٹا اور ایک بڑا۔ اور کو نسا گیشہ کھڑا تھا۔ یہ ضروری ہے یا نہ۔ یہ کہنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب :- چاند دیکھنے والے کی خبر اور شہادت معتبر ہونے کے لئے یہ ہی کافی ہے کہ وہ عادل وثقہ ہو یا فاسق بین الفسق نہ ہو، باقی امور کی تحقیق کی ضرورت نہیں ہے اور مسلمان کو ذلیل و دل شکستہ کرنا، ایسی باتیں کہہ کر درست نہیں ہے۔

فاقہ فجار کی شہادت قبول کرنا کیسا ہے | سوال (۱۶۱) ۲۹ رمضان المبارک کا چاند یہاں نہیں دیکھا گیا، صرف دو چار آدمیوں فاسق و فجار کہ جو نہ سنا نہ دیکھتے ہیں اور نہ روزہ رکھتے ہیں، انہوں نے شہادت دی کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، چونکہ وہ از روئے شرع شریف قابل شہادت دینے کے نہ تھے، اس لئے ان کی شہادت مقبول نہ ہوئی۔ لہذا روزہ تاریخ ۳۰ کا بھی رکھنا پڑا۔ بعد میں خبر مل گئی کہ چاند ۲۹ کا ہوا تھا۔ اب وہ لوگ اور بعض لکھے پڑھے بھی یہ کہتے ہیں کہ عید کے روز شیطان روزہ رکھتا ہے۔ لہذا جس نے روزہ رکھا وہ بھی شیطان ہو گئے اور گنہ گار ہوئے۔ اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ آیا ایسے شخصوں کی

لہ لا فاسق اتقا قال الدائم المختار علی باشی رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۴ ظہیر علی خیر عدال اد

مستور لا فاسق اتقا (در مختار) لان المراد بالعدل من ثبتت عدالته ولا ثبوت فی المستور اما

مع تبیین الحق فلا قابل به عندنا (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۴) ظہیر۔

میں نے خود رمضان کا چاند دیکھا ہے اور میرے یہاں ایک عورت نے بھی۔

مولانا عبدالغفار صاحب کا خط جو شاگرد حضرت مولانا گنگوہی ہیں، اور عالم باعمل ہیں گوڑ کھپور سے آیا اور یقین ہے کہ وہ ان ہی کا خط تھا، اس میں چاند کے متعلق یہ مضمون تھا..... گوڑ کھپور میں ایک مسلمان نمازی نے شنبہ کو رویت ہلال کی شہادت دی بقاعدہ شرع شہادت تسلیم ہو کر اعلان ہوا۔ اکثر لوگوں نے یکشنبہ سے روزہ شروع کر دیا میرے نزدیک دونوں شہادتیں معتبر ہیں۔ یہ مکیم صاحب کا مضمون ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی خبر نہیں۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ جواب جلد و محنت ہو۔

الجواب :- ازبندہ احقر غریب الرحمن عفی عنہ۔

بہالی خابت، فیض و رحمت، مخدوم محترم عالم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب، فیضہ، بیدہ، یہ سلام سنون عرض ہے والا نامہ کل بروز شنبہ ۲ رمضان المبارک کو وصول ہو کر باعث غرت ہوا۔ رویت ہلال ماہ مبارک کے متعلق جو خبر جناب مولوی حکیم حمیل الدین صاحب کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے، وہ جناب کے لئے موجب عجب نہیں ہے۔ یہ تو ہمارے فقہائے کرام کو سلم ہے کہ اہل مشرق کی رویت اہل مغرب کیلئے لازم و ثابت ہو جاتی ہو مگر بشرطیکہ اہل مشرق کی رویت اہل مغرب کو کسی طریق ملزم و موجب سے پہنچ جاوے۔ اور علامہ شامی نے اس طریق موجب عمل کو تین طرق کے ساتھ مفسر و مشرح فرمایا ہے، ان ہر سه طرق میں سے صورت موجودہ میں کوئی طریق محقق نہیں ہے۔ عبارت در المختار و رد المحتار یہ ہے۔

فيلزم اهل المشرق بروية اهل المغرب اذا ثبت عندهم روية اذ لا شك بطريق موجب در مختار، قوله بطريق موجب كان يتحمل اثنان الشهادۃ او ينهد على حكم القاضی او يستفيض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل (كدار) كداره لانه حكايه في المختار.

سہ رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی اختلاف المطامیر ۱۲، تغییر۔

اول اور ثانی کی نفی اس صورت میں ظاہر ہے اور اسی طرح طریق ثالث کا منفی ہونا بھی اظہر ہے۔ کیونکہ بطریق استفاضہ و تواثر جناب تک اور ہم تک وہ خبر روایت نہیں پہنچی بس اب صرف اخبار اس امر کا ہے کہ فلاں شہر میں روایت کے گواہی گندی جس کو ملازم موصوف نے موجب عمل نہیں قرار دیا۔ اور جب کہ طریق موجب ثبوت روایت کا نہیں پایا گیا تو اس پر عجب کرنا درست نہیں ہے۔ الحاصل اب تک یہاں بھی کوئی خبر ایسی نہیں پہنچی جو شرعاً مفید حکم عموم ہمارے لئے ہو جائے۔ یہ خبر جو حکیم صاحب کی ہے اس سے بہتر یا اس کے مساوی بھی کوئی خبر نہیں ہے۔ آئندہ جو حکم حضرت کے نزدیک راجح قرار پاوے اس سے مطلع فرما دیں۔ جناب حکیم صاحب۔ دیرادرم مولوی حبیب الرحمن صاحب کی رائے بھی یہی ہے۔ مورخہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ۔ راقم احقر عزیز الرحمن عفی عنہ۔

خط کی اطلاع پر مذیت ملال مانا جائے یا نہیں | سوال (۲۰) نقل خط ثانی مولانا عبد الرحیم

صاحب رائے پوری۔

المخیرم المکریم جناب حضرت مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مد فیوضہم۔

از احقر عبد الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ایک عریضہ مغفوف اس سے قبل اس مضمون کے متعلق جناب کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ غالباً پہنچا ہوگا، مگر اس میں نقطہ مولوی جمیل الدین صاحب کے خط کا مضمون تھا، آج یہ دوسرا عریضہ مع خط حکیم جمیل الدین صاحب ووالانا حضرت مولانا اشرف علی صاحب ارسال خدمت میں۔ جناب ان دونوں کو ملاحظہ فرما کر یہ ایسی ڈاک جواب سے مطلع فرما دیں اور ان دونوں خطوں کو واپس کر دیں۔ مقصود ان کے ارسال سے یہ ہے کہ یہ دونوں شہادتیں جناب کو تسلیم ہیں یا نہ۔ بنا بر تسلیم اگر ہر معائنہ کو روایت ملال نہ ہو تو اس کے حساب سے

۱۔ اس کی مراد غالباً مولانا حکیم محمد حسن صاحب برادر حضرت شیخ الہنائی ہیں ۲۔ مفتی ملام جمال اللہ کے بھائی مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی سابق نائب ہتم دارالعلوم دیوبند۔

عی کر لیرے یا نہیں۔ رمضان کا ہونا تو اس سے مسلم ہے، اس میں تو کسی کو کلام نہیں، باقی کلام عید میں ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔ لہذا جناب اس عریضہ کو ملاحظہ فرماتے ہی جو رائے ہو اس سے فوراً مطلع فرما دیں، سخت انتظار ہے۔ جمعرات سے قبل یا جمعرات تک اس کا جواب یہاں پہنچ جائے تاکہ جو رائے قرار پاوے اس سے جمعہ کے روز عوام لوگوں کو مطلع کر دیا جاوے۔

ال جواب :-۔ بحضرت مخیم العالم مکرم و محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مافیوضہم۔

بہدیہ سلام سنون عرض ہے پہلے والا نامہ کا جواب ارسال خدمت بابرکت ہو چکا ہے۔ کل دوسرا والا نامہ مع خط حکیم جیل الدین صاحب سلمہ، والا نامہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب سلمہ ہینچا، بنا۔ ہ نے اور دیگر حضرات موجودین نے بغور دیکھا۔ رائے دی قرار پائی جو پہلے ظاہر کی گئی ہے۔ ہمارے لئے یہ خطی طحمت لازم نہیں ہیں، اور جوہ اس کی معفی نہیں ہیں۔ شہادت غازیچہ و حکم گورکھپور باقائدہ نہیں ہوئی، پھر اس کی سبب ثبوت رمضانیت ہمارے حق میں کیسے تسلیم کیا جاوے اور پھر عید کا حکم اس پر مرتب کرنا اور بھی محل بحث ہے۔ بہر حال اگر صدق قرائن وغیرہ کا خیال کیا جاوے تو غایت اس کی ”جواز غسل“ نکلتا ہے، نہ وجوب و لزوم۔ پھر ایسی حالت میں مسلمان عید اس حساب پر کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ البتہ روزہ کے قضا کر کے میں احتیاط ہے، اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کرے کہ اختلاف مرتفع رہے اور ہلال فطر پر اتفاق ہو جاوے۔ آئندہ جو ارشاد مالی اور رائے مبارک ہو مطلع فرما دیں۔ والسلام۔ راقم عزیز الرحمن عنفی عنہ۔

رویت ہلال کے بارے میں تار برقی کی خبر معتبر ہے یا نہیں | سوال (۲۱) تار برقی کے مذبیہ

رویت ہلال کی خبر معتبر ہے یا نہیں۔

ال جواب :-۔ تار برقی کی خبر رویت ہلال کے بارے میں شرعاً معتبر نہیں ہے

ایسی خبروں میں روزہ افطار کرنا درست نہیں ہے۔

۲۹٫ اگر کسی کی وجہ سے جب چاند نظر نہ آئے تو کیا حکم ہے [سوال (۲۲) اگر ابراہیم کی وجہ سے ۲۹

شعبان کو چاند نہ دیکھا جائے تو روزہ رکھنا درست ہے یا نہیں۔

(۲۱) اگر بحالت شکیک قصداً روزہ رکھا جاوے تو عذاب ہے یا ثواب۔

الجواب :- (۱) درست نہیں کما فی الدر المختار دلا یصام یوم الشک الخ

قال علیہ السلام من صام یوم الشک فقد عصا ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) گناہ ہے۔

ہندو کے پانی سے روزہ کھولنا درست ہے یا نہیں؟ [سوال (۲۳) ایک شخص روزہ دالنے

ایک ہندو سے پانی لے کر روزہ افطار کیا، ایک شخص کہتا ہے کہ روزہ جاتا رہا۔ وہ پانی حرام ہے، ہندو لوگ کافر ہیں۔

الجواب :- اس روزہ دار کا ہندو مذکور سے پانی لے کر وقت پر روزہ افطار

کرنا ناجائز و حلال ہے۔ جتنا کہ لے والے کا تہیہ غلط ہے، اس کو جگاڑا کرنا نہ چاہئے یہ اس کی ناواقفیت ہے ابراہیم کی بات ہے۔

۳۰٫ شخص عادل کی شہادت سے روزہ [سوال (۲۴) دو شخص عادل کی شہادت پر

رکھا گیا تو تیس روزہ کے افطار کئے یا نہیں روزہ ماہ رمضان کا رکھا گیا، بیستیس روزہ کے افطار

واجب ہے یا کہ جائز اند یہ عبارت در مختار بعد موعود ثلاثین بقول عدلین حل الفطر حل الفطر کا مفاد وجوب ہے یا کہ جواز۔

۱۔ قلیزم اهل المشرق برویة اهل المغرب اذا ثبت عندہم ردیة اول ثلاث بطریق موجب

دالہ المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الصیم مطلب فی اختلاف المطابع ۱۳۲ (ظفر ۲۵ الد المختار

کتاب الصوم تحت فی صوم یوم الشک، ص ۱۱۱ ۲ ظفر۔

الجواب :- جب کہ رمضان ثریف کا روزہ عابدین کی شجاعت پر کھایا اور جس تاریخ کو ابرہہ وغیرہ رہے تو اذکار بتیس دن کے واجب ہے۔ اور مفاد عل الفط کا اس صورت میں وجوب ہے حال فی الشامی والماصل انہ اذا علم شوال افطر اتفاقاً اذا ثبت رمضان بشهادة عدلين في الغيم ادا الفحو الا اور در مختار کی اس عبارت کے کچھ پہلے ہے جاننا لہذا الفاضل ان محکم بشہادتہما واقع ہے، اس پر رد المحتار نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ ہا ز وجوب کے منافی نہیں ہے کما قولہ جاننا۔ الظاہ ان المراد بالجواز الصحة فلا یبانی الوجوب تاملاً۔

ثقة لوگوں نے جاننا دیکھا اور کچھ لوگوں نے

روزہ رکھا اور کچھ نے نہیں کیا حکم ہے سوال (۲۵) فرقہ قلیلہ لیکن ثقہ روز پنجشنبہ

ہلال دیدار، روزہ نخستین داشت پس بدین نام سنی و زید کیشنبہ عید نمود، فرقہ ثانیہ بر شنبہ روزہ اول داشت در روز دوشنبہ عید کردہ تخفیفہ فرقہ اولی کہ ہر دو وقت برویت ہلال کار و زیدہ است میکن کہ روزہ و عید شہادہ دو بر خطاست۔ پس دریں صورت صواب چیست؟ و بر خطا کیست؟ و حکم روزہ کیشنبہ پس چیست؟ و بی مفسدہاں جمعا اول قضاء راست یا نہ؟

الجواب :- ہر گاہ رویت ہلال رمضان بر روز پنجشنبہ برویت ثقات ثابت شد و سنی روز تمام کردہ بر روز کیشنبہ عید کردہ شہادہ تخفیفہ فرقہ اولی روانہ است و روزہ کیشنبہ پسین کسانے را کہ رویت پنجشنبہ نزد ایشان ثابت شد روانہ است و انظار تبع اولی بحق ایشان جائز نیست و قضاء آں روزہ لازم است و لیکن واضح باد کہ رویت نہار را اعتبار نیست مثلاً اگر یہ روز جمعہ ہلال دیدار شد ان ہلال شب آن روز است

۱۔ رد المحتار کتاب الصوم ۱۲۹ ۱۲۸ ۱۲۷ ۱۲۶ ۱۲۵ ۱۲۴ ۱۲۳ ۱۲۲ ۱۲۱ ۱۲۰ ۱۱۹ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۶ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۳۔ رد المحتار کتاب الصوم ۱۲۹ ۱۲۸ ۱۲۷ ۱۲۶ ۱۲۵ ۱۲۴ ۱۲۳ ۱۲۲ ۱۲۱ ۱۲۰ ۱۱۹ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۶ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

زہ شب گزشتہ۔ دریں صورت روزہ جمعہ اولیٰ درست نیست بلکہ ہر روز شنبہ یکم رمضان
خیرا بہشت و پنجین حساب معروفہ کہ چہارم رجب یکم رمضان است مثلاً این حساب ہم قابل
عمل و قابل اعتبار نیست۔ چون معلوم شد کہ ہر روزہ کہ در بعض بلاد کشمیر این امر ہم عمل نزاع شدہ
است۔ ازین وجہ چیت کہ متعلق آن تحریر کردہ شد۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

شہادت پر افطار کا حکم | سوال (۲۶) ایک مولوی صاحب کے روزہ چار شہادتوں
سے ثابت ہوا کہ پنجشنبہ کو میسویں رمضان ہے، بناں علیہ مولوی صاحب موصوف نے
حکم دیا کہ روز جمعہ عید فطر کریں اور جن لوگوں نے پنجشنبہ سے ابتداء صوم کی ہے ایک روزہ
تضار رکھیں، زید نے اس حکم کی مخالفت کی۔ اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب :- دلوکا نو ابلدۃ لاحاکم فیہا صاموا بقول ثقة وانظروا
باخبار عدلین مع العلة للضر و دة الی ان قال و قبل بلا علة جمع عظیم یقع
العلم الشرعی هو غلبة الظن بخبرهم وهو مغوض الی رأى الامام من غیر تقدیر
بعد علی المذهب وعن الامام انه یکتفی بشاہدین واختارہ فی البحر و صحیح
فی الاقضية الاکتفاء بواحد ان جاء من خارج البلد او کان علی مکان مرتفع و
اختارہ ، قریب الدین الخ و قال فی الشامی و اعتمد فی الفتاوی الصغری ایضاً
و هو قول الطحاوی الخ ان فرض شامی نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اگر
قرآن سے عدیق خیر متظن ہوتا تو اس پر بھی عمل کیسکتے ہیں غلبۃ الظن حجة موجبة
للعمل کما صرحوا بفتاوی وقال قبلہ و الظاہر انه یلزم اهل القرى الصوم بسماع
المدافع ادرادیۃ الفنادیل من المصر لانه علامة ظاهرة تغید غلبة الظن الخ فقط۔

لہ ردیتہ بالنہار للیۃ الایۃ مطلقاً (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی ردیتہ
الہلال نہاراً ص ۱۳۲ تفسیر ۱۵۲ ایضاً کتاب الصوم ص ۱۲۵ ۳۳ رد المحتار ایضاً ص ۱۲
تفسیر ۱۵۲ رد المحتار کتاب الصوم تحت قولہ دلوکا نو ابلدۃ لاحاکم ص ۱۲۵ ۱۲ تفسیر ۱۵۵ ایضاً تفسیر۔

رویت ہلال | سوال (۲۷) رویت ہلال رمضان ۱۳۳۲ھ در ہندوستان و کشمیر
 پر ذر جمعہ شرب شنبہ واقع است مفتیان شرع بر اس فتویٰ دادہ است الا فرقہ ایست
 کہ ہستانی رویت ہلال مذکور پر روز چہ شنبہ شب جمعہ ثابت میکنند۔ باخبار غیر ثقہ بہنس میگویند
 کہ قول حضرت علی کریم اللہ وجہ چنان است کہ جمعہ فرض است بر مسائل فقہ عمل نہ کنند چوں
 بغتہ صیام ۲۹ صیام مطلع صاف یزد اکثر مردمان رویت ہلال نکرده اند، البتہ ۳ صیام
 روز یکشنبہ چونکہ مطلع صاف بود عموماً رویت کردہ روز شنبہ عید نموده اند ان فتنہ کہ
 جمعہ قرار دادہ اند بلحاظ آن ہمارو رویت ہلال عام مسلمان بر روز یکشنبہ از جماعتی یکے مفتی
 شدہ فتویٰ انظار داد و عید نموده اند چنانچہ یک کس ملفوف ہذا ارسال است کہ می گویند
 قبل از زوال رویت ہلال بر روز یکشنبہ کردہ ہماں وقت عید نمودیم دریں باب انہما
 قضاء روز یکشنبہ است یا کفارہ مع القضاہ؟ فتویٰ پچو این مفتی دریں باب نافذ است
 یا نہ؟ فقط اس شخص کا بیان یہ ہے، ہم نے بر روز یکشنبہ قبل از زوال بوقت چاشت
 چاند دیکھا، اسی پر عید کیا اور ہم چاند دیکھنے والے تقریباً بیس آدمی تھے۔

الجواب :- باخبار غیر معتبرہ یارو رویت ہلال در نہار رویت ہلال شرب گذشتہ
 ثابت نمی شود پس اعتماد کردن بریں دلائل ضعیفہ و عید کردن بر روز یکشنبہ ہمارو رویت ہلال
 در شرب آن حرام و معصیت است و بر مفطراں قضاہ آں روز لازم است۔ و اما الکفارة
 فلا لا اختلاف الامام ابی یوسف رحمہ اللہ فیما قبل النہال ؛ لیکن اگر بعد از آن
 رویت ہلال شود بر روز شنبہ بیا الغروب یعنی در شرب یکشنبہ از جلے ثابت شود پس
 بسبب آنکہ اختلاف مطالع معتبر نیست قضاہ روزہ یکشنبہ سا قط شود چنانچہ درینجا
 ہمیں قصہ پیش آدہ است کہ موافق رویت ایں ہمارو روزہ شنبہ عید کردہ شد یعنی بعد صیام
 مئی روزہ بعد از آن محقق شد کہ در بعض ہمارو رویت ہلال شیواں ہر شنبہ شدہ است بر روز یکشنبہ عید
 کردہ شد، وینہاں ہلال ثقہ و معتبر اند از بڑہ نیز ملائی شدہ اند میان کردہ اند و در چند جا

ہیں قصبہ پیش آمد، لہذا عید یکشنبہ ثابت شد و آنانکہ بلا حجت شرعیہ بروز یکشنبہ افطار ہمایا
 کردہ و عید کردہ ہو نہ قضا صوم از ایشان ساقط شد و حساب تقویم و یا حساب ہجری و بود
 و یا اول رمضان الماسی خامس رمضان الآتی و یا رابع رجب غرہ رمضان و نحو آن، ہر یک
 قابل اعتبار نیست و بار باین حساب را در رسم خود غلط یا فہم و علی ہذا ہر کس کہ بروز یکشنبہ
 بریں بنا عید کردہ سعی نمودہ الا آنکہ حسب اتفاق در بعض بلاد ہنر حسب رویت عید
 بروز یکشنبہ ثابت شد فطریاں از ششمنص مذکور قضا ساقط است بوجہ صحیح برون خیال نکس بلکہ حسب
 اتفاق ہیں عام در رویت بالنہار للیلۃ الآتیۃ مطلقا علی المذہب در مختار قولہ دسادیۃ
 بالنہار ای سواء روی قبل الزوال ادبمدہ و قولہ علی المذہب ای
 الذی ہو قول ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ (الی ان قال) و المختار
 قولہما شامی۔ پس بوقت چاشت چاند دیکھتے اس روز عید کہ ناحب از نہیں
 رویت ہلال میں کن لگیوں کا اعتبار ہے | سوال (۲۸) ۲۹ شعبان کو ہلال رمضان
 دس مسلمانوں اور گیارہ ہنود نے دیکھا منجملہ مسلمانوں کے ایک شخص منشرع پابن صوم و صلوة
 تھا اور ہاتی فاسق مقطوع اللحمیہ تھے بوجہ ڈار بھی نہ ہونے کے زید نے شہادت
 قبول نہیں کی، ایسے شخصوں کی شہادت مفیث ثبوت ہلال رمضان ہے یا نہیں؟ اور روزہ
 توڑنے والوں اور روزہ نہ رکھنے والوں پر کفارہ آوے گا یا قضا ؟ -

الجواب :- اگر ۲۹ شعبان کو ابر تھا تو ایک عادل یا مستور الحال کی شہادت سے
 بھی ہلال رمضان ثابت ہو جاتا ہے۔ پس اگر ایک شخص بھی ان دیکھنے والوں میں منشرع پابن
 صوم صلاۃ مجتنب عن المنہیات تھا تو اس کے بیان پر حکم کرنا لازم تھا۔ اگر ایک شخص بھی

۱۲۱ الدار المختار علی ہامش رد المحتار منہج ۱۳ مطلب فی رویتہ الہلال بہار ۱۲۱ رد المحتار بیضا ۱۲
 ظہیر ۱۲ للصوم مع علة کفیمہ وغیاہ خبر عدل ۱۱ مستور علی ما صحہ البزازی الخ
 (الدار المختار علی ہامش رد المحتار منہج ۱۳ کتاب الصوم ۱۲ ظہیر -

ایسا نہ تھا تو پھر زید نے جو اس کے قول کو قبول نہ کیا تھا کیا۔ روزہ توڑنے والوں اور نہ رکھنے والوں پر کفارہ نہیں ہے، اب صرف قضا اس روزہ کی لازم ہے جب کہ تحقق ہو گیا ہے کہ ۲۹ شعبان کو چاند نہ آیا ہے۔ فقط۔

فاسق کی شہادت پر روزے کا حکم | سوال (۲۹) دیوشہد فاسق و قبلہ الامام
واما الناس بالصوم فافطر لھو واحد من اهل بلدة قال عامة المشائخ
تلزمہ الکفر سناہ کن فی الخلاصۃ۔ اس عبارت میں وجوب کفارہ امام پر کس وجہ سے ہے اور اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟

الجواب :- اس عبارت عالمگیری کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہلال و خان کی گواہی ایک فاسق نے دی اور امام نے اس کو قبول کر کے ہوگیوں کو حکم روزہ کا کر دیا تو اس کے بعد اگر وہ خود افطار کرے یا اور کوئی شخص اہل شہر میں سے روزہ توڑ دے تو کفارہ لازم ہوگا۔ وجہ اس کفارہ لازم ہونے کی یہ ہے کہ جب کہ فاسق کی گواہی کو امام نے قبول کر لیا اور روزہ کا حکم کر دیا تو رمضان ثابت ہو گیا۔ کیونکہ فاسق کی گواہی کو اگر امام دربارہ رمضان شریف قبول کرے تو معتبر ہے اور رمضان ثابت ہو جاتا ہے، اس کے بعد اگر کوئی شخص روزہ توڑے گا تو کفارہ لازم ہوگا تو وجہ کفارہ افطار روزہ رمضان ہے۔ فقط۔

دن میں چاند کا حکم | سوال (۳۰) اگر درنہار ریت شود روزہ افطار باید کرد یا نہ،
ویر منظران قضا و لازم آید یا کفارہ؟

الجواب :- ریت ہلال درنہار معتبر نیست۔ اس ہلال شب آئندہ است نہ
شب گذشتہ، پس افطار براں جائز نیست فقہاء یہ فطر اس لازم است و کفارہ لازم نیست بسبب
مشبہۃ الاختلاف۔ فقط۔

لے ردو بیہ بالنہار، لللیۃ الاخیۃ مطلقاً علی المذہب (در مختار) قولہ ردو بیہ بالنہار الغ
ای سواء ردو فی قبل الزوال و بعد کا ال (در مختار) مطلب فی ردو بیہ لعل غلطاً ظہر۔

تیس کے حسابے روزہ شروع کرنے کے بعد بذریعہ سوال (۳۱) ایک شہر اور نیز اس کو خط شہادت آئی کہ ۲۹ کا چاند دیکھا گیا، اب کیا حکم ہے؟

قرب و جوار میں ۲۹ شعبان یوم شنبہ کو نہایت غلیظ ابر تھا، اس روز اس شہر میں نیز اس کے قرب و جوار میں چاند نہیں دیکھا گیا اور نہ کہیں سے خبر آئی۔ مجبوراً شعبان کے ۳۰ یوم پورے کیے گئے روز یعنی دو شنبہ کو روزہ رکھا گیا۔ رمضان کے ختم سے دو تین یوم قبل ایک شہر سے جو کہ ایک مہینہ کے راستے سے زیادہ دور تھا۔ یہ خبر بذریعہ خط آئی کہ یہاں ۲۹ شعبان کو ابر تھا، مگر دو شخصوں کی شہادت پر رمضان کی پہلی کیشنبہ کو قرار دی گئی، جس کے پاس خط آیا وہ بھی عالم تھے۔ چنانچہ مکتوب الیہ اس خط کو لے کر قاضی شہر کے پاس جو کہ عالم و دیندار ہیں، آئے اور کہا کہ میں اس شخص کو خوب جانتا اور پہچانتا ہوں کہ یہ خط اس ہی شخص کا ہے، علاوہ بریں ایک اور جگہ سے آدمی آیا، اس نے کہا کہ وہاں کے مفتی صاحب نے اپنی جگہ منگل کی عید کا اعلان کر دیا ہے، لہذا ہمارے نزدیک کیشنبہ کو پہلی رمضان قرار دینے میں کوئی شک نہیں ہے اس حسابے آج یوم دو شنبہ کو ۳۰ رمضان ہے۔ لہذا آج یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ آج چاند ہوا نہ ہو کل عید کا دن ہے اور روزہ حرام ہے۔

قاضی صاحب نے قبل اس کے کہ اپنی رائے کا اظہار کریں شہر کے ایک بڑے مشہور عالم سے جو وہاں کے مفتی بھی ہیں اور شہر کے لوگ اور ان کو اپنا پیشہ جانتے ہیں مشورہ لیا انھوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ خبر قابل اعتبار نہیں ہے۔ قاضی صاحب نے بناؤ اعلیٰ کہ اول تو علمائے حنفیہ کا اس میں بڑا اختلاف ہے چنانچہ بعض کے نزدیک اختلاف مطاع غیر معتبر ہے قطعاً اور بعض کے نزدیک معتبر ہے اور بعض کے نزدیک یہ ہے کہ جن دو مقاموں میں ایک مہینہ کی مسافت ہو ایسے مقاموں میں ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لئے ملزم نہ ہوگی، اور اس سے کم میں حکم ایک مقام کا دوسرے مقام کے لئے لازم ہوگا۔ چنانچہ فتاویٰ تاتاریخانیہ میں ہے اهل بلدة اذا ساء الهلال هل يلزم في حق كل بلدة اختلافه

فبعضہم قالوا لا یلزم فانما المتعبر فی حق اهل بلدة ما یتیمہم فی الخانسیة
لا عبرة باختلاف المطالع قال القنادی ان کان بین البلدین لا یختلف
به المطالع یلزم وذكر الحلواني انه صحیح من مذہب اصحابنا انتہی — اند
جامع الرموز میں ہے اقل ما یختلف به المطالع شهر^{۲۱} اور طحاوی شرح مراقی الفلاح
میں ہے قوله كما ذہب الیہ صاحب التجرید وهو الاشبه لان الفصال
الہلال من شعاع الشمس یختلف باختلاف المطالع كما فی دخول الوقت وخروجه
وهذا اثبت فی علم الافلاک والرهئة وقل ما یختلف فی المطالع مسدرة شهر
کما فی الجواهر انتہی اور صاحب ہدایہ قمار النوازل میں لکھتے ہیں اهل البلد صاموا
لتسعة وعشرين يوما بالردية واهل بلدة اخرى صاموا ثلثين بالردية
فعلى الاول قضاء يوم اذ لم یختلف المطالع بینہما اما اذا اختلف لا یجب
القضاء اور جن علماء نے مطلقا اختلاف مطالع کو معتبر سمجھا ہے انہوں نے اس حدیث
سے استدلال کیا ہے سردی کرب ان ام الفضل بئشہ الی معادیة بالشام
قال فقد مت الشام وقضیت حاجتها واستقبل علی رمضان وانا بالشام
فرایت الہلال لیلة الجمعة ثم قدامت المدينة فی اخر الشهر فسالنی عبد اللہ
ابن عباس، متی یرایتم الہلال فقلت یرایناہ لیلة الجمعة فقال انت
یرایته فقلت نعم ویراہ الناس وصاموا وصام معاویة فقال لکنا
یرایناہ لیلة السبت فلا نزال نصوم حتی تکمل ثلثین او نراہ فقلت اولیکتفی
سردية معادیة وصیامہ فقال لا ہکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سراہ الجماعة الا الہنا یرای دا بن ماجہ (منتقی) اور شاہ ولی اللہ صاحب مرثیہ
دہلوی مصفی شرح موطا مطبوعہ فاروقی کے ص ۲۲ پر تحریر فرماتے ہیں (مسئلہ)
اگر ہلال در یک شہر دیدہ شد و در دیگر شہر شخص کہ دند و ندید نہا، اگر آں شہر قریب است

لازم است حکم رویت ایشان و اگر بعید است لازم نیست بحسب حدیث ابن عباس و بقیاس
بر مسئلہ نظر و حج کہ در حدیث منصوص شدہ و ظاہر آن است کہ بعد مسافت قصر است
دایرہ نہ کردہ شود کہ مسافت قصر را بامر ہلال بیج تعلق نیست زیرا کہ مشرودعیۃ اکتفاء ہر ناجیہ
برویتیہ خود از جبتہ حرج است در تکلیف با بلوغ اخبار نہ از جہت اختلاف مطالع و عادۃ
قاضیہ است بلوغ اخبار در مواضع قریبہ، پس اگر از آخر شہر یکہ در ان رویت متحقق شد بر
مرحلہ باشد حکم آن لازم است۔ پس ان عبارات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اول بہت سے
علماء اختلاف مطالع کو معتبر سمجھتے ہیں، اور جو علماء اس کے قائل بھی ہیں کہ اہل مشرق کی رویت
سے اہل مغرب کے لئے رویت ثابت ہو جاتی ہے، وہ بھی خط او زنا رکا اعتبار نہیں کرتے
کیونکہ المخطیثہ المخط۔

مفتی صاحب نے ان تمام علماء کے اقوال کو پیش نظر رکھ کر نہایت غور و خوض کے بعد
یہ رائے دی کہ یہ چیزیں طریق موجب میں داخل نہیں ہیں۔ چنانچہ قاضی صاحب نے اعلان
عید سے انکار کر دیا جس پر قاضی کی مخالفت کی گئی اور بعض لوگوں نے ان کو اعلان عید
کے لئے مجبور کرنا چاہا، لیکن قاضی صاحب اعلان سے مستفق نہ ہوئے۔ شرعاً ان لوگوں کا
قاضی صاحب کے خلاف یہ رویہ کیسا ہے۔

(۲) کیا رمضان و عید میں خط کا بالکل اعتبار نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ کونسی صورتیں
اور طریقے ہیں کہ جن سے خط کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

الجواب :- اقوال و بالشہ التوفیق۔ یہ امر ظاہر ہے اور کتب حنفیہ سے ثابت ہے
کہ حالت ابر و غبار میں ایک شخص عادل یا مستور کی گواہی سے بھی رمضانیت ثابت ہو جاتی
ہے، پس دو عادل یا مستور کی گواہی سے برجہ اولیٰ ثابت ہوگی، اور یہ بھی مسلم ہے کہ صحیح و مختار
مذہب کے موافق اختلاف مطالع ہلال صوم و فطر میں معتبر نہیں۔ اہل مغرب کی رویت سے
اہل مشرق پر حکم ثابت ہو جاتا ہے اور جب کہ معتبر دراج و ظاہر الروایۃ و مفتی بہ عام اعتبار

مطالع ہے تو پھر اس میں بحث کرنا ہم مقلدوں کو بے موقع ہے، کیونکہ فقہائے متعین کی نزج ہمارے لئے کافی حجت ہے۔ درختار میں ہے: اختلاف المطالع غیر معتبر علی ظاہر السنن و علیہ اکثر المشائخ و علیہ الفتویٰ بحر عن الخلاصة و فی رد المحتار للشامی و ظاہر الساری و ایشانی و هو المعتمد عندنا و عند المالکیہ و عند الحنابلہ تعلق الخطاب عامًا بما بطلت الرویۃ فیہ بخلاف ادقات الصلوٰۃ (شامی ج ۲ ص ۱۲۲) کتاب الصوم، البتہ اہل مغرب کی رویت مستحق ہو جائے اور طریق موجب کی تشریح رد المحتار میں اس طرح کی گئی ہے کہ دو شاہد یہاں اگر دو شہر کی رویت بیان کریں یا وہاں کے عالم و قاضی کے حکم کو دو شاہد بیان کریں یا خبر اس شہر کی رویت کی عام و مستفیض ہو جاوے۔ بظاہر صورت سنو کہ میں ان ہر سہ امور میں سے کوئی امر نہیں پایا گیا اس لئے قاضی صاحب کا اس پر حکم رد معانیت نہ کرنا موافق شریعت کے ہے، اعتراض ان پر بے محل ہے اور مجبور کرنا غیر مناسب، باقی جن حضرات نے اس خط کو معتبر مان کر اس پر حکم کیا وہ بھی صحیح ہے کیونکہ جن مواقع میں نزدیک کا گمان نہ ہو وہاں فقہاء نے خط کو معتبر مانا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ باہمی خط و کتابت میں احتمال نزدیک بہت بیدار و ضعیف ہے شامی جلد رابع کتاب التعاضی الی التعاضی میں ص ۳۹ میں اس کی تصریح ہے قال فی الفتح من الشهادات ان خط المسافر والصراف حجة للعرف الجاری قال البیہقی ہذا للذی نے غالب الکتاب حتی المجتبى فقال فی الاقراء و اما خط البیاع والصراف والمسافر فهو حجة وان لم یکن مصدرًا معنونا یعرف ظاہر ابین الناس و کذا ما ینکتب الناس فیما بینہم محجب ان یکون حجة للعرف ۱۵ اور اس سے پہلے شامی میں بھی ہے کہ خط کا غیر معمول پر یا غیر معتمد ہونا قضا کے اعتبار سے بے مینی قاضی اس پر حکم نہ کرے گا بوقت منازعت، لیکن یہ نہیں کہ مطلقاً خط غیر معتبر ہے، فی الاشباہ لا یعمل بالخط (درختار) قال الشامی عبارة الاشباہ لا یعمد علی الخط ولا یعمل

بمکتوب الوقف الذی علیہ خطوط القضاۃ الماضین الخ قال البیری المراد من قوله لا یعتقد ای لا یفتی القاضی عند المنازعۃ لان الخط معایزہ و یفتعل الخ و ذکر العلامة البعلی فی شرحہ علی الاشباہ ان للشارح العلامة الشیخ علاؤ الدین رسالۃ حاصلہا بعد نقلہ ما فی الاشباہ دان ابن شحنے دا بن دہبان جزما یا لعل بد فتہ الصراف وغورۃ لعلۃ امن التزویر کما جزم بہ البزازی والسرخی و قاضی خاں (شامی) تحت قول الماتن ویلحق بہ المبرأت باب کتاب القاضی الی القاضی (الحاصل جس جگہ تزویر سے امن ہو، وہاں فقہاء نے خط پر عمل کرنے کو لکھا ہے۔ پس جس کے نزدیک خط معروف ہوا اور تزویر سے مامون ہو وہ اس پر عمل کر سکتا ہے، لہذا ان لوگوں پر بھی اعتراض نہیں ہے جنہوں نے بلوقت مذکور خط پر عمل کیا۔

(۲) جب کہ یہ امر محقق ہوا کہ بصورت امن عن التزویر خط کا اعتبار اور وہ معمول ہے تو اگر کوئی عالم یا قاضی یہ لکھ کہ بھیجے کہ میرے سامنے شہادت معتبرہ رویت ہلال کے متعلق گزری اور میں نے اس کو قبول کر لیا اور اس پر حکم کر دیا، تو جو لوگ اس کو پہچانتے ہیں یا قرآن سے معلوم ہو کہ اس کا خط ہے کوئی وجہ تزویر کی اور دھوکہ دہی کی نہیں ہے تو ان لوگوں کو اس پر عمل کرنا جائز ہے، گو یا اس عالم نے ان کے سامنے یہ بیان کر دیا کہ میں نے ایسا حکم کر دیا۔

عبد کے جانہ کے لئے کتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے | سوال (۳۲) عیہ کے چاند کے

ثبوت کے لئے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟

الجواب :- مطلع الرصاف: ہر نظر میں مجمع کثیر کی شہادت کی ضرورت ہے اور اگر غبار و ابر ہو تو دو مرد ثقہ یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت ہے (ان کان بالسماء علیہ ای فی الغطر) لا تقبل الا شہادۃ رجلین اور جل دامت برکاتہما

دیشراط فیہ الحلیۃ و لفظ الشہادۃ الخ دان کانت مصحیۃ لا یقبل الا قول الجماعۃ
کما فی ہلال رمضان - جیل الرحمن

حاجہ نیت کی بنیاد پر دورہ شروع کر دینا کیلئے | سوال (۳۳) | قصبہ نگرام میں ہفتہ
کو ۳ رجب تھی جس کے حساب سے ہفتہ ہی کو کم رمضان شریف ہوتی ہے۔ نیز قواعد
ہدیت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ ایک ذوقی نے بغیر چاند دیکھے روزہ رکھا اور
دوسرے ذوقی نے یوم شک میں ۱۱ بجے تک انتظار چاند کی خبر کا کر کے روزہ افطار کر دیا
کانپور وغیرہ سے خبر رویت باقاعدہ نہیں آئی تھی۔ ذیقین میں سے کون حق پر ہے۔ ؟
دوسرے ذوقی نے مولوی صاحب کے حکم سے افطار کیا ہے۔

الجواب :- اس صورت میں روزہ افطار کرنے والا ذوقی حق پر ہے قاعدہ
شرعیہ کے مطابق وہی ہے جو ان عالم صاحب نے کیا کہ میں شعبان جو یوم الشک ہے
اس میں انتظار کر کے روزہ افطار کیا اندکرایا۔ ذوقی اول جنہوں نے مجرد قواعد علم ہدیت
پر تجربہ پر روزہ رکھا غلطی پر ہے۔ درمختار میں ہے ولا عبۃ بقول المؤقتین ولو عدوا
على المذهب فقط و درجہ ما قلنا ان الشارح لم یعتقد الحساب، بل
انما بالکلیۃ بقولہ نحن امة امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا
دھکن الخ (شامی ص ۱۳۶ و ص ۱۳۷ طبع مدنی)

ہلال فطر میں نصاب شہادت | سوال (۳۴) | ہلال فطر کے ثبوت میں نصاب شہادت
اور شہادت میں عدل کی شرط | بحالت غنیم وغیرہ کافی ہے یا نہیں۔ عدل شہادت میں
شرط ہے یا کیا۔ بعض کتب میں جو عدل کی تفسیر ترک الکبائر الخ سے منقول ہے فی زمانہ
دو مشہور ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس مسئلہ میں یہ تفصیل ہے کہ ہلال فطر کے ثبوت کے لئے بحالت
ابر و شب و نصاب شہادت و عدالت ضروری ہے۔ کما فی الدر المختار و شرط للمفسر

مع العملۃ فالعدالة نصاب الشهادة^۱ الخ اور شامی میں قبول شہادت مستور دربارہ
صوم کی تشریح میں ہے اما مع تبیین الفسق فلا قائل به عندنا الخ وفيه من
كتاب القضاء وما في القنية والمجتبی من قبول ذي المردة الصادق فقول
الثانی وضعفه الکمال بانه تعلیل فی مقابلة النص فلا یقبل واقره المصنف
اه قلت قد منا انفا عن البحر ان ظاهرا النص انه لا یجوز قبول شهادة الفاسق
قبل تعرف حاله فاذا ظهر للقاضي من حاله الصادق وقبله یكون موافقا
للنص الخ وقال قبيله وقولهم یوجب السؤال عن الشاهد سؤالا علانية طعن
الخصم ادلا فی سائر الحقوق علی قولهما المفتی به یقتضی الاشم بانزکه الخ۔

اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فاسق ذی جاہ و مروت کو شہادت دینا ہے
باوجود اس کی تصنیف کے وہ بھی مفید ہے، اس حالت کے ساتھ کہ ظن غالب قاضی کو
اس کے صدق کا ہو۔ قال فان لم یغلب علی ظن النفاقی صدقه بان غلب کذبہ
عندہ ادتسadia فلا یقبلها ای لا یصح قبولها أصلا شامی و فی الدر المختار و استثنی الشافعی
القاسق ذا الجاه والمردة فانه یجوز قبول شهادته بذا نریه الخ ان قال قلت
سیجئ تضعیفه فراجع الخ قوله و استثنی الثانی ای ابو یوسف من القاسق
الذی یا ششم القاضی بقبول شهادته والظاهر ان هذا مما یناب علی ظن القاضی
صدقه الخ شامی فتا ۳ کتاب القنار۔ پس باوجود ان تسریحات کے عالت شہود منہو کہ

۱۔ الدر المختار علی ما مش رد المختار کتاب الصیم ۱۲۴ طغیر غفر اثر ذیہ۔

۲۔ رد المختار کتاب الصوم ۱۲۴ طغیر ۳۔ رد المختار کتاب القضاء قبیل مطلب فی

قضاء العد و علی عددہ ۱۲ طغیر ۴۔ بضا ۱۲ طغیر۔

۵۔ رد المختار کتاب لقضاء قبیل مطلب فی قضاء العد علی عددہ ۱۲ طغیر۔

۶۔ ایضا ۱۲ طغیر۔

ساقط الاعتبار کرنا اور فساق کی شہادت کو کافی سمجھنا خلاف نص و مخالف روایات فقہیہ معتبرہ کے ہے۔ فقط

رمضان یا عید کے چاند کی خبر | سوال (۳۵) رمضان یا عید کے چاند کی خبر بذریعہ تاریخیہ
بذریعہ تاریخیہ یا نہیں ہے یا نہیں۔

الجواب :- تاریخی خبر شرعاً معتبر نہیں ہے۔ فقط

جنتری یا تاریخی اعتراض درست ہے یا نہیں | سوال (۳۶) ۲۹ شعبان کو ابر کے باعث
کسی نے چاند نہیں دیکھا اور جنتری وغیرہ میں ۲۹ کا چاند لکھا ہے اور سب لوگوں کا یہی خیال ہے
کہ چاند ۲۹ کا ہوگا۔ اس صورت میں جنتری اور تاریخی اعتبار کر کے پہلی رمضان مان لینا
درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں تیس دن شعبان کے پورے کر کے اسکے بعد
پہلی رمضان کو قائم کرنا چاہئے۔ کماورد فی الہی ریت۔ اور جنتری اور تاریخی اعتبار نہ کرنا چاہئے
قال علیہ الصلوٰۃ والسلام صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ۔ الحدیث۔ فقط۔

لہ فیلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم رویۃ اولئک بطریق موجب
(در مختار) کان یتمثل اثنان الشہادۃ ادیشہما علی حکم نقاضی و استفیض الخیر بخلاف
ما اذا اخبروا ان اہل بلدۃ کذا ساءو کہ لا حکایۃ (رد المختار قبیل باب ما یفسد الصوم دالا
یغیرہ ص ۱۳۲) ظفر ۲۔ ولا عبرۃ بقول الموقنین و لوعدا و لا علی المذہب (در مختار)
ای فی وجوب الصوم علی الناس بل فی المعراج لا یعتبر قولہم بالاجماع ولا یجوز
للمنجم ان یعمل علی حساب نفسه (رد المختار کتاب الصوم مطلب لا عبرۃ بقول
الموقنین ص ۱۲۵) ظفر ۳۔ مشکوٰۃ باب رویۃ الاول لافصل اذل
عن ابی ہریرۃ ص ۱۶۳ اس کے بعد یہ بھی جملے آئے فان غمر علیکم فاکسلوا
عنہما شعبان ثلثین صلی علیہ (ایضاً) ظفر۔

باعتبار ہئیت چاند کا اعتبار درست ہے یا نہیں | سوال (۳۷۰) ایک مضمون مولوی نظام الدین حسن صاحب کا اخبار ہمام میں چھپا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اگر علم ہئیت سے سیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ الشمس والقمر بحسبان کی کس قدر تصدیق ہوتی ہے۔ پنجشنبہ ۵ جولائی ۱۹۱۷ء کو ۸ - ۹ و قیقتین گھنٹہ پہلے ظہر خسوف یعنی چاند گرہن ہوا۔ اس وقت غم قمر کی چودہ روز سے زائد تھی اور اس روز ۵ رمضان ۱۳۳۵ھ میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔ غرہ رمضان المبارک میں بوجہ عدم رویت کے فضیت صوم نہیں ہو سکتی تھی لیکن ہلال اندیکس کے مشاہدہ سے کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ جمعہ ۲۰ جولائی کو ۲ رمضان المبارک ہے اور اس روز اگر مطلع صاف نہ ہو تو رویت کی حاجت نہیں ہے۔ بلحاظ علم ہئیت اور مشاہدہ شبہ ۲۱ جولائی ۱۹۱۷ء کو غرہ شوال ۱۳۳۵ھ ہونا لازم ہے اور اس روز صوم شنبہ حرام ہے

الجواب :- قال فی الدر المختار لا عبرة بقول الموقتين ولو عد دلاً

على المذهب قال فی الوهبانية وقول ادلی التوقيت ليس بموجب وقيل نعم الخ وفي الشامی عن المعراج لا يعتبر قولهم بالاجماع ولا يجوز المنجم ان يعمل بحساب نفسه في النهار فلا يلزم بقول الموقتين انه اى الهلال يكون في السماء ليلة كذا الخ ۱۲۲ می ۹۲ شامی۔

پس معلوم ہوا کہ عند المنفیہ تحریر مذکور فی السؤال صحیح نہیں ہے اور بارون رویت و شہادت معتبر د کے جمعہ کو جو کہ ۲۹ رمضان ہے چاند تسلیم نہ ہو گا اور شنبہ کو عید نہ ہو گی البتہ اگر جمعہ کو حسب قاعدہ گواہی رویت کی گزر گئی تو شنبہ کو عید ہو گی ورنہ نہیں۔ غرض یہ ہے کہ جمعہ کو

۱۔ رد المحتار کتاب الصوم مطلب لا عبرة بقول الموقتين ۱۲۵ می ۱۲۶ طغیر عفی عنہ
 ۲۔ و شرط للقطر مع العلة بالعدالة نصاب الشهادة الخ (رد مختار) ای علی الاموال
 و هو رجلا ن اور رجل دامراً تان (رد المحتار) و قبل بلا علة جمع عظیم یقع العلم الشرعی
 الخ (الدر المختار علی بائش رد المحتار کتاب الصوم ۱۲۴ می ۱۲۶ طغیر

۲۹ رمضان شریف ہے، جو قاعدہ ۲۹ تاریخ کا ہے وہی یہاں بھی جاری ہوگا۔ فقہاء بذریعہ تحریر رویت ہلال کی خبر لے کر کیا حکم ہے | سوال (۳۸) ایک تحریر قصبہ سکندریہ آباد سے جس میں رویت ہلال عید کی شہادت معتبرہ تھی بدست ایک شخص معتبر کے قصبہ جہاگیر پور پنہی اور شخص مذکور قصبہ ہذا کا رہنے والا ہے اور تاریخ ۲۸ و ۲۹ رمضان کو سکندریہ آباد موجود تھا اور تمام واقعات سماعت رویت کے اس نے اپنے کان سے سنے اور وہی شخص تحریر مذکور لے کر آیا، اپنے علم کو ظاہر کیا اور تحریر ہذا پیش کی اس صورت میں عید پر روز شنبہ کی گئی اور روزے افطار کئے گئے اور قصبہ والوں نے شخص مذکور کو و نیز تحریر ہذا کو معتبر سمجھ کر یقین کیا، اس صورت میں قصبہ والوں نے فعل جائز کیا یا کیا۔ منجملہ مردمان قصبہ کے دو تین شخصوں نے یقین نہیں کیا، باوجودیکہ شنبہ کی شام تک متواتر خبریں رویت کی دہلی وغیرہ سے پہنچی۔ اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔

الجواب :- اس صورت میں روزہ افطار کرنا اور عید کرنا صحیح و معتبر تھا، اور تحریر مذکور معتبر ہے اس کے موافق عمل کرنا چاہئے۔ جن لوگوں نے روزہ افطار نہ کیا اور عید نہ کی وہ غلطی پر ہیں، ان کا روزہ بھی نہیں ہوا، کیونکہ وہ دن عید کا تھا، اثنائہ ایسا نہ کریں۔ فقط ہلال عید میں مستور الحال کی شہادت معتبر ہے یا نہیں | سوال (۳۹) آج یوم شنبہ برویت ہلال یہاں عید ہوئی۔ رویت ہلال رمضان اور عید میں مستور الحال کی شہادت معتبر ہے یا نہیں۔ مثلاً بے نمازی ہو، روزہ قضا نہ رکھتا ہو، سود خوار ہو، بھوٹی شہادت عداوت میں دینے والا ہو۔ اگر مستور الحال ہو تو کیا اس کے احوال کی تحقیق کی جاوے۔

الجواب :- رویت ہلال رمضان و عید میں مستور الحال کی گواہی معتبر ہے۔ لیکن

لہ و اختلاف المطالع الخ غیر معتبر الخ فیلزم اهل المشرق بروية اهل المغرب اذا شهد عندهم روية ادلتك بطريق موجب (در مختار) کان یتمثل اثنان الشهادۃ کا ادبشہاد علی حکم القاضی ادیستفیض الخبر (رد المحتار قبل باب ما یفید المصمیم ۲۳۲ و ۲۳۳) ظہیر

اس کا مطلب یہ ہے کہ فسق گواہ کا ظاہر نہ ہو، یعنی بے نمازی نہ ہو، خلاف شرع امور کا مرتکب نہ ہو، پس جب کہ ظاہر حال گواہ کا یہ ہو کہ اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں ہے تو گوہر ہی اسکی بلا تحقیق حال قبول کہ لینا درست ہے۔ فقط۔

سوال (۴۰) تار کی خبر پر بعض لوگوں نے روزہ توڑ دیا توڑ دیا، اس کا کیا حکم ہے یہ فعل ان کا کیا ہے۔

ال جواب :- بلا تحقیق و بدون شہادت شرعیہ کے محض تار کی خبر پر روزہ توڑنا اور عید کرنا ناجائز نہ تھا۔ لیکن چونکہ جمعہ کی رویت اور شنبہ کی عید محقق ہو گئی ہے اور بہت جگہ سے رویت کی خبریں آئیں۔ دیوبند میں بھی رویت ہوئی، اس لئے اب ان لوگوں پر جنہوں نے شنبہ کو روزہ نہ رکھا اور عید کی کچھ موافقہ نہیں ہے۔ تار کی خبر تنہا معتبر نہیں ہے۔ لیکن اگر قرآن سے صریح اس کا محقق ہو تو عمل کرنا اس پر درست ہے۔ ایک جگہ کی رویت سب جگہ معتبر ہے اگر ثابت ہو جاوے جیسا کہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ اہل مشرق کی رویت اہل مغرب کے لئے لازم ہو جاتی ہے، اگر ان کو ثبوت اس کا پہنچ جائے۔ فقط

۱۔ للصوم مع علة كغیر وغیر خبر عدل المستور علی ما صححه البزازی علی خلاف ظاہر الروایة لا فاسق اتفاقاً (در مختار) لان قوله فی الدیانات غیر مقبول الخ وقول المحادی او غیر عدل معمول علی المستور كما هو رواية الحسن لان المراد بالعدل من ثبتت عدالته ولا ثبوت فی المستور اما مع تبين الفسق فلا قائل به عندنا (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۳ و ص ۱۲۴) ظہیر۔

۲۔ بشرط لفظ مع العلة والعدالة نصاب الشهادة (در مختار) ای علی الاموال وهو ما حبلان او ما جل دامراتان (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۳)

۳۔ فیلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبتت عندهم روية أدلة بطريق موجب (الدر المختار علی ما مشرد المختار۔ قبل باب ما یفسد الصوم ص ۱۲۵) ظہیر۔

کیا جماعت کے لئے ردیت ہلال میں عدالت شرط ہے | سوال (۴۱) فقہار نے تحریر فرمایا ہے کہ واسطے ثبوت ہلال عید فطر و عید انعمیٰ کے بحالت تکدر مطلع نصاب شہادت کے ساتھ عدالت شرط ہے۔ اگر نصاب پر دو یا تین مرد زاید ہو جائیں تو شرط عدالت ساقط ہو جانے لگی یا نہیں۔

الجواب :- جماعت کے لئے عدالت اس وقت شرط نہیں ہے کہ جماعت عظیم ہو کہ جن کی خبر پر بوجہ تواتر غلبہ ظن حاصل ہو جاوے قال فی رد المحتار، الجمع العظیم جمع یقع العلم بظہرہم و حکم العقل بعدم تواطئہم علی الکذب . فقط۔

شہادت بلسائے چاند اور فیصلہ | سوال (۴۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں صورت کہ ایک شہر میں ہلال عید الفطر کے متعلق مختلف شہادتیں اہل اسلام کی قاضی شہر کے پاس گزریں، لیکن قاضی صاحب نے ان سے ایک ایک کو علیحدہ بلا کر کہ دو سراگواہ نہ سنے، دقیق جرح کی کہ چاند تم نے کس جگہ دیکھا، اس کے دونوں کنارے کس جانب تھے، اس کے پاس کوئی تارہ تھا یا نہیں، اوپر نیچے بادل تھا یا نہیں اور تھا تو کتنے فصل پر تھا اور کس رنگ کا تھا وغیرہ وغیرہ۔ ان سوالات میں جہاں بھی دو شاہدوں کے درمیان ذرا اختلاف ہوا ان کی شہادت رد کر دی۔ آخر کچھ دکاؤ چنر شہادتیں ہر طرح سالم اور جرح میں بے عیب مضبوط قائم رہیں اور صحیح، بجے قاضی صاحب نے ان شہادتوں کو معتبر قرار دیکر انظار اسلام قبول فرمایا اور ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا کہ چونکہ دیہات میں عام اطلاع کا ہونا اس وقت مشکل ہو

لے و شرط للعظم مع العلة والعدالة نصاب لشهادة ال۱۰ دبلالة جمع عظیم (رد مختار) ای ان شرط القبول عند عدم علة فی السماء لہلال الصوم اذا فطر او غیرہما ال۱۱ اخبار جمع عظیم الخ قال ح دلا یشرط فیہما الاسلام والعدالة الخ عدم اشتراط الاسلام له لا بد له من نقل صریح (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۹) تلخیص رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۹ - تلخیص۔

بہذا دو گانہ عید الفطر کل کو ادا کیا جائے گا۔ ہر چند کہ بعض اہل اسلام و اہل علم نے کہا بھی کہ تاخیر بلا مذر صیح نہیں ہے اس لئے آج دو گانہ ضرر ادا ہونا چاہئے مگر قاضی صاحب نے اس کو تسلیم نہیں کیا اور فرمایا کہ یہ تاخیر بلا مذر نہیں ہے بلکہ اطلاع عام کے غدر سے ہے لہذا اہل کو دو گانہ عید ملا کر امت صیح ہے۔ چنانچہ عام مسلمانان شہر اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو گئے، مگر بعض لوگوں نے تاخیر کو جائز سمجھ کر عید بگاہ میں دو گانہ ادا کیا اور سو سو مسلمان اس میں شریک بھی ہوئے۔ عام اہل اسلام نے یوم آئندہ حرب اعلان قاضی صاحب کی اقتدا میں دو گانہ ادا کیا۔ دریافت طلب یہ امور ہیں۔

قاضی کو جرح کا حق ہے یا نہیں | سوال (۳۴) قاضی صاحب کو گواہان ردیت ہلال سے اس قسم کی باریک جرح کرنے کا شرعاً کہاں تک حق حاصل ہے۔

تاخیر ردیت ہے یا نہیں | سوال (۳۵) صورت مذکورہ میں جو تاخیر ہوئی وہ شرعاً بعد ہوئی یا بلا غدر خصوصاً صاحب کہ د گھنٹہ کا وقت ملا اور شہر و متعلقات شہر کی اطلاع کے لئے وہی وجہ است جو افطار صوم کے لئے عمل میں آئی، اطلاع دو گانہ عید کے لئے بھی کافی تھی یا کم از کم بیک وقت نہادی دو گھنٹہ میں پورا اعلان کیا جاسکتا تھا۔

اہل قریہ کی رعایت میں نماز عید مؤخر کرنا کیسا ہے | سوال (۳۶) اہل دیہات کو اطلاع دینا یا ان کی رعایت میں صلوٰۃ عید کو یوم الغیر پر مؤخر کرنا کہاں تک صحیح ہے۔

قاضی کی مخالفت میں جو دو گانہ ادا کی گئی اس کا حکم | سوال (۳۷) اس تاخیر کی صورت میں جن مسلمانوں نے قاضی صاحب کے خلاف اپنا دو گانہ اسی دن عید بگاہ میں ادا کیا وہ برسر حق ہوئے یا برسر باطل اور ان کو ایسا کرنا ضروری یا جائز نہ تھا یا اتباع کرنا قاضی صاحب کے حکم کا لازم تھا۔

یوم النحر کی نماز کا کیا حکم ہے | سوال (۳۸) یوم النحر میں قاضی صاحب نے اور مسلمانان شہر نماز پڑھی، وہ صحیح ہوئی یا باطل اور ادا ہوئی یا قضاء اور کبہ وہ ہوئی یا بے عیب۔ امیر کہ

بالاٰل فقہیہ شرمیہ مفصل بیان فرما کر ماجور عن الناس ہوں۔

الجواب :- اس قسم کی تحقیق و تاقیق شہود سے صحیح نہیں ہے۔ قال فی الشامی

ولا یكلف الشاهد الی بیان لون الدابة لان سئل عما لا یكلف الی بیانہ
پس جب کہ حقوق عباد میں ایسی تاقیق صحیح نہیں ہے تو حقوق اللہ میں بدرجہ اولیٰ درست
نہیں ہے۔ الا بوجہ وجہ -

(۳۵۲) یہ تاخیر بلا عذر ہوئی جو صحیح نہیں ہے، کیونکہ اہل شہر کی اطلاع کے لئے وقت
کافی تھا اور اہل دیہات جن پر نماز عید واجب نہیں ہے، ان کو اطلاع نہ ہونا عذر تاخیر کا نہیں
ہو سکتا کہ ان کی شرکت ضروری نہیں ہے۔

(۴) انہوں نے حق کیا ادا کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ بلا عذر تاخیر میں
عید الفطر کی نماز نہیں ہوتی۔ کما فی الدر المختار فالعذر سہلنا ای فی الاضغی لتغی الکراہۃ
فی الفطر للمحۃ ۱۲

(۵) وہ نماز جہاں گئے دن بلا عذر مؤخر کی گئی صحیح نہیں ہوتی، اگر بغیر ہوتی تو صحیح ہوتی لیکن
وہ بھی قضاء ہوتی نہ ادا۔ کما فی الدر المختار، دنکون قضاء لا اداءاً۔ فقط۔

۱۲ و توأخر بعد من کطر الی النواہل من العذر فقط (در مختار) قوله بمن کطر الی دخل فیہ ما اذا
لہ غیر جہ الامام و اما اذا غمر الهلال فشهدوا به بعد النواہل او قبلہ بحیث لا یمکن جمع
الناس، قوله فقط ۲ جمع الی قوله بمن کطر فلا تؤخر من غیر عذر (رد المختار باب العیدین ص ۲۸۳)
۳ تجب صلاتہما فی الاصح علی من تجب علیہ الجمعة بشرائطها المتقدمة (الدر المختار
علی ہامش رد المختار باب العیدین ص ۲۸۳) ظفر ۴ الدر المختار علی ہامش رد المختار باب العیدین
ص ۲۸۳ ۵ ظفر ۶ ایضا ص ۲۸۳ ۷ ظفر ۸

خطا و تار کی خبر پر روزہ رکھا جائے یا نہیں | سوال (۲۸) ۲۹، اگر رمضان یا شوال کا چاند نظر نہ آوے اور دو معتبر شہادتیں بھی حسب تصریح فقہار نہ مل سکیں تو کیا تار اور خط کی خبر پر اعتقاد کر کے روزہ رکھ سکتے ہیں، یا نماز عید پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- محض خبر تار یا خط پر اعتقاد کر کے روزہ رکھنے یا افطار کرنے کا شرعاً حکم نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ خبر تار یا خط مصدق ہو جاوے یا موبید ہو جاوے، دوسرے قرائن صدق کے ساتھ تو اس پر عمل کرنا درست ہے۔ فقط۔

تیس رمضان کیچاند نظر نہ آئے تو کیا کرے | سوال (۲۹) ۳۰، فیمین تسمثلثین یوماً من رمضان ولم یرہلال شوال فصام بعدہ یوماً حتی یرای الہلال فی الصبح قبل الزوال دا یضاً اتی التلغراف من بمبئی فی یوم الجمعة وقت غروب الشمس فافطر بعضهم۔

الجواب :- قال فی الدر المختار بعد صوم ثلاثین بقول عدلین حل الفطرانہ و یوصاؤا بقول عدل حیث یجوز و عنہم ہلال الفطر لا یحل علی المذہب خلافاً للمحمّد لکن نقل ابن الکیمال عن الذخیرۃ انہ ان عنہم ہلال الفطر حل اتفاقاً و فی الزلیعی الاشبیہ ان عنہم حل دالاً لا^۲ و فیہ ایضاً و یرتہ بالنہار للیلۃ الا تہیہ مطلقاً علی المذہب ذکرہ الحدادی^۳۔

۱۔ فیلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم بطریق موجب (در مختار) کان یحمل اثبات الشہادۃ و یشہد علی حکم التقاضی و یرتفع الخیر بخلاف ما اذا اخبرا ان اہل بلدۃ کذا راہ لانہ حکایۃ (رد المختار) قبیل باب ما یفید الصوم و ما لا یفیدہ ص ۱۳۲، ظفیر ۲۔ الدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الصوم ص ۱۲۹، ظفیر ۳۔ ایضاً ص ۱۳۲، و فی الشامی ای سواہ ردی قبل الزوال اد بعدہ (رد المختار باب ایضاً) ظفیر۔

والفخراف ليس بحجة شرعية . فقط .

متواتر خط و تار سے رویت ہلال ثابت ہوگی یا نہیں | سوال (۵۰) بحالت ابر و غبار

یا مطلع صاف ہونے کے اگر متواتر خطوط یا تار و دیں لیکن الفاظ طریق موجب کے نہ ہوں، مثلاً یہ لکھا ہو کہ یہاں فلاں دن چاند ہوا تو ان خطوط و تار کا اعتبار صوم و افطار و عیدین میں ہوگا یا نہیں۔

کیا خطوط و تار بھیجنے والے کا عادل ہونا شرط ہے | سوال (۵۱) جیسا کہ متواتر شہادت کے لئے عادل ہونا شرط نہیں ہے، اسی طرح متواتر خطوط و تار میں بھی کاتب کا عادل ہونا شرط ہے یا نہیں۔

کیا متواتر خطوط میں شناخت فردی ہے | سوال (۵۲) تار میں کوئی شناخت نہیں ہوتی لیکن خطوط میں دستخط یا طرز تحریر یا زائن مضامین سے شناخت ہو جاتی ہے۔ آیا متواتر خطوط میں بھی شناخت کی ضرورت ہے یا نہیں۔

مستور کا تار یا خط کافی ہے یا نہیں | سوال (۵۳) رمضان میں بحالت ابر جیسا کہ الیک مستور کی شہادت کافی ہے ایسا ہی ایک کاتب مستور کا خط یا تار بھی کافی ہے یا نہیں۔

خبر متواتر کی شہرت پر خبر آئے تو کیا کرے | سوال (۵۴) اگر بحالت ابر متواتر خبر مشہور ہوئی کہ فلاں فلاں شہر میں فلاں دن عید ہے یا متواتر خط ط سے معلوم ہو کہ فلاں دن عید ہے، یا صرف دو مقام سے ایک ایک خط آیا، لیکن یہ نہیں معلوم کہ جائز ہوا یا وہاں بھی محض شہرت کی وجہ سے عید ہے تو ہم اس خبر پر عمل کریں یا نہیں۔

الجواب :- نفاذ و المتعارف بذیل طریق موجب لکھا ہے یہ ہے استغنی

لے فیلزم اهل المشرق بوردية اهل المغرب اذا ثبت عندهم دوية اولئك بطريق موجب
در متعارف کان یجمل اثنان الشهادۃ ادیشہد اعلیٰ حکم النفاضی ادیستغنی المتعارف بخلاف ما
ادوا اعتبار اهل بلدۃ کذا مرأۃ دنہ حکایۃ (رد المتعارفیل باب ایفدا الصوم ۱۳۲) ظفر

الخبر پس جب کہ خبر مستفیض ہو تو اتر ہو جاوے گی لائق قبول ہوگی اور عمل کہ ناس پر واجب ہوگا۔

(۲) تو اتر میں عالت کا لحاظ نہیں ہے۔

(۳) تو اتر جہی ہوگا کہ خطوط میں شناخت پائی جاوے۔

(۴) کافی نہیں۔

(۵) جب کہ خبر مستفیض ہوگی عمل اس پر واجب ہے۔ فقط

پانچ مسلمان شہادتیں تو عید ہوگی یا نہیں | سوال (۲۹) رمضان کو پانچ آدمی

مسلمان روزہ دار نے چاند دیکھا اور امام سے آکر کہا تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں چاند ثابت ہو گیا عید کی چاہئے۔

ایک شخص کی شہادت سے | سوال (۵۵) ایک شخص مسلمان نے جو شریعت کا پابند

رویت ہلال ثابت ہوگی یا نہیں | نہیں ہے، اور دو شخص چاروں نے ۲۹ شعبان کو چاند

دیکھا بیان کیا ہے۔ اس صورت میں رویت ہلال ثابت ہے یا نہیں۔ اور روزہ رکھنا

چاہئے یا نہیں۔

رد المحتار تبیل باب ما یفایم الصوم ۱۳۲ ۱۲ ظہیر ۲ لکن لما کانت بمنزلة الخبر

المستتر وقد ثبت بها ان اهل تلك البلدة صاموا يوم كذا لم العمل بها

الخ (رد المحتار کتاب الصوم ۱۳۸ ۱۲ ظہیر ۳ نعم ۱ استفاض الخبر فی البلدة الاخری

لزمهم علی العیون من المذهب (رد مختار) قال الرحمتی معنی الاستفاضة ان

تاتی من تلك البلدة انهم صاموا عن رديته لا مجرد الشیوع من غیر علم

بمن اشاعه الخ (رد المحتار کتاب الصوم ۱۳۸ ۱۲ ۱۳ ظہیر ۴ و شرط للفطر مع

العدة والعدة تصاب بالشهادة الخ ولو كانا ببلدة لاحاکم فیها صاموا بقول ثقة وانظروا

بأخبار عدلین مع العلة للضرورة (الرد المحتار علی ما مشرنا المختار کتاب الصوم ۱۳۲ ۱۲ ۱۳ ظہیر ۵)

الجواب :- مطلع صاف ہونے کی صورت میں ایک شخص مسلمان کی گواہی سے رویت ہلال ثابت نہ ہوگی اور ہندو چاروں کی گواہی بھی اس بارہ میں معتبر نہ ہوگی۔ بہر حال صورت مذکورہ میں چاند کا دیکھنا شرعاً ثابت نہیں ہوتا اور وہ روزہ لازم نہیں ہوتا۔

رویت ہلال پر شہادت | سوال (۵۶) کسی مولوی عادل قہ نے یہ تحریر کیا کہ ہمارے گاؤں میں رویت ہلال عید الغلط ہوئی ہے۔ بہت بوکوس نے دیکھا ہے مگر سات آدمی جو میرے نزدیک معتبر تھے حلف اٹھا کر بیان کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور یوم ابراہیم کا تھا۔ ایک شخص کے ہاتھ پر تحریر روانہ کی۔ مولوی مکتوب الیہ نے دو معتبر مسلمانوں کو تحقیق کیلئے روانہ کیا اور وہ تحریر بھی دیا ہی۔ ان دونوں نے مولوی کاتب کو تحریر دکھا کر پوچھا کہ واقعی تمہارا گاؤں میں رویت ہوئی ہے اور یہ تمہارا خط ہے۔ اس نے کہا کہ واقعی یہ خط میرا ہے اور سات معتبر گواہوں نے حلف گواہی دی ہے اور دوبارہ تحریر لکھی کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور ایسا کہا۔ ان دونوں نے دوبارہ مولوی مکتوب الیہ کے پاس آکر بیان کیا کہ مولوی کاتب نے ایسا ایسا کہا ہے۔ مگر خط اول دشمنی میں اپنا کوئی حکم تحریر نہ کیا صرف نقل شہادت کر دی۔ مولوی مکتوب الیہ نے اس خط ثانی کو دیکھ کر اور ان دونوں سے دریافت کر کے حکم عید فطر کا دیا دیا۔ یہ حکم دینا صحیح ہو یا نہیں۔

الجواب :- مولوی مکتوب الیہ کا حکم افطار کر دینا اس صورت میں درست ہے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قاس سرہ کے فتویٰ کے تحت میں یہ صورت

لہ قبل بلائہ جمع عظیم یقع العلماء الشرعی وہو غلبۃ النس بخبرہم
وہو مفوض الی سہای الامام من غیر نقد یربوں دعلی المداہب وعن الامام
انہ یکتفی بشاہدین واختارہ فی البحوال (در مختار) ای ان شرط القبول عند
عدم علۃ فی السماء الہلال الصوم الفطر او بغیرہما الخ فلا یقبل خبر الواحد الخ
(رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۶) تلفیر۔

واقعہ کی داخل ہے۔ فقط

بلاعت دد کی شہادت معتبر ہے یا نہیں | سوال (۵۷) بہ ثبوت شہادت دد مرد باوجود بلاعت ہونے مطلع کے ہلال شوال کی اگر شہادت دیں تو معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر ایسا دگر دو غبار آسمان پر کچھ نہ ہو تو جمع عظیم کی شہادت ضروری ہے جس سے غلبہ من حاصل ہو جاوے۔ کما فی الدر المختار و قیل بلا علة جمع عظیم یقع العلم الشرعی وهو غلبة الظن بخبرهم وهو مفوض الی رای الامام من غیر نقد یر بعد د علی المذہب وعن الامام انه یکتفی بشاہدین واختارہ فی البحرۃ۔ فقط

تاریخ پر عید درست ہے یا نہیں | سوال (۵۸) بمبئی، کراچی، سکھر وغیرہ کی شہادت پر پانی پت کہ نال اور متعل والے دیہات نے شنبہ کی عید کی ہے، آیا تاریخی خبر پر عید کیے نا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو روزہ کی قضا لازم ہے یا نہیں۔

الجواب :- حنفیہ کا مذہب مفتی بہ و معتبر یہ ہے کہ اگر کسی جگہ بھی رویت ثابت ہو جاوے، اگرچہ وہ کتنی ہی دند جگہ ہو، اگرچہ ہزاروں کیس پر ہو تو یہاں والوں پر بھی حکم روزہ افطار کا اس کے موافق ہو جاوے گا، جیسا کہ فقہ کی معتبر کتاب در مختار میں ہے و اختلاف المطالع غیر معتبر علی ظاہر المذہب و علیہ اکثر المشائخ و علیہ الفتویٰ فیلزم اهل المشرق برویة اهل المغرب اذا ثبت عندہم رویة اولئک بطریق موجب الخ۔ اور جب کہ خبر رویت مستفیض ہو جاوے۔ یعنی ہر طرف سے

لہ دلوکانوا ببلدا لا حاکم فیہا صاموا بقول ثقة و افطروا باخبار عدلین مع العلة للضامدة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۵) ظفر ۲۵۱
علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۶ ظفر ۲۵۱
الصوم قیل باب ما یفطر الصوم ص ۱۳۱ ظفر ۱۲

ایسی خبریں آویں کہ چاند ہو گیا اور من غالب اس کے صدق کا ہو جاوے تو اس پر عمل کرنا سب کو لازم ہوتا ہے۔ کہ زانی رد المختار^۱۔ پس اس ماہ رمضان المبارک میں پنجشنبہ کو پہلا روزہ ہونے کی خبریں ایسی متواتر ہو گئی ہیں کہ ان پر عمل کرنا ضروری ہو گیا اور جن لوگوں نے جمعہ کو پہلا روزہ رکھا ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہے اور عید کی ناشنبہ کو ضروری تھا، کیونکہ جمعہ کو تیس رمضان کی تھی، اور اس میں کچھ شبہ نہ رہا، لہذا حکم خدا غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین^۲۔ شنبہ کو عید کرنا ضروری ہو گیا۔ فقط۔

متعد تار سے مفتی کو یقین ہو جاوے تو کیا کیا چاہئے | سوال (۵۹) اگر متعدد تار جمع ہو جائیں اور مفتی کو یقین بھی ہو جائے تو شرعاً ردیت ہلال ثابت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- ایسی حالت میں کہ مفتی کو من غالب چاند ہونے کا ہو جاوے اس پر حکم کرنا جائز ہے۔

تار و خط کی بنیاد پر عید جائز ہے یا نہیں | سوال (۶۰) تار و خط کی خبر سے عید کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- تنہا تار یا خط کی خبر پوری معتبر نہیں ہے نیکن اگر خبریں بہت سی ہو کر مفید علم ظنی ہو جاویں تو ان پر عمل کرنا جائز ہے۔

لہ قولہ بطریق موجب کان یحتمل اثنان الشہادة او بشہدا علی حکم نقاضی او یستغنیض الخبر (رد المختار باب ایضاً ص ۳۲) نعم لو استفاض الخبر فی البلدة الاخری لزومہم علی الصحیح من الذہب (در مختار) فی الذخیرۃ قال شمس الائمۃ الحلوانی الصحیح من مذہب اصحابنا ان الخبر اذا استفاض وتحقق فیما بین اهل البلدة الاخری یلزمہم حکم ہذا البلدة الخ (رد المختار کتاب الصیم ص ۳۲) ظفر ص ۲ مشکوٰۃ باب ردیۃ الہلال فصل اول ص ۱۴۲ ظفر ص ۳ دسکے نعم لو استفاض الخبر فی البلدة الاخری لزومہم علی الصحیح من المذہب مجتبیٰ وغیرہ (در مختار) معنی الاستفاضۃ ان تاتی من تلك البلدة جماعات متعدده کل منہم یخبر عن اهل تلك البلدة انہم صاموا عن ردیۃ لا یجوز الشیوع الخ (رد المختار کتاب الصوم ص ۱۴۲)

ٹیلیفون کی خبر معتبر ہے یا نہیں | سوال (۶۱) چند مسلمان ایک شہر سے جو ۴۹ میل کے فاصلہ پر ہے بذریعہ ٹیلیفون رمضان مبارک کے چاند کی خبر دیتے ہیں اداان کی آواز بھی سہجانی جاتی ہے۔ شرعیہ خبر معتبر ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- محض تار اور ٹیلیفون کی خبر شرعاً حجت نہیں ہے البتہ اگر اس کے ساتھ دیگر قرائن اور خبریں بھی موجود ہوں تو اس پر عمل کرنا جائز ہے، چنانچہ اس دفعہ اگرچہ اکثر جگہ بدھ کو رمضان شریف کا چاند نہیں دیکھا گیا لیکن کثرت سے خبریں ریت کی اور پختہ شبہ کا پہلا روزہ ہونے کی آگئی، اس لئے پختہ شبہ سے پہلا روزہ ہونا تسلیم ہو گیا اور شبہ کو عی کی نہ ضروری ہو گیا۔ اور جن لوگوں نے پہلا روزہ جمعہ کو رکھا ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہے۔ فقط۔

باجوہ مطلع صاف ہونے کے | سوال (۶۲) دہ ہزار آدمیوں سے صرف تیس تیس چالیس کی گواہی معتبر ہے یا نہیں | چالیس آدمی باوجود مطلع صاف ہونے کے ردیت ہلال کی شہادت دیں تو عند الشرح معتبر ہے یا نہ۔

بیس آدمیوں کی شہادت پر | سوال (۶۳) جو شخص بیس آدمیوں کی شہادت اعلان اور پھر انحراف | مان کہ ردیت ہلال سے متفق ہو کر اعلان کرے اور پھر اپنے قول سے منحرف ہو جائے اس کا کیا حکم ہے۔

مطلع جب ہو تو کتنے | سوال (۶۴) مطلع صاف ہونے کی حالت میں شہادت آدمی کی شہادت فردی ہو | کی انتہا کہاں تک ہے۔

الجواب :- (۱ و ۲ و ۳) اس شہر کا عالم یا قاضی اگر اس کو تسلیم کرے اور ظن غالب ان لوگوں کے صدق کا ہو جاوے تو ان کی شہادت پر حکم کرنا صحیح ہے اور جب کہ بیس آدمیوں کی شہادت سے غلبہ ظن حاصل ہو گیا اور اس کا اعلان کر دیا تو پھر

راۃ النعمان علی ما شہدوا من انما کرنا بہ العدم صحیحاً (۱۲)

لہ نعم لو استفاض الخبر فی البلدۃ الاخری لزم معنی! لا یجوز من الذہب مجتہبی وغیرہ۔

اس کے خلاف حکم نہ کرنا چاہئے یہ غلطی ہے کیونکہ امام اعظم رحمہ اللہ سے روکی شہادت بھی مطلع صاف ہونے کی صورت میں قبول ہونا مروی ہے، بلکہ اگر اپنی جگہ سے اور شہر سے باہر ایک معتبر شخص بھی گواہی دے مہاجر و مطلع صاف ہونے کے تو اس کی گواہی کا بھی اعتبار ہو جاتا ہے و قبل بلا علة جمع عظیم یقع العلم الشرعی و هو غلبة الظن بخبرهم و هو مفوض الی سراۃ الامام من غیر تقدیر بعد علی المذہب و عن الامام انه یکتفی بشاہدین داخترہ فی البصر و صحیح فی الاقضية الکشف بواحد ان جاء من خارج البلد او كان علی مکان مر تفع الی و مختار۔

متعدد آدمی کسی ہستی میں رویت بیان
سوال (۶۴) بندہ بضرورت مدرسہ یہاں آیا
میرے سامنے چند آدمیوں نے رویت ہلال رمضان
کے یوں تو باہر سے آنے والے اے مابین یا نہیں

شریف بیان کی۔ یہاں اکثر لوگوں نے ۲۹ شعبان یوم جمعہ کو چاند دیکھا اور شنبہ کا پہلا روزہ ہوا۔ اب ٹھکرو وطن پہنچ کر اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں رویت ہلال ثابت ہے اور شنبہ کا روزہ ہونا
محقق ہے۔ آپ کو وطن پہنچ کر اس کے موافق لوگوں کو حکم کرنا چاہئے۔ یکشنبہ کو تیس
رمضان قرار دیکر بھر حال دو شنبہ کو حکم عید کرنا چاہئے۔ فقط۔

سوال (۶۵) ۲۹ شعبان بروز یکشنبہ بعض
اشخاص نے چاند دیکھا تھا، اکثر اشخاص نے روزہ رکھا
اس پر قضا کفارہ ہو گیا یا نہیں
اور چند اشخاص نے نہیں رکھا۔ آج بروز منگل چند اشخاص نے عید الفطر کا چاند دیکھا جس

سے اگر التماس علی ہاشم رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۶ ۱۲ ظہیر۔

۵۲: اما فی السواد اذا سرأى احدہم ہلال رمضان یشہد فی مسجد قریبہ
و علی الناس ان یموموا بقولہ بعد ان یکون سدا اذا لم یرکن هناك حاکم
یشہد عندک الی (مالگیری مصری کتاب الصوم باب ثانی ص ۱۸۵) ظہیر۔

دو شبہات معتبر ہیں، اس پر بہت سے اشخاص نے روزہ افطار کیا۔ اور چنانچہ اشخاص نے افطار نہیں کیا افطار کرنے والوں پر کوئی کفارہ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ شہادت معتبرہ سے رویت ہلال ثابت ہو گئی تو افطار کرنا ضروری تھا۔ پس افطار کرنے والوں پر کوئی مؤاخذہ اور کفارہ نہیں ہے۔ فقط

دو شخص کی شہادت اور مختلف تاروں کی اطلاع پر افطار کا حکم درست ہے یا نہیں

سوال (۶۶) دو شاہدوں کی شہادت اور خبر مستفیض یعنی ہفتہ عاریہ تا متفرق مطلقاً

مثلاً کلکتہ، مکہ مکرمہ، جدہ، ممبئی، کوئٹہ، سکھر وغیرہ بلاد مختلفہ سے تاروں اندخبروں کی بنا پر فتویٰ دیا گیا افطار صوم کا۔ اس صورت میں افطار کرنا روزہ کا جائز ہے یا نہیں

الجواب :- افطار روزہ دریں صورت واجب نیست بلکہ درجواز افطار کم مجرد خبر تار تردد است کہ خبر تار ظاہر است کہ حسب قواعد شرعیہ اعتبار سے نادر البتہ بوجہ تلف بلاد اگر خبر تار را بموجب شہدہ شہید یا بوجہ تعدد تارطن غالب پیاید شود مفید جواز افطار می تواند شد، پس ہر کہ روزہ افطار نہ کرد روزہ قائم داشت گنہ گار نمی شود۔ فقط۔

جس کا چاند دیکھنا معتبر قرار دیا گیا اور اس نے روزہ رکھا، تیس روزے پورے کر کے بعد بھی چاند نہ ہونے کی صورت میں کتنے ایسے روزہ رکھنا بیجا

سوال (۶۷) ایک شخص نے رمضان کا چاند دیکھا کسی وجہ سے گواہی اس کی مقبول نہ ہوئی مگر اس نے قاعدہ شرعیہ کے موافق روزہ رکھ لیا

۱۔ و شرط للفظ مع العلة والعدالة نصاباً للشهادة (۱) (در مختار) ای علی الاموال دھوہ
سراج لان ادراجیل دامرأتان (روزہ مختار کتاب الصوم ص ۱۳۳) ظفیر۔

۲۔ ینلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبت عندهم رؤية اولئك بطريق موجب (در مختار) کان یتحصل اثنان الشهادة اذ يشهد اعلی حکم القاضی
اولیت فیض الخبر بخلاف ما اذا اخبرا ان اهل بلدته کذا سرأ دکانه حکایة ح
(در مختار فیل باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۳) ظفیر

اور سب لوگوں کا رمضان ایک روز بعد شروع ہوا۔ جب اس کے تیس روزے بیت گئے اور سب کے انتیس ہوئے اور چاند نظر نہ آیا تو اب اس کو لگے روزہ رکھنا یعنی اکتیسواں روزہ رکھنا واجب ہے یا نہیں، اگر نہ رکھے گا تو گنہگار ہو گا یا نہیں اور اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

الجواب :- اس پر اکتیسواں روزہ رکھنا واجب ہے، لیکن توڑ دے گا تو صرف قضا واجب ہوگی۔ فقط۔

۲۹ رمضان کو بعد زوال چاند نظر آئے تو کیا کرے
سوال (۶۸) رمضان کی ۲۹ تاریخ کو بعد زوال چاند شوال دیکھا گیا۔ اب باقی ماندہ دن روزہ رکھے یا دیکھتے ہی توڑ دے۔

الجواب :- روزہ رکھے۔ کذا فی الدر المنثور۔ فقط۔

چاند کے سلسلہ میں دوردراز شہر کا اعتبار ہوگا یا نہیں
سوال (۶۹) امرت سر وغیرہ میں بابت ریت ہلال رمضان وعید الفطر وغیرہ کے اختلاف رہا ہے تو ہم ساکنان منزلہ کسی پی کو دور سے شہر والوں کی جن کا حد فاصل دوردراز ہے متابعت کر کے عمل کرنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب :- عن المحنفیہ اختلاف مطلق کا اعتبار نہیں ہے، اہل مشرق کی رویت اہل مغرب کے لئے لازم ہو جاتی ہے ویکس۔ اگر بطریق معتبر ثابت ہو جائے کذا فی الشامی و فی الدر المنثور و اختلاف المطامع انہ غیر معتبر علی ظاہر المذہب

لہ سائے مکلف ہلال رمضان و الفطر و رد قولہ بدلیل شرعی صام مطلقاً جو با وقیل ندبا فان لم یقضی فقط فیہما الشبهة الرد (الدر المنثور علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۲ و ص ۱۲۳) تغیر ۲ و رد یتہ بالنهار لليلة الاثنية مطلقاً علی المذہب (در مختار) ای سوالہ ردی قبل الزوال و بعد ۴ (رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی رویۃ الهلال نهار ۱ ص ۱۲۳) تغیر

فیلزم اهل المشرق بر دویۃ اهل المغرب اذا ثبت عندهم ردیۃ اولئک بطریق موجب و فصل الشامی ذلک الطریق الموجب فلینظر فیہ^۱ اور حایت صومس لہ رویتہ و افطرہ و لہ رویتہ کا متقنی بھی یہی ہے کیونکہ خطاب صوموا اور افطروا کا عام ہے سب کے لئے۔ حاصل یہ ہے کہ جس وقت رویت ہلال ہو جاوے اگرچہ کہیں ہو، سب کو روزہ افطار اس کے موافق کرنا چاہئے، یعنی جب کہ رویت ثابت ہو جاوے لکھا ہو ظاہر۔ فقط۔

ایک چاند آج صبح کو مشرق میں نظر آئے تو کل شام کو دوسرے ماہ کا چاند دیکھا جانا ممکن یا نہیں
سوال (۷۰) ایک چاند آج صبح کو جانب مشرق نظر آوے تو کل شام کو دوسرے مہینہ کا دیکھا جانا ممکن ہے یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے دلا عبرۃ بقول الموقتین (در مختار) ای فی وجوب الصوم علی الناس بل فی المعراج لا یعتبر قولہم بالاجماع دلا یجوز للمعجم ان یعمل بحساب نفسه۔^۲ الخ پس جب کہ اہل توقیت و اہل نجوم و اہل حساب کا بھی شرع میں اعتبار نہیں تو عوام کلمن کہنا بربار نہ کہ کس طرح۔۔۔۔۔ صحیح ہو سکتا ہے اور بقاعدۃ حساب بھی اگر آج صبح کو چاند مشرق میں نظر آوے تو اگلے دن شام کو رویت ہلال ہو سکتی ہے۔ کما ہو مشاہیر۔ فقط۔

غیر متبرکی شہادت قابل قبول نہیں | سوال (۷۱) اگر کسی شہر میں مطلع صاف نہ ہوا اور وہ شہر

ضعیف البصر غیر عادل جن کو عوام الناس غیر خیرہ سمجھیں شہادت دیں اور امام جامع مسجد

لہ الذی التمار علی ہامش رد التمار کتاب الصوم قبیل باب ما یفید الصوم ۱۳۱ و ۱۳۲ ۱۲ ظفیر۔

۲ بطریق موجب، کأن کان یتعمّل الشہادۃ اثنتان ادیشہد ۲ علی حکم القاضی

ادیتفیض الخیر (رد التمار ایضاً ۱۳۲) ۳ مشکوٰۃ باب رویتہ الہلال ص ۱۲ ۱۲ ظفیر صدیق

حکم رد التمار کتاب الصوم ۱۳۵ مطلب لا عبرۃ بقول الموقتین ۱۲ ظفیر۔

ان کی شہادت پر فتویٰ دے کر پختہ کی عیالاضحیٰ کی نماز ہوگی۔ عوام الناس ان دونوں شاہدوں کا غیر عادل اور غیر معتبر ہونا بیان کریں اور امام صاحب کہیں کہ شہادت میں عدالت کی شرط نہیں محض دو کلمہ گو کلمہ پڑھ کر حلف سے شہادت دیں گے تو ہم مان لیں گے۔ شہادت دو فاسقوں کی بھی مقبول ہوتی ہے اور دوسرا عالم جمعہ کی عیالاضحیٰ دے، اس صورت میں پختہ کی نماز عیالاضحیٰ اور قربانیاں جائز ہوئیں یا نہیں۔

الجواب :- عدالت گواہان کی ثبوت رویت ہلال کے لئے ضروری ہے غیر معتبر اور غیر عادل گواہوں کی گواہی سے عیالاضحیٰ ثابت نہیں ہوتی۔ اس صورت میں جو پختہ کی عیالاضحیٰ وہ صحیح نہیں ہوتی اور قربانی بھی درست نہیں ہوتی۔ جمعہ کی عیالاضحیٰ کرنے والے اور قربانی کرنے والے حق پر ہیں۔ فقط۔

شہادت علی القضا | سوال (۷۲) فی رد المحتار۔ بخلاف الشهادة في شهر رمضان في سائر الاحكام حيث لا تقبل ما لم يشهد على شهادة كل رجل من جلان ادر اجل من اثنان في الدر المختار۔ احكام هلال الفطر مع العلة والعدالة نصاب الشهادة ولفظ اشهد عند المحدث في قذف لتعلق نفع العبدل كن لا تشترط الدعوى وان سقط لفظ الشهادة للضرورة لكن يبقى بقية الاحكام كما مر من رد المحتار بخلاف الشهادة على الشهادة في سائر الاحكام اى في غير احكام هلال رمضان۔

ان روایات پر نظر کر کے حسب ذیل مسئلہ کا کیا جواب ہوگا۔ زید نے رویت شوال کی

لہ للصوم مع علة كغيم وغبار خدر عدل او مستور الى لا فاسق اتفاقا او تمثالا اما مع تبين الفسق فلا قائل به عندنا رد المحتار كتاب الصوم ۱۲۳۔ ۱۲۴ الخلفاء هلال الاضحية وبقيّة الاشهر التسعة كالقمر على المذهب الى رد المحتار على باش رد المحتار كتاب الصوم ۱۲۵ الخلفاء

باقاعدہ شہادت لے کر اپنے شہر الہ آباد میں افطار کا حکم دیا۔ اب بکر جو اس وقت الہ آباد میں مقیم تھا، شہر کانپور میں جا کر اس بات کی خبر دی کہ زمین الہ آباد میں باقاعدہ شہادت لے کر افطار کا حکم دیا ہے، اب تم لوگ بھی افطار کر لو۔ یہ تو ظاہر ہے کہ کانپور کے لوگ صرف بکر کی شہادت پر افطار نہیں کر سکتے، کیونکہ فطر میں عاید بھی شرط ہے مگر شبہ یہ ہے کہ بکر کی شہادت چونکہ شہادت علی الفقار ہے جو حکم میں شہادت علی الشہادۃ کے ہے، اس لئے اب صرف ایک اور شخص کی شہادت کی ضرورت افطار موصوم کے لئے ہوگی یا تین اور شخصوں کی۔ کیونکہ حسب روایت اول چونکہ فطر کے لئے دو شخصوں کی شہادت کی ضرورت ہے اور شہادت علی الشہادۃ کی صورت میں ہر شخص کے لئے دو دو ہونا چاہئے۔ اس لئے بکر کے علاوہ تین شخصوں کی شہادت علی الشہادت کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ نیز جو دو شخص شہادت علی الشہادت ایک شخص کی دیں وہی دو شخص دو شخص کی شہادت علی الشہادت دیں تو کافی ہے یا نہیں۔ کیا دوسری د تیسری روایت سے یہ معلوم ہوا کہ ہلال رمضان کے اثبات کے لئے لفظ اشہد شرط ہے اور ہلال فطر کے لئے نہیں حالانکہ ہلال رمضان کے اثبات کے لئے بھی دیکھا جاتا ہے کہ گواہ سے یہ نہیں کہلایا جاتا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا ہے گو معنی ضرور سمجھے جاتے ہیں۔ پس قاضی کی ہلال رمضان کی رائے سے شہادت کے وقت کیا لفظ اشہد کا ترجمہ لفظ کہلانا ضروری ہے۔ و نیز کیا تیسری روایت سے یہ ثابت ہوا کہ شہادت علی الشہادت کی صورت میں بھی ثبوت ہلال رمضان کے لئے صرف ایک شاہد کی ضرورت ہے۔ بخلاف ثبوت ہلال فطر کے کہ چار شخصوں کی ضرورت ہے۔ کما مر۔

الجواب :- شہادت علی الشہادت میں دو گواہ دونوں شاہدوں کے گواہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ عبارت ہدایہ شمولہ سے واضح ہے۔ اور شہادت علی حکم القاضی میں بھی دو گواہ کافی ہیں جیسا کہ عبارت شامی منقولہ میں تصریح ہے۔

اثبات ہلال رمضان میں لفظ اشہد کی ضرورت نہیں ہے اور فطر میں ضرورت ہے

کما صرح بہ فی الدر المختار وحققہ الشامی - عبارات متعلقہ حجاب ہذا -

وقبل بلا دعوی وبلا لفظ الی للصوم مع علة الی خبر عدل الی لا یجوز شہادۃ
شاهدین علی شہادۃ شاهدین - وقال الشافعی لا یجوز الا الا سابع علی کل
اصل اثنتان الی ان قال ولنا قول علی لا یجوز علی شہادۃ رجل الا شہادۃ
رجلین ولان نقل شہادۃ الاصل من الحقین فہما شہد ابحق ثم شہد ابحق
آخر^۱ - وقال فی الدر المختار فیلزم اهل المشرق برویۃ اهل المغرب اذا ثبت
عندہم رویۃ اولئک بطریقین موجب الی فی رد المختار قوله بطریقین موجب کان
یتحمل اثنتان الشہادۃ اذ یشهد علی حکم القاضی اذ یشہد فیقبض الخبر الی^۲ موقوف^۳ وفي
الدر المختار - وقبل بلا لفظ اشہد وبلا حکم ومجلس قضاء الی للصوم مع علة
تغییر وغیر خبر عدل الی وفيه وشرط للفظ مع العلة والعدالة نصاب
الشہادۃ ولفظ اشہد الی فقط

دو ستم کی شہادت پر | سوال (۳۷) یہاں سے بروز منگل چند اشخاص نے یہ
اشہاد درست ہے یا نہیں | شہادت دی کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور ان میں دو شخص
ایسے ہیں جو کہ صوم و صلوٰۃ کے پابن ہیں، ان کی شہادت پر روزہ افطار کر لیا اور عید کی
یہ جائز ہوا یا نہ، اور اس روزہ کی قضا کی جائے یا نہ -

الجواب :- اس صورت میں گواہی دو گواہوں کی جنہوں نے چاند دیکھا بیان کیا

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار، کتاب الصوم ص ۱۲۳ ۱۲ ظہیر

۲۔ باب الشہادۃ علی الشہادۃ ص ۱۵۴ ۱۲ ظہیر -

۳۔ رد المختار قبل باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۲ ۱۲ ظہیر غفر اللہ ذلہ علیہ بحلی والمحقق -

۴۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الصوم ص ۱۲۳ ۱۲ ظہیر -

۵۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الصوم ص ۱۲۴ ۱۲ ظہیر -

از روہ نمازی ہیں معتبر ہے، بحالت ایران کی گواہی سے افطار کرنا اور عید کرنا درست ہو اس روزہ کی قضا لازم نہیں ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

ثبوت ہلال کی اطلاع بذریعہ ڈاک | سوال (۷۴) ایک شہر کے اہل رویت ہلال کا بہم پہنچ گیا اور اس بستی کے علماء نے رویت ہلال کو شائع کر دیا اور اس حکم کو بذریعہ ڈاک دوسرے شہر کے مفتی کے پاس بھیج دیا وہ اس فقرے کی بناء پر اس حکم کو جاری کر سکتا ہے جو ڈاک کے ذریعہ سے پہنچا ہے۔ یا موافق قانون کتابہ تقاضی الی التقاضی خاصا ہا لے کر آویں۔

الجواب :- ایسے امور میں خطا کا اعتبار ہوتا ہے جب کہ قرآن اس کے صدق کے موجود ہوں اور بناوٹ کا شبہ نہ ہو۔ فقط

تیس شعبان سے تیس روزے پڑے | سوال (۷۵) تیسویں شعبان کو زید نے فرض نیت کر کے افطار کرنا کیسا ہے | سے روزہ رکھا اور پھر تیس روزے پورے رکھنے کے

بعد یعنی تیسویں رمضان کو بدرون رویت و شہادت شرعی کے فرض ختمی کے حساب سے یا اپنی رائے سے اس نے فرض روزہ توڑ ڈالا اور سب کو بر ملا فتویٰ دیا کہ آج عید کی ناجائز ہے

لہذا شرط للفظ مع العلة والعدالة نصاب الشهادة (در مختار) ای علی الاموال دھورجلان اور اجل دامرأتان (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۴) ظہیر۔

۲۔ فیلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم ردیۃ اولئک بطریق موجب (در مختار) کأن کان یتمثل اثنان الشهادة اذ یشهد علی حکما التقاضی اذ یتقین الخبر بخلاف اذا اخبرا ان اهل بلدة کذا سار اذ لانه حکایۃ (رد المحتار کتاب الصوم قبیل باب ما یفسد الصوم ص ۳۲)

نعم لو استغاض الخبر فی البلدة الاخری لزمہ علی الجميع من المذهب (الدر المختار علی ما مشرد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۸) ظہیر۔

کیونکہ تیس روزے کامل ہو گئے ہیں اور خبر تری میں بھی لکھا ہے چنانچہ ہوا ہے صرف ابر کی وجہ سے رویت کا ثبوت نہیں پایا گیا۔ یہ بات سن کر اکثر لوگوں نے بے دھڑک روزہ توڑ کر عید کر لی۔ اور عمر نے رویت رمضان کے بعد فرض روزہ رکھا اور کامل تیس روزے رکھنے کے بعد شوال کا چاند دیکھ کر عید کی۔ اس صورت میں کون غلطی ہے اور کون معصیب ہے، اور جو غلطی ہے اس پر روزہ کی قضا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زیادہ خطا پر ہے اور معصیب عمر ہے اور روزہ کی قضا کے بارہ میں یہ تفصیل ہے کہ اگر بعد میں دوسری جگہ کی رویت زید کے گمان کے مطابق ہو گئی اور اس کا ثبوت بات عام ہو گیا تو قضا لازم نہیں ورنہ لازم ہے۔

تیس روزے پورے کئے | سوال (۷۶) یہاں رائے پور میں نماز عید الفطر پوجہ ابر

۲۹ رمضان المبارک کو چاند نہ ہونے کی وجہ سے باتفاق رائے مسلمانوں نے تیس روزے پورے کر کے پختہ کو پڑھی گئی اس کے بعد ۲۹ شوال بروز پختہ ذیقعدہ کا چاند بھی پوجہ ابر نظر نہیں آیا، علی بن القیاس ذی الحجہ کا چاند بھی ۲۹ ذیقعدہ کو ابر کی وجہ سے نظر نہیں آیا۔ اس وجہ سے عیالہ الضعیفی میں اختلاف ہوا، یعنی ایک گروہ نے ایک مہینہ ۲۹ اور ایک مہینہ ۳۰ کا شمار کر کے بغیر شہادت رویت ہلال یہ رائے قرار دی کہ پختہ کو عید الضعیفی مہینی چاہئے۔ غرض کہ پختہ کو نماز عید الضعیفی پڑھی گئی، دوسرے گروہ نے ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آنے اور شہادت رویت نہ ملنے کے باعث دونوں مہینے شوال ذیقعدہ تیس تیس دن کے شمار کر کے

لے و بعد صوم ثلاثین بقول مدللین حل الفطرا و دو صوما بقول مدلل حیث یجوز و غم
حلل الفطرا یحل علی المذہب (در مختار) والحاصل انه اذا غم شوال فطروا اتفاقا اذا
ثبت رمضان بشهادة عدلین فی الغیماد الصوم، وان لم یغم فقیل یفطرون
مطلقا ذیل لا، وقیل یفطرون ان غم رمضان ایضا دالا لا (رد المحتار کتاب الصوم
۱۲۹) اور صورت مسئلہ میں تو اس نے انکل بچو رکھا تھا اس لئے قضا واجب ہے ۱۲ ظفر۔

چہار شنبہ کو عید الاضحیٰ پڑھی۔ دونوں گروہ میں کس کا فعل شریعت کے موافق ہے۔
الجواب:۔ قاعدہ شریعیہ ہے کہ اگر ۲۹ کو چاند نظر نہ آوے اور کسی دوسری جگہ سے بھی معتبر ذریعہ سے خبر رویت کی نہ آوے تو تیس دن پورے کر کے ذہن سرا مہینہ شروع کیا جائے، لہذا شریعت کے موافق فعل ان یذکروں کا ہے جنہوں نے بیہوشی مذکورہ تیس تیس دن پورے کئے۔ جنہوں نے بلا کسی بیہوشی کے ایک چاند ۲۹ کا اور ایک تیس کا فہم کیا ہے بقرعی کی وہ خطا پر ہیں، اگرچہ وہ شنبہ کو بقرعی ہونا رویت کے موافق محقق ہو گیا ہے۔ چنانچہ دیوبند اور اس کے اطراف میں بھی شنبہ کو رویت ہلال ذی الحجہ کی ہوئی اور کیشنبہ کو یکم ذی الحجہ قرار پائی اور شنبہ کو بقرعی ہوئی، اور نص اس بارہ میں حدیث معروف صوموا لہادیتہ و افطاروا لہادیتہ الحدیث ہے۔ فقط۔

سوال (۷۷): اگر کوئی رئیس مسلم اپنے حاکم مسلم کو یہ تار دے کہ چاند ہو گیا۔ اس تار پر روزہ افطار کرنا اور عید کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ خبر شرعاً معتبر نہیں ہے اور محض ایسے تار پر افطار کرنا درست نہیں ہے اور تحقیق اس کی کتب فقہ میں ہے۔ شامی میں طریقہ موجبی جس کو دوسروں پر رویت لازم ہو جاوے۔ یہ تخمینہ فرمایا ہے کہ دو معتبر مرد شہادت کے متحمل ہوں یا حکم متقاضی کی گواہی دیں یا خوب متواتر ہو جاوے، مگر ظاہر ہے کہ تار میں ان وجوہ میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ فقط۔

سوال (۷۸): کسی عالم سے خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ

۱۔ مشکوٰۃ باب رویت ہلال ص ۱۴۲ ۱۲ ظہیر لہ اذا ثبت عندہم رویتہ او نكث بطریق موجب (درمختار) کان یتحمل اثنان الشہادۃ او شہدا علی حکم القاضی او یستفیض بالخبر (رد المحتار کتاب الصوم قبل باب ما یفیض الصوم ص ۱۳۲) ظہیر۔

رویت ۲۹ کو یہ دعویٰ تو یہ حجت ہے یا نہیں۔

الجواب :- خط حجت نہیں ہے، لیکن اگر ذائقہ سے مرقق اس کا معلوم ہو تو عمل اس پر درست ہے۔ فقط

بن میں ۲۹ کا چاند ثابت ہو جائے تو کیا کرے | سوال (۷۹) ۲۹ شعبان کو بادرہ سے رویت ہلال کا بیان تا آیت تمام گزیر ہم نے اس پر عمل درآمد نہیں کیا، بذیل اخباری خبروں سے بعض جگہ ۲۹ شعبان کی رویت کا حال معلوم ہوا۔ سوال یہ ہے کہ اب ۲۰ جون کو عید ثوال ہمارے واسطے بھی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- ۲۹ شعبان یوم جمعہ کی رویت ہلال رمضان المبارک عام شہادات اور اخبار متواترہ سے ثابت اور محقق ہو گئی ہے اور شنبہ کو پہلا روزہ ہونا مسلم ہو گیا ہے۔ پس جن لوگوں نے شنبہ کو روزہ نہیں رکھا ان پر قضاء اس روزہ کی لازم ہے۔ اور عید کا چاند اگر شنبہ کو نظر نہ آیا تو یک شنبہ کو تیس رمضان ہو کر روزہ شنبہ ۲۰ جون کو عید کرنا ضروری ہے۔ فقط۔

اختلاف مطالع عن الاحاف | سوال (۸۰) احاف کے نزدیک اختلاف مطالع معتبر ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو کتنی روز تک کی خبر رویت ہلال کی اگر موجب طریقہ سے ثابت ہو تو قبول کی جائے گی۔ اور اگر اختلاف معتبر ہے تو ایک مطالع کی حاشیہ کیا ہے۔ پھر وہ صورت یعنی اعتبار اختلاف یا عدم اعتبار حکم رویت کا تمام ملک کے واسطے کیا ہے یا

۱۔ اذا ثبت عندهم روية اذ ذلك بطريق موجب (رد المحتار) كان يتعمل اثنان الشهادة اذ يشهد اعلیٰ حکم نقاضی اذ يستغنی الخبر (رد المحتار کتاب الصوم فی باب ما یفسد الصوم ۱۳۲) ۱۲ ظہیر ۷۷ نعم لا مستغاض الخبر فی البلد الاخری لزمهم علی الصحیح ۱۱ و بعد صوم ثلاثین بقول عدلین حل الفطر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ۱۳۸ و ۱۳۹) ظہیر۔

جدا۔ ایک شہر کے مفتی یا دیندار عالم کے نزدیک ردیت ہلال کا ثبوت بموجب شرع شریف ہو۔ اور وہ اس ردیت کے ثبوت کی خبر دوسرے شہر کے مفتی یا دیندار عالم کو بذریعہ آلہ ٹیلیفون کے کرے کہ جس میں خبر دہندہ اور مخبر الیہ ایک دوسرے کی آواز کو اچھی طرح سنتے اور پہچانتے ہیں اور تکلم کے وقت غیر کا واسطہ بھی نہیں ہوتا اور مخبر الیہ کو اس خبر کی تصدیق میں کسی طرح کا شک نہیں رہتا تو اس خبر پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- حنفیہ کے نزدیک اختلاف مطلقاً معتبر نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر اہل مغرب کو چاند نظر آدے تو وہ اہل مشرق کو لازم ہو جاتا ہے بشرطیکہ بطریق موجب ان کو ردیت اہل مغرب کی معلوم اور ثابت ہو جائے۔ قال فی الدر المختار باختلاف المطامع انہ غیر معتبر علی ظاہر المذہب انہ فیلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب اذا ثبت عند ہم ردیۃ ادلتک بطریق موجب انہ اور المختار میں طریقی موجب کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ ان یحمل اثنان الشہادۃ او شہداً علی حکم القاضی او یتغیض الخبر بخلاف ما اذا اختلفا ان اہل بلدانہ کذا اسنادہ لانہ حکمیۃ انہ پس اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ تارا اور ٹیلیفون کے ذریعہ سے جو خبر ردیت دوسرے شہر کی معلوم ہوگی وہ معتبر نہیں ہے کیونکہ طریقی موجب کی تینوں صورتوں میں سے یہ کسی میں داخل نہیں ہے۔ فقط۔

اختلاف مطامع اور غلط خبر پر اعتماد [سوال (۸۱)] شہر کلکتہ میں زید نے کلکتہ سے آکر کہا کہ کلکتہ ذکر یا مسیحی کے امام نے یہی کی خبر ردیت ہلال ۲۹ ذیقعدہ پر جمعہ کے دن بقرعہ پر مقرر کی ہے، لہذا آپ لوگ بھی جمعہ کی نماز مقرر کیجئے۔ زید کے کہنے پر جامع مسجد کے چند محصلی بیوپاری نے جمعہ کی نماز کا اعلان کیا، اس کے بعد عمر آیا اور مذکورہ محصلیوں کو جمع

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم۔ مطلب فی اختلاف المطامع ص ۱۳۱ ۱۳۲ (۱۳۲)

۲۔ اظہیر لہ رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی اختلاف المطامع ص ۱۳۲ ۱۳۱ ۱۲ ظہیر۔

کر کے کہا کہ آپ لوگوں نے بغیر کسی عالم کی شہادت کے کس طرح اعلان عید الاضحیٰ کا کر دیا اس کے بعد خالد آیا اور موجودہ لوگوں کو سختی کے ساتھ کہا کہ پہلے فیصلہ کے خلاف کرنے میں سخت خرابی ہوگی۔ اگر ۹ تاریخ میں مسلمان اتفاق کر کے نماز عید الاضحیٰ پڑھ لیں تو جائز ہو گا غرض کہ خالد کے دباؤ میں اکثر آدمیوں نے نماز عید الاضحیٰ جمعہ کو پڑھی۔ اب لمبئی سے یہ تحقیق ہوئی کہ وہاں نماز عید شنبہ کو ہوئی، اس صورت میں شرعی مجرم زید ہے یا مصلی افعال کی نسبت کیا حکم ہے، اور اختلاف مطلق معتبر ہے یا نہیں جب کہ کتب فقہ سے ثابت ہے کہ ارض بلخار میں ۲۳ گھنٹہ دن اور ایک گھنٹہ رات ہے تو اختلاف مطلق معتبر ہونا چاہئے۔ تاریخ معتبر ہے یا نہ۔

الجواب :- خفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطلق کا اعتبار نہیں ہے یعنی اختلاف مطلق تو درحقیقت واقع ہے لیکن شرعاً اس کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ پس اگر اہل مغرب چاند دیکھ لیں اور ان کی روایت کی خبر اہل مشرق کو بطریق موجب پہنچ جاوے تو اہل مشرق بھی اس پر عمل کریں گے کما قال فی الدر المختار ما خلافت المطالع الخ غیر معتبر علی ظاہر المذہب الخ فی لزوم اہل المشرق بیرونیۃ اہل المغرب اذا ثبت عندہم بدیۃ ادلتک بطریق موجب الخ شامی نے رد المحتار میں فرمایا قولہ بطریق موجب کان یقتل اثبات الشہادۃ او شہدا علی حکماء قاضی او یتفییض الخ بخلاف ما اذا اخبیان اہل بلدۃ کذا سادۃ لانہ حکایۃ لاخ ۹۷ و ۹۸ جلد ثانی شامی۔

اس عبارت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ صورت سوال میں خالد خطاب پر تھا اور زید کے کہنے پر جن لوگوں نے جمعہ کی بقرعید کا اعلان کیا وہ بھی خطاب پر تھے کیونکہ اس صورت میں کوئی شہادت معتبرہ بمبئی کی روایت کی نہ تھی محض اتنی خبر پر کہ زید نے اگر یہ کہ دیا

کہ کلمۃ میں نبی کی خبر پر بقرعید کا اعلان بردمجہ ہو ہے، اہل کلمک کو جمعہ کو بقرعی کرنا جائز نہ تھا بلکہ بوجہ جہالت کے لوگوں نے زید کے کہنے پر ایسا کیا اور خالد نے پھر اس کی تائید اپنی جہالت سے کی لیکن جو کچھ ہو گیا وہ ہو گیا، خالد وغیرہ کو اپنی غلطی کا اقرار اور اس پر ندامت اور توبہ کرنا لازم ہے اور آئندہ کو ایسی خبر پر عمل نہ کرنا چاہئے بلکہ جب تک بطریق معتبر شرعاً ودیت کی دوسری جگہ سے نہ آئے اس وقت تک اس پر عمل نہ کریں اور بعد اس کے کہ معتبر طریق سے دوسری جگہ کی خبر ودیت ہلال کی آجائے تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کما مر عن الدر المختار ۱۸ اہل المشان یلزمہم بدویدۃ اہل المغرب۔ اور خبر تار شرعی قواعد سے معتبر اور واجب العمل نہیں ہے۔ لیکن اگر دیگر قرآن سے یا تعداد اخبار سے ظن غالب اس کے صدق کا ہو جاوے تو اس پر عمل کرنا درست ہے کیونکہ ظن غالب کا ہی اس بارہ میں اعتبار بنتا ہے اسی لئے اگر خط سے ظن غالب حاصل ہو جاوے تو اس پر بھی عمل کرنا درست ہے اور خط کا اس بارہ میں اعتبار کیا گیا ہے، جب کہ معلوم ہو کہ یہ خط اسی شخص کا ہے جس کے نام سے آئی ہے اور الخط یشبہ الخط اس موقع پر ملحوظ نہ ہو گا کہ ما صرح بہ الفقہاء من اعتبار الخط فی المعاملات۔ فقط

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۳۲۲ ۱۲ ظیفیر۔

۲۔ فی الاشباہ لا یعمل بالخط الا فی مسئلہ کتاب الامان ولیحق بہ البراآت ودفتربایع وھراف وسماء ووزنہ محمد لراد وقاض وشاحدان تیقن بہ قبل وبع یفتی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب کتاب القاضی الی القاضی ص ۴۴۹) ظیفیر مدیقی

تیسرا باب

یوم الشک یعنی چاند نظر نہ آنے کی صورت میں تیسویں شعبان کا روزہ

۲۹ شعبان کی چاند نظر نہ آیا مگر اس امید پر کہ شاید چاند کا خبر آجائے کوئی روزہ رکھے تو کیا حکم ہے | سوال (۸۲) اتیسویں شعبان کو اگر پوجہ ابر چاند کا خبر آجائے کوئی روزہ رکھے تو کیا حکم ہے | چاند نظر نہ آیا تو تیس شعبان کو اس نیت سے روزہ رکھنا کہ اگر چاند کی خبر آگئی تو یہ روزہ رمضان ہو جاوے گا ورنہ نفل ہوگا۔ جائز ہوگا یا نہیں۔ اور اگر چاند کی خبر آگئی تو یہ روزہ رمضان کا ہو جاوے گا یا نہیں۔

الحواب :- اس تردد کے ساتھ روزہ رکھنا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر مامی کا اطلاق فرمایا ہے کہ ما دہ من صام ۳ یوم الشک فقد عصى ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ محمول اس شخص پر ہے جو بہ نیت فرض اس دن روزہ رکھے یا اس طرح جو سوال میں درج ہے اور اگر محض بہ نیت نفل رکھے تو درست ہے۔ بہر حال اگر چاند کی خبر آگئی تو وہ روزہ رمضان شریف کا ہو جاوے گا، والا بان ظہرت فعنہ ای عن رمضان۔ درمختار۔

لہ دیکھئے رد المحتار کتاب الصوم بحث فی یوم الشک ص ۱۲۱ ۱۲ ظفر
لہ رد المحتار علی ما مش رد المحتار کتاب الصوم بحث فی یوم الشک ص ۱۲۱ - پیری عبادت
یہ ہے ولا یصام یوم الشک هو یوم الثلاثین من شعبان الخ لا نفلا دیکرہ عنیرہ
دلو صامہ لواجب آخر صکرہ تنزیہا و لوجزم ان یکون عن رمضان صکرہ
تقریمہا و یقع عنہ فی الامم ان لم تظہر رمضانیتہ والا بان ظہرت
فعنہ (ایضاً) ظفر۔

۲۹، ۳۰ کے چاند میں اختلاف کی وجہ کسی کے روزے میں ہونے اور کسی ۲۹ کسکا اعتبار کیا جائے

سوال (۸۳) رویت ہلال رمضان میں اختلاف ہوا، بعض جگہ انتیسویں کے حساب کے

روزہ رکھا گیا بعض جگہ تیس کے حساب سے جن لوگوں نے ۲۹ کے حساب سے روزہ رکھا ان کے نزدیک تو تیس روزے رمضان شریف کے ہو گئے، صبح کو عید ہے، کیونکہ ان کے تیس روزے پورے ہو گئے اور جنہوں نے ۳۰ دن شعبان کے پورے کر کے روزہ رکھا ہے ان کے نزدیک انتیس تاریخ رمضان کی ہے اور ان تاریخوں میں ابر ہے اس صورت میں کیا کرنا چاہئے اختلاف مطلع معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب :- اختلاف مطلع کا عند الحنفیہ اعتبار نہیں۔ اگر ایک جگہ انتیس کھاتا ہو اور دوسرا ثابت ہو گیا تو دوسری جگہ بھی اسی حساب سے روزہ لازم ہوگا۔ جن لوگوں کو بعد میں اطلاع ہوئی اور انہوں نے تیس کے حساب سے روزہ رکھا تھا تو وہ بھی انتیس والوں کے موافق عید کریں اور ایک روزہ پہلے کی قضاء کریں۔ اور اگر انتیس والوں نے بلا ثبوت شرعی روزہ رکھ لیا تو ان کا پہلا روزہ معتبر نہیں ہوا، ان کو چاہئے کہ تیس والوں کا اتباع کریں اور ان کے موافق عید کریں۔

الغرض جیسا ایک جگہ ثابت ہوگا اور ثمرًا معتبر مانا جاوے گا، دوسری جگہ لازم ہو جاوے گا۔ مثلاً اگر ثابت ہو گیا کہ بدھ کو یکم رمضان ہوئی تو جمعرات سے روزہ رکھنے والوں کو ایک روزہ کی قضاء لازم ہوگی۔ اور جمعہ کو سب کو عید کرنا ضروری ہے اور یہ خیال کرنا کہ جمعہ کو چاند نظر آیا وہ اس شب کا ہے ثمرًا معتبر نہیں ہے اور یہ خیال قلط ہے، قال فی الدر المختار، داخلاف المطالع الخ غیر معتبر علی ظاہر المذہب وعلیہ اکثر المشائخ وعلیہ الفتوی الخ فیلزم اہل الشرق برویة اہل المغرب اذا ثبت عندہم رویة اولئک بطریق

موجب - ۱۰. نقطہ

۲۹ شعبان کے چاند میں اختلاف ہوا کسی نے سوال (۸۴) ایک عورت یا بنیوم و صلوٰۃ ۲۹ کے حساب سے روزہ رکھا تو عید کب کرے نے میرے دو برو شہادت دی کہ اس نے شعبان کا چاند مع اپنی بہو کے دو شنبہ کو دیکھا اس حساب سے بدھ کو ۳۰ شعبان ہوتی، چونکہ بہت جائز کے بعد مجھے اس کے بیان پر یقین ملا اس لئے میں نے پختہ شنبہ سے بدھ تکمیل ثلاثین ماہ شعبان کے روزہ رکھا۔ بھوپال میں قاضی صاحب اور مفتی صاحب میں اختلاف ہے۔ مفتی صاحب رویت ماہ رمضان کا اعتبار کرتے ہیں اور قاضی صاحب تکمیل ثلاثین شعبان پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اب مجھ غریب کو کیا کرنا چاہئے، صوم و افطار کے بارے میں۔

الجواب :- قال فی الشامی بوصام سانی ہلال رمضان واکمل العدة لم یفطر الا مع الامام نقلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صومکم بیوم تصومون و فطركم بیوم تفطرون۔ رواہ الترمذی : غیرہ۔ والناس لم یفطروا فی مثل هذا اليوم فوجب ان لا یفطروا۔ نہر۔ اس عبارت سے اور نیز دیگر عبارات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شخص مذکور سب کے ساتھ صوم و فطر میں شریک رہے، جیسا سب کریں ویسا وہ بھی کرے۔ نقطہ۔

سوال (۸۵) شعبان کی ۳۰ تاریخ کو احتیاطاً اس نیت سے روزہ رکھنا کہ اگر کہیں باہر سے رمضان کا چاند نہ ہونے کی خبر آجائے گی تو روزہ فسخی اور ہوجائے گا ورنہ نفل، آیا یہ صورت جائز ہے یا بحث مکروہ و نامکروہ کے۔ ایک واعظ صاحب ستہ کی حدیث کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ

لے الدر المختار علی ما مشردا المختار فیل ما یفطر العید ص ۱۳۲ : می ۱۳۲ - ظہیر۔

سئلہ روا المختار کتاب الصوم بعد بحث یوم الشک ص ۱۳۳ - ظہیر۔

ایسا روزہ قطعی ناجائز ہے اور ایسا روزہ رکھنے والا گناہ گار ہے، کیا کوئی حدیث امتناع کی صحیح سستہ میں ہے، اگر ہے تو علماء کو اس کے جواز و عدم جواز میں اختلاف کیوں ہے اور بعض فقہاء نے حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے اس کو کیونکر جائز قرار دیا۔

الجواب :- وہ حدیث مانعت کی یہ ہے من صام الیوم الذی شک فیہ فقد عصى ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم، رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارقطنی۔ اس لئے حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ یوم الشک میں یعنی ۲۹ شعبان کو روزہ رکھنا عوام کے لئے مکروہ ہے اور خواص کو درست ہے، اور جو شخص نیت روزہ یوم الشک میں ترک کرے بلکہ قطعی طور سے نفل کی نیت کرے وہ خواص میں سے ہے اور حدیث من صام الخ کا جواب درمختار میں یہ دیا ہے کہ فلا اصل له یعنی مرفوع ہیں اس کا بے اصل ہے لیکن یہ تو قریباً ثابت ہے۔ فقط۔

۲۹ شعبان چاند کسی وجہ سے | سوال (۸۶) ۲۹ شعبان کی چاند نہ دیکھا گیا بوجہ ابر کے نظر نہ آئے تو کیا کرنا چاہئے اور کسی جگہ سے خبر بھی نہ ملی نہ آدیسوں نے اندازاً وغلاً روزہ رکھ لیا، یعنی شبہ کیا اس صورت میں روزہ رکھنا جائز ہے یا کیا؟

الجواب :- اس صورت میں بھی مسئلہ یہ ہے کہ ۲۹ کو بسبب ابر وغیرہ کے چاند نظر نہ آئے اور کوئی خبر پختہ باقارہ چاند دیکھنے کی بھی نہ آوے تو اگلے دن روزہ رکھنا نہ چاہئے کیونکہ وہ یوم الشک ہے اور یوم الشک کے روزہ کی مانعت آتی ہے، اس روزہ مکروہ ہے۔ البتہ دس گیارہ بجے دن تک انتظار کرنا چاہئے کیونکہ اگر خبر آگئی تو روزہ رکھیں، ورنہ انکار کر دیں، اگر کسی نے روزہ رکھا بدو ن کی گواہی و خبر کے تو اس نے برا کیا لیکن اگر بن میں ثابت ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہے تو روزہ رمضان کا ادا ہو گیا۔ اس پر قضا

۱۰ حکۃ باب ردیت الہام ص ۱۴۴ طغیر صدیقی

۲۰ لا یصام یوم الشک وهو یوم الثلاثین من شعبان الخ الا غلاً ویکرہ غلبہ

الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۱۹ و ۱۲۰ طغیر

لازم نہ آوے گی اور جس نے روزہ نہیں رکھا وہ قضا کرے گا۔

یوم شک کا دن اگر رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو گئی تو کیا فرض ادا ہوگا
بعد میں معلوم ہوا کہ پہلی رمضان تھی تو یہ روزہ رمضان میں شمار ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- رمضان کے فرض روزے میں منسوب ہوگا۔ قضا کی ضرورت نہیں۔ فقط۔

یوم الشک کے روزہ کا کیا حکم ہے | سوال (۸۸) روزہ داشتن بروز شک بہ نیت رمضان چه حکم دارد؟ اگر شخص بہ نیت مذکورہ روزہ داشت افطارش جائز است یا ناجائز و نیز بر مفسر قضا و کفارہ لازم است یا نہ؟

الجواب :- روزہ داشتن در روز شک بہ نیت رمضان ناجائز و نہی عنہ و مکروہ تحریمی است، فی الحدیث۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا تقل مواصر رمضان بصوم یوم او یومین الا رجل کان یصوم صوماً فلیصم۔
وقال فی الدر المختار و یجزم ان یکون عن رمضان کمرہ تحریماً فی رد المختار کمرہ تحریماً للتشبیہ باهل الكتاب لانهم من اذوا فی صومهم وعلیه حمل حدیث الترمذی عن التقدیم بصوم یوم او یومین بصراً انتقائاً۔ و فی الجوہرۃ فی صائم یوم الشک بنیۃ رمضان فلا خلاف بین العلماء انه لا یجوز انتقائی وقال فی البحر والختار فی الصوم قال بعضهم بکفره و یا شتم کذا فی الفتاوی الکلمیۃ

نہ لا یصام یوم الشک الا بالاعتقاد بان ظهرت فتنہ ای عن رمضان (رد المختار

کتب الصوم ص ۱۱۹) ظہیر کے دالہ بالظہرت فتنہ ای عن رمضان (رد المختار

کتب الصوم مطلب فی صوم یوم الشک ص ۱۱۹ ۱۲ ۱۳ رد المختار کتاب الصوم ص ۱۲۰ ۱۲ ۱۳ ظہیر الجوہر فی صوم یوم الشک ص ۱۱۹ ۱۲ ۱۳

انتہی . و قال فی المستخلص شرح الکند ولا یصام یوم الشک الا تطوعا لقوله علیه السلام لا یصام الیوم الذی شک فیہ انه من رمضان او من شعبان الا تطوعا ثم قال اعلم ان هذه المسئلة علی وجہ احدها ان تصوم بنیة رمضان وهو مکروه لما روينا ولانه تشبیه باهل الکتاب لانهم زادوا فی مدته صومهم ثم ان ظهر الیوم من رمضان یجزیه لانه شهد الشهر وصامه وان ظهر انه من شعبان کان تطوعا لکن اساء بارتکاب المنہی عنه وان افطر لم یقضه لانه المظنون انتہی .

شک نیرت کہ ازین عبارت مذکورہ روشن و میرتب آنست کہ درین روز روزہ داشتن بر نیمہ رمضان ناجائز است و روزہ نازندہ آثم و گنہ گار، پس بنا براین در حوزہ انظار آن شک نیرت کہ اھو ظاہر علی من لہ عقل سلیم درائی مستقیم ولا قضاء علی المفطر لما قد مناه عن المستخلص وهو المذکور فی جمیع الكتب ولا کفارة علیہ لما فی المتون لا کفارة بافساد الصوم غیر رمضان الخ .

لے البحر الرائق کتاب الصوم ۲۰۵/۲ ۱۲ ظہیر لے مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق کتاب الصوم

میر ۱۲ ظہیر -

چوتھا باب

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

روزہ کی حالت میں سواک سوال (۱۹۷) آیا بحالت روزہ سواک کرنا جائز ہے
کہ نادرست ہے یا نہیں یا نہیں۔

روزہ میں منجن کا استعمال کیا ہے سوال (۱۹۸) جب کہ مسوڑھوں سے خون اور مواد
نکلتا ہو تو کسی ایسے منجن کا جو حابس خون اور دافع مواد ہو استعمال جائز ہے یا نہ۔

منجن کے استعمال سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں سوال (۱۹۹) منجن کے استعمال سے روزہ
تو نہیں ٹوٹے گا؟

الجواب :- (۱) جائز ہے (۲) جائز ہے۔ (مگر منجن مل کر فوراً منہ دھو لے
اور کلی کر لے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے اور منجن ایسا ہو کہ عادتاً پیٹ میں نہ بندھتا ہو، مگر
بچنا اچھا ہے اس لئے کہ بہت تنزیہی تو بہر حال ہے۔ ظہیر
(۳) نہیں۔ فقط۔

روزہ کی حالت میں سر میں تیل جذب کرنا کیا ہے سوال (۲۰۰) روزہ میں سر میں تیس
جذب کرنے کا کیا حکم ہے۔

لے ولا یاس بالاسواء، الرطب بالنداء، العشی للنائم لقوله صلى الله عليه وسلم خلو
عن الماء، نصاباً من غير فصل (۱۹۹) باب ما یرجب نقصان الكفارة (۲۰۰) ظہیر
کے و مضطر انطلق لا یعطر، نصاباً من لا یصل الی جوفه (۲۰۱) فیہ ۱۲ ظہیر۔

الجواب :- درست ہے بلکہ اہت۔ کما فی الشامی و سیاتی ان کلامہ من الکحل
والدھن غیر مکروہ^{۱۱}۔ ۱۲۔ فقط۔

سحری کے وقت پان منہ میں رکھ کر سگیا | سوال (۸۳) ایک شخص نے سحری کے وقت
پان کھایا اور کلی نہیں کی، پان کی سرخی منہ میں تھی | پان اسی حالت میں صبح کی تو کیا حکم ہے
اس شخص مذکور کو سگیا، صبح کو منہ سے ہوشیار ہوا تو اسی وقت سرخی ٹوڑا تھوک دی اور کلی کر لی
تو روزہ درست ہو یا نہ۔

الجواب :- درست ہو گیا مگر احتیاط یہ ہے کہ اس روزے کی قضا کر لیوے
کیا روزہ کی حالت میں منجن مکروہ ہے | سوال (۸۴) روزہ میں منجن سے دانت صاف
کرنا اگر مکروہ ہے تو کیوں۔

الجواب :- احتیاط کے ساتھ اگر منجن ملے اور دانتوں کو صاف کرے کہ حلق
کے اندر کچھ نہ جاوے تو مکروہ نہیں ہے یعنی مکروہ تحریمی نہیں ہے خلاف اولیٰ ضرور ہے
جس کا مفاد کراہت تنزیہی ہے جیسا کہ شامی میں ہے قولہ و کراہ لہ ذوق شیء اخر
انظاہران الکراہۃ فی ہذا الاشیاء تنزیہیۃ۔ فقط

۱۱۔ رد المحتار باب ما یفسد الصوم ص ۱۲۳ ۱۲۔ ادا دھن ادا کحل ادا احتجم دان وجد
طعمہ فی حلقہ ۱۳۔ لحم یفطر (رد مختار) قولہ ان وجد طعمہ فی حلقہ ای طعم
الکحل ادا دھن کما فی السراج ۱۴۔ قال فی النہر لان الموجد فی حلقہ اثر داخل
من المسام الذی ہو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ
للافتاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برودہ فی بالطنہ انہ لا یفطر (ایضاً ص ۱۳۳)
۱۵۔ طغیر ۱۶۔ ذکرہ لہ ذوق شیء و کذا مضغہ بلا عذرا (رد مختار) انظاہران الکراہۃ
فی ہذا الاشیاء تنزیہیۃ (رد المحتار مطلب فیما یکرہ للمصائم ص ۱۵۳) طغیر ۱۷۔ رد المحتار
باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ ص ۱۵۳ ۱۸۔ طغیر۔

روزہ میں رد مال بھگہ کر سر پر ڈالنا کیسا ہے | سوال (۸۵) ایک شخص قضاء روزہ میں بڑا

رد مال بھگو کر اس لئے اوڑھتا اور ہر روز سر پر باندھتا ہے کہ روزہ میں تخفیف ہو، آیا اس کا روزہ مکروہ ہوتا ہے یا نہیں۔ مالا بائرنہ مکروہ کہتے ہیں اور بخاری شریف میں یہ ہے، فی باب اغتسال المائیم و بئ ابن عمر ثوباً فالتقی علیہ دھو صائم۔

الجواب :- در مختار میں ہے دکن الا تکرہ حجامۃ و تلتفت بثوب مبتل و مضمضة او استنشاق او اغتسال للتبرد عند الثانی و بہ یفتی الخ اور شامی میں ہے تولہ و بہ یفتی لان اتبعی صلی اللہ علیہ وسلم صب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر رواہ ابو داؤد و کان ابن عمر یبیل الثوب ویلغہ علیہ وھو صائم الخ اس سے معلوم ہوا کہ صحیح و مفتی یہی ہے کہ یہ مکروہ نہیں ہے۔ فقط۔

کیا روزہ دار کا پانی میں گوز کرنا مکروہ ہے | سوال (۸۶) صائم کا پانی کے اندر رکھ کر گوز کرنا مکروہ ہے۔ عالمگیریہ۔ کیا یہی معتبر ہے۔

الجواب :- عالمگیریہ میں معراج الدرایہ سے اس کی کراہت نقل کی ہے اور عدم فساد صوم پر اتفاق ہے۔ پس ضرورت میں معذور ہوگا اور بلا ضرورت شاید بالاختیار اس سے بچنا بہتر ہے۔ فقط۔

بیسکے ہوئے نساوار کا منہ میں ڈالنا کیسا ہے | سوال (۸۷) نساوار در آب تردد بان دادن مردم روزہ دار را جائز است یا نہ۔

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ مطلب فیما یکیرہ للمصائم ص ۱۵۶ ۱۲ ظفیر ۲ رد المحتار باب ایضا ص ۱۵۶ ۱۲ ظفیر ۳ و لو فسا المصائم و مضط فی الماء لا یفسد الصوم و یکیرہ لہ ذالک ہکذا فی معراج الدرایۃ (عالمگیری کشوری الباب الثالث فیما یکیرہ للمصائم ص ۱۵۶ ۱۲ ظفیر۔

الجواب :- قال فی الدر المختار اذ ذاق شیئاً بغمه وان صوره لم یطرا^۱ قولہ وان کوه الا لعذس کسایاتی، شامی دا یضاً فی الدر المختار، و کوه له ذوق شیئ کذا مضغه بلا عذس^۲ الخ پس معلوم شد کہ نسوار در دہان دادن بائن آنکہ در طلق داخل شود و مکروه است و بجز جائز است و فی الشامی ذکر الزند و لیسب اذا قتل السلکة و بلہا برفقہ شم امرها ثانیاً فی فسمہ شم ابتلع ذلك البزاق فسد صومه الخ الغرض احتیاط دریں بارہ خوب است و نشاید نسوار در دہان انداختن کہ خوف فساد صوم است۔ فقط۔

تبا کو کاپتہ جلا کما س کی رکھ سے | سوال (۸۸) بعض عورتیں تمباکو کا پتہ جلا کر
رمضان میں نہانت ماف کرنا کیسے؟ | اس کی رکھ اور مستی منہ میں رمضان شریف میں دن کو استعمال کرتی ہیں، یہ کیسا ہے۔ روزہ میں خلل ہے یا نہ۔

الجواب :- اگر دانتوں کو مل کر دھویا جاوے اور کلی کر لی جائے کہ پیٹ میں اس کا اثر نہ جادے تو روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔

نکیر بھیٹنے سے روزہ میں تو | سوال (۸۹) روزہ میں نکیر بھیٹ گئی حتیٰ کہ اس کا اثر
کوئی نقص نہیں واقع ہوتا | تموک میں بھی پایا گیا، روزہ میں تو کچھ نقص واقع نہیں ہوا۔
الجواب :- اس سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آیا۔ فقط۔

رمضان میں آٹھ دس دفعہ غسل کرنا کیسا ہے | سوال (۹۰) روزہ میں آٹھ دس دفعہ غسل کرنا
کیسا ہے۔

الجواب :- جائز ہے۔ فقط۔

۱۔ رد المحتار باب ما یفسد الصوم ۱۳۶۲ ۲۔ ظہیر ۳۵ الد المختار علی ما مش رد المحتار باب ایضاً ۱۵۳۲
۳۔ ظہیر ۳۵ رد المحتار باب ما یفسد الصوم ۱۳۶۲ ۴۔ ظہیر ۳۵ عن ابی حنیفہ انہ یکرہ للصائم
المضمضۃ والا مستنشق بغیر وضوء و کوه الا غتسال و صب الماء (بقیہ ماشیہ ۲۰۶)

خاتین کے لئے سے روزہ جائز ہے یا نہیں | سوال (۹۱) زید نے روزہ میں دن کو بیوی کا بوسہ لیا یا بغل گیر ہوا یا ایک نے دوسرے کی خاتین کو س کیا جس سے شہوت پیدا ہو گئی پھر دونوں علیحدہ ہو گئے۔

الجواب :- اس صورت میں روزہ ہو گیا، مگر حیوان آدمی کو ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔ فقط۔

روزہ میں ترکیب اسبنا اور بار بار | سوال (۹۲) روزہ میں ترکیب اسبنا اور تین چار مرتبہ غسل کرنا جائز غسل کرنا درست ہے یا نہیں ہے یا نہیں، روزہ میں کچھ فرق تو نہیں آتا۔

الجواب :- اس سے روزہ میں کچھ فرق نہیں آتا۔ فقط۔

ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا | سوال (۹۳) اگر حالت روزہ میں ٹیکہ لگایا جاوے جو کہ اکثر لازمین سرکار کے بازو میں یا اور کسی اور جگہ بدن میں لگایا جاتا ہے اور چونکہ شریک لگانے والے میں زہر لگا ہوا ہوتا ہے، بدن میں زہر کا اثر ہو کر تپ ہوتا ہے اور تمام بدن بے کار ہو جاتا ہے، آیا روزہ فاسد ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- اس کا روزہ ہو جاتا ہے، فاسد نہیں ہوتا۔ فقط۔

(بقیہ حاشیہ از ص ۴۰۸) علی الرأس الاستنقاء فی الماء والتلف بالثوب المبلول وقال

ابو یوسف لا یکرہ وهو الا ظہر کذا فی محیط السرحی (عالمگیری سری کتاب العیم باب الثوب المبلول)

لہ ولا یاس بالقبلة اذا امن علی نفسه او ویکره اذا المیا من الخ والمباشرة الفاحشة مثل

التقبیل فی کما فی الروایة (روایہ باب الیوجب القضا ص ۹۹) والمباشرة الفاحشة انیتا

وہا متبصرات ویحس فرجہا وشرعاً مکروہ بلا خلاف فکلذا فی محیط (عالمگیری مصری،

کتاب العیم باب الثوب المبلول) تغیرتہ وواکنفل لم یفطر لانه لیس بین العین والذماغ

منقطع والذماغ یقر شحہ کا حرق والداخل من المسام لا ینافی کما لو اغتسل بالماء البارد (براہ

باب الیوجب نقضاً من الکفارة ص ۹۹) من ابی حنیفۃ ذکرہ الاغتسال بصب الماء علی الرأس الاستنقاء

فی الماء والتلف بالثوب المبلول وقال ابو یوسف لا یکرہ وهو الا ظہر (بقیہ حاشیہ ص ۴۰۸)

آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ میں کچھ نقصان تو نہیں آتا | سوال (۹۴) اگر روزہ کی حالت میں کوئی دوا ڈالی جائے تو روزہ میں نقصان آتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا، روزہ صحیح ہے فقط روزہ پانے سے عورت کا روزہ یا اس کا وضو نہیں ٹوٹتا ہے | سوال (۹۵) اگر نے زنت خود را در روزہ یا در وضو شیرداد وضو یا روزہ شکستہ شود یا نہ۔

الجواب :- وضو و روزہ اش باطل نہیں شُد۔ فقط۔

انجکشن سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں | سوال (۹۶) زیر روزہ دار کے بدن کے اندر بذریعہ پچھکاری ایک دورتی دوا چڑھائی تو روزہ رہا یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں روزہ اس کا فاسد نہیں ہوا جیسا کہ تفسیر میں

(بقیہ حاشیہ ۱ و ۲ انہ مکمل) کذا فی محیط السرخسی (ما لگیری مصری کتاب الصوم باب ثالث مہم) ۱) ظفر ۲) داتل فی احلیہ ماء او دھنا ۳) لم یفطر (در مختار) لان اكلة من الجانبین الوصول الی الجوف و عدمہ بناء علی وجود المنقذ و عدمہ الی (در المختار باب ما یفسد الصوم مہم) ۴) و ماء یصل الی الجوف او الی الدماغ من المخارق الاصلیة کالانف و الاذن و الدبر و یصل الی الجوف او الدماغ فسد صومه الی ما ما و یصل الی الجوف او الی الدماغ من غیر المخارق الاصلیة لا یفسد (البرائع المعانی مہم) ۵) ظفر۔

۱) و لو اقطر شیئا من الداء فی عینہ لا یفسد صومہ عندنا الی (ما لگیری مصری کتاب الصوم باب رابع مہم) ۶) ظفر

۲) روزہ تو اس نے نہیں باطل ہو گا کہ دودھ باہر نکل رہا ہے اور روزہ نام ہے مفطرات کے روکنے کا۔

و شرعاً امساك من المفطرات الا انیة حقیقة او حکماً الی فی وقت مخصوص الی (در المختار علی ہامش رد المختار کتاب الصوم مہم) ۷) ظفر۔

فقہار سے واضح ہوتا ہے۔ فقط۔

ریت منہ میں گیا اسے تسوک دیا تو اب
شبہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا
سوال (۹۷) منہ میں ریت پہنچا اور تسوک دیا
بعد میں تسوک نکل گیا اور پیچہ دانتوں میں ریت معلوم ہوا
جس سے معلوم ہوا کہ ریت اندر بھی گیا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹا یا نہیں۔

دانت کے خون سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں
سوال (۹۸) رمضان میں دانتوں میں خون
نکلتا ہے، تسوک نکلنے کے بعد گلے میں ذائقہ معلوم ہوا بس کہ جو ننھو کا تو خون غالب ننھا
اس صورت میں روزہ ٹوٹا یا نہیں۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۲) اذ خرج الدم من بين اسنانه ودخل حلقه یعنی دلہ یصل الی جوفہ
اما اذا وصل فان غلب الدم او تساوى افسد والا لا^۱ در مختار۔ اس پر علامہ
شامی نے لکھا ہے ظاہر الملاق المتون انه لا یفطر وان كان الدم غالباً علی الریق
وصححه فی الوجیز۔ الخ الحاصل بعض فقہار نے اس میں عدم فساد روزہ کو صحیح کہلے اور
اکثر نے فساد روزہ کا حکم کیا ہے۔ لہذا اس میں احتیاط رکھے۔ فقط۔

لہ دما وصل الی الجوف ادا الی الدماغ من المخارق الاصلیة کالانف والاذن
والدبر الخ فسد صومه الخ اما وصل الی الجوف ادا الی الدماغ عن غیر المخارق
الاصلیة بان حادی المجائفة والائمة فان داداها بداء یا بس لا یفسد
لانه لم یصل الی الجوف ولا الی الدماغ الخ (بیان الصنائع کتاب الصوم ص ۹۳) ظفر
۱۳۳۲ او بقی بل فی فیہ بعد المضضة وابتلعه مع الریق کطعم ادویة الخ ادا ابتلع ما
بین اسنانه وھودون الحمصة لانه تبع لریقہ الخ لم یفطر (در المختار منی) اس
رد المختار۔ باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ الدار المختار علی ہامش رد المختار باب ما یفسد الصوم
ص ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ظفر ۱۳۳۳ رد المختار باب یفسد ص ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ظفر

عورت اپنی شرمگاہ میں خشک دوا | سوال (۹۹) اگر عورت بوجہ بیماری بطور فرجہ دوائے
رکھے دروزہ ڈٹے کما یا نہیں | خشک فرج میں رکھے تو مفصوم ہے یا نہیں۔

الجواب :- روزہ میں اس سے احتیاط کی جائے۔ فقط

ہونٹ پر جو تھوک آئے اس کے نکلنے کا کیا حکم ہے | سوال (۱۰۰) خارج ہونٹ پر جو بزاق آتا
ہے اس کو نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کما تو توطب شفتاہ باللباق عند الکلام

و نحوه : ابتلعہ او سال ربقہ الی ذقنہ الخ فاستشفہ الخ لم یفطر۔ فقط

ناب میں کسی کو خراج زرع ہو جائے تو کیا حکم ہے | سوال (۱۰۱) اگر کوئی روزہ دار غسل کرنے
کے لئے نہر یا تالاب میں اترے اور اثنائے غسل میں اس کے پیچھے کی راہ سے ہونٹ نکلے تو
اس کے روزہ میں کچھ خلل آدے گا یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں مطلقاً روزہ نہ ٹوٹے گا، کما ہو ظاہر (مگر یہ مکروہ
ہے۔ ظہیر : لان الصوم یفسد من داخل لا من خارجه۔ فقط۔

روزہ دار ناک میں سوراخ ڈال سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۰۲) صائم کو منہ میں یا ناک میں سوراخ

لہ لو ادخل اصبعہ فی استہ او المرأة فی فرجہا لا یفسد وهو المختار الا اذا کانت

مبتلة بالماء والدم فحينئذ یفسد لو صول الماء او الدمن الخ و هذا تنبيه حسن

یجب ان یحفظ لان الصوم انما یفسد فی جمیع الفصول اذا کان ذاکراً للصوم والا فلا

د مالگیری مصری کتاب الصوم باب الرابع (۱۹۱) ولو ادخلت قطنۃ ان غابت فسد

ان بقى طوفها فی فرجها الخارج لا، (الد المختار علی ہامش رد المختار باب ما یفسد الصوم۔

م ۱۳۵) ظہیر : الد المختار علی ہامش رد المختار باب ما یفسد الصوم دمالی فیہ م ۱۳۶ ۱۲ ظہیر

سے مالگیری میں اسے کردہ لکھا ہے دو فساد الصائحات وضابط فی الماء لا یفسد الصوم ویکر

لہ ذاکت هکذا فی معراج الدر ایہ (مالگیری کشوری کتاب الصوم باب ثالث م ۱۹۱) ظہیر

ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- نہیں چاہئے۔ فقط

روزہ کی حالت میں معنی کے اندر زخم پر یا پیا سیر کے مسوں پر مرہم یا تیل لگانے سے روزہ ہوگا یا نہیں
سوال (۱۰۳) اگر روزہ دار روزہ کی حالت میں معنی کے اندر زخم میں اور پیا سیر کے مسوں کے زخم میں مرہم یا تیل انگلی سے اندر لگا دے یا اندر سے خوب دھو دے تو روزہ صحیح ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- روزہ اس کا صحیح ہے۔ مگر احتیاط بہتر ہے۔ فقط۔

غوطہ لگانے سے روزہ نہیں جاتا اور تمباکو سونگھنے سے ٹوٹ جاتا ہے
سوال (۱۰۴) تالاب میں غوطہ لگانے سے روزہ جاتا رہتا ہے یا نہیں؟ اور تمباکو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- تالاب میں غسل کرنے سے اور غوطہ لگانے سے روزہ نہیں جاتا اور تمباکو سونگھنے سے روزہ جاتا رہتا ہے، کیونکہ اجزاء تمباکو کے دماغ و طبع میں جاتے ہیں۔
سوال (۱۰۵) ماں بحالت میم اپنے بچے کو دودھ پلا دے تو مفرد صوم ہے یا نہیں۔

لے اذا دخل اصبعه الياسه فيه اي في دبره او فرجه او لم يستل فسد الصوم
و لو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد (در مختار) قوله ولو لم يستل فسد
ليقاء شئ من البيلة في المداخل و ههنا الوادخل الا يصح الى موضع الحقنة فسد الصوم
باب ما يفسد الصوم و لا يفده ص ۱۳۵

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں اگر اندر اس حد تک دوا پہنچ جائے یا پانی جہاں سے مودہ اسے جذب کر لیتا ہے یا وہ خود مودہ میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اسی وجہ سے حضرت مفتی علاؤ اللہ نے احتیاط کو بہتر کہا ہے، اس لئے کہ اس کا لحاظ و خیال ہر شخص کے لئے ممکن نہیں۔ واللہ اعلم ۱۲ طغیر

الجواب :- مفہوم نہیں ہے۔ فقط

سرمد اذیل نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا | سوال (۱۰۶) روزہ کی حالت میں سر میں تیل

اور آنکھوں میں سرمد لگانا جس کو مادت ہو یا بلامادت، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمد لگانا اور سر میں تیل لگانا جائز

اور درست ہے خواہ مادت ہو یا نہ ہو۔ فقط

روزہ کی حالت میں یوس دکنار کا کیا حکم ہے | سوال (۱۰۷) کیا روزہ کی حالت میں زودجہ سے

یوس دکنار کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ امور جائز ہیں مگر جو ان آدمی کوئی ایسا فعل روزہ کی حالت میں

نہ کرے جس میں خوف ہو کہ وہ فعل منقضی الی الجماع ہو جاوے گا کے المباشرۃ

الفاحشۃ۔ فقط

۱۔ ہواى الصوم الخ امساك عن المفطرات الا تية حقيقة اد حکما

الخ فى دقت مخصوص الخ (الدرا المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۹۱)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے

رکنے کا نام ہے، جس میں نیت بھی پائی جائے۔ لہذا دودھ پلانے میں ان میں سے

کوئی بات پائی نہیں جاتی ۱۲ ظہیر۔

۲۔ ادا دهن اذا تحلل الخ لم یفطر (الدرا المختار علی ہامش رد المحتار باب

ایض الصوم ص ۱۳۳) ظہیر۔

۳۔ ولا یاس بالقبلة اذا امن على نفسه ای الجماع ادا لا نزال

دیکرہ اذا لم یامن۔

(ہدایہ باب ما یوجب القضاء الخ ص ۱۹۹)

ظہیر

رمضان میں سونے والے نے دانت میں خون دیکھا تو کیا حکم ہے؟
 سوال (۱۰۸) رمضان میں دوپہر کو ایک شخص سوتا تھا جب اٹھا تو اس کے دانت میں خون تھا یہ یقین نہیں کہ سوتے وقت خون پیٹ میں گیا یا نہیں۔ اب روزہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب :- اس صورت میں روزہ نہیں جاتا یہ فقط۔



سواء اخرج الدم من بين اسنانه ودخل حلقه يعني ولم يصل الى جوفه الخ (درنستار)
 ظاهر إطلاق المتن انه لا يفطر رد المحتار باب ما يفطر الصوم ۱۳۲/۲ ظفر۔

پانچواں باب

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے

رمضان میں جنابت کا غسل صبح میں کیا تو کیا مکمل ہے | سوال (۱۰۹) رمضان میں جنابت کا غسل صبح کو کرنے سے روزہ میں تو کچھ نقص نہیں آتا، اور ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس سے روزہ میں کچھ خلل اور خرابی لازم نہیں آتی۔ فی الدر المختار
اد اصبح جنباً لم یفطر الخ۔

سوڑوں کا خون اندر جانے سے | سوال (۱۱۰) سوڑوں کے خون اور مواد کے اندر چلے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ جانے سے روزہ قائم رہے گا یا نہیں۔

الجواب :- صبح یہ ہے کہ اس روزہ کی قضا لازم ہوگی اما اذا وصل ای الی جوفه فان غلب الدم او تسادیا فسد الخ۔ در مختار۔ فقط

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفطر الصوم وما لا یفطرہ ص ۱۳۲ ۱۲ محمد بن یحییٰ بن غفر
۲۔ پوری عبارت یہ ہے اذ خرج الدم من بین اسنانہ و دخل حلقہ یعنی دلہ وصل
الی جوفہ اما اذا وصل فان غلب الدم او تسادیا فسد والا لا، الا اذا وجد
طعمہ (در مختار) قلت ومن هذا یعامر حکم من تلغض سہ فی رمضان و دخل
الدم الی جوفہ فی الزہار دلو نائماً فیجب علیہ القضاء الخ (رد المحتار باب ما یفطر الصوم
وما لا یفطرہ ص ۱۳۲ ۲ ظہیر۔

پان کی سرخی نکلنے سے روزہ بیا یا ختم ہو گیا | سوال (۱۱۱) زید نے بید سحر پان کھایا، دن نکلنے پر پان کی سرخی تھوک میں موجود ہے ایسے تھوک کو مکلاً مفسد صوم ہر یا نہیں کہ ہر روزہ میں پان کی غارت کیا ہو یا کیا ہو سرخی کم ہو یا زیادہ ہو۔ اور اگر نہیں تو ہر صورت میں یا خاص اس صورت میں کہ کلی غسارہ خوب کر لیا ہو اور سرخی خفیف مغلوب باقی رہی ہو جس کا ازالہ نامکن یا دشوار ہو، پھر یہ بات بھی قابل سوال ہے کہ پان کی سرخی ایسی ہے بھی کہ جس کا ازالہ دشوار یا نامکن ہو یا نہیں۔

الجواب :- ہا ہر سے اگر نگد، کا اثر تھوک میں جو جاوے اور اس تھوک کو نکل جاوے تو وہ مفسد صوم ہے کما یظہر من قولہ الا ان یکون ممسوخاً و ظہر یونسہ فی دیقہ و ابتلعہ ذاکنا الی در مختار۔ لیکن پان جو جمع صادق سے پہلے کھایا اور اس کے اجزاء منہ میں نہ رہے اور کلی وغیرہ کر کے منہ کو صاف کر لیا تو پھر اگر صبح کو تھوک میں سرخی کا اثر باقی ہو اور اس کو نکل جاوے تو اس میں فساد صوم کا حکم نہ ہوگا جیسا کہ آگے عبارت سابقہ سے جس جگہ در مختار میں و القطرین من دموعہ اذ عرقہ ہے، وہاں شامی نے تحقیق کی ہے اما الواصل الی الخلق من اللسان فالظاہر انه مثل الریق فلا یفسد دان وجد طعامہ فی جمیع فہ تامل۔ پس جیسا کہ تھوک مخلوط بملوۃ الدموع میں فساد صوم کا حکم نہیں ہے، مخلوط باہون المزکور میں بھی نہ ہوگا، لیکن احتیاط ضروری ہے اور حتیٰ الوسع کچھ اثر باقی نہ چھوڑنا چاہئے، خوب منہ کو صاف کر لینا چاہئے اور موقت اشتباہ میں قضا کرنا اس روزہ مشتبہ کی احوط ہے۔ فقط

حقہ پینے سے روزہ ٹوٹتا ہے، کیا ثبوت ہے | سوال (۱۱۲) حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس کا ثبوت قرآن و حدیث و فقہ سے کس طرح ہو سکتا ہے۔

الجواب :- حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کما فی الشامی و بہ علم حکم

لہ الذی المختار علی ہاشم رد المختار باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۴ ۱۲ ظہیر ۲ ایضاً ص ۱۲ ظہیر ۲
لہ رد المختار باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۴ ۱۲ ظہیر -

شباب الدخان ونظله شامبلائی فی شرحه علی الوصایا نیه۔ ویمنع من بیع الدخان وشرابه وشاربه فی الصوم لاشک یقطر۔ ویلزمه التکفیر یمن زانعا۔ کن ادا نفا شہوات یمن مقرر اول۔ فقط۔

ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹا ہے یا نہیں | سوال (۱۱۳) انداختن دوا در مینی مبطال صوم است یا نہ۔ ونیز نسوار انداختن بدن یاں بدون آئکہ اثرش در حروف و علق برسد مفسط صوم است یا نہ۔

الجواب :- از استعاطی انداختن دوا وغیرہ در مینی بطلان صوم و وجوب قضاء مصرح است کما فی الدر المختار ادا منعط فی انفع شیئا الہ فقط الہ اما انداختن نسوار بدن یاں بدون آئکہ اثرش در حروف و علق برسد مفسط صوم نیست کما فی الذوق۔ لیکن احتیاطا در ترک آن است کما ہو ظاہر۔ فقط

شرعاً کے دخول سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے | سوال (۱۱۴) دخول سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔

سوال (۱۱۵) اگر دخول کیا اور مینی نہیں آئی تو کیا حکم ہے۔
الجواب :- (۱) ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ لازم آتا ہے دخول فرج سے
(۲) دخول فی احد السبیلین میں مینی آوے یا نہ آوے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

باب ما یفسد الصوم من غیره الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفسد الصوم من غیره الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفسد الصوم من غیره

کفر وان جامع المکلف ادمیا مشتمی فی رمضان اداء وجوہ و تواری الخشفة فی احد السبیلین اسئل اذ الہ قضی الہ و کفر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفسد الصوم من غیره)

اور قضا و کفارہ لازم ہے۔ فقط۔

ہاتھ سے منی نکالنا مفید موم ہے یا نہیں | سوال (۱۱۶) اگر کوئی شخص روزہ میں ہاتھ سے منی زائل کرے تو روزہ ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ادا ستی بکفہ الی تفتیٰ فقط (ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی واضح رہے کہ نفس یہ فعل بہت برا ہے اس پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ تفسیر)

بوس و کنار کی وجہ سے انزال ہو گیا کیا حکم ہے | سوال (۱۱۷) ایک شخص نے ماہ رمضان میں دن کو اپنی زوج سے بوس و کنار کیا جس سے انزال ہو گیا، اس صورت میں اس پر قضا واجب ہے یا کفارہ بھی۔

الجواب :- اس صورت میں صرف قضا اس روزے کی لازم ہوتی ہے کفارہ واجب نہیں۔ فقط۔

کان میں تیل ڈالنے سے روزہ کیوں ٹوٹتا ہے | سوال (۱۱۸) صائم کان میں تیل کیوں نہیں ڈال سکتا جب کہ پانی جانے میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

الجواب :- ہر ایہ میں وجہ فرق یہ بیان فرمائی ہے کہ پانی میں وصول مافیہ صلاح البدن الی الجوف نہیں ہے، بخلاف دھن کے، اس کو دیکھ لیا جاوے۔ اور یہ بھی

لے الدر المختار علیٰ ما مشرد المختار باب ما یفسد الصوم ص ۱۲۲ ۱۲ غفر لہ اذ قبل دو قبلۃ فاحشۃ الخ
اد مجلس و لوجا مل لا یمنع المحارمۃ ادا ستی بکفہ و بمباشرة فاحشۃ و لو بین المراتین فانزل
اد قفی فی الصور کلھا فقط الدر المختار علیٰ ما مشرد المختار باب ما یفسد الصوم ص ۱۲۲ (مگر اسی کے
ساتھ رمضان کا احترام ضروری ہے، وہ اس کے بعد دن میں کھکھکے پے نہیں۔ غفر لہ دمن
احتقن اد اظفر فی اذ اظفر لہ صلی اللہ علیہ وسلم اظفر ما دخل و لوجود معون اظفر و هو
وصول ما فیہ صلاح البدن الی الجوف و الا کفارۃ علیہ الخ (باقی حاشیہ بر ص ۱۲۲)

وجہ فزق کی ہو سکتی ہے کہ پانی سے احتراز دشوار ہے اور اس میں ضرورت ہے۔ فقط
سوار سوئگنے اور حقینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے | سوال (۱۱۹) حقہ نوشیارین و سوار شمدین
درائف مفید صوم است یا نہ۔

الجواب :- حقہ نوشی مفید صوم است و سوار شمدین درائف نیز مفید صوم است
قال فی الشامی و بہ علم حکمہ شراب الدخان و نظمہ فی شرح الوہابیۃ :-
و یمنع من بیع الدخان و شربہ و و شار بہ فی الصوم لا شک یفطر۔ فقط۔
دوا سوئگنے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں | سوال (۱۲۰) "انڈس" ایک دوا ہے کہ نرسا در
اوپرچہ ناٹا کریشیشی بھر کر ناک سے لگا کر سوئگھا جاتا ہے اس کی تیزی دماغ تک پہنچتی ہے اس کے
سوئگنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں روزہ اس کا ٹوٹ گیا قضاء لازم ہے۔ کما فی الدر المختار
و مفادہ انہ لو ادخل حلقہ الدخان افطرای دخان کان و لو عوداً او عنبراً
لو اکرالا مکان التمرز عنہ الخ و تحقیقہ فی الشامی۔ فقط۔

و ابی حاشیہ از مشک و یافطری اذنیہ الماء و دخلہما لا یفسد صومہ لا تعدا ام المعنی رای صلاح
البدن (الموردۃ بخلاف ما اذا دخله الدهن) (ابایہ باب الیجب القضاء و الکفارة ص ۲۰۲)
۱۳۳۳ در المختار باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۳۳ تحت قول الماتن لو ادخل حلقہ الدخان افطرو الخ غیر
۱۳۳۳ الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۳۳ ۱۲ ظہیر۔

۱۳۳۳ قولہ لو ادخل حلقہ الدخان ای بای صورۃ کا کان الا دخال حتی لو تجتر
تجوس کا خادۃ الی نفسہ و اشمہ ذاکر الصومہ افطرا لا مکان التمرز کا عنہ و ہذا اما
یغفل عنہ کشید من الناس ولا یتروہم انہ کشم لور و دوائہ و المسک و فوح الفرق
باین ہواۃ تطیب بریح المسک و تسبہ و بین جوہر دخان وصل الی جوفہ بفعلہ امداد
رد المحتار باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۳۳ و ص ۱۳۳۳ ۱۲ ظہیر

سوال (۱۲۱) زیر نے روزہ رکھا، پھر دن کو ایک ٹکڑی کھائی یا جماع کئے تو کیا حکم ہے

جواب :- اس صورت میں زیادہ کے ذمہ صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں ہے (تفصیل ماحشیہ میں دیکھئے - ظفر)

سوال (۱۲۲) روزہ میں حق پینے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا صرف قضا

جواب :- حق سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم ہوتی ہے، اور بعض صورتوں میں کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔ فقط (یعنی اگر اسے نفع بخش سمجھا تب تو کفارہ و قضا دونوں لازم ہوں گے ورنہ صرف قضا - ظفر)

سوال (۱۲۳) ایک شخص نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی انزال ہو جانے کو کیا حکم ہے

جواب :- اگر عذر جماع یا کھانا پینا تو کفارہ بھی واجب ہے بشرطیکہ رمضان میں ایسا کیا۔ ورنہ نہیں دان جائز۔ مختلف آدمیاں اشتہی فی رمضان اداء و جومع و قوارت الحشفة فی احد السبیلین انزل اولاً، او اکل او شرب عناء او عناء او قضی فی الصوم کلھا و کفر (ایضاً ص ۱۳۷) البتہ غیر رمضان تھا تو صرف قضا ہے کفارہ نہیں، یا یہ صورت ہوئی کہ رمضان میں پہلے کھانے پینے کے بعد اس کے بعد جماع کیا اور کھانا پینا تو بھی صرف قضا واجب ہے ۱۲ ظفر۔

کھانا پینا و اکل و شرب عناء او عناء او قضی فی الصوم کلھا و کفر (ایضاً ص ۱۳۷) البتہ غیر رمضان تھا تو صرف قضا ہے کفارہ نہیں، یا یہ صورت ہوئی کہ رمضان میں پہلے کھانے پینے کے بعد اس کے بعد جماع کیا اور کھانا پینا تو بھی صرف قضا واجب ہے ۱۲ ظفر۔

اس وجہ سے انزال ہو گیا، بلا ارادہ ایسا ہو گیا تو اس صورت میں قضا مع کفارہ ہے یا بلا کفارہ۔

الجواب :- اس صورت میں صرف قضا اس روزہ کی لازم آوے گی کفارہ لازم نہ ہوگا۔ کہانی الدر المختار دالتلمی وغیرہ۔ فقط۔

صبح کے وقت منہ سے پان وغیرہ نکلے تو کیا حکم ہے | سوال (۱۲۴) ماہ صیام میں صبح کے وقت منہ میں پان یا تنباکو یا اور کوئی شے سحری کے وقت کی ڈلی ہوئی نکلی تو روزہ ہو جائے گا یا قضا لازم ہے۔

الجواب :- احتیاط قضا کرنے میں ہے گو حکم قطعی قضا کا نہ ہو۔ فقط۔
بیوی کے ساتھ پٹنے سے انزال ہو گیا تو کیا کرے | سوال (۱۲۵) ایک شخص نے ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے پٹنا شروع کیا اور کچھ دیر تک پٹنا رہا چن مینٹ بعد اس کو انزال ہو گیا۔ آیا اس پر اس روزہ کا کفارہ لازم ہے یا محض قضا۔

الجواب :- اس صورت میں محض قضا اس روزہ کی لازم ہے کفارہ واجب نہیں کہانی الدر المختار۔ فقط۔

۱۰ او دطی امرأة میتة الخ او فخذنا او قبل ولو قبله فاحشة بان ید غلغ او میص شفتیہا الخ فانزل الخ قضی فی الصور کلہا فقط (ای بدون کفارة) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم باب ما یف الصوم الخ ۱۴۲/۲ و ۱۴۳/۲ ظہیر ۲۰۰ اذ ذاق شیئا بغمہ وان کدہ لم یفطر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یف الصوم والایف ۱۳۲/۲) ظہیر ۲۰۰
۱۱ او قبل ولو قبله فاحشة بان ید غلغ او میص شفتیہا او لمس ولو بجاہل لا یمنع المحاراة اذا ستمتی بکفہ او بمباشرة فاحشة ولو بین المرأتین فانزل قیدا للکل حق ولو لم یمنزل لم یفطر الخ قضی فی الصور کلہا فقط (در مختار) ای بدون کفارة (رد المحتار باب ما یف الصوم ۱۴۲/۲ و ۱۴۳/۲ ظہیر ۲۰۰)

۲۹ کا چاند نہ دیکھا گیا بعد میں | سوال (۱۲۶) ۲۹ شعبان یوم جمعہ کو ضلع بھاگلپور کے قریب دھما
تحقیق ہوئی تو قضا ضروری ہے | میں چاند نہیں ہوا اور انھوں نے روزہ نہیں رکھا تو ان پر شنبہ
کے روزہ کی قضا لازم ہے یا نہیں۔

الجواب :- شنبہ کا روزہ ہونا متحقق ہو گیا ہے پس جن لوگوں نے شنبہ کا روزہ
نہیں رکھا ان کو اس روزہ کی قضا کرنی پڑے گی۔ فقط۔

روزہ کی حالت میں احتلام کے بعد | سوال (۱۲۷) ایک شخص کو روزہ میں احتلام ہو گیا۔ پھر
افطار کر لیا، کیا حکم ہے | اس نے بغیر دریافت کئے خود ہی افطار کر ڈالا اس صورت میں
کفارہ آتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- احتلام سے اگرچہ روزہ نہیں جاتا لیکن اگر کسی نے غلطی سے یہ سمجھ کر
کہ روزہ جاتا رہا، افطار کر لیا تو کفارہ نہیں صرف قضا لازم ہے کما فی الشامی واحتقر
به عما لو فعل ما يظن الفطر به كما لو اكل او جامعنا سيئا اذا احتلم او اسفل
بنظر اذ سر عما ۲ نفق فظن انه افطار فاكل عمدا فلا كفارة للشبهة ۱۷ شامی فقط
ایک نوکر نے کام کی شرت کی | سوال (۱۲۸) زید فورس میں نوکر ہے، حالت روزہ میں
وجہ سے افطار کر لیا، کیا حکم ہے | اس کے افسر نے ایک ایسا حکم دیا کہ جس کی رو سے اس کو سخت
دھوپ میں کہ جس سے اس کی تنہا رستی کا اندیشہ تھا، دیہات میں دوادوش کئے
جانا پڑا۔ زید مسئلہ سے ناواقف تھا، لہذا اس نے روزہ افطار کر لیا، آیا وہ کفارہ سے
بخسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر شرت پیاس وغیرہ سے اندیشہ ہلاکت یا مرض تھا تو کفارہ

سے جب رمضان میں ثابت ہو گیا اور اس نے روزہ نہیں رکھا تو اس کی قضا بہر حال فرض ہے، چنانچہ یہ شک
کے روزے کے سلسلہ میں مراحت ہے والا بان ظہوت فغنه ای من رمضان (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۲۶)
۲۷ رد المحتار للشامی باب ما یفسد الصوم ص ۱۲۶ تحت قولہ ای فعل ما لا یظن الفطر به ۱۷ نفیر۔

اس سے ساقط ہے۔ فقط۔

بیموری میں افطار سے کفارہ نہیں آتا | سوال (۱۲۹) ایک شخص ایماندار حافظ قرآن شریف نے رمضان المبارک میں دو دن بخار کے ساتھ روزہ رکھا، تیسرے دن بھی اس نے نیت روزہ کی کہ روزہ شروع کیا، لیکن بوجہ شدت بخار کے اسے تیسرا روزہ افطار کرنا پڑا۔ اس کے بعد وہ دس دن برا بیمار رہا اور دس دن روزہ نہ رکھ سکا۔ شرعاً ایسے شخص پر کفارہ آتا ہے یا قضا اور ایماندار شخص کی لائے روزہ افطار کرنے میں معتبر ہے یا نہیں۔

ال جواب :- اس شخص پر صرف قضا اس روزہ کی اور نیز ان روزوں کی جو اس کے بعد افطار کئے لازم ہے، کفارہ لازم نہیں ہے، کیونکہ اس بارہ میں خود روزہ دار مریض کا غلبہ ظن بھی معتبر ہے۔ درمختار میں ہے اور مریض خاف الزیادۃ لمرضہ الخ بقلبة الظن باماراة ادتجربة اداخبار طبیب حاذق مسلم مستوی۔ فقط۔

تضا خود ادا کرنا ضروری ہے | سوال (۱۳۰) کسی عورت سے ماہ میام کے روزے قضا ہو جاویں، اس کا شوہر رکھ دے تو درست ہے یا نہ؟

ال جواب :- عورت کہی روزے رکھنا ہائیں، شوہر کے رکھنے سے عورت کے روزے ادا نہ ہوں گے۔ فقط۔

ایک عبارت کا مفہوم | سوال (۱۳۱) دکن الا ستماء بالنکف فان کوا قہیما الخ۔ دوسری

الہ قد ذکر المصنف منها خمسة وبقی الاکراه وخوف هلاک او نقصان عقل ولو ببطش اوجع شدید (رد المحتار فصل العوارض ص ۱۵۹) ظہیر۔

الہ الدر المختار علیٰ مشر رد المحتار فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ص ۱۵۹ ۱۲ ظہیر۔

الہ العبادة المالیه کزکاة وکفارة تقبل النیابة عن المكف مطلقا الخ والبدائیة کصلاة وصوم لا تقبلها مطلقا۔

(الدر المختار علیٰ مشر رد المحتار باب الحج من الغیر ص ۲۲۶) ظہیر

عبارت اسی باب میں ہے اطمس ولو بجائل لا یمنع المحو ساقا و استمنى بلفه الخ فاستنزل قید للکل حتی لو لم یبذل لم یفطر الخ اول عبارت سے شبہ ہوتا ہے کہ استنارہ بالکف سے افطار نہیں ہوتا اور دوسری عبارت سے تفصیل سمجھ میں آرہی ہے کہ بصورت انزال افطار ہوتا ہے ورنہ نہیں، ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔

الجواب :- پہلی عبارت کا تعلق اقبل کے ساتھ ہے، وہ یہ ہے اد جوامع فیما دون الفرج ولم یبذل یعنی فی غایا السبیلین کسرة و فخذ و کذا الاستمناء بالکف دان کرہ تحریماً۔ اوپر کی قید ولم یبذل سے معلوم ہوا کہ و کذا الاستمناء بالکف میں بھی عدم انزال کی قید ہے۔ چنانچہ علامہ شامی نے اس موقع پر لکھا ہے قوله و کذا الاستمناء بالکف، ای فی کونه لا یفسد لکن هذا اذا لم یبذل اما اذا انزل فعليه القضاء کما سیصرح به وهو المختار کما یأتی۔ اس سے تطبیق بھی ہوگئی اور مسئلہ مفتی پر بھی معلوم ہو گیا کہ استنارہ میں انزال سے روزہ افطار ہوتا ہے اور صرف قضا لازم آتی ہے، غیر رمضان کا روزہ قضا تو ڈرے تو کیا کم ہے۔ [سوال (۱۳۲) ان سراجا کان صائماً لیل

الحنث فی الیمین فتحقق ناقض الصوم بالنقص والاختیار ما یجب علیه القضاء والكفارة معاً القضاء فقط۔

الجواب :- یجب علیه قضاء الصوم الذی افسد لانه افسد الصوم الواجب وقد قال فی الدر المختار، ادا فسد غیر صوم رمضان الخ قضی الخ و کفارة الیمین ایضاً واجباً علیہ کذا فی الدر المختار۔ نقط

لہ دیکھئے الدر المختار ط ۱ مشرذ المختار باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۶ ۲ رد المحتار باب ما یفسد الصوم، دالاً یفسدہ ص ۱۳۶ و ۱۳۷ ۳ ظہیر ۴ ظہیر ۵ ۶ الدر المختار ط ۱ مشرذ المختار، باب ما یفسد الصوم ص ۱۳۶ ۷ ظہیر ۸ والمنعقدہ ما یجلف علی امر فی المستقبل ان یفعله فی المستقبل او لا یفعله ما فاحت فی ذالک لزمتہ الکفارة (باقی حاشیہ ص ۴۲۴)

سوال (۱۳۳) ایک شخص رمضان المبارک میں دن کے
بیوی کے پاس صرف بیٹھنے سے |
انزال ہو جائے تو کیا مکرم ہے
وقت اپنی زوجہ کے پاس بیٹھا اور کمزوری کی وجہ سے انکو
انزال ہو گیا تو اس پر قضا ہے یا کفارہ آنے گا۔

الجواب :- اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی زوجہ
کے پاس بیٹھے اور کمزوری کی وجہ سے اس کو انزال ہو جائے تو اس صورت میں قضا اس
روزے کی لازم ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔ فقط۔

روزہ دار کے سامنے اگر بتی جلا ناکیا ہے | سوال (۱۳۴) رمضان شریف میں یوم جمعہ
روزہ داروں کے سامنے اگر بتی جلا ناکیا ہے۔

الجواب :- در مختار و شامی، مفیات صوم میں یہ لکھا ہے کہ اگر روزہ دار
نے اپنے طلق میں قضا اذیحاں داخل کیا اور اس کو روزہ یاد ہے تو روزہ اس کا ٹوٹ
جاوے گا۔ در مختار میں ہے انہ لودخل حلقه الدخان انظر ای دخان
کان ولوعودا او عنبل لودا کرا لا مکان التعمز عنه اور شامی میں ہے قوله
انه لو ادخل حلقه الدخان ای بای صورۃ کان الادخال حتی لا یتمخز نجوۃ
فاذا اذی نفسه واشتمہ ذاکرا لصومه افطر لا مکان التعمز عنه الخ ولا یتوهم
انه کشم الوساو دوائه والمسک لوضوح الفرق بین هواء تطیب بریح المسک
وشبهه و بین جوهر دخان وصل الی جوفه بفعله الخ۔ فقط۔

(بقیہ ماشیہ از ۳۲۳) لقوله تعالیٰ لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم کن
یواخذکم بما عقدتم الایمان (ہایہ کتاب الایمان ص ۴۵۵) ظہیر۔

۱۵۱ قبل و لوقبله فاحۃ بان ید غدغ او میص شفیعہا و لمس الخ فانزل
الخ تفسی فی الصور کلہا۔ (الدر المختار علی بائش رد المختار باب ما یفی الصوم ص ۱۲۲) ظہیر

۵۲ رد المختار باب ما یفی الصوم ص ۱۳۲ و ص ۱۳۲ ۱۲ ظہیر۔

سوال (۱۳۵) ایک بنوالمین میں اسلام لے آیا چنانچہ چوبیس روزہ والا اگر روزہ توڑ دے تو قضا کفارہ واجب یا نہیں

روزہ رمضان شریف بھی رکھا، بعدہ انشاءے راز کی وجہ سے روزہ توڑ دیا، پھر کھلم کھلا کلمہ بیگیا تو کیا اس پر کفارہ لازم آئے گا۔

الجواب :- جب کہ وہ شخص مسلمان ہو گیا اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور تمام احکام اسلام کو قبول کر لیا تو وہ منافق مسلمان ہو گیا۔ اگرچہ لوگوں پر اسلام ظاہر نہ ہوا، پس اگر روزہ رمضان شریف رکھ کر اس نے توڑ ڈالا تو کفارہ اس پر لازم آئے گا۔ فقط۔

سوال (۱۳۶) ایک شخص رمضان شریف میں مریض تھا، بعض دن روزہ رکھتا تھا اور بعض دن افطار کرتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز روزہ کی نیت کی پھر جب نماز صبح افطار کر لیا تو اس صورت میں قضا واجب یا کفارہ۔

الجواب :- اس صورت میں اس روزہ کی قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا، کیونکہ وہ پہلے سے مریض تھا، لہذا اس کو افطار کرنا جائز تھا۔ انما یکفران نبوی لیس لہم یکن مکروہا، لہر یطو مسقط کمرض و حیض، اس وقت اس اور کفارہ مشابہ سے بھی ساقط ہو جاتا ہے، قولہ کمرض ای مہیم الا فطرا، مشابہ پس جب کہ اس کو مرض موجود تھا جو کہ افطار کی مباح کرتا تھا تو اس صورت میں بھی کفارہ اس پر لازم نہ ہوگا۔ فقط۔

لے اذا اکل متعمداً یغذی بہ او یتداوی بہ یا زملہ للکفارة (۱) (مالگیری ص ۱)

کتاب الصوم باب رابع فصل ثانی (۱۵۲) ظفر ۱۵۲ رد المحتار باب ما یفسد الصوم

منہ ۱۵۱ و ۱۵۲ (ظفر ۱۵۱)

کے رد المحتار باب ما یفسد الصوم ۱۵۱ ۱۵۲ ظفر ۱۵۲

سوال (۱۳۷) | تنہا جمعہ کا روزہ نقلی رکھنا مکروہ ہی یا نہیں
نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے -

الجواب :- حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا روزہ رکھنا تنہا مکروہ نہیں ہے
ولا باس بصوم یوم الجمعة عند ابی حنیفۃ و محمد بن النعمان و ابی عن بن عباس
انہ کان یصومہ و لا یفطر الخ اور حدیث نہیں مہمل ہے اس پر کہ اقامت جمعہ غسل
وغیرہ سے ضعف نہ ہو جاوے۔ پس جس کو یہ خوف نہ ہو اس کے لئے مکروہ نہیں ہے اور
معتبر یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک روزہ پہلے یا پیچھے ملا لیوے جیسا کہ حدیث بخاری مسلم میں
ہے لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعلاہ متفق
علیہ۔ مشکوٰۃ۔ فقط۔

سوال (۱۳۸) | رمضان شریف ۳۷ھ
سے صرف تمنا واجب ہوگی یا کفارہ بھی
میں اور میرے متعلقین اپنے لڑکے ننھی کی
بیماری سے بے آرام اور اس کے غم سے پریشان و غمگین تھے، تیرا دن پڑھ کر نیت
روزہ کی پختہ کر لی اور سو گئے حتیٰ کہ سحر کا پتہ نہ رہا۔ بوقت صبح صادق بیمار ہوئے وقت
بیماری کے بسبب پیاس کے زبان میری خشک تھی جس سے معلوم ہوا کہ آج مجھ سے
روزہ تمام نہیں ہو سکتا، اس وجہ سے میں نے ایک مولوی صاحب سے دریافت
کیا، انھوں نے کہا کہ اگر تم سے روزہ تمام نہیں ہو سکتا تو روزہ چھوڑ دو۔ ایک روزہ قضا
رکھ لینا، میں نے اور گھروالوں نے روزہ چھوڑ دیا۔ بوقت پونچھنے مسئلہ کے مجھے استفسار
پیاس نہ تھی کہ اگر فی الحال روزہ چھوڑ دوں تو مریض یا قریب المرگ ہو جاؤں بلکہ بوجہ سخت
گرم موسم کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بوقت زوال یا بزرگ مریض ہو جاؤں۔ اس

لہ رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۱۱ تحت قولہ الماتن والمنہ و ابی الایام البیض من کل شہر و یوم
الجمعة و لا یمنعہ ۱۲ ظہیر مشکوٰۃ باب میام التطوع فصل اول ص ۱۷۹ ۱۲ ظہیر۔

صورت میں قضا واجب ہے یا کفارہ بھی۔ اگر کفارہ واجب ہے تو مولوی صاحب پر کچھ تعزیر شرعی ہے یا نہیں؟ -

الجواب :- در مختار میں ہے دبقی الا کراهه خوفاً هلاکاً و نقصان عقل و لو ببطش و جوع شدید و سعة حیاة الیٰ و نیز اس کے کچھ برابر ہے۔ اور مریض خاف الزیادة لمضه و صحیح خاف المرض (در مختار) ای بغلبة النطن کما یاتی الیٰ شامی۔ ان عبارات سے معلوم ہوا کہ اگر زیادہ اور نیز اس کے گھر والوں کو یہ خوف نطن غالب تھا کہ وہ روزہ پورا نہ کر سکیں گے اور مرض یا ہلاکت کا خوف تھا تو اس صورت میں ان پر صرف قضا اس روزہ کی لازم ہے کفارہ واجب نہیں ہے اور جن مولوی صاحب نے افطار روزہ کا حکم دیا ہے، وہ بھی غالباً اسی بنا پر یہ فرمایا کہ لہذا ان پر بھی کچھ مواخراہ نہیں ہے۔ اور جب یہ سب قیود اس وقت ہیں کہ روزہ کی نیت کر لی ہو۔ اور اگر روزہ کی اس دن نیت نہ کی ہو اور پھر بوجہ خوف یا کو نیت روزہ کی نہ کی ہو تو اس صورت میں کفارہ کا واجب نہ ہوتا ظاہر ہے اور صریح فی کتب الفقہ ہے فقط

لے المختار علیٰ ما شرد المختار فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ص ۱۵۱ ۱۲ ظفر ۲ دیکھے
رد المختار فصل العوارض المبیحة لعدم الصوم ص ۱۵۱ ۱۲ ظفر ۳ وجوبہا ای الکفارة
مقید بما یاتی من کونه عمداً و بما اذا انوی لیلاً (رد المختار باب یفد الصوم ص ۱۴۰)
ظفر و لحریمو فی رمضان کلمہ صوم و لا فطر الخ ادا صبح غیر ناہ للصوم فاکل عمداً
قصر فی الصوم کلمہ فقط در مختار داما عندنا فلا بد من النية لان الواجب الامساك
بحجة العبادة و لا عبادة بدون نية فلو امسك بدونها لا یكون صائماً
و یلزمه القضاء دون الکفارة الخ لان الکفارة إنما تجب
على من افسد صومه و الصوم هنا معدوم -

(رد المختار باب ما یفد الصوم ص ۱۴۰) ظفر مدتی

تھا کہ انہ میں کھانا کیسا ہے | سوال (۱۳۹) | ما قولکم رحمکم اللہ فی ۱۰ جل بلسک
النتن المعروف فی ذمہ ولم یبطل عینہ ولا لعابہ ولم یصل الی جوف
هل یفید صومہ ام لا وهل یكون من قبل ذکرہ۔

الجواب :-۔ امساك النتن فی الفم وجوز فی الصوم لانه لا
یحل عن وصولہ الی الملق والجوف عادة والعادة مکمة فا لحذر من ان یا کل
التبناک بحدہ الوسوسة فی نهارہ رمضان کیف وقد قال الی مضغ العلك
کما فی الشامی دامنا قیدہ بذلک ای ہامیض لان الاسود وغیرہ المضغ
وغیرہ الملتئم یصل منہ شیء الی الجوف ولہذا یمنع عن شرب دخانہ ویحکم
انہ مفطر و فی التبناک خاصية فی الاغذیاب الی الجوف الا ترى ان
امساکہ فی الفم لغير المعتادين یؤثر تاثيرا عظیما من دوسرا ان الراس
وانکسار الاعضاء فہا ہوا لا وصول اثرہ الی الدماغ والجوف ولا حول ولا
قوة الا باللہ العلی العظیم۔ فقط واللہ تعالی اعلم کتبہ عزیز الرحمن
عفی عنہ۔ الجواب صواب محمد النور عفا اللہ عنہ۔

تھوڑا مددہ توڑے پھر بیمار ہو جائے یا | سوال (۱۴۰) | جو شخص قصداً روزہ توڑے پھر
عورت کو حیض آجائے تو کیا مکہ ہے | بیمار ہو جائے یا عورت کا نفسہ ہو جائے تو ان کا
کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟

الجواب :-۔ کفارہ ساقط ہو جاتا ہے (انما یکفران نوى لیلا ولم
یکن مکرها ولم یطرو مسقط کمرض وحیض۔ (در مختار ص ۱۵۱ ط ۱۵۲) ہاشم رضا رحمہ اللہ

عہد یعنی بحر العلوم حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری قیس سرہ المتی فی ۲۵۲
سابقہ مولانا سیدین دارالعلوم دیوبند لہذا التماس باب ما یفید الصوم ص ۱۵۲ ط ۱۲ غیر

چھٹا باب

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

قضا روزہ توڑ دینے سے قضا | سوال (۱۴۱) یہ جو فقہ کی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں | رمضان شریف میں بلا غیر شرعی قضا روزہ توڑنے سے قضا اور کفارہ واجب ہے، آیا قضا و کفارہ، مجموعہ اکٹھے روزے رکھے یا کفارہ و قضا ایک ساتھ صرف ساٹھ روزے رکھنے سے دونوں ادا ہو جائیں گے۔

الجواب :- رمضان شریف کا روزہ قضا توڑنے سے کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوتے ہیں، یعنی ایک روزہ قضا کا اور ساٹھ روزے کفارہ کے واجب ہیں جیسا کہ در مختار میں ہے وان جامع فی رمضان الاکل و شرب عند اداء اداء و عند اتمام قضا و کفراۃ اور شامی میں ہے بانما قدم القضاء اشطاراً بانما ينبغي ان يقدمه على الكفارة لم نقط۔

کفارہ یا دہرہ قضا روزوں کی | سوال (۱۴۲) کسی شخص کے ذمہ چند رمضان کے قضا یا دہرہ ہو چکے ہیں | روزوں کا شمار ہو کہ تہہ ادا بھی نہ ہو، ایسے ہی نماز کی قضا یا دہرہ ہو کہ کے سال کی ذمہ میں تو کیسے ادا کرے قسوں کے کفارہ اگر بیت ذمہ میں اور قضا یا دہرہ ہو تو کیا کرنا چاہئے، آیا سب کی طرف سے ایک کفارہ کافی ہو گا یا نہیں۔

۱۔ رد المحتار علی ما مشرد المحتار۔ ما یفسد الصوم ص ۱۴۲ و ص ۱۴۳ طغیر۔

۲۔ رد المحتار باب ما یفسد الصوم ص ۱۴۳ طغیر۔

الجواب :- نماز اور روزوں کا ان ایازہ کر کے قضاہ کرے اور کفارہ میں تداخل ہو سکتا ہے، یعنی ایک کفارہ سے سب کے مواخذہ سے بری ہو جائے گا شامی میں ہے *وفي البغية كفارات الايمان اذا كثرت تداخلت* وینج بالکفارۃ الواحدة عن عمدة الجسیعۃ ام لا فقط۔

جامع میں انزال نہ ہو تو بھی کفارہ ہے [سوال (۱۴۳) ان رجلاً جامع مع امرأتہ فی نہار رمضان وكان الثوب الغليظ مطوياً على ذكره فاعترق الثوب وكان الذکر فی فرج امرأتہ فخرج الذکر من الثوب وصار فی فرجها بلا ثوب وعلم ذلك لهما بعد ساعة فلم يزا الا بعد علمها به فی المجامعة حتى انفرتا عليهما الكفارة ام لا۔

الجواب :- تجب الكفارة ايضاً في هذه الصورة كما في الدائمات وان جامع المكلف ادمياً مشتمقاً في رمضان ادأغماً مراد جمع وتوارت الخشفة في احدا السبيلين انزل اولاً تقضى وكفر الخ فقط۔

لہ رمضان کے روزوں کے کفارہ میں ظاہر الہ دایرہ کے مطابق صرف جامع کی وجہ سے امدہ بھی رمضان میں ہو تو تداخل نہیں ہے یقیناً میں تداخل ہے و تو تکرر فطر و لم یکفر للادل یکفیه واحداً ولو فی رمضان عند محمد وعلیه الاعتماد بزائریة و محبتی واختار بعضهم للفتویٰ ان الفطر یفیر الجماع تداخل لا لا (در مختار) قوله ولم یکفر للادل اما لو کفر فعلیه اخرى قوله وعلیه الاعتماد نقله فی البحر عن الاسرار ونقل قبله عن الجوهرۃ لوجامع فی رمضان فغلیہ کفارتان وان لم یکفر للادلی فی ظاہر الروایۃ وهو الصحیح (رد المحتار باب ما یف الصوم مطلب فی الکفارة ص ۱۵۱ ۱۵۲ ظفر۔

رد المحتار علی ہاشم رد المحتار باب ما یف الصوم ص ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ظفر۔

شریت پیاس میں پانی پی لیا تو کیا حکم ہے | سوال (۱۴۴) ہند کہ رمضان میں پیش بخوری تھی، سوپیاں توڑتی تھی، اس کو روزہ میں پیاس شریت کی لگی تو پانی پی لیا۔ ہند کہ یہ معلوم نہ تھا کہ رمضان کا روزہ توڑنے سے کفارہ ساٹھ روزہ لگاتا رہ کر کھنے پیتے ہیں اب ہندہ ایک روزہ رکھے یا کفارہ واجب ہے اور کفارہ کے روزوں میں ایام حیض و نفاس اور ایام بیماری مستثنیٰ ہیں یا از سر نو روزہ رکھنا شروع کرے۔ نقطہ الجواب :- اگر ہندہ روزہ رکھ سکتی تھی اور مرض ایسا نہ تھا جس میں روزہ نہ رکھ سکے اور اس نے عمار روزہ یاد ہوتے ہوئے پانی پی لیا تو اس کے ذمہ قضا اور کفارہ لازم ہے اور کفارہ افطار کے روزوں میں حیض کا آنا مانع متتابع سے نہیں ہے۔ بعد انقطاع حیض کے فوراً پھر روزہ رکھنا شروع کرے۔ حیض سے پہلے روزے بھی شمار میں آجائیں گے اور نفاس مانع متتابع سے ہے، یعنی نفاس کے بعد از سر نو دو ماہ کے روزے رکھنا ضروری ہے۔ کنافی الدر المختار ہے۔ نقطہ۔

رمضان کے قضا روزے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے | سوال (۱۴۵) زید کے ذمہ رمضان شریف کا روزہ تھا، اس نے سوال میں وہ روزہ دیکھ کر توڑ دیا تو قضا آدے گی یا کفارہ ساٹھ روزوں کا آدے گا۔

لے وان جامع الی ادا اکل او شرب غدا، الی اوددا، الی انعمدا، الی قضی فی الصور
 کلھا کفر (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب ما یفید الصوم ص ۱۴۲ و ص ۱۴۱) تلخیص
 لے صام شهرین الی متتابعین قبل المسیس الی دکن اکل صوم شرط فیہ المتابع
 فان افطر بعد کفر و نفاس بخلاف الحیض الی او بنیرہ اود طہا السنہ،
 استأنف الصیم (در مختار) قوله بخلاف الحیض فانه لا یقطع کفارة قتلها
 و افطاسها لانها لا تجدد شهرین خالیین عنه الی (رد المختار باب الکفارة
 ص ۴۹۹ و ص ۴۹۸) تلخیص۔

الجواب :- تفلے رمضان کے روزے کے توڑنے سے کفارہ نہیں آتا
 ساز سفر میں انتقال کر گیا تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے | سوال (۱۴۶) ایک شخص رمضان
 شریف میں مسافر بنے اور روزہ نہیں تھا، وہ انتقال کر گیا، اس کے روزہ کا کیا حکم ہے۔
 الجواب :- اس کے ذمہ قضاء روزہ کی لازم نہیں ہوتی اور فیہ یا وصیت ہاتھ
 بھی لازم نہیں ہوتی فقط۔

لواطت سے کفارہ و قضاء دونوں لازم آتے ہیں | سوال (۱۴۷) زید نے ماہ رمضان المبارک
 میں کسی لڑکے سے لواطت کی، انزال بھی ہو گیا۔ اب زید پر قضاء رمضان شریف کے روزہ
 کی آوے گی یا کفارہ بھی آوے گا۔

الجواب :- اس صورت میں قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں۔ فقط۔
 رواہ کی حالت میں کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ | سوال (۱۴۸) اگر کوئی شخص روزہ میں
 لینے سے قضا و کفارہ دونوں لازم ہونگے یا ایک | کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹے

۱۔ وان جامع الخ فی رمضان اداء لهما مرد (در مختار) ای من ان الکفارة انما
 وجبت لهلك حرمة شهر رمضان فلا يجب بافساد قضاؤه ولا بافساد صوم غیره
 (رد المحتار باب ما یفقد الصوم ۴۳۱) ظہیر لہ فان ما توافیه ای فی ذالک
 العذر فلا تجب علیہم الوصیة بالعدیة لعدم ادراکهم عدّة من ایام
 اخر (در مختار) ای فلم یلزمهم القضاء و وجوب الوصیة فرع لزوم
 القضاء (رد المحتار فصل فی العوارض المبیعة ۴۳۲) ظہیر۔

۲۔ وان جامع المکلف ادمیاً مشتمی فی رمضان اداء المجموع و تواریات
 الحشفة فی احد السبیلین انزل اولاً و عمداً الخ قضی فی الصور کلها و کفر
 (در مختار) احد السبیلین ای القبل او الدبر و هو العمیم فی الدبر و المختار
 انه لا تنافی الخ (رد المحتار باب ما یفقد الصوم ۴۳۲) ظہیر۔

تو روزہ ٹوٹ جاوے گا یا نہیں۔ اور اس پر قضا لازم آوے گی یا نہیں۔

الجواب :- روزہ ٹوٹ جاوے گا اور قضا و کفارہ اس پر لازم ہوگا۔ کمانے اشامی دو بیذاق حبیبہ او صدیقہ وجبت کما ذکرہ الحلوانی لانہ لا یغافہ الہ رد المحتار جلد ثانی کتاب الصوم۔ فقط۔

ایک شخص نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا مگر دوسروں نے سوال (۱۴۹۱) اگر کسی شخص نے ۲۹ شعبان نہیں مانا اس نے بھی روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے کہ رمضان شریف کا چاند دیکھا اور قول اس کا

مانا نہیں گیا لیکن اس نے روزہ رکھ لیا اور پھر توڑ دیا تو اس پر صرف قضا لازم ہوگی یا کفارہ بھی۔

الجواب :- اس صورت میں صرف قضا اس روزہ کی اس کے ذمہ لازم ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار سرائی ہلال رمضان او الفطر دسرا دقوله الخ صام فان افطر قضي فقط الخ در مختار۔

سحری نہ کھانے کی وجہ سے متردد رہا کہ روزہ رکھوں یا نہیں، پھر توڑ دیا، کیا حکم ہے سوال (۱۵۰۱) رمضان میں بوجہ آنکھ نہ کھلنے کے سحر نہ کھا یا ظہر کے وقت تک الادہ مشکوک

رہا کہ آج روزہ رکھوں یا نہ رکھوں، ظہر کے وقت افطار کر دیا تو قضا لازم ہے یا کفارہ بھی دپہر میں نیت کر کے روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے سوال (۱۵۱) اگر بوقت دپہر نیت کیلی

اور پھر افطار کر دیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں صرف قضا لازم ہے کیونکہ نیت روزہ کی نیتہ لیس سے اس نے نہیں کی تھی۔ کذا فی الدر المختار۔

۱۲۲۔ رد المحتار کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم ۱۲۳۔ تالیف محمد بن ۱۲۴۔ الفیر ۱۲۵۔ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار کتاب الصوم

۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔

(۲) اس صورت میں بھی صرف قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہے کما صرح فی الدر المختار
ادامہ غیر ناد للصوم فاکل عمدًا ولو بعد النية قبل الزوال شبهة خلاف
الشافعی رحمہ اللہ اور شامی میں ہے کہ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور مذہب صاحبین کا
یہ ہے کہ قبل زوال یعنی قبل نصف نہار شرعی (شامی) اگر نیت روزہ کی کر لی تھی اور پھر
انکار کیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے لیکن صحیح عدم لزوم کفارہ
ہے۔ فقط۔

تیسویں کو ظہر کے بعد چاند دیکھا گیا تو وہ کیا کرے | سوال (۱۵۲) تیسویں رمضان کو ظہر کے
اور صورت انظار اس پر قضا ہے یا کفارہ بھی | بعد چاند دیکھے تو روزہ توڑنا جائز ہے یا نہیں
اگر کوئی شخص روزہ توڑ دے تو اس پر قضا یا کفارہ واجب ہے یا نہیں اور اگر قبل
الزوال چاند دیکھے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- وہ چاند اگلی رات کا ہے لہذا روزہ توڑنا درست نہیں ہے اور
قضا اور کفارہ اس پر واجب ہے، بعد الزوال تو باتفاق رائے اکثر ثلاثہ قضا و کفارہ
واجب ہے، اور قبل الزوال چاند دیکھنے میں امام عظیم اور امام محکم قضا و کفارہ
واجب فرماتے ہیں اور یہی مختار ہے، اور امام ابو یوسف کے نزدیک وہ چاند جو...

۱۔ الدر المختار علی بامش رد المحتار باب ما یفای الصوم ص ۱۴۱ ۱۲ ظہیر

۲۔ قولہ لشبهة خلاف الشافعی فان الصرم لا یصح عندہ بنیة النهار قوله
قبل الزوال هذا عند ابی حنیفة وعندہما کذا ان اکل بعد الزوال ان
کان قبل الزوال قبل الکفارة لانه فوت امکان التحصیل فصارت کفارة
الفاصل ای لانه قبل الزوال کان یکنه انشاء النية وقد فوت
بالا کل بخلاف ما بعد الزوال دال دل ظاہر الروایة کما فی البدائع
رد المحتار باب ما یفای الصوم ص ۱۴۱ ۱۳ ظہیر۔

قبل الزوال دیکھا جاوے گزشتہ شب کا ہے اور افطار کرنا روزہ کا لازم ہے لیکن اوپر معلوم ہوا کہ مختار و مفتی بہ قول امام اعظم اور محمد کا ہے۔ شامی میں بعد نقل اختلاف فرمایا والمختار قولہما۔ فقط

اخر دن میں کوئی چاند دیکھے اور سوال (۱۵۳) اگر رمضان شریف کی تیسویں تاریخ روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے کو زوال کے بعد کچھ دن رہے کسی نے چاند دیکھا اور یہ خیال کر کے کہ جب چاند ہو گیا تو رمضان نہیں ہے، روزہ توڑ ڈالا تو اس نے صبح و درست کیا یا اس پر قضا و کفارہ بھی لازم ہے۔

(الجواب) جائے دیکھ (صورت مسئلہ میں ایک مجیب نے جواب لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ چاند لیل مستقبلہ کا ہے، اور روزہ افطار کرنے کو موجب قضا قرار دیا ہے نہ موجب کفارہ، اور صورت مسئلہ کو اس پر قیاس کیا ہے اذاتھا علی یقین ان الفجر لم یطلع ادا فطر علی یقین ان الشمس قد غربت الخ پس اس پر حضرت مفتی صاحب، ظلہ العالی فرماتے ہیں:-

الجواب :- (حضرت مفتی صاحب) اقول وبالله التوفیق۔ درودیتہ بالنهار لليلة الاثنية مطلقاً ای سواء ردی قبل الزوال او بعده وقوله علی المذهب ای الذی هو قول ابی حنیفة ومحمد الخ وقال ابو یوسف

لے درودیتہ بالنهار لليلة الاثنية مطلقاً علی المذهب ذکرہ الحدادی (در مختار) ای سواء ردی قبل الزوال او بعده وقوله علی المذهب ای الذی هو قول ابی حنیفة ومحمد قال فی البدائم فلا یكون ذالک الیوم من رمضان عند ہما وقال ابو یوسف ان کان بعد الزوال فکذا لک ان کان قبلہ فهو لليلة الماضية ویكون الیوم من رمضان الخ والمختار قولہما (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۳۲) ظفر۔

ان كان بعد الزوال فكذلك ان كان قبله فهو لليلة الماضية الى ان قال والمختار قولهما الخ شامئ ميسر -

اس عبارت سے واضح ہوا کہ بعذر الزوال اگر تیس تاریخ کے دن کو چاند نظر آیا تو باتفاق اگرے ثمانہ وہ شرب آئے۔ کاسے شرب گزشتہ کا نہیں ہے، پس وہ دن باتفاق رمضان شریف کا دن ہے لہذا دن کو افطار کرنے سے قضا و کفارہ دونوں باتفاق لازم ہوں گے، کیونکہ بعذر الزوال میں شبہ اختلاف کا بھی نہیں ہے اور یہ جہل اس مضطر کا مسئلہ سے سبب سقوط کفارہ کا نہ ہوگا اور قیاس اس کا مسئلہ اذا تضحیٰ علی یقین ان الفجر لم یطلع ادا نظر علی یقین ان الشمس قد غربت الخ پر صیح نہیں ہے کیونکہ اس مسئلہ میں غروب کا یقین ہے اور یہاں عدم غروب کا یقین ہے خاین ہذا من ذاک۔ فقط

سوال (۱۵۴) ایک روز رمضان شریف کے بعد سورج نظر آیا تو کیا کرے غروب آفتاب سمجھ کر افطار کر لیا مگر افطار کے بعد سورج غروب ہو گیا، روزہ افطار کر لیا، بعد افطار کے سورج نکل آیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس روزہ کی قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔ اور کچھ گناہ بھی نہیں ہوا، مگر اس روزہ کی قضاء ضرور کرنی چاہئے۔ فقط۔

۱۔ دیکھئے رد المحتار کتاب الصوم مسئلہ ۱۲ ظفر۔

۲۔ دیکھئے رد المحتار کتاب الصیم باب ما یفیر الصیم ۱۲۳ و ۱۲۴ اور البحرۃ النیرہ کتاب الصوم مسئلہ ۱۲ ظفر مدیقی۔

۳۔ اذا تضحیٰ و هو یظن ان الفجر لم یطلع فاذا هو قد طلع ادا نظر و هو یروی ان الشمس قد غربت فاذا هو لم تغرب الخ علیہ الفضل و لا کفارة علیہ (ہایہ باب ما یوجب القضاء اذا کفرت الخ ۲۰۴ ظفر۔

مباشرت سے جب انزال نہ ہو تو | سوال (۱۵۵) ایک شخص نے روزہ کی حالت میں دن کو
صرف قضا واجب کیا کفارہ بھی | اپنی بیوی سے مباشرت کی مگر انزال نہیں ہوا۔ اس
حالت میں کفارہ واجب ہوا یا کیا۔

الجواب :- اگر دخول ہوا قضا و کفارہ لازم ہے، انزال ہوا یا نہ ہو۔ کمافی النہی
دان جامع الخ ادجومع وقوات الحشفة فی احد السبیلین انزل ادلا الخ
قضى وكفرا الخ فقط۔

غیر روزہ دار شوہر نے روزہ دار | سوال (۱۵۶) ایک مرد بے روزہ ماہ رمضان میں اپنی
بیوی سے جماع کیا تو کیا حکم ہے | بیوی روزہ دار سے اس گمان پر کہ شاید روزہ سے نہیں
ہے، صحبت کرتا ہے، بیوی نے سمجھا کہ میرا روزہ مرد کو معلوم ہے اور شاید روزہ میں
مباشرت جائز ہوگی۔ تاہم مرد سے دریافت کیا، مرد فیروز علیہ رہو گیا۔ اب کفارہ
کس کے ذمہ ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اگر دخول ہو گیا تو کفارہ عورت پر لازم ہے دان
جامع الخ ادجومع وقوات الحشفة فی احد السبیلین الخ قضی کفر الخ اور اگر
ایک دفعہ ساٹھ مسکینوں کو دو دو وقت کھانا نہیں کھلا سکتا تو یہ درست ہے کہ ایک مسکین کو
ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلاتا رہے یا روزانہ اس کو قیمت نصف صاع گندم
کی دیتا رہے یا ساٹھ مسکینوں کو اس طرح قیمت تقسیم کرے کہ ہر ایک مسکین کو ایک فطرہ
کی قیمت یعنی نصف صاع گندم کی قیمت دیوے۔ فقط۔

مباشرت فاحشہ سے جس کو انزال ہو جائے اسکا کیا حکم ہے | سوال (۱۵۷) روزہ رمضان کی

لہ الذی المختار علی ہامش رد المختار باب ما یفید الصوم دالایضہ ص ۱۳۷ و ص ۱۳۹ ظفر ۱۲

لہ الذی المختار علی ہامش رد المختار باب ما یفید الصوم ص ۱۳۷ ظفر ۱۲

سے حوالہ گزر چکا ہے ۱۲ ظفر۔

حالت میں کسی نے مباشرت فاحشہ کی جس سے انزال ہو گیا۔ بعد ازاں گھنٹہ دو گھنٹہ جماع کیا یا کھانا وغیرہ کھایا، ایسی حالت میں کفارہ اس کے ذمہ ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- مباشرت فاحشہ کے ساتھ اگر انزال ہو جاوے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس کے بعد کھانا کھانے اور جماع کرنے سے کفارہ لازم نہ آوے گا۔ قال فی الدر المختار اولى من وجا ئل لا يمنع الحراسۃ او استمنى بکفہ او بمباشرة فاحشۃ فامنزل الیٰ قضی الیٰ۔

بواہت میں خشقہ اگر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے | سوال (۱۵۸) اگر کسی شخص نے روزہ کی حالت میں بواہت کی اور سہرہ ذکر غائب ہو جائے لیکن انزال نہ ہو تو رمضان شریف کے روزہ کا کفارہ دینا واجب ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- بواہت کرنے میں جب کہ خشقہ غائب ہو گیا اگرچہ منی نہ نکلی یعنی انزال نہ ہوا، قضا اور کفارہ لازم ہے کما فی الدر المختار وان جامع المکلف ادمیاً مشتمی فی رمضان اذا اداء المامراد جومع وتوارث الحشفۃ فی احد السبیلین انزل الیٰ الخ قضی فی الصور کلہا دکفر الیٰ در مختار۔ فقط بجمع صادق کے وقت دودھ پی لیا تو کیا حکم ہے | سوال (۱۵۹) اگر کوئی شخص صبح صادق کے

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفید الصوم ص ۱۳۲ ۱۲۔ اگر صرف مرد کو مباشرت فاحشہ میں انزال ہوا تو صرف اسی کا روزہ فاسد ہو گا، عورت کا نہیں، اور اگر اسے بھی انزال ہوا تو اس کا بھی روزہ فاسد ہو گا۔ اور مرد نے اس طرح فاسد ہونے کے بعد اگر بیوی سے جماع کیا تو اس پر یہ کفارہ نہیں ہے۔ لیکن اس کی بیوی بخوشی جماع پر آمادہ ہوئی ہے تو اس پر کفارہ بھی ہو گا بشرطیکہ پہلے اس کا روزہ فاسد نہ ہوا تھا۔ واللہ اعلم الخ ظہیر

۲۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب ما یفید الصوم ص ۱۳۴ د ص ۱۳۹ ۱۲ ظہیر۔

الجواب :- اگر رمضان شریف کا روزہ ہے اور صبح صادق کا ہونا اس کو معلوم ہے اور پھر دودھ پیلے تب تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں اور اگر اس کو صبح صادق کا ہونا معلوم نہ تھا اس نے یہ سمجھ کر دودھ پیا اور سحری کھائی کہ ابھی صبح نہیں ہوئی تو صرف قضا اس پر لازم ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔ فقط۔

رمضان کے روزہ میں بخاری کی جیسے افطار کیے نا پڑے ان کو کیا حکم ہے
سوال (۱۶۰) اگر کسی کو رمضان شریف کے روزہ میں بخار ہوا اور پوچھ شریعت پیاس کے روزہ افطار کر لیا تو یہ قضا واجب ہے یا کفارہ۔

الجواب :- قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہ ہوگا۔ فقط

نہ جانے کی وجہ سے کوئی رمضان کے دن میں بیوی سے جماع کرے یا ہاتھ سے منی نکال لے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۶۱) جو شخص رمضان المبارک میں روزہ سے ہوا اور اس کو یہ معلوم نہیں کہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے کفارہ لازم ہوتا ہے اس نے صحبت کر لی یا ہاتھ سے منی نکال دی دونوں صورتوں میں کفارہ لازم ہوا یا نہیں، اور بہتر روزہ رکھنا ہے یا ساٹھ

له اداكل او شراب غذاء اية اودواء الخ عمدًا الخ تقضي الخ وكفر (الدر المختار
على المشرد المختار - باب ما يف الصوم الخ $\frac{134}{2}$ و $\frac{135}{2}$ و $\frac{136}{2}$) ظفر -

٤٢ اذ شرب نائماً اذ تسحر اذ جامع على ظن عدم الفجاءة قضى في الصور كلها فقط - (در مختار) اي بدون كفارة : رد المحتار باب ما يفـ الصوم ص ١٣٩ ص ١٣٣ ظهير

س ٤ د بقى الاكراه وخوف هلاك اذ نقصان عقل ولو بعطش او جموع شديدا الى الفطر
يبرم العذر الى وقضوا الزوجه ما قدسوا بلا فدية الى (الدائمات على الماشرد الممتار فصل في
العوارض البيعة ص ١٥٠) نظير -

مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

الجواب :- پہلی صورت میں کفارہ لازم ہے، اور دوسری صورت میں یعنی اتنہار بالکف میں کفارہ نہیں ہے صرف قضاء اس روزہ کی لازم ہے۔ اور کفارہ میں اگر غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو، کما فی ہذا البلاء تو دو دماء کے روزے پے درپے رکھنا چاہئے۔ المعام ستین مسکیناً سے دو مام کے روزے مقیم ہیں اور جب روزوں کی طاقت نہ ہو تو اس وقت ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانے کی یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے غلہ یا اس کی قیمت دینے کی اجازت ہے۔ فقط۔

پیماس کی شدت یا سفر کی وجہ سے	سوال (۱۶۲) روزہ دار تشنگی شریبہ سے روزہ توڑ دیا
روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے	دیوے یا سفر میں روزہ توڑ دیا تو اس کے لئے کیا

تقریر ہے۔

الجواب :- پیماس اگر ایسی شریبہ ہے کہ اس میں مرجانے کا اندیشہ ہے یا عقل ہاتے رہنے کا خوف ہے تو اس حالت میں افطار کرنا جائز ہے اور جب میں اس روزہ کی قضاء لازم ہے اور اسی طرح سفر میں بروز سفر روزہ توڑنا نہ چاہئے لیکن اگر توڑ دیا قضاء

لہ دان جیامع المکلف اذ میا مشتمی فی رمضان احاء اذ جمع وقوارات الحشفة فی احد السبیلین انزل اولاً فی قضی فی الصور کلھا و کفر (الرد المحتار علیٰ مشر رد المحتار باب ما یفید الصوم ص ۱۳۴ و ۱۳۵) ظفر ص ۱۳۵ دکن الاستمناء بالکف (در قضا) ای فی کونہ لا یفسد لکن هذا اذا لم یأزل اما اذا انزل فلیہ القضاء (رد المحتار باب ما یفید الصوم ص ۱۳۶) ادا ستمنی بکفره الخ فانزل فی قضی فی الصور کلھا فقط ایضاً ص ۱۳۶ ظفر ص ۱۳۵ و کفر الخ ککفارة المظاہر (در قتلہ) ای مثلھا فی الترمیم فیعتق اولاً فان لم یجد صام شهرین متتابعین فان لم یستطع اطعم ستین مسکیناً الخ (رد المحتار باب ما یفید الصوم مطلب فی الکفارة ص ۱۳۵) ظفر۔

لازم ہے کفارہ نہیں۔ کذا فی الدر المختار فقط۔

ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا افطار کر لیا تو اب کیا کرے | سوال (۱۶۳) زید کو ہلاک ہونے کا

اندیشہ تھا اس لئے اس نے روزہ افطار کر لیا تو اب کفارہ واجب ہو گا یا نہیں

الجواب :- اس صورت میں کفارہ واجب نہ ہو گا۔ فقط۔

سفر میں روزہ سے تھا مگر شریعت یا اس کی | سوال (۱۶۴) زید و بکر گیارہ بجے شب کو

دوبے روزہ توڑنا پڑا تو اس پر کیا واجب ہے | سفر کو روانہ ہوئے جس کی مسافت اسی میل سے

زیادہ تھی اور نیت روزہ کی کر لی تھی، منہ زل پر پہنچ کر بوجہ تشنگی و شدت گرمی یا جو اس ہو گیا اس لئے

مجبور آئیں بجے دن کو روزہ افطار کر لیا۔ ایسی صورت میں قضا لازم آئے گی یا کفارہ۔

الجواب :- اس صورت میں صرف قضا لازم آوے گی نہ کفارہ۔ در مختار میں

ہے دبقی الاکراہ و خوف ہلاک او نقصان عقل و لوبعطش و جوع شدید

او لسعة حية۔ الخ فقط۔

روزہ کی حالت میں جان بوجہ کیسی نے | سوال (۱۶۵) ایک شخص نے روزہ کی حالت

کچا گوشت یا چاول کھایا تو کیا حکم ہے | عمدہ لحم خام یا چاول کھائے اس شخص پر قضا واجب

ہے یا کفارہ۔

الجواب :- عمدہ کچا گوشت یا چاول کھانے سے قضا و کفارہ لازم ہے،

ولکن یشکل علی ذلک وجوب الکفارة باکل اللحم النبی و لو من میتة لا اذا

لہ دبقی الاکراہ و خوف ہلاک او نقصان عقل و لوبعطش و جوع شدید

او لسعة حية الخ الفطراة و قضا الزوم ما قد روا بلا فدية الدر المختار علی ما مش

رد المختار فصل فی العوارض البیوتہ عدم الصوم ۱۵۰) ظفر لہ دبقی الاکراہ و خوف ہلاک

الخ الفطراة (ایضاً) ۱۵۱ الدر المختار علی ما مش رد المختار فصل فی العوارض البیوتہ عدم الصوم

۱۵۰) ظفر۔

امتن و دود فانی لہم ارحمن ذکر فیہ خلا فاعلم انہ اشد عیانۃ من اللقمة
المخترجۃ۔ الخ رد المحتار شمس اجاب عن الاشکال۔

رمضان کے دن میں بیوی سے صحبت کرنا کیسا | سوال (۱۶۶) رمضان میں خاوند اپنی بیوی
سے، اور رات میں کب تک اجازت ہے | کے پاس دن میں اگر جاوے تو کس قدر گناہ
اور کیا کفارہ ہے۔ اور رات کے وقت وہ کب سے کب تک اپنی بیوی کے پاس جاسکتا
ہے اور کس وقت اس کو پاک صاف ہو جانا چاہئے۔

الجواب :- دن میں اپنی بیوی سے صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس میں کفارہ
ہے، مع قضا کے واجب ہے اور کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے، وہ نہ ہو سکے تو
ساتھ روزے متواتر رکھے، وہ نہ ہو سکے تو ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھانا کھلائے
اور رات میں بعد غروب آفتاب کے صبح صادق سے پہلے پہلے صحبت کرنا درست ہے
اور غسل بصر صبح کے بھی کیسکتا ہے۔ فقط

۱۔ رد المحتار کتاب الصوم باب ما یفید الصوم دالایف۔ ص ۱۳۶۔ ظفر۔

۲۔ دان جامع المكلف اذ میا اشتغلی فی رمضان ای نہاس اذ جو مع دتو اسرت
الحشغۃ فی احد السبیلین الخ تفسی الخ و کفر الخ کفارۃ المظاہر (رد مختار) ای مثالیھا
فی الترتیب ویعتق اذ لان لہ۔ عید صام شہرین متتابعین فان لہم یستطعم
المعم متین مسکینا الخ (رد المحتار باب ما یفید الصوم ص ۱۳۶۔ و ص ۱۳۷۔ ظفر۔

۳۔ دَاٰجِلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ (الی قولہ تعالیٰ) حَتّٰی يَنْتَبِثَنَّ لَكُمْ اُخْيَاطٌ اَلَا بَیْضٌ مِّنَ الْخَيْطِ اِلَّا مَسْوَدٌ
مِّنَ النَّجْوٰی (بقرہ ۲۳) ظفر۔

۴۔ اذ اصبح جنب الخ لم یفطر (البدل المختار علی ما مشرد المحتار باب ما یفید الصوم
ص ۱۳۸۔ ظفر۔

سورے آنکھ کھلی سحری نہیں کھائی اور نہ روزہ کی نیت کی تو کیا مکرم ہے

سوال (۱۶۷) آج صبح ۴ بجے ۱۲ منٹ پر سحری

کھانے کے لئے آنکھ کھلی، پیلی بالکل پھٹ گئی تھی،

چنانچہ خوب ظاہر ہو رہا تھا، ایک شخص نے بدانت روزہ نہیں رکھا اور نیت روزہ نہیں کی آیا اس کو روزہ رکھنا واجب تھا یا نہ۔ اس روزے کی بجائے اس کو ایک ہی روزہ رکھنا پڑے گا یا زیادہ۔ ایک عورت جس نے وقت مذکورہ میں سحری کھائی اس کا روزہ ہوا یا نہیں اس کو ایک روزہ رکھنا ہو گا یا نہیں ایک شخص جس کی نیت روزہ شام سے کافی نہ تھی اس بنا پر روزہ نہیں کھا کہ اس کو پندرہ میل کا سفر پیل چلنا ہے مذہ نہیں کھاجو اس نیت میں شرعی حکم ہے

الجواب :- اس صورت میں جب کہ اول ہی نیت روزہ کی نہیں کی گئی تھی اور روزہ

بھی اس دن نہ رکھا صرف قضا یعنی ایک روزہ اس کے عوض اس کے ذمہ لازم ہے کفارہ لازم نہیں ہے، البتہ روزہ اس کو رکھنا ضروری اور فرض تھا لیکن جب کہ نہیں رکھا اور نیت نہیں کی تو قضا نہ صرف ایک روزہ اس کے ذمہ لازم ہوا۔ اور وہ عورت جس نے وقت مذکورہ پر سحری کھائی چونکہ اس وقت صبح صادق خوب ہو گئی تھی اس لئے وہ روزہ رکھنا نہیں چاہئے قضا اس روزہ کی اس کے ذمہ لازم ہے اور کفارہ ساقط ہے اور پندرہ میل کا سفر اگرچہ افطار روزہ کو مباح نہیں کرتا لیکن جب کہ نیت روزہ کی نہ کی گئی تھی، تو صرف قضا اس کی لازم ہے کفارہ واجب نہیں۔ فقط۔

کفارہ صوم میں گنیم کتنا دیا جائے

سوال (۱۶۸) کفارہ صوم میں کچے ہوئے گنیم

دئیے جائیں تو کس قدر۔

روٹیاں دی جاسکتی ہیں یا نہیں

سوال (۱۶۹) روٹیاں بغیر سالن دی جاسکتی ہیں یا نہ۔

لے او صوم غیر نادر للصوم فکل عمدۃ الود تھو و افطرین الیوم الیوم لیلۃ

دالحال ان الفجوطا لم یقض فی الصوم کلھا فقط (در مختار) ای بدو کفارۃ و در المختار

باب ما یقصد الصوم ص ۱۳۱۔ و ص ۱۳۲ ظہیر۔

الجواب :- (۱) پکا ہوا کھانا کھلانا بھی جائز ہے۔ دو وقت پریٹ بھر کر کھلایا جاوے۔

(۲) اگر بے سالن کے وہ لوگ پریٹ بھر لیں تو یہ بھی درست ہے۔ فقط۔

سفر میں شریعت کی وجہ سے | سوال (۱۷۰) اگر کسی شخص کو ماہ رمضان میں ایسا سفر پیش
روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے | آوے جس سے وہ شرعاً مسافر نہیں ہو سکتا، اس وجہ سے
وہ روزہ کی حالت میں سفر کرے۔ در دوپہر میں سخت دھوپ اور لو کی وجہ سے بے برداشت
ہو کر روزہ توڑ دے تو اس کو قضا کرنا چاہئے یا کفارہ لازم ہوگا۔

الجواب :- اس صورت میں اس شخص پر کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضا لازم
ہوگی۔ فقط۔

سحری بی بیوی سے ہم بستر ہوا پھر معلوم | سوال (۱۷۱) ایک شخص نے رمضان میں بی بیوی سے
ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی تو کیا کسے | ہونے کھانے سحری کے ایسے وقت اپنی بیوی سے
صحبت کی کہ جو اس کو علم ہو گیا تھا کہ صبح صادق ہو گئی تھی اور پھر اس نے روزہ بھی رکھ لیا ہے
اور وہ اس کو بہتر سمجھتا ہے اس صورت میں قضا آوے گی یا کفارہ ہے۔

لے فان عجز عن الصوم لمرض أو طعم متين مسكينا أو حكمة ما أو كالغفارة
قد مر أو مصفا أو قيمة ذلك من غير المنصوص أو وان أراد الا باحة فغدا هم
وعشا هم أو اطعم غدا ثلثين أو عشا ثلثين أو واشبعهم جائز بشرط ۱۷۱ م
فی خبر شعیر و ذممة لا بتر (الدخار علی ہامش رد المحتار باب الکفارة ص ۲۸۰ و ص ۲۸۱)
۲۷۰ فی التماس خاتمة والمسحب ان یذیہم ویعشیہم بخیر معہ ادا ہر رد المحتار
باب الکفارة ص ۲۸۰ (ظہیر ۳۷۰) دبقی الاکراه و خوف هلاک او نقصان عقل و وجہ
اد جوع شدید أو الفطر (الدخار علی ہامش رد المحتار فصل فی العوارض المبیحة
عدم الصوم ص ۱۵۰) ظہیر۔

الجواب :- اس صورت میں اگر بعد میں ظاہر ہوا کہ واقعی صبح ہو گئی تھی تو قضاء اس روزہ کی اس شخص کے ذمہ لازم ہے کفارہ واجب نہیں ہوا، قال فی الدر المختار
 و تسعدا فطر یظن الیوم الخ لیلاً الخ قال فی الشامی : قوله لیلاً لیس بقید لانه
 یوطن الطلوع و اكل مع ذلك ثم تبین صحۃ ظنہ فعلیہ القضاء و لا کفارۃ الخ
 لیکن یہ فعل اس کا جائز نہ تھا کہ باوجود علم صبح صادق ہو جانے کے ایسا کیا، اور اس کو اچھا
 سمجھا خطا اور جہل کی بات ہے اور معصیت ہے، اس سے توبہ کیے اور آئندہ ایسا
 نہ کیے و لیس لہ ان یا کل لان غلبۃ الظن کالیقین۔ شامی۔ فقط۔

جس پر کفارہ لازم ہے اس کی قیمت ادا کیہ نا کیسا ہے | سوال (۱۴۲) زید کے ذمہ روزہ

رمضان کا کفارہ ہے لیکن نہ وہ ساٹھ روزے پے درپے رکھ سکتا ہے اور نہ ساٹھ
 مساکین کو دو وقت کھانا کھلا سکتا ہے، آیا اس صورت میں قیمت ادا کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر ساٹھ مسکینوں کو نقد دیدیوے اس طرح کہ ہر ایک مسکین کو
 قیمت نصف صاع گنیم یا ایک صاع جو کی دیوے تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔ کما فی الدر المختار
 فان عجز عن الصوم الخ اطعم متین مسکیناً کالفطرۃ قد ثار و مصرناً
 او قيمة ذلك الخ فقط۔

آتش زدگی کی وجہ سے روزہ توڑنا | سوال (۱۴۳) گاؤں میں رمضان المبارک میں سخت
 بڑا اس کے لئے کیا حکم ہے | آگ لگی بعض مرد اور عورتوں نے روزے توڑ دیئے انہر
 صرف قضاء لازم ہے یا کفارہ بھی۔

الجواب :- اگر اس آتش زدگی میں شرت بھوک دہیاس یا خوف جان کی وجہ سے
 روزہ توڑا تو ان پر صرف قضاء لازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔ کذا فی الدر المختار فقط

۱۔ دیکھئے رد المحتار باب ایضا الصوم ص ۱۳۳ ۲۔ طغیر ۳۔ رد المحتار باب ایضا ص ۱۳۳ ۴۔ طغیر ۵۔
 الدر المختار فی مسائل فی صیام الخ ص ۱۵۰ ۶۔ طغیر ۷۔ بقی الاکوارہ و خوف (بقیہ حاشیہ مستمرا)

سوال (۱۷۴) ہنرہ نے رمضان شریف میں فجر کی اذان
بجری میں فجر کی اذان کے بعد
سری کھائی تو اب کیا کرے
حکم ہے۔

الجواب :- اس روزہ کی قضا کر لینی چاہئے کیونکہ وہ روزہ نہیں ہوا صرف قضا
اس روزہ کی واجب ہے کفارہ لازم نہیں ہے۔ فقط۔

❦

(بقیہ حاشیہ ۱۷۴) و هلاك او نقصان عقل و لو يعطش او جوع شديد
او لسعة حية الخ الفطر وقضوا الزوما والدر التمارط، باش رد المحتار فصل في النوارض
المبيحة ۱۵۸/۲ - ظفر۔

له اذا تحرو هويطن ان الفجر لم يطالع فاذا هو قد طلع الخ عليه القضاء
الخ ولا كفارة عليه لان الجناية قاصرة لعدم القصد (۱۷۴) باب
ما يوجب القضا من الخ - ظفر۔

ساتواں باب

روزے کا کفارہ

روزے کے کفارہ میں کیا ہے؟ سوال (۱۷۵) در کفارۃ صوم متقی رقبہ یا الطعام شحت مساکین یا دو ماہ پیالے روزہ داشتن است ازین ہر سہ حکم برتر و محکم تر دو ماہ پیالے روزہ داشتن امر افضل است، اگرچہ توانائی عتیق رقبہ داشته باشد یا قوت الیاء و شحت مساکین داشته باشد۔

الجواب :- ایں ہر سہ امور در کفارہ ترتیب دارد واجب اند۔ اول تحریر رقبہ اگر آن ممکن نباشد روزہ دو ماہ متواتر واجب است اگر آن ہم متعسر باشد الطعام ستین مسکین لازم است، پس حاصلش آنکہ با وجود قدرت اعتاق صیام جائز نیست و با وجود طاقت صیام الطعام جائز نیست، کما ہو منصوص فی النفس۔ فقط۔

لہ و کفر الخ کفارۃ المظاہر الثابتۃ بالکتاب و اما ہذا فی السنۃ دھن شہم شہوہا (در فقاہ) قولہ کفارۃ المظاہر مر تبط بقولہ و کفرای مثاہا فی الترتیب فیعتقد اولاً، فان لم یجد صام شہرین متتابعین فان لم یستطع اطعم ستین مسکین الحدیث الاعرابی المعروف فی الکتب السنۃ الخ ولا فرق فی وجوب الکفارۃ بین الذکر والاُنثی والحر والعبد والسلطان وغیرہ الخ فی التشبیہ اشارۃ الی انہ لا یلزم کو نفہا مثاہا من کل وجہ فان المسیس فی اثاثہا یقطع فی کفارۃ الظہا مطلقاً عمد ۱۱ دنسیا نالیلا و نهاراً (باقی حاشیہ صفحہ ۴۴۸)

کفارہ میں اگر کسی طالب علم کو دو ماہ کا کفارہ علم کا کھانا دو ماہ کے لئے سوال (۱۷۶) کسی طالب علم کا کھانا دو ماہ کے لئے روزے کے کفارہ میں مقرب کرنا یعنی ساٹھ وقت کا کھانا کھلا دے تو ادا ہو گا یا نہیں جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- روزے کے کفارہ میں ساٹھ دن ایک طالب علم کو دونوں وقت بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا کھلا دینا درست ہے اور اس سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے مگر بٹھا کر کھلانا چاہئے کیونکہ دینے میں ہر روز پوری مقدار نصف صاع گنیم یا اس کی قیمت دینے کی ضرورت ہے۔ فقط

کفارہ مہوم کی رقم مدرسے کاٹ یا تعمیر سب میں لگانا کیسا ہے سوال (۱۷۷) اگر دو روزے رمضان شریف کے قضا یا قضا ہو جاویں تو ان کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر اس کھانے کی قیمت سے ماہ میں ماٹ خرید کر دیدیوے یعنی فرش طلباء کے لئے انتظام کر دے تو جائز ہے یا نہیں۔ اور تعمیر سب میں صرف کرنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- ایک روزہ رمضان کا قضا توڑنے میں ساٹھ روزے پے درپے رکھنے کا حکم ہے، علاوہ ایک روزہ قضا رکھے۔ پس دو روزوں کا کفارہ ۲۰ دن کے روزے ہیں۔ اور اگر اس قدر روزوں کی طاقت نہ ہو تو پھر ایک روزہ کے

(بقیہ حاشیہ ص ۴۴) للابیة بخلاف كفارة الصوم والقتل فانه لا يقطع فيه ما الا الفطر بعد من او بنير عن من الخ والحاصل انه لا يقطع المتتابع هنا الوطو ليلا عمد او دنهارا ناسيا بخلاف كفارة النحرها من رد المتار كتاب الصوم باب ما يفرض الصوم الخ مطلب في الكفارة ص ۱۵۰) ظفر

له فان مجز عن الصوم الخ اطعموا ملكا ستين مسكينا الخ وان عداهم وعشاهم الخ جانوا الخ كما جانوا لو اطعموا واحد استين يوما (الرد المتار على ما مش رد المتار باب الكفارة ص ۱۵۰) ظفر

عوض ساٹھ مسکینوں کو دردنوں وقت کمانا کامانا یا ہر ایک مسکین کو نصف من مہینی
پونے دو سیر گنیم یا اس کی قیمت دیا ضروری ہے۔ ۔۔۔ سے ٹائٹ وغیرہ خریدا یا نہایت
و قسیم رہا۔ یہ کسی کرنا اس سے و برت نہیں لئے۔ فقیر

ایک روزے کے کفارہ میں ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

اب وہ تو یہ کہتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ تو تو ایک سال کے روزہ کفارہ کے نبو میں رکھنے کی طاقت نہیں، ہر مہینہ میں ۱۰ پارہ روزے لکھ لیا کروں یہ جائز ہے یا نہیں۔
الجواب :- رمضان شریف کے ایک روزے کے توڑنے کے کفارہ میں دو مہینے کے روزے متواتر رکھنے کا حکم ہے، پس اس کو چاہئے کہ سارا روزہ سے بچے درپے رکھے درمیان میں روزہ توڑنے سے کفارہ ادا نہیں ہو سکتا اور جس میں روزہ کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھانا دینا چاہئے۔ فقط۔

له وان جامع المكلف الخ اذا اكل او شرب غداء او دواء الخ عمدًا الخ فقي الخ وكفر
 الخ كفارة الظاهر (رد المحتار) اي كفر مثلها في الترتيب ويعتق اولًا فان لم يجد صام
 شهرين متتابعين فان لم يستطع اطعمه ستين مسكينًا (رد المحتار باب ما يغني الصوم
 $\frac{139}{28}$ و $\frac{15}{28}$) مصرف الزكاة الخ وهو ايضا صدقة الفطر والكفارة و
 النذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة الخ ويشترط ان يكون الصارف
 تملكًا (رد المحتار على المشرد المحتار باب مصرف $\frac{14}{28}$ و $\frac{15}{28}$) فغيره وان كان مع
 المكلف ادنيا مشتملي في رمضان اداء اوجوع وبوارات الخسعة في احاديث
 انزل ادلا الخ عمد الخ فقي الخ وكفر للكفارة المظاهرة (رد المحتار) مما تقدم بقوله
 وكفر اي مثلها في الترتيب فيعتق اولًا فان لم يجد صام شهرين متتابعين فان
 لم يستطع اطعمه ستين مسكينًا (رد المحتار باب ما يغني الصوم $\frac{139}{28}$ و $\frac{15}{28}$) فغير

روزہ کا کفارہ توبہ سے معاف ہو گیا یا نہیں | سوال (۱۷۹) زیر۔ نے کہ جس کو کفارہ کا علم

نہ تھا اپنی غورت سے روزہ کی حالت میں ہمبستری کی تو ان پر جو کفارہ واجب ہو اسے وہ اس کو کسی طرح ادا نہیں کر سکتے، اس صورت میں ان کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اذائے قضا و کفارہ اس صورت میں ضروری ہے، توبہ بھی بھی قبول ہوگی۔ اگر دو مہینے کے روزوں کی پے درپے طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مَسْكِينًا۔ الآية۔ فقط

فایہ صوم میں ایک ماہ ایک فقیر کو کھانا دیا جائے | سوال (۱۸۰) فایہ صوم میں اگر ایک اور بقیہ ایام کا ایک دفعہ دیدیا جائے تو جائز ہوگا یا نہیں | مادیا کم و بیش، ایک مسکین کو کھانا دیا جائے اور بقایا ایک ماہ یا کم و بیش کی قیمت اسی کو ایک دفعہ ایک دن دیدی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- کفارہ میں تو ایک محتاج کو ایک دن میں زیادہ دینے سے ایک دن کا فایہ ادا ہوتا ہے، مثلاً قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں، یا روزہ کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کا حکم ہے، تو ان میں اگر ایک فقیر کو ایک دن میں زیادہ مستدار دے گا تو ایک دن کا ہو گا زیادہ محسوب نہ ہو گا۔ اور شیخ فانی جس کو رمضان کے روزوں کا فایہ دینا درست ہے، اس میں اگر ایک محتاج کو کئی روزوں کا فایہ دیدیوے تو ادا ہو جائے جیسا کہ نہ مختار میں ہے و بلا تعد فقیر۔ شامی میں ہے قوله و بلا تعد فقیر الخ ای بخلاف کفارۃ الیمین للنص فیہ و علی التعد حیث ان

لے سیرۃ الجادۃ۔ رکیع دان جامع المكلف

اددیا مشتقی فی رمضان اداء و جمع و توارات الحنفۃ الی عمد الی تفسی الخ و کفر الخ الکفارة المظاہر الثابته بالکتاب (در مختار) فیعتق اولاً فان لم یجد صام شهرین متتابعین فان لم یستطع اطعم ستمین مسکیناً و رد المحتار باب ایض الصوم ص ۱۳۹ و فی ۱۵ ظہیر ص ۱۲ رد المحتار ص ۱۲ کتاب الصوم فصل فی العوارض ۱۲ ظہیر۔

چونکہ آپ نے تصریح نہیں فرمائی کہ آپ کی مراد کفارہ صوم کا ہے جو کہ مسکینوں کے لئے دیا جاتا ہے، یا جو شخص عاجز و دے رمضان کے رکھنے سے ہے وہ جو فدیہ ادا کرتا ہے وہ مراد ہے، اول اور ثانی کے حکم میں فرق ہے، کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا یا نان، یا نقد دیے یا ایک مسکین کو ساٹھ دن بھتے، یہ ضروری ہے۔ ایک مسکین کو ایک دن میں زیادہ دے گا تو ایک دن کا ہی ادا ہوگا۔ الحاصل کفارہ میں تعدد فقرہ کا یا تعدد ایام کا ضروری ہے اور فدیہ میں تعدد فقرہ و تعدد ایام کی ضرورت نہیں ہے۔

انفار کی خبر میر کتاب القاضی | سوال (۱۸۱) | خبر افطار ماہ رمضان میں آیا کتاب الی القاضی شراط کیا ہیں | القاضی الی القاضی کے شرائط لمحوظ ہیں یا نہیں۔ اگر لمحوظ ہیں تو کونسی جزئی ہے اور خبر تار کی معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب :- قال فی الدر المختار باختلاف المطالع الخ غیر معتبر برائے فیلزم اهل المشرق بروية اهل المغرب اذا ثبت عندهم روية اولئك بطريق موجب الخ وقال صاحب رد المحتار فی شرح قوله بطريق موجب كان يتحمل اثنان الشهادة اذ يشهد ا على حكم القاضی اذ يستفيض الخبر الخ فظهر انه لا حاجة الى كتاب القاضی الى القاضی فی اخبار الصوم والا فطاسر لانه ليس بطريق متعين للايجاب۔

خبر تار، صوم و افطار میں شرعاً معتبر نہیں ہے۔ لیکن اگر قرآن دیگر بھی مرجع ہوں تو مفید عمل ہو سکتے ہیں۔

کفارہ صوم میں بچے شریک ہو جائیں تو کیا حکم ہے | سوال (۱۸۲) | کفارہ صوم میں اگر ایک شخص دس برس کے بچے بھی کھانا کھانے میں شریک ہو جائیں تو کفارہ ادا ہو گا یا نہیں۔

روزہ درست ہو چکا یا نہیں۔ اس روزے رکعت چکا ہے اگر روزہ نہیں ہوا تو اسے مرنے پر روزے رکھے یا نہیں۔

الجواب :- اعتبار صبح صادق کا ہے اذان کا نہیں ہے، پس اگر صبح صادق ہو جانے کے بعد اس نے سحری کھائی ہے تو روزہ روزہ نہ ہو گا اور جبکہ وہ روزہ نہ ہو تو تلافی جو کچھ چاہے چاہے ثابت ہے فیرت ہو گیا لہذا اس کو روزہ نہ پڑے روزہ رکھنا چاہیے اور اس صورت میں جب کہ روزہ سے باز نہیں ہے المذموم درست نہیں ہے فان عجز من المذموم لا رخص ولا برجی براءۃ او کباری، اطمع ستین مسکینا۔ دراحت اس۔ فقط

کفارہ صوم میں تاخیر درست ہے یا نہیں | سوال (۱۸۶) کفارہ صوم میں تاخیر جائز ہے یا نہیں۔ یعنی اگر زیادہ کے اٹھارہ روزہ رمضان بلا عذر عتباتاً قضا ہوئے تو آیا ہر ایک روزہ کا پانچواں کفارہ دینا ہو گا یا ایک کفارہ سب کے لئے کافی ہو گا۔

الجواب :- ظاہر الہدایۃ یہ ہے کہ ہر ایک روزہ کا کفارہ علیحدہ علیحدہ لازم ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک کفارہ کافی ہے اور اس کی بھی تنجیم کی گئی ہے، لیکن ظاہر الہدایۃ کو ترجیح ہے۔ درمختار میں ہے ولو تکرر فطرۃ ولحمۃ صفر للذی یکفینہ۔ احد قات ولو فی رمضان عند محمد رحمہ اللہ، وعلیہ الاعتماد الخ اور ثانی میں ہے قوله وعلیہ الاعتماد ونقلہ فی: تبع عن الاسرار ونقل

لہ ص ۱۰۱ شہرین الجمۃ بعین قبل المذین ۳۰ کذا فی صوم شرط فیہ الكتاب فان افطر بعد من الخ وغیرہ الخ استأنف الصوم الدر المختار علی باب ردا المختار باب الکفارة ص ۹۹ وص ۱۰۰ الدر المختار علی باب ردا المختار باب الکفارة ص ۱۰۰ الخ

سکھ الدر المختار علی باب ردا المختار باب ردا المختار باب الکفارة ص ۱۰۰ الخ

قبلہ عن الجوهرة لو جامع في رمضانين فعليه كفارة تان دان لم يكفر
للاولى في ظاهر الرداية وهو الصحيح؛ قلت فقد اختلف الترجيح كما ترى
ويتقوى الثاني بانه ظاهر الرداية^{له} -

روزہ کا کفارہ مسجد مدرسہ کو دے سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۸۷) ایک شخص کے ذمہ
روزہ کا کفارہ ہے اگر وہ ساٹھ مسکینوں کے کھانے کا خرچ کسی مسکین یا مدرسہ میں
دیادے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- مسجد مدرسہ میں دینا درست نہیں ہے، اس سے کفارہ
اذا نہ ہوگا۔ البتہ مدرسہ میں اگر طلبہ کے کھانے میں لگا دیے تو درست ہے بشرطیکہ
ساتھ طلبہ کو دیوں وقت کھلا دے، یا بقدر فطرہ ہر ایک کو نصف ساع گنیم
یا اس کی قیمت دیے۔ نقطہ -

کفارہ کی مسافہ کی کوئی صورت بتائی جائے | سوال (۱۸۸) ایک شخص نے رمضان
شریف کے دو روزے غفلت کر دیے، اس نے حکم مولوی محمد حسن صاحب روزے رکھنے
شرع کر دیے اور تیس روزے رکھ لئے، مگر وہ بڑھئی کا کام کرتا ہے، اگر کوئی صوت
سہولت کی ہو تو تحریر فرمائیے۔

الجواب :- جب کہ کفارہ بوجہ افساد موم رمضان کے بلا عذر واجب ہو گیا
تو پھر کوئی صورت اس میں سقوط کفارہ کی اور سہولت کی بحالت موجودہ نہیں ہے، کفارہ ادا
کرنا ضروری ہے۔ فقط -

کئی روزے میں موجب کفارہ کام کیا، تو سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے یا نہیں | سوال (۱۸۹) زیبا نے
لہ رد المحتار باب ما یفید الصوم مطلب فی الکفارة ص ۱۵۱ ۱۲ ظہیر -

۱۳ مصرف الزکوٰۃ والعشر (رد المحتار) وهو مصرف ایضا الصدقة الفطر والکفارة والنداء
وغیر ذلک من الصدقات الواجبة (رد المحتار باب مصرف م ۱۵۱) ظہیر -

چند روزے اپنے کسی فعل موجب کفارہ سے قضا کئے تو اس کو ایک کفارہ کافی ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- ایک کفارہ کافی ہو گا۔

کفارہ کے درمیان بفرعی آگئی تو کیا مکرم ہے | سوال (۱۸۹) اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کا کفارہ ادا کر رہا ہے، درمیان میں عید الانتمی کا دن واقع ہو تو چونکہ عید کے دن روزہ رکنا حرام ہے تو مکفر کو کیسے حکم شرعاً ہے۔ شروع سے پھر روزہ رکھے یا کیا کرے۔

الجواب :- شروع سے پھر روزے دو ماہ کے متواتر رکھے قال فی الدر المختار، صام شهرین الخ متتابعین لیس فیہما رمضان وایام نہی عن صومہا وکذا اکل صوم شرط فیہ التتابع الخ قوله وکذا اکل صوم الخ کفارۃ قتل ما فطس الخ شامی ص ۵۸۱ - فقط۔ الخ

سوال (۱۹۰) زیبہ کے زمسایک کفارہ رمضان کا ہے | کفارہ میں روزے کے بجائے قدرے دیدے تو کیا مکرم ہے اور وہ دو ماہ کے روزے نہیں رکھ سکتا، تو اگر زید دارالعلوم میں ایک طالب علم کے لئے ادنیٰ درجہ کی دو ماہ کی خوراک نہ جو فیس ہے وہ بھیجے تو کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں۔ یا اگر زیبہ کسی عریب کو تین پاؤں اور زانہ دو ماہ تک دیوے اور لکڑی تیرکاری کے لئے کچھ پیسے دیدیوے تو کفارہ ادا ہو جاوے گا یا نہیں۔

الجواب :- روزہ میں تکلیف ہونے کی وجہ سے یہ درست نہیں ہے کہ روزہ

لے دیوے تکثر فطرہ ولم یغفر الاول یغفیه واحداۃ دیوے رمضان عند محمد علیہ
الاعتماد بزاز یہ مجتبیٰ وغیرہما و اختار بعضهم للفتویٰ ان الفطر بنی الجماع
لداخل والا لا راہ اختار علی ما مشردا اختار باب ما یف الصوم ص ۱۵۱ ظفر۔

سے رکھے رد المحتار باب الکفارۃ ص ۹۹ و ص ۲۲ ظفر۔

پیوڑ کر: المعامہ۔ آئین کی طرف رجوع کرے کیونکہ اس میں وہ المستطعم کی قیاس ہے۔
 جس کا حاصل یہ ہے کہ اس میں اوقات ہی روزہ کی نہ ہو یعنی بوجہ مرض لا اعلان کے یا بوجہ
 شیخ فانی ہونے کے۔ اس وقت المعامہ درست ہے فان عجز عن الصوم لمرض
 لا یوجب براءۃ الا ان یکون یطعم ستین مسکیناً الخ پھر جب دو ماہ کے روزہ سے
 عاجز ہو بوجہ بڑے معایے یا مرض شدید لا اعلان کے تو ساٹھ مسکینوں کو المعامہ ضروری ہے
 اس کی دو صورتیں ہیں کہ یا جب ایک مسکین کو آدھا صاع گندم معنی اتنی کے تول کو پرنے
 دو سیر گن مر یا اگر کی قیمت ہر ایک مسکین کو دیوے، یا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ
 بھر کر کھانا کھلاوے۔ پس تین پاؤ آٹا روزانہ کسی غریب کو دو ماہ تک دینے سے کفارہ ادا
 نہ ہوگا بلکہ پونے دو سیر آٹا یا گندم یا اس کی قیمت دینے سے ادا ہوگا۔ اسی طرح کسی
 طالب علم کو بھلا روپیہ بھیج دینے سے کفارہ ادا نہ ہوگا، بلکہ یہ لکھنا کھلاوے کہ ساٹھ
 آدمیوں کو ایک دن دونوں وقت یا ایک آدمی کو دو ماہ تک دونوں وقت پیٹ بھر کر
 بنیت کفارہ کھانا کھلا یا جاوے اور اس میں جو کچھ صرف ہو وہ بھجھ سے لے
 لیا جاوے۔ فقط۔

۱۔ کفارۃ المضام (در مختار) فیفتی اولافان لمجد صام شہرین متتابعین
 فان لم یستطعم اطعم ستین مسکیناً الحدیث الاخرابی المعروف فی المکتب الستہ
 (رد المختار باب ما یفد الصوم مغلب فی الکفارة ص ۱۵۱) ظہیر۔

۲۔ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الکفارات ص ۱۵۱ (ظہیر)

۳۔ و یوحکم الخ کالفطرۃ قد مراد مصر فان الخ وان اسر اذ لا باحتا فغدا هم
 وعشاء الخ واشبعهم الخ کما جاء فی الوطعم واحد استین یوما الخ (در مختار)
 قوله کالفطرۃ قد مراد نصف صاع من براد صاع من تمر او شعب الخ
 (رد المختار باب الکفارات ص ۱۵۱) ظہیر۔

کفارہ کے روزوں کے درمیان عیدِ بقرعہ کا دن آجائے تو کیا حکم ہے؟ سوال (۱۹۱) جواب استفتار نے معزز فرمایا آج تین تالیسواں روزہ ہے، ایامِ عیدِ الاضحیٰ آگئے ہیں، آیا متواتر روزہ رکھتا رہوں یا عید کے روز نہ رکھوں، دیگو۔ اب اس کے دورِ روزہ سا قسط ہوئے تھے ان کا کفارہ ساٹھ روزے ہوں گے یا فی روزہ ساٹھ کے حساب سے ۱۲۰ ہوں گے۔

الجواب :- عیدِ الاضحیٰ کے دن اور تین دن اس کے بعد تیرہ تاریخ تک روزہ نہ رکھنا چاہئے اور اس فاصلہ کی وجہ سے متواتر روزوں میں فرق آوے گا، لہذا کفارہ میں جیسے پہلے روزے رکھے گئے ہیں وہ شمار نہ ہوں گے۔ ۱۳ تاریخ ذی الحجہ کے ہیں۔ ۱۳ تاریخ سے پھر روزے رکھنے چاہئے اس وقت سے ساٹھ روزے متواتر رکھنے سے ایک روزہ کا کفارہ ادا ہوگا۔ آپ کو کفارہ کے لئے ایسے وقت میں روزے رکھنے شروع کرنے چاہئیں تھے کہ درمیان میں عید نہ آتی۔ اب جو روزہ آپ کے عید سے پہلے ہوں گے وہ کفارہ میں شمار نہ ہوں گے کیونکہ کفارہ میں ساٹھ روزے متصل ہونا ضروری ہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک روزہ کا کفارہ ساٹھ روزے برابر ایک دفعہ رکھ لئے جائیں اور اس کے بعد کچھ توقف کیا جائے اور کچھ دنوں روزہ شروع نہ کیا جائے۔ پھر دوسرے روزہ کا کفارہ شروع کیا جائے اور ساٹھ روزے متواتر رکھ لئے جائیں۔ اور ایک دفعہ ہی ایک سو بیس روزے برابر رکھے جائیں تو یہ بھی درست ہے الغرض یہ ضروری ہے کہ ساٹھ روزوں کے درمیان میں کسی دن افطار نہ ہو اور کوئی

لے ولو تکرر فطرۃ ولم یکفر لاول یکفیه واحدۃ لو فی رمضان بن عند محمد وعلیہ
الاعتماد (الدرا مختار علی ہامش رد المحتار باب ایقاع الصوم ص ۱۵۱) اس عبارت سے معلوم
ہوا کہ دونوں کے لئے ایک کفارہ کافی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظہیر۔

روزہ درمیان میں قضا نہ ہو۔ فقط۔

کفارہ صوم کی اگر طاقت نہ ہو تو کیا کرے | سوال (۱۹۲) کفارہ صوم میں اگر طاقت دو ماہ کے روزوں کی نہ رکھتا ہو کیا حکم ہے؟

الجواب :- کفارہ صوم میں اگر دو ماہ کے روزوں کی پے پے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت کھانا کھلا دے یا ہر ایک مسکین کو ساٹھ میں سے بقیر فطرہ گندم وغیرہ یا اس کی قیمت دیدے یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلاتا رہے۔ فقط۔

کفارہ واجب ہے مگر روزے کی طاقت | سوال (۱۹۳) ایک شخص کے ذمہ چنیر رمضان نہیں تو کیا فایده دے سکتا ہے | کے کفارے ہیں جو باغولے شیطانی اسکے

ذمہ ہوئے۔ ہر ایک کے لئے پیہم دو ماہ روزے رکھنے کی بوجہ کمزوری جسم اس میں طاقت نہیں، البتہ مسکینوں کو فایده یہ کفاروں کا دینے پر آمادہ ہے اور وہ بھی طالعہ مدرسہ دیوبند کے، پس ایک کفارہ کے لئے کس قدر روپیہ بھیجے۔

الجواب :- ایک روزے کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا یا ہر ایک مسکین کو نصف صاع گندم یعنی پونے دو سیر گندم یا وزن انگریہ نیمی

لہ صام شہرین المتتابعین قبل المسیس لیس فیہما رمضان وایام نہی عن صومہا کذا کل صوم شرط فیہ التتابع فان افطر بعدہ کسفر و نفاس بخلاف الحیض الخ استأنف الصوم الخ (الدر المختار علی بائعہ رد المحتار باب الکفارة ص ۴۹) ظہیر ۲ کفارة الفطر وکفارة الظہار واحدۃ دہی عتق رقبة مومنة او کافرة فان لم یقدر علی العتق فعلیہ صیام شہرین متتابعین وان لم یستطع فعلیہ اطعام ستین مسکینا، کل مسکین صاعا من تمر او شعیرا و نصف صاع من حنطة الخ (عالمگیری معری ص ۳۲) ظہیر۔

یا اس کی قیمت دینا۔ پس اگر قیمت سے کفارہ ادا کرے تو ایک روزے کا کفارہ مجیب
انہیں روپے کے ہوتا ہے لیکن یہ روزہ رمضان کا رکھ کر توڑا جائے اس کا کفارہ
اس قدر ہے۔ اور اگر رمضان شریف کے روزے رکھے ہی نہیں ہیں تو تیس روزہ
کی قضا تیس روزے ہی لازم ہیں اور فدیہ دینا درست نہیں ہے۔ فدیہ کا حکم اس
وقت ہے کہ شیخ فانی ہو یا ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو۔ وہ فدیہ

لہ وان جامع المكلف ادبیا مشتمی فی رمضان اداء او جو مع و قیادت
الخشفة فی احد السبیلین انزل ادلاء او اكل او شرب غذاء الخ او دواء
الخ عمداً او قضی، فی الصور کلها و کفر الخ کفارۃ المظاہر (در مختار)
قوله وان جامع الخ شروع فی القسم الثالث وهو ما یوجب القضاء و
الكفارة و وجوبهما مقید بما یتأتی من كونه عبداً او مكرهاً ولم یطراً
مبیم كیفیت و مرض بغیر صنعہ و بما اذا نوى لیلا قوله ككفاة المظاہر
ای مشاہد فی الترتیب فیعتق ادلاء فان لم یجد صام شهرین متتابعین
فان لم یتطعم اطعم ستین مسکیناً (رد المحتار باب ما یفسد الصوم
ص ۱۴۷ و ص ۱۵۰) اطعم ستین مسکین الخ کالفطرة قدرا و مصرفا
او قيمة ذالك من غیر المنصوص (در مختار) کالفطرة قدرا ای نصف صاع
من برّ او صاع من تمر او شعیر الخ (رد المحتار باب الكفارة ص ۱۴۷ و ص ۱۴۸)
فی مسکین پونے دو سیر گندم کے حساب سے ساٹھ مسکینوں کے دو من پچیس سیر ہوتے
ہیں۔ اس وقت بازار نرخ ۱۰ فی من کے حساب سے اس کی قیمت ماضیہ ہوتی
ہے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے حساب سے قیمت لکھی ہے
بہر حال قیمتیں بدلتی رہتی ہیں ۱۲ ظہیر۔

ادا کر سکتا ہے اور جس کے ذمہ روزے ہیں اور اس نے زندگی میں ادا نہیں کئے، تو
یہ وقت مرض الموت اگر وہ وصیت کرے کہ میرے مال میں سے فدیہ روزوں کا ادا
کیا جائے تو فدیہ اس کے مال میں سے ادا کیا جاوے گا۔ زندگی میں فدیہ دینا
سوائے شیخ فانی کے دمریض لاعلاج کے ادروں کو درنا درست نہیں ہے۔ فقط



لے نان ما توافیه ای فی ذالک العذر فلا تجب علیہم الوصیۃ بالفدیۃ
بعد مم ادراکهم عداۃ من ایام اخروہ لو ما توافیہ ذال العذر زوجت الوصیۃ
الخ وقد فی لزوماً ای عن المیۃ ولیہ الخ (الدر المختار علی بائش رد المحتار ص ۱۶۱ فی العوارض
المبیحۃ ص ۱۶۱) ظہیر۔

آٹھواں باب

وہ صورتیں جن کی وجہ سے روزہ توڑنا یا ترک کرنا درست ہے
اور جن صورتوں میں فاریہ واجب ہوتا ہے

شیخ فانی اور بوڑھے ضعیف کی رعایت | سوال (۱۹۴۱) شیخ فانی یا بیمار بوڑھے ضعیف یا پس

الحیات کو رمضان شریف کے روزوں کا فاریہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جو شخص بوڑھا ضعیف شیخ فانی نہ ہو اس کو فاریہ دینا درست نہیں ہے

اور اگر وہ فاریہ دے گا بھی تو پھر بھی روزوں کی قضا اس کے ذمہ لازم ہے۔ البتہ جو شخص

شیخ فانی ہو وہ فاریہ ہر ایک روزے کا نصف صاع گنیم یا اس کی قیمت دیوے لے فقط

حاملہ عورت کی رضاعت کی مدت پوری | سوال (۱۹۵) ایک حاملہ عورت بوجہ اندیشہ

نہ ہوئی تھی کہ بچہ حمل سے گریا یہ کیا کرے | نقصان حمل روزہ رکھنے سے خردم ربی اور بعد

وضع حمل بوجہ رضاعت کے مندرجہ ذیل اور رضاعت کی مدت پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ

حمل پھر قرار پا گیا، اسی طرح یہ تواتر قائم ہو گیا تو اب حاملہ روزہ کس طرح رکھے جب

اس کا تواتر حاصل قائم نہ رہے، اس وقت گزشتہ سالوں کے روزے رکھے یا کفارہ

ادا کرے۔

الجواب :- اگر حالت حمل میں اس کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے یا بچہ کی

لے دل الشیخ الفانی المعاصر عن الصوم الفطر ویندی وجوباً لہ کا لفظوۃ (الدر المختار علی ہامش

رد المحتار فصل فی العوارض الامیۃ لعدم الصوم ص ۱۶۳ و ص ۱۶۴ ظہیر۔

طرف سے، البتہ ہے تو جس وقت اس کا توازن عمل منقطع ہوا اسی وقت قضا کرے۔ فقط۔

سوال (۱۹۶) زید رمضان شریف میں بیمار رہا
دہریہ دہریہ سے روزہ نہ رکھ سکا اور
اب بھی مرض ہے تو کیا کرے
کھانسی دہریہ مبتلا تھا، ایک روزہ رکھ کر پھر نہیں رکھ
سکا، چنانچہ وہی مرض اب بھی ہے، اگر زید کو رساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے تو
معافی رمضان شریف کے روزوں کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید مریض بمرض مذکور کے ذمہ قضا روزوں کی لازم ہے
فردینا کافی نہیں ہے، یعنی قضا اس سے ساقط نہ ہوگی بلکہ جس زمانہ میں وہ مرض
نہ ہو اس وقت قضا کرے اور فردیہ ایک روزہ کا ایک مسکین کو دونوں وقت کھانا
کھانا ہے یا بقدر صدقہ فطر کے فائدہ یا قیمت دینا۔ مگر یہ فیہ شیخ فانی کے حق میں
درست ہے، دیکھ بیماروں کو قضا روزہ کی کہ لازم ہے۔ در مختار میں ہے وقضا
لزدما ما قدسوا بلا فدیۃ الا فقط

سوال (۱۹۷) زید بوجہ شربت مرض کے روزہ
شربت مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا
اور اسی میں فوت ہو گیا تو کیا حکم ہے
رمضان رکھنے سے معذور رہا اور اسی حالت بیماری
میں انتقال ہو گیا۔ بوقت انتقال وصیت کی کہ اس رمضان کا فدیہ دے دینا۔ پس

لہذا ساف۔ سفوا شریعا او حامل او مرض اما کانت او ظہرا علی الظاہر
خافت بفسادہ الظن علی نفسہا او دلہا الا الفطرا او وقضوا لزدما ما قدسوا
بلا فدیۃ (در مختار) ای من تقدم حق الحامل والمرضع وغلب الذکر ناتی
بضمیرہم (رد المحتار فصل فی العوارض المبیحة لایم الصوم ص ۱۵۹) ظہیر۔

لہذا رد المحتار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم، باب فی العوارض المبیحة
ایم الصوم ص ۱۶۱ ۱۲ ظہیر۔

اس صورت میں آیا فدیہ دیا جاوے یا نہیں۔

الجواب :- ان روزوں کا فدیہ دینا واجب نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ ^{لہ} فقط
کن غاروں کی وجہ سے روزہ توڑا جا سکتا ہے | سوال (۱۹۸) انسان کن کن فدیات سے
بالکفارہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

الجواب :- مرض اور سفر وغیرہ اور خوف زیادتی مرض وغیرہ انہی کی وجہ
سے روزہ توڑ سکتا ہے اور کفارہ نہیں آتا، اور بلا غلہ رمضان کا روزہ رکھ کر توڑنا موجب
کفارہ ہے لیکن وجوب کفارہ میں وہی شرط ہے جو عبارت مذکورہ بالا انہما یکفر
الجنہ میں مذکور ہے۔

مسافر روزے کے بدلہ فدیہ دے دے | سوال (۱۹۹) مسافر نے سفر میں چند روزے
اور قضاء رکھے تو کیا حکم ہے | نہیں رکھے اور فدیہ دیدیا، اگر ان روزوں کی
قضا کرے تو اس پر کچھ گناہ تو نہیں ہے۔

الجواب :- ان روزوں کی بن میں قضا کرنا ضروری ہے۔ فدیہ کافی نہیں رہی
جیسا کہ آیت نَسَنَ كَانَ مِنْكُمْ قَسْرٌ يُضَاعَفُ عَلَى سَفَرٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَُخْرِجَتْ ثَابِتٌ ہے۔

لے فان ما تواذیه ای فی ذلک العذر فلا تجب علیہم الوصیۃ بالغدایۃ لعدم
ادساکہم عداۃ من ایام آخر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی العوارض المبیحة
لعدم الصوم ص ۱۶۲) ظہیر لہ ومنہا السفر الذی یمیم الفطر الجنہ ومنہا المرض المریف
اذا خاف علی نفسه التلغ اذا هاب عضو یفطر بالاجماع وان حثاف
نمیادۃ العلة وامتدادہ فکذا لک عندنا الجنہ ومنہا حبل المرأة داسر ضاعها الجنہ
ومنہا الحمض والنفاس الجنہ ومنہا العطش والمجوع کذا لک اذا خیف منها الهلاك
اد نقصان العقل الجنہ ومنہا کبر السن فالشیخ الغانی الذی لا یقدر علی الصیام یدلہ رد
یطعمہ کل یوما مسکینا دمالگیری سمری کتاب الصوم باب خامس ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳ ظہیر لہ سیدہ
البقرہ - دیکھ ۲۳-

جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر اس مرض سے صحت نہ ہوئی تھی جس میں روزے فوت ہوئے اور اسی مرض میں انتقال ہو گیا تو ان روزوں کی قضا لازم نہیں ہوئی نہ ان کا فایہ ادا کرنا بھی لازم نہیں ہے، البتہ نمازوں کا فایہ وارثوں کو ادا کر دینا چاہئے۔ اگر جب میت نے وصیت نہ کی ہو، امیہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کفارہ نمازوں کا ہو جاوے گا سات دن کی نمازیں ۴۲ ہوئیں مع وتر کے اور ہر ایک نماز کا فایہ مثل صدقہ فطر کے پونے دو سیر گنیم بوزن انگری بڑی یا ان کی قیمت دینی چاہئے، اور روزوں کا فایہ اگر جب واجب نہیں ہے لیکن اگر دیدیا جائے تو کچھ حرج نہیں ہے، میت کو ثواب پہنچ جاوے گا اور فایہ ایک روزہ کا مثل ایک نماز کے ہے۔ فقط۔

مرض شدید میں مبتلا جس کو صحت کی امید نہیں ہے، وہ کیا کرے | سوال (۲۰۳) ایک شخص کئی سال سے مرض شاذ میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے تین سال سے تو ان روزہ ان المبارک کے روزے نہیں رکھ سکتا اور اس سال بھی روزے کی طاقت نہیں اور آٹھ بھی صحت کی امید نہیں، حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے، اب اس کی خواہش ہے کہ اپنی زندگی میں اگلے پچھلے تمام روزوں کا فایہ ادا کرے۔ تو فرمائیے کہ وہ فایہ فی روزہ کتنا ہوتا چاہئے اور اس کی ادائیگی کی کیفیت کیا ہونی چاہئے۔ اگر تین رسالی فایہ اس طرح

لے فان ما تو اذہ ای فی ذالک العذر فلا تجب علیہما الوصیۃ بالغذیۃ لعدم ادراکہم عند ذلک من ایام اخر الدار التمار علی ہامش رد المحتار فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم العیوم ص ۱۲۱
۱۲ فقیر لہ اذا مات الرجل وعلیہ صلوات فائتۃ فارسی بان تعطی کفارۃ صلواتہ
یعنی بکلی صلاۃ نصف صاع من بر ولو تو نصف صاع من
ثلث مالہ الخ و فی فتاویٰ الحجۃ دان لہ ید من لورثتہ و تبرع بعض الورثۃ بحدۃ
دعا لگیری ہسری باب قضاء الغیامۃ ص ۱۱۴ ظفر

یس۔ قال۔ فی الدار المختار لا یجوز ان یعمل عملاً یصل به الی الضعف فیخبر نصف
النهار و یتترع الباقی، فان قال لا یكفی کذب باقصر ایام الشتاء فان
اجهد الحون نفسه بالعمل حتی مرض فافطر ففی کفاسرته قولان ^{له}۔ فقط
اسی سالہ بڑھا جس میں روزہ کی طاقت نہ ہو وہ کیا کرے
سوال (۲۰۵) ایک شخص کی عمر تقریباً اسی سال
سے زائد ہے اور پانچ سو و صلوٰۃ ہے۔ اس وقت اس
میں صوم کی طاقت نہیں تو وہ رمضان میں افطار کر کے فدیہ دے سکتا ہے تو کس قدر
دے۔ اگر شیخ فانی افطار کرے اور اس کے پاس سامان فدیہ نہیں ہے تو
کیا کرے۔

الجواب:- شخص مذکور جب کہ عاجز ہے روزہ رکھنے سے فدیہ روزوں کا ادا کر سکتا
ہے۔ ایک روزہ کافی یہ مثل فطرہ کے ہے اور اگر فدیہ دینے کی طاقت نہ ہو تو یہ فرض
اللہ کا اس کے ذمہ ہے جس وقت طاقت ہو اس وقت فدیہ ادا کرے یا بہ وقت
مرنے کے وصیت کرے، یعنی اگر زندہ رہے تو فدیہ ادا نہ کر سکے تو مرتے وقت وصیت

له الدار المختار علی ہامش رد المحتار باب ما یفطر الصوم والایضا ص ۱۵۷ ۱۲ الذی یغنی فی مسئلۃ
المحترف حیث کان الظاہر ان ما مر من تفقہات المشائخ لا من منقول المذہب
ان یقال اذا کان عندہ ما یکفیہ و عیالہ لا یجیل لہ الفطر لا نہ یجزم علیہ السؤال
من الناس فالفطر ادلی والا فله العمل بقدر ما یکفیہ ولإداعہ الی الفطر عجل لہ
اذا لم ینکھ العمل فی غیر ذلک مما لا یؤدیہ الی الفطر (رد المحتار باب ایضا) قولہ
قولان قال الشرنبلالی صورته ما لم اتعب نفسه فی عمل حتی اجهد العطش فانظر
لزمته الکفاسرۃ وقیل لا وہبہ افقی البقالی، وظاہرہ وہوالذی فی الشرنبلالیۃ
عن المنتقی ترجیح وجوب الکفاسرۃ

(رد المحتار باب ایضا ص ۱۵۸) ظہیر

ایک بڑھڑھا جو کمزور ہے مگر روزہ رکھ سکتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے

سوال (۲۰۷) زید ایک ایسا بڑھڑھا شخص ہے کہ اس کے ہوش و حواس و قوائے جسمانی سب درست ہیں، زید

مذکور نے رمضان شریف کے ۲۶ روزے رکھے، ستائیسویں روزے کی نیت کی دو تین گھنٹہ گزرنے کے بعد اتفاقاً بکرا گیا۔ زید نے بکرے سے اپنے ضعف کی شکایت کی ایسی صورت میں کہ کسی قسم کی دقت درپیش نہ تھی، بکرے نے اس بات پر زور دیا کہ تم کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ بکرے کے کہنے سے زید نے افطار کر دیا تو زید پر کفارہ واجب ہو

الجواب :- سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید شیخ فانی نہیں ہے جس کو روزہ

نہ رکھنا اور فہرہ روزوں کا دینا درست ہو، لہذا جس شخص نے اس کو روزہ نہ رکھنے کا حکم کیا اس نے سخت غلطی اور خطا کی اور یہ کہنا اس کا کہ تم کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے یہ اس کے جہل کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر شیخ فانی بھی رکھ بیوے تو ناجائز نہیں ہے غایت یہ ہے کہ اس کو افطار کرنا درست ہے۔ مگر زید شیخ فانی ہی نہیں ہے کہ اس کے لئے افطار کرنا درست ہو..... درمختار میں ہے: للشيخ الفاني العاجز

عن الصوم الفطر و يفدي الف الف و شامي في الكحل في قوله وللشيخ الفاني الذي خذيت قريته اذ اشرف على الفناء ولذا اعرفوه بان الله الذي كل يوم في نقص الى ان يبرئ الف الف اس سے معلوم ہوا کہ زید پر شیخ فانی کی تعریف صادق نہیں آتی۔ پس زید پر اس صورت میں کفارہ واجب ہے اور بکرہ گنہ گار ہوا۔ جس نے اس کا

بقیہ ما شیخ (۳۶۷) بلکہ شیخ کے لئے بھی حکم ہے کہ بعد میں وہ اگر روزہ رکھنے پر قادر ہو جائیگا قضا کرے گا، شیخ فانی کے حکم کے بعد مذکور ہے ومتى قدر قضي لان استمرار المعجز شرط الخلفية (در مختار) قوله متى قدر اي الفاني الذي افطر وفدي

در المختار فصل العوارض المبيحة ص ۱۶۳ - تظهير -

س ۱۰ در المختار فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ص ۲۳ - تظهير -

روزہ افطار کر لیا، وہ تو یہ کہے اور آت رہا ایسا حکم کسی کو بلا علم کے نہ بتلا دے فقط جان کنی کی حالت میں روزہ

شریت دینا چاہئے یا نہیں۔

الجواب :- ایسی حالت میں روزہ افطار کر دینا چاہئے اور شریعت وغیرہ

دینا چاہئے۔

شیخ فانی کی تعریف | سوال (۱۵۱) شیخ فانی کس عمر میں ہو جاتا ہے؟ -

یہ کہ کمزوری روزہ نہ رکھ سکتا ہے تو کیا کہے | سوال (۱۵۲) یہ کہ کمزوری کے روزہ رمضان

شریف تو بہ تکلف ادا کئے لیکن گذشتہ چند سالوں کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہونے سے فریہ دے سکتا ہے یا نہ؟ اگر رکھنا چاہے تو بت رزق ادا کرے یا متواتر ادا کرنے ہوں گے؟

الجواب :- (۱) شیخ فانی اس قدر بوڑھا ہو کہ اس میں بالکل قوت نہیں

رہی اور قریب موت کے پہنچ گیا ہے۔ عمر کی کمی سنی یہ نہیں ہے، قوت و عام قوت پر مدار دیا رہے۔

(۲) جب تک روزہ رکھ سکے اگرچہ بتکلف ہو روزہ رکھے، قضا کے روزے

متواتر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، متفرق رکھے۔ فریہ دینا اس وقت تک کافی نہیں ہے جب تک بالکل طاقت روزہ رکھنے کی نہ رہے اور کسی طرح روزہ نہ رکھ سکے فقط۔

۱۔ وللشیخ الغالی العاجز عن الصوم الفطر ویندی وجوب الخ (در مختار) قوله العاجز

عن الصوم ای محبذا مستمرا کما یاتی، اما لو لم یقدر علیہ لشدة الحر

کان له ان یفطر ویقضیہ فی الشتاء نتم (در المختار ص ۱۶۳ کتاب الصوم)

۲۔ ایضا ۱۲ ظہیر۔

ماہ رمضان المبارک کے روزہ کافریہ | سوال (۲۱۰) ماہ رمضان المبارک کافریہ ایک آدمی کا کس قدر ہوتا ہے؟ اور میزان ذہنی پڑھنے والوں کو اگر کافریہ دیا جاوے تو اس میں ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- ایک ماہ رمضان کافریہ اسی کے وزن ۵۲ ۱/۲ سیر گنیم ہوتے ہیں۔ ایک روزہ کافریہ پونے دو سیر ہے، اسی کے وزن سے ۱۰ اور اس وقت قیمت ۲۰ سیر گنیم کی تقریباً ۵۰ ہوتے ہیں۔ میزان اور فارسی پڑھنے والوں کو کافریہ دینے میں ثواب ضرور ہے، مگر حلیہ پڑھنے والوں کو دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ فقط۔

حالت روزہ میں شدت پیاس سے فوت ہو گیا مگر | سوال (۲۱۱) ایک شخص حالت صوم میں روزہ افطار نہ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی | شدت پیاس اور بھوک سے فوت ہو گیا ہے اس کو یہ کہا گیا کہ ایسی حالت میں شرع نے اجازت افطار کی دی ہے لیکن اس نے نہ مانا اور فوت ہو گیا، اس کے جنازہ کے جواز و عدم جواز کا جواب سوجوالہ کتب تحریر فرمائیے۔

الجواب :- اس صورت میں اگر حالت صوم میں وہ شخص فوت ہو گیا تو ماہور ہے (یعنی اجر و ثواب پائے گا) عاصی نہیں ہوا۔ پس اس کے جنازہ کی نماز کے جواز میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط۔

سفر میں روزہ رکھنا کیلئے | سوال (۲۱۲) جس طرح نماز میں قصر ہے اسی طرح روزہ میں بھی ہے یا نہیں۔ یعنی اگر سفر میں پوری نماز پڑھے تو گنہ گار ہے کیونکہ کفران نعمت ہے

لہذا فی سبیل اللہ دھوم قطع الغزاة وقیل الحاج وقیل طلبہ العلم وقیل فی البدائم جمیع القرب الخ (الرد المحتار علی ہاشم رد المحتار باب المصروف ص ۸۳) | تفسیر ص ۲ رد المحتار فصل فی العوارض ص ۱۵۵ میں ہے دیوجوزہ صبر ومثله سلم حقون اللہ تعالیٰ کا فساد صوم وصلوۃ الخ فقط۔

بل هو غلبة فن عن اما سارة وتجربة ادباخبار طيب مسلم غير ظاهر
 الفسق كذا في فتح القدير - وفي البحر الملق الم من فشل ما اذا مرض قبل طلوع
 الفجر وبعدة بعد ما شرع البحر الاثنى (مطبوعه مصر) افطار اپنے معنی کے لحاظ سے
 شروع نہ کرنے اور شروع کر کے توڑ دینے دونوں پر صادق ہے۔ مسئلہ صوت
 میں افطار کے سبھی دوسرے معنی ہیں۔ مریض کو اگر مرض کی زیادتی کا خوف ہے تو وہ افطار
 کر سکتا ہے۔ معنی شروع کرنے کے بعد اس کو فسخ کر دینے کا اختیار ہے۔ فقہ کی
 کتابوں میں لکھتے ہیں کہ مسافر کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے یعنی اس کے لئے
 جائز ہے کہ بحالت سفر روزہ نہ رکھے۔ یہ معنی نہیں کہ رکھنے کے بعد توڑ سکتا ہے یہاں
 افطار کا لفظ اپنے پہلے معنی یعنی شروع نہ کرنے پر بولا گیا ہے، حاصل یہ کہ افطار کا لفظ
 عام ہے۔ شروع نہ کرنے اور شروع کرنے کے بعد افطار کرنے پر بولا
 جاتا ہے۔ فقط۔

دودھ پلانے والی عورت کے لئے افطار درست ہے | سوال (۲۴۸) ایک عورت جس کی
 گود میں تین مہینہ کی بچی ہے اور دودھ بہت کم ہے اور سسری کا کھانا ہضم نہیں ہوتا
 وہ روزے رمضان کے افطار کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور پھر قضاء متواتر رکنا ضروری ہے
 یا نہیں۔

الجواب :- اس عورت کے لئے روزوں کا افطار کرنا درست ہے، مگر
 جب میں قضا کرنا ضروری ہے، جس وقت بچی بڑی ہو جاوے اور اس کا دودھ چھوٹ
 جاوے اس وقت قضا کرے۔ بہر حال غرض یہ ہے کہ جس وقت اتنی طاقت آجائے
 کہ روزہ رکھ سکے اس وقت قضا کرے فار یہ کافی نہ ہوگا۔ اور روزوں کی قضا کا متواتر

۱۔ مالگیری مصری کتاب الصوم باب خامس ص ۱۹۳ ۲۔ طغیرۃ البحر الاثنی ص ۱۳۵
 حبل المرأة دارضاها الحامل والمرضع اذا خافتا على انفسهما واولداهما فطرنا وقفتا
 والا كفارة عليهما كذا في النواصیة (مالگیری مصری کتاب الصوم باب خامس ص ۱۹۳) طغیر۔

الجواب :- تبین دن کا سفر ہو جب ہی روزہ افطار کرنا مسافر کو درست ہے اس سے کم کے صف میں روزہ افطار کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ نماز فقہ کرنا تین دن سے کم سفر میں درست نہیں ہے۔ در فقہ میں ہے لمسافر سفر اشراعیاء و بمعیصۃ الہ روزہ کی وجہ سے موت واقع ہوتی اور سوال (۲۱۸) ایک شخص صائم صوم رمضان میں مضطرب نہ ہو کیا حکم ہے لیکن روزہ افطار نہ کیا اور روزہ کی حالت میں فوت ہو گیا۔ اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- شامی میں ہے کہ صائم اگر مضطرب ہو اور روزہ افطار نہ کیا تو ناجور ہے دیوجر او صبر و مثله سائر حقوقہ نقالی کا فساد صوم الہ ص ۱۱۵۔ کتاب الصوم جلد ثانی۔ فقط

سوال (۲۱۵) جو شخص پچاس کمین برس کی عمر میں ہو اور دائم المرض رمضان میں کیا کرے سوال (۲۱۵) جو شخص پچاس کمین برس کی عمر میں ہو اور دائم المرض ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اس میں شرع شریف کا کیا حکم ہے الجواب :- ایسے مریض کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر رمضان شریف میں روزہ رکھ سکے تو اس وقت نہ رکھے بلکہ صحت ہو اور طاقت روزہ کی ہو روزوں کی قضا کرے، ہمت روزوں کی نہ ہونا افطار کرنے کو جائز نہیں کرتا بلکہ در حقیقت اس میں طاقت روزہ کی نہ ہو اور کسی طرح روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا از دیا مرض کا خوف ہو اس وقت افطار کرنا درست ہوتا ہے اور پھر قضا لازم ہوتی ہے اور فدیہ کا حکم خاص

۱۔ رد المحتار علی ہامش رد المحتار فصل العوارض المبیۃ لعدم الصیم ص ۱۵۹ ۱۲ ظہیر۔

۲۔ رد المحتار کتاب الصوم۔ فصل فی العوارض المبیۃ ص ۱۵۹ ۱۲ ظہیر۔

۳۔ ادھر بعض خائف الزیادۃ لمرضہ و صبح خائف المرض الی الفطر یوم العذر الی قضا الزوم ما قدس و ابلاغ دینہ (الرد المحتار علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیۃ ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰ ۱۲ ظہیر

شیخ فانی کے لئے ہے اس میں شخص مذکور داخل نہیں ہے۔ فقط۔

بوڑھا ذیابیطس میں مگر قمارہ غسان میں کیا کرے | سوال (۲۱۶) جب کہ زید کی عمر ۵۸ برس کی

ہے اور وہ کئی سال سے مرض ذیابیطس میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے کمزوری و نقاہت روز افزوں ہے اور بوجہ غلیان تشنگی جو اس مرض میں بہت رت ہوا کرتی ہے روزہ رکھنا دشوار ہے، خصوصاً سخت گرمی کے موسم میں۔

ال جواب :- ایسے مریض پر کہ وہ روزہ نہ رکھ سکے بوجہ ضعف و مرض کے افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا رمضان شریف میں درست ہے لیکن جب تک توقع صحت کی ہو قدر دینا کافی نہیں ہے بلکہ بصحت کے قضا لازم ہے، پھر اگر صحت کی امید نہ رہے اور مرض کا ازالہ نہ ہو تو ان روزوں کا فایہ دیوے۔ ہر ایک روزے کا فایہ مثل مدقہ فطر کے ادا کرے۔ درختار میں ہے اور فیض خان الزیادۃ لمرضہ اذا شغلہ وجع وجع الزود ما قدسوا بلافدیۃ الخ وللشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر ویفدی وجوباً الخ و فی الشامی عن القہستانی عن الکرمانی المبریز اذا تحقق الیاس من الصمۃ فعلیہ الفدیۃ لکل یوم۔ فقط مریضین بن مبتلا غسان میں کیا کرے | سوال (۲۱۷) زید کو مرض ضیق شدید ہے تبا کی پوشی کی طرح ایک دوا کا دخان سینہ میں بار بار کشیا کرنے سے بلغم خارج ہو کر

لہ وللشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر ویفدی وجوباً (درختار) للشیخ الفانی ای الذی قنیت قوتہ او اشرف علی الفناء ولذا عرفوہ بانہ الذی کل یوم فی نقص الی ان یموت الخ (رد المحتار ایضاً ص ۱۲۳) ظہیر

لہ الدر المختار علی ما مشرد المحتار کتاب الصوم فصل فی العوارض المبیۃ لعدم الصوم

ص ۱۵۹ و ص ۱۶۳ ۱۲ ظہیر۔

لہ رد المحتار کتاب و فصل ایضاً ص ۱۲ ۱۳ ظہیر۔

دم درست آتا ہے ورنہ سخت مصیبت ہوتی ہے، اور کوئی دوا وغیرہ نہیں، یہ موجب ہے۔ دن میں کئی دفعہ بار بار کشیدہ خان مفسد نوم کی نوبت آتی ہے۔ غرض روزہ نہیں رکھ سکتا، نزدیکوان ہے وہ اختیار بنتا ہے تو تنہا رہتا ہے سب کام کرتا ہے کیا فیہ میوم کافی ہے۔

الجواب :- ذریعہ دینا اس کو کافی نہیں ہے جس وقت دورہ ضیق نہ ہو، قضاء کرے، لکن فی الدیر المختار وغیرہ فقط۔

حالت تردد میں جب نماز قصر کرتا سوال (۲۱۸) جو لوگ حالت تردد میں قصر نماز پڑھتے ہیں ان کو رمضان شریف میں روزہ قضا کرنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب :- مسافر کو جب تک وہ کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت نہ کرے اور تردد میں ہو، نماز قصر کرنا چاہئے اور روزہ کو بھی وہ افطار کر سکتا ہے بس میں قضا کرے۔ غرض جس حالت میں نماز قصر جائز ہے۔ روزہ کا افطار کرنا بھی درست ہے۔ فقط۔

بخاری میں افطار کی اجازت ہے یا نہیں | سوال (۲۱۹) روزہ کی حالت میں اگر بہت شریہ ہو اور تشنگی کی وجہ سے صائم مضطرب رہے قرار ہو تو ایسی حالت میں روزہ افطار

۱۔ ادم، یض، خاف الزیادة لمرضه وھیم خاف الضعف بغلبة الظن بما سرتة او تجر بة الی الفطر الی وقضوا الزوما ما قد مر دایلا فندیة (الدیر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی العوارض المبیوتہ ص ۱۶۵ و ص ۱۶۶) ظہیر

۲۔ لمسا فر سفر اشعیاء و بزمعیة الی الفطر الی وقضوا الزوما (در مختار) قوله سفر اشعیاء ای مقدرا فی الشرع لقصر الصلوة ونحوہ (رد المحتار فصل فی العوارض المبیوتہ ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰) ظہیر۔

کہے کہ میرے تیز کہ میں سے فدیہ روزوں کا ادا کیا جاوے۔ فقط
ایران درست جس میں روزہ کی طاقت نہیں ہے وہ کیا کرے [سوال (۲۰۶)] ایک شخص دیکھنے میں
جوان اور تن برست ہے اور کئی قسم کی عیال ظاہرہ اس کو نہیں ہے مگر کمزور بہت ہے
اور رمضان شریف کا روزہ اس سے نہیں رکھا جانا، روزہ رکھنے سے اس کو بہت کمزوری
ہوتی ہے، اگر وہ روزہ ترک کر دے گا تو گنہگار ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ شیخ فانی کو روزہ نہ رکھنا اور فدیہ دینا درست
ہے، اور شیخ فانی کے یہ معنی ہیں کہ اس کی قوت فنا ہو گئی ہو اور روزہ کی طاقت نہ ہو
پس اگر وہ شخص خلقاً ایسا ضعیف و کمزور ہے کہ کسی طرح روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس کو
درست ہے کہ روزہ نہ رکھے اور فدیہ دے دیوے۔ در مختار میں ہے وللشیخ الفانی
العاجز عن الصوم الفطر ویفدی وجوباً الخ اور شامی میں ہے قوله وللشیخ الفانی
الخ ای الذی فنیته قوتہ ادا شرف علی الفناء الخ۔ فقط

۱۔ وللشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر ویفدی وجوباً ولو فی اول الشهر وبلا تعدد قیو
کا لفظیہ یہ دوسرا دالا فیستغفر اللہ ہذا اذا کان الصوم اصلاً بنفسہ الخ ومنی قد رقی
(در مختار) وقوله ویفدی وجوباً لان عذراً لیس بعرضی للزوال حتی یصیر الی القضاء
فوجبت الفدیة نہر ثم عبارة الکفر وهو یفدی اشارۃ الی انہ لیس علی غیرہ الفدا
لان نحو المرض والمسافر فی عرصة الزوال فیجب القضاء وعند العجز بالموت تجب
الوصیة بالفدیة (رد المحتار فصل العوارض المبیحة لعدم الصوم ص ۱۶۳) ظہیر۔

۲۔ دیکھئے رد المحتار فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم ص ۱۶۳۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں ہے بلکہ ملحد
طیور پر مرض کی وجہ سے ایسا ہے تو افطار کی اجازت ہے اور بیاحت قضا واجب ہے۔ اور بعض
خاف الزیادة لمرضه وصحیح خاف المرض الخ الفطر یریم العذر الخ وقضی الزمما ما
قد ساد بلا فدیة وبلا دلاء (رد المحتار علی ما مشرد المحتار وفصل فی العوارض المبیحة (تبیہ بر ص ۱۶۶)

کہ دیا جائے ورنہ نہیں۔ فقط۔

عمر رسیدہ فدیہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا حکم ہے | سوال (۲۲۲) ایک شخص جس کی عمر ششتر برس کی ہے، وہ بوجہ امراض کے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اب ایک برس سے اس کی کوئی مرض نہیں لیکن طاقت روزے کی نہیں ہے اور بوجہ مسکنت فدیہ دینے سے مجبور ہے، اب اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- شیخ فانی جو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے اس کو فدیہ دینا لازم ہے اور فدیہ اس کے ذمہ دین ہے۔ جس وقت ہوادا کیے ورنہ مرتے وقت وصیت کیے کہ اس کے ورثہ اس کے ترکہ میں سے فدیہ دیویں۔ فقط بیمار جو اسی بیماری میں مر گیا تو | سوال (۲۲۳) ایک شخص رمضان میں بیماری کی وجہ سے اس پر فدیہ ہے یا نہیں روزہ رکھنے سے معذور رہا اور بعد رمضان بھی چھ سات ماہ تک بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ اس کے ذمہ ان روزوں کا فدیہ دینا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس کے ذمہ ان روزوں کا فدیہ لازم نہیں ہوا، کذا فی الدر المختار وغیرہ۔ فقط

لے ادمر یض خاف الزیادۃ لمروضہ وصحیح خاف المروض الخ بغلیۃ النطن بامارۃ اد تجرۃ وباخبر طبیب حاذق مسلم الخ الفطر الخ وقضوا الذروما والدر المختار علی ہاشم ردالمحتار فصل فی العوارض المبیۃ لعدم الصوم ص ۱۵۹ (تغیر لہ وللشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر ویقوی وجوباً ردالمحتار) وعند العجز بالموت تجب الوصیۃ بالفدیۃ ردالمحتار فصل فی العوارض المبیۃ لعدم الصوم ص ۱۶۳ (تغیر لہ ادمر یض خاف الزیادۃ لمروضہ الخ الفطر الخ فان ما توافیہ ای فی ذالک العذر فلا تجب علیہ الوصیۃ بالفدیۃ لعدم ادراکہم عدۃ من ایام آخر الدر المختار علی ہاشم ردالمحتار فصل فی العوارض المبیۃ لعدم الصوم ص ۱۵۹ و ص ۱۶۳ (تغیر غفر اللہ ذیہ۔

روزے رکھنے سے جو بیمار روزہ جاتا ہے وہ کیا کسے | سوال (۲۲۴) ایک شخص عیوم و صلوٰۃ کا پابن۔
ہے، لیکن رمضان شریف شروع ہونے پر تین چار روزے رکھنے سے فوراً بیمار ہو جاتا ہے
غریب آدمی عیالدار ہے، دوا وغیرہ کرنے کی یا مساکین کو کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتا
اور اگر جائزوں میں بھی روزہ کی قضا کرتا ہے تب ویسا ہی بیمار قریب المرگ ہو جاتا ہے، اس
صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- ایسے مریض کے لئے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو اور ہمیشہ رمضان
شریف کے روزے رکھنے سے یا قضا کرنے سے اس کا مرض بڑھتا ہوا اور کسی
طرح روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ یہ دینا فقہاء نے جائز لکھا ہے۔ کذا فی الدر المنثور
دانشا علی۔ فقط۔

زیر پاکرہ عورت روزے کے | سوال (۲۲۵) زچہ یا کمزور عورت جو روزہ نہ رکھ سکے فدیہ
بدلے فدیہ دیدے تو کیا حکم ہے | دیدے تو جائز ہے یا نہ؟

الجواب :- اس صورت میں فدیہ دینا کافی نہیں ہے۔ اگر فدیہ دے دیا
اور پھر صحت ہو گئی اور قوت آگئی تو اس روزہ کی قضا کرنا لازم ہے۔ فقط۔

بیماری کی وجہ سے جو روزہ قضا ہوا، اس کا کفلا | سوال (۲۲۶) زید یا رسال رمضان المبارک
میں سخت ملیل ہو گیا، مسلمان مصلح نے روزہ رکھنے سے زید کو منع کر دیا۔ چنانچہ اس نے
پندرہ ماہ کے روزے نہیں رکھے، بد انتظام ماہ مبارک بھی زید کی صحت قابل التہیان

لہ مثلہ ما فی القہستانی عن الکرمانی، المریض اذا تحقق ایاس من البعۃ فلیہ
العسل یا کل یم من المرض (در المنثور فصل فی العوارض البیوع لعدم الصوم ص ۱۶۳)
ظہیر لہ والمحال والمرض اذا خافت علی انفسہما ادولیمہما فطرنا وقضتا
دفعاً للخروج ولا کفارۃ علیہما لایہ افطار بدن من دلا فدیہ علیہما رہایہ، باب
ما یوجب القضا والکفارۃ فصل ص ۲۰۴) ظہیر۔

نہیں رہی، اب پھر ماد مبارک قریب ہے اور اس سال بھی روزہ رکھنے کی مانعت ہے گزشتہ روزوں کا لغار دیکھ کر طویر پڑا کیا جاوے اور اب کے رمضان میں کیا شکل اختیار کی جاوے جس سے روزہ کا لغار ادا ہوتا رہے۔

الجواب :- زید کو فدیہ روزوں کا دینا اس صورت میں درست نہیں ہے بلکہ انتظارِ صحت کیے اور پوقتِ صحت روزوں کی قضا کرے اور اگر فدیہ روزوں کا دینا چاہے تو تبریاً دینا اور عذرِ نفی نہ کیا جائے۔ حضرت زید نے کے قضا روزوں کی اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ البتہ آخر حیات تک اگر وہ روزوں کی قضا نہ کر سکے تو عیوضیت ادا کرے فدیہ کی کہ فی چاہئے تاکہ بعد وفات اس کے مال میں سے فدیہ ادا کیا جاوے درختار میں ہے لیساقی: ۱۳ اور مریض ۱۴ الفطر یوم العذر لا السفر و قضا لزوماً ما قدس ما بلا فدیة فان ما قوا فیہ ای فی ذالک العذر فلا تجب علیہم الوصیة بالفدیة و ایضا قوا بعد من مال العذر وجبت الوصیة ای بالفدیة بقدر ما در اکبر عدۃ من ایام أخری۔ فقط۔

سوال (۲۲۷) اگر بیمار نے روزہ رکھ لیا ہو اور صحت ضرور پئے وہ افطار کر سکتا ہے یا نہیں
بیمار جس کے لئے طبیب کا حکم ہو کہ دوا
و تن رستی کو نقصان پہنچے گا انارشہ ہو اور طبیب کا رائے ہو کہ وہ ضرور پئے تو وہ روزہ افطار کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ایسے مریض کو افطار صوم کی شراً اجازت ہے، مریض کا غلبہ ظن یا طبیب مسلم کا خبر دین اس شرعی رخصت کے لئے کافی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے و منہا المرض المریض اذا خاف علی نفسه التلف اذا هاب عضو یفطر بالاجماع وان خاف من زيادة العلة و امتدادها فکذلک عندنا و علیہ القضاء اذا انظر کذا فی المحيط ثم معرفة ذالک باجتهاد المریض و الاحتماد غیر مجرد الوهم

لہ الذی المختار علی ہامش رد المحتار فعل فی العیاض المبیحہ لعدم الصوم ۱۵۹ و ص ۱۶۷ ظفر

کر دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر خوف ہلاکت یا زوال عقل ہو تو ایسی حالت میں افطار کرنا درست لکھا ہے۔ اور نیز اگر کسی طرح وہ روزہ نہیں پڑا کر سکتا اور عاجز ہے تو بھی افطار کر سکتا ہے۔ فقط۔

شہید پیاس ہو تو روزہ افطار کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۲۰) اگر پیاس شدید ہو تو روزہ چھوڑنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- رمضان شریف کے روزے میں اگر پیاس اس درجہ شدید ہو کہ خوف ہلاکت یا نقصان عقل ہو تو افطار جائز ہے اور اس صورت میں فتویٰ مفتی کا (دوبارہ افطار) جائز ہے اور چونکہ یہ کہے کہ بآکفارہ مفتی کے پیچھے نماز جائز نہیں، وہ خطا پر ہے اور قول اس کا غلط ہے۔ فقط۔

بیمار افطار کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۲۱) نیاز مند بیمار غمگین و بخار شدہ بیمار ہے لیکن کسل و گرافٹی اعراض حقیقیہ کہ نماز میں اٹھنا بیٹھنا متعذر ہو جاتا ہے۔ کیا اس حالت میں افطار جائز ہے۔

الجواب :- آپ کے جو مرض کی حالت ہے اس میں طبیب حاذق مسلم کی رائے کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اگر طبیب روزہ کو مضر بتلا دے تو ترک

لہم لسا فر الخ اذا مرضت خاف الزيادة لمرضه وھیم خاف المرض الخ الفضا انہ ممتار خاف الزيادة ادا بقاء البقاء افساد عمو ادر جمع العین الخ ادر المختار فصل فی العوارض المبیة ص ۱۵۹ | تلخیص

لہ قد ذکر المصنف منها خمسة وبقی الاکراه وخرق ہلالک اوققصان عقل ولو ببطش اوجوع شدید ولسعة حية ادر المختار علی ہاشم رد المختار فصل فی العوارض المبیة ص ۱۵۹ | تلخیص

رکھنا ضروری نہیں ہے۔ متفرق رکھے جا سکتے ہیں۔ فقط۔

سوال (۲۲۹) ایک عورت نے نذر کی کہ اگر میکرا ولاد نذر کا روزہ بوجہ خوف بیماری نہ رکھ سکے تو کسب کرے

ہو خداوند کریم ٹھکرا ولاد نہٹے تو نو ماہ کے روزے رکھو گی اب اس کے اولاد ہونے لگی اور نذر کے روزے رکھ نہیں سکتی، جب روزہ رکھتی ہے بیمار ہو جاتی ہے، لہذا وہ عورت فدیہ دے سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں ان روزوں کا رکھنا لازم ہے جس وقت ممکن ہو رکھے اور جب کہ رکھنے سے بالکل ناامید ہو جاوے اس وقت فدیہ کی وصیت کیے۔ فقط۔

سوال (۲۳۰) زیادہ نے ایک ماہ کے روزے کی نذر کی۔ بیس روزے پورے ہوئے تھے کہ انتقال ہو گیا، اب اس کے ذمہ دس روزے جو باقی ہیں اس کی ادائیگی کی کیا صحت ہے۔

الجواب :- اگر زیادہ نے کچھ مال چھوڑا ہو اور وصیت ادا کیے ہو تو دس روزوں کا فدیہ زیادہ کے ترکہ میں سے دیا جاوے اور اگر زیادہ نے وصیت نہیں کی تو اگر تبرعاً اس کے ورثاء اس کے روزوں کا فدیہ ادا کر دیں تو یہ اچھا ہے اور امید ہے کہ متوفی کے روزوں کا کفارہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو جاوے گا۔ فقط۔

۱۔ ادر من ضم الی خوف علی نفسها اذ دلها الفطرۃ و قضا الزوم الی بلا دلاء (در مختار، ۱۱)
موادۃ بمعنی المتابعۃ الی (رد المحتار فصل فی العوارض البیمۃ ص ۱۱۱) ظہیر ۲۔ ولواخر القضاء
حتی ما رشیعاً فانیا اذ کان النذر بمصیام الا بدفع الی فله ان یفطر و بطعم کل یوم مکیہ
علی ما تقدم (عالمگیری مصری کتاب الصوم باب ما در ص ۱۱۱) ظہیر ۳۔ ولوقال مریض
للہ علی ان صوم شہرا فمات قبل ان یعم لا شیء علیہ وان صح یومیوما (باقی ص ۱۱۲)

رمضان شریف میں ایام حیض شروع ہونے کے بعد روزہ افطار کر کے یا نہیں پورا کیے۔ پورا کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ روزہ قضا نہیں ہوا۔ اور اسی طرح جب غسل طہر ہو تو بقیہ دن میں کچھ کھا دے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں کھانے پینے سے شام تک رکنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر دن میں حیض منقطع ہو گیا تو شام تک رکنا کھانے پینے سے اسکو ضروری ہے۔ رد المحتار میں ہے کما فرقام دحائض ونفساء طہرتا قال فی رد المحتار، و الاصل فی هذه المسائل ان کل من صام فی آخر النهار بصفة لوکان فی اول النهار علیہا للزم الصوم فعلیہ الامساك ۱۶۔ فقط

فدیہ شیخ فانی کے لئے ہے | سوال (۲۳۲) میری والدہ بعارضہ زکام ہر سال مبتلا رہتی ہیں روزہ رکھ نہیں سکتیں، تو اگر جوہر روزہ اناج دیدیا کریں تو روزہ رمضان ادا ہو جاوے گا یا نہیں۔

الجواب :- جب تک شیخ فانی کے درجہ کو نہ پہنچے فیہ دینا اناج وغیرہ سے درست نہیں ہے۔ قضا روزوں کی لازم ہے۔ یعنی اگر ماہ رمضان میں جوہر مرض روزہ نہ رکھ سکے تو یہی میں قضا کرنا چاہئے۔

(بقیہ حاشیہ ان ملکت) ولم یصح لزومه الوصیۃ بجمیعہ علی الصحیح کا صحیح اذا خذ اللعومات قبل تمام الشهر لزومه الوصیۃ بالجمیع بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار)

فصل فی العوارض المبیعۃ لیوم الصوم ۱۴۳/۲ و ۱۴۴/۲ ظفر

۱۵ رد المحتار باب ایضا الصوم ۱۴۵/۲ و ۱۴۶/۲ ظفر ۱۶ ادھر یضیخاف الزیادۃ لمرضہ وصحیح خاف المرض الخ الفطر یوم العذر الخ وقضوا الزدما ما قد مر وابلانندیۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی العوارض ۱۵۹/۲) ظفر۔

بیمار پر قضا ضروری ہے فاریہ کافی نہیں ہوتا | سوال (۲۳۳) ہم میں کا ایک بیمار اس دفعہ رمضان شریف کے روزے رکھنے سے منذور ہے لہذا طعام مسکین والما فاریہ کیس صورت میں ادا کیا جاوے۔ کیونکہ یہاں اول تو کوئی مسکین نظر نہیں آتا اور بصدر و جہد اگر تلاش کرنے پر کوئی نکل بھی آئے تو وہ غیر روزہ دار ہوتا ہے۔ اپنا فرض کس طرح ادا کیا جاوے۔

الجواب :- بیمار سے جو روزے فوت ہوں ان کی قضا میں رکعت ضروری ہے۔ فاریہ سے کام نہیں چلتا۔ اگر فاریہ دیدیا تب بھی قضا لازم ہے۔ چونکہ فاریہ اس صورت میں کافی نہیں ہے، اس لئے فاریہ کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں باقی چاہاں فاریہ درست ہے۔ مثلاً شیخ فانی کو تو وہاں بے نمازی اگر محتاج بنجاس کو فاریہ دیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

اختلاج کی وجہ سے جو روزہ پر سوال (۲۳۴) عمر کو اختلاج یا اور کوئی مرض ہے جس سے متاثر نہیں، وہ کیا کرے اس کو روزے کی مطلق بےداشت نہیں ہوتی، اس کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- روزہ معاف نہیں ہو سکتا، اگر کسی قومی شرعی مذر کی وجہ سے رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں قضا کرنا واجب ہے۔ فقط۔

لہذا امر بیض خاف الزیادۃ لمرضہ وصحیم خاف المرض الی الفطرۃ وقضوا لزوماً بعد دو ابلان دینۃ دہلا دلاء الدار المختار علی ہامش رد المحتار اب العوارض المیوۃ لعدم الصوم ص ۱۵۹ و ص ۱۶۱ الطیرۃ وللشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر و یغدی وجوب الی کالغطرۃ الدار المختار علی ہامش رد المحتار فصل العوارض المیوۃ لعدم الصوم ص ۱۶۲ لہذا امر بیض خاف الزیادۃ لمرضہ الی الفطرۃ وقضوا لزوماً ما قد راف بلا قد بیه الدار المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی العوارض المیوۃ لعدم الصوم ص ۱۶۲ و ص ۱۶۱ الطیر۔

سوال (۲۳۵) ایک شخص خوشخونی بڑا سیر میں دو ماہ سے روزہ رکھنے سے جس کی بیماری بڑھ جاتی ہے وہ کیا کرے

مبتلا ہے، اور وہ نفل روزہ بھی رکھا کرتے ہیں۔ جب روزہ رکھتے ہیں غم آنے لگتا ہے اور مے بھی پھول جاتے ہیں اور بڑی تکلیف ہوتی ہے لہذا روزہ نہ رکھے تو ہو نہیں سکتا اور رکھے تو یہ تکلیف پھر اس کی رمضان شریف میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- ایسے مریض کو رمضان شریف میں روزہ افطار کرنے کی اہمات ہے پھر جب تندرست ہو جائے اور قابل روزہ رکھنے کے ہو جائے اس وقت قضا کا فدیہ دینا اس کو کافی نہیں ہے، البتہ ایسے مریض کو جس کا مرض دائمی ہو جائے اور صحت سے ناامید ہو جائے دینا جائز ہے۔ شامی میں ہے المریض اذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض اور درمختار میں ہے ادمریض خاف النسيان فله المرضة الفدية لزم ما قد سدا بلا فدية الخ - فقط۔

سوال (۲۳۶) زید کی عمر ہشتاد سال کی ہو چکی اسی سال بوڑھا فوت شدہ نماز اور روزہ کا فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں اور تقابہت جسمانی وضع پیرانہ سالی اس پر اس قدر باری ہے کہ وہ روزہ رکھنے پر یا فوت شدہ نمازوں کی قضا پڑھنے پر قادر نہیں رہ چاہتا ہے کہ اس کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے، کیا وہ اپنی حیات میں فدیہ ادا کر سکتا ہے۔

الجواب :- شیخ فانی جس میں بالکل طاقت روزہ کی نہ ہو وہ روزوں کا فدیہ اپنی حیات میں دے سکتا ہے اور نمازوں کا فدیہ زندگی میں دینا درست نہیں ہے ناز کی

لہ رد المختار فصل فی العوارض المبیحة لیم الصوم ۱۶۳ ظہیر لہ الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی العوارض المبیحة لیم الصوم ۱۵۹ و منہ ۱۶۱ ظہیر لہ الشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر ۱۵۹ و جوابا لہ کا لفظوۃ الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی العوارض المبیحة لیم الصوم ۱۶۳ ظہیر

قتلہ ہی کرنی چاہئے۔ اگر مرتے دم تک ادا نہ ہوں تو بوقت مرگ وصیت کرنی چاہئے کہ میرے مال میں سے میرے ورثہ فدیہ ادا کریں۔ بکذا فی کتاب الفقہ۔ فقط

حالت سفر میں روزہ نہیں رکھا اور نہ بعد میں قضا کی گنجگار (سوال ۲۳۷) ایک شخص جہاز میں نوکر ہوا یا نہیں اور جو ہمیشہ سفر میں رہے وہ قضا کیسے کریگا

تھا۔ اس نے اپنے کو مسافر سمجھ کر دو تین رمضان روزے نہیں رکھے اور نہ بعد میں قضا کئے، اسی حالت میں مر گیا وہ گناہگار ہے یا نہیں۔ جو ریل یا جہاز میں ملازم ہوتا ہے وہ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے روزہ قضا کرینی کیا صورت ہے۔

الجواب :- وہ مسافر جب تک کسی ایک مقام پر رہے دن قیام کی نیت نہ کرے گا مسافر ہی رہے گا اور مسافر کو روزہ افطار کرنا بحالت سفر درست ہے مگر بنی سفر ختم ہونے کے قضا ان روزوں کی لازم ہے، اگر قضا نہ کرے گا اور بدوین وصیت فدیہ کے مر گیا تو اس پر مواخذہ رہے گا۔ فقط

لے من قضا علیہ القیام الخ صلی قاعدا دیو مستنداً الی دسادة ادا انسان فانه یلزمه ذالک علی المختار کیف شاء الخ وان قضا سر الخ ادا ما قاعدا الخ وان قضا سر القعود لیو حکما ادا ما مستلقیا الخ ان قضا من الایماء ویزسه وکثرت الفوائت الخ سقط القضاء (الدر المختار علی باش رد المحتار باب صلوۃ المريض) ذلومات وعلیه صلوات فائتة وادعی بالکفارة یعطى لكل صلوۃ نصف صاع من بترکها الفطرۃ وکذا حکم الموتر (رد مختار) بان کان یقدر علی ادا ثلث و یو با الایماء فیلزمه الا یصاء بها و لا فلا یلزمه . رد المختار باب قضاء الفوائت ص ۶۹۹ (ظفر)

کذا لیسافر مسافر مشربیا الخ الفطرۃ یوم العذر من الا السفر قضا الزمما ما قد الخ الخ ذلومات یو بال العذر و جبت الوصیۃ الدر المختار علی باش رد المختار فصل فی العوارض المیجر

بلا فدا اگر فدیہ دے اور روزہ نہ رکھے تو کیا حکم ہے | سوال (۲۳۸) ایک شخص بلا فدا شریعی کے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھتا۔ ایک مسکین کو روزمرہ کھانا کھلا دیتا ہے روزہ ساقط ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس طریق سے روزہ اس کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتے اور آیت دَعَايَ الَّذِينَ يُطِيعُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ منسوخ ہے یا ماقول ہے۔ فقط

حالت غشی میں روزہ دار کیا کرے | مسئلہ (۲۳۹) حالت غشی میں توڑا جائے یا نہیں اگر کوئی پانی وغیرہ ڈالے تو اس پر کچھ گناہ ہے۔ اگر بے تو کیا کفارہ ہے۔ پانی ڈالنا بہتر ہے، اور مرض والا اس کے عوض بد میں ایک روزہ ادا کرے یا کیا۔

الجواب :- کتب فقہ میں ہے کہ یوم حارث غشی کے روزہ کی قضاء نہیں ہے کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ اس نے اس دن نیت روزہ کی کی ہوگی، اس سے معلوم ہوا کہ غشی والے کا روزہ توڑنا ضروری نہیں ہے، جائز ہے۔ البتہ اگر طبیب دوا دینے کی ضرورت سمجھے تو اس کا روزہ توڑ دانا اور اس کے منہ میں پانی دوا وغیرہ ڈالنا ضروری ہے اور اگر کسی نے غشی والے کے منہ میں پانی یا دوا ڈالی تو وہ گناہگار نہیں ہے، اور اس روزہ کی قضاء مریض پر لازم ہے کفارہ واجب نہیں۔ فقط۔

۱۔ البقرہ رکع ۳۳۔ نذہب کذا ہم الى ان الآية منسوخة۔۔ وذلك انهم كانوا في ابتداء الاسلام محمدين الوثمة من التخيير ونزلت العزيمة الى (تفسير مظہری ص ۱۶۹) ظہیر۔

۲۔ ونقض ايام اغماؤه ولو كان الاغماؤه مستغنيا للشهر فندارة امتداده سوى يوم حدث الاغماؤه فيه في ليلته فلا يقضيه الا اذا علم انه لم ينو (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في العوارض البیة ص ۱۶۹) ظہیر۔ ادمیض خاف الزيادة معرضه وجميع خاف المرض وخادمة خافت الضعف بغلبة الظن بامارة (بقیہ ص ۳۸۴)

زمین یا کو سخت گرمی میں افطار کی اجازت ہے یا نہیں | سوال (۲۴۰) کیا زمین یا فصل رنج کے وقت سخت گرمی کے اندر روزہ رکھیں اور بی میں قضا کریں تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- شامی میں ہے وعلى هذا الحصاد اذا لم يقدر عليه مع الصوم ويملك النزع بالتأخير لا شك في جواز الفطر ما لقضاء الفطر - پس جب کہ کاشتکار و زمیندار کو ایسی مجبوری ہو تو افطار کرنا اور پھر قضا کرنا درست ہے۔ فقط

نصف دماغ کا مریض افطار کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۴۱) زہرہ بارضہ ضعف دماغ مبتلا ہے جسکی وجہ سے ریشہ میں مبتلا ہو رہا ہے اور وقتاً فوقتاً ہوا یا کرتا ہو

جس کی وجہ سے وہ نہایت دقت سے اپنی ملازمت کا کام انجام دیتا ہے۔ روزہ رکھنے سے مجبور ہے۔ بحالت صوم کوئی کام نہیں کر سکتا، اور بحالت انجام دہی کام ملازمت روزہ نہیں رکھ سکتا، ایسی حالت میں روزہ رکھے یا کفارہ دے یا قضا کرے۔

الجواب :- مریض کو روزہ افطار کرنا اس وقت جائز ہوتا ہے کہ زیادتی مرض کا اندیشہ ہو اور تکلیف بڑھنے کا خوف ہو، ایسی حالت میں اس کو افطار کرنا درست ہے اور بی میں قضا لازم ہے۔ فریہ دینا اس کو جائز نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار اور مریض خاف الزيادة لمرضه ۱۲ وقضوا لزوما ما قدسوا بلا فدية الخ - فقط۔

(بقیہ حاشیہ ۱۸۸۶) دغیرۃ ادبا خبا س طیب حاذق مسلم مستود -

الدر المختار علی ما مشرد المختار فی العوارض المیعة ص ۱۵۹ - ظہیر

۱۵۹ - ظہیر ۱۲ - الدر المختار علی ما مشرد المختار

فصل فی العوارض المیعة ص ۱۵۹ - ۱۶۰ - ظہیر -

شربت مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور مر گیا، تو اب کیا کیا جائے

سوال (۲۴۲) مریض اگر شربت مرض سے روزہ رمضان نہ رکھ سکے اور انتقال کر جائے تو

اس کے وراثہ کفارہ کس طرح ادا کریں۔

الجواب :- مریض کو اگر اس وقت رخصت نہیں ملی اور صحت نہیں ہوئی کہ وہ ان دنوں میں روزوں کی قضا کر سکے تو اس کے ذمہ قضا ان روزوں کی لازم نہیں ہوئی اور وارثوں کے ذمہ کفارہ بھی لازم نہیں ہوا۔ فقط۔

⋮

لہ فان ماتوا فيه اى في ذلك العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم ادراكهم عدّة من ايام اخر (الدر المختار على بابش رد المحتار۔ باب ما يفى الصوم۔ فصل في العوارض المبيحة ص ۱۶۷) ظہیر۔

نواں باب

متفرقات یعنی روزے کے مختلف مسائل

سوال کے چھ روزے مسلسل کچے ہیں یا متفرق | سوال (۲۴۳) در سوال شش روزہ متصل داشتن مکہ وہ است یا نہ یا شش روزہ متفرق دارد۔

الجواب :- قال فی الدر المختار دستدب تغریق صوم الست من شوال ولا یکون التتابع علی المختار یعنی مستحب است متفرق کر۔ بن شش روزہ شوال را دستاج ہم مکروہ نیست، علی القول المختار۔ فقط۔

نفل روزہ کتنی تہادیں مسلسل رکھنا ضروری ہے | سوال (۲۴۴) مالے میفرمایا کہ ہر روزہ نفل ایک دو دن باید داشت کہ مشابہت بصوم یہودی شود یا مخصوص عموم عاشورا بحریم از ہنم تا یازدہم باید داشت و علی ہذا، ہر صوم کم از سہ یوم نباید داشت تا مشابہت نہ آید۔

الجواب :- عاشورا کے روزہ کے بارے میں یہ حکم ہے کہ تنہا روزہ رکھنا عاشورا کا مکہ وہ تنزیہی ہے یعنی غیر ادنیٰ ہے، اس کے ساتھ ایک روزہ اور رکھے تو اس کا کیا رمبوس کا اور شنبہ کے روزہ میں بھی فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ اس کے ساتھ ایک روزہ اور رکھے۔ شنبہ کا روزہ تنہا نہ رکھے بوجہ مشابہت یہودی کے وہ شنبہ کا روزہ تعظیماً رکھتے تھے۔ ہاکی یہ نہیں ہے کہ کوئی روزہ نفل تنہا نہ رکھے بلکہ پیر اور جمعرات کا

لہ الدر المختار علی ہذا من شوال مطلب فی صوم الست من شوال ۱۲ قیرے و نفل کفیر ہما یعمر السنۃ کصوم عاشوراء مع التامع الی (در مختار) و یستحب ان یصوم یوم عاشوراء و یصوم یوم قبلہ او یوم بعدہ لیکون محالاً لاهل الکتاب الی و قوله عاشوراء و حدادہ ای مفرداً عن التامع او عن الحادی عشر لانه تشبہ بالیہود قوله (بقیہ ما شبہ منک)

تنہا تہار روزہ رکنا حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ بھی قول غلط ہے کہ تین روزہ سے کم نہ رکھئے بلکہ جو روزہ تنہا مکروہ ہے جیسا کہ ماشوراء کا روزہ اس کے ساتھ ایک روزہ اور رکھنے سے کراہت مرتفع ہو جاتی ہے دور روزے ہو جانا کافی ہے، چنانچہ وہ روایت جو صوم ماشوراء کے متعلق ان مولوی صاحب نے نقل فرمائی ہے اس میں بھی یہ لفظ ہے ویصوم التاسع من المحرم ویوم عاشوراء واد الحادی عشر الخ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ صوم ماشوراء کے ساتھ نویں محرم کا روزہ رکھے یا گیارہویں کا۔ پس معلوم نہیں کہ یہ وہ کجیاں سے کہتے ہیں کہ تین دن سے کم نقلی روزہ نہ ہوں، یہ بالکل غلط ہے۔ عموماً ایک روزہ نقل کا درست ہے جیسا کہ پیر اور جمعرات کا روزہ منقرض احیث شریف میں وارد ہے اور جمعہ کا روزہ بھی منقرض اعلیٰ الصمیم مستحب ہے، درختار میں ہے والمنہد وب کا یام البیض من کل شہر ویوم الجمعة ولو منقرضاً وعرفة ولو لحاج الخ قوله منقرضاً صرح به فی النہر وکن فی البحر نقال ان صومه بانقراده مستحب عند العامة کالاثنین والخمیس۔ نقطہ

نابالغ کا روزہ رکھنا بہتر ہے یا پیٹنے میں محنت کرنا سوال (۲۴۵) نابالغ طلباء کو رمضان کے روزے رکھنا بہتر ہے یا درس میں سعی کہ واجب کہ روزہ رکھنے سے ان کی ضعف و قوت اور وہ تعلیم میں مصروف رہتے ہوں۔

الجواب :- درختار میں ہے دان وجب ضرب ابن عشر علیہا بید لا خشبة لحدیث مراد اولاد کم بالصلوۃ وھم ابناء سبع و ضربوہم علیہا وھم ابناء عشر قلت والصوم کا لصلوۃ علی الصمیم کما فی صوم القریستانی معزی یا (بقیہ ماشوراء ص ۴۹) دست دھوا للثبہ بالینود (رد المحتار کتاب الصوم

ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴) ظفیر لہ

لہ رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴ ظفیر۔

للزاهدی دنی حظها لا ختیاس له یومها الصوم والصلوة وینبی عن شرب الخمر
لیال الخیر ۛ یتوکل الشرح ۛ

اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکیوں کا حکم روزہ کے بارے میں مانند نماز ہے
کہ سات برس کی عمر سے نماز روزہ کا حکم کیا جائے اور دس برس کی عمر میں اگر نماز
روزہ رکھوایا جائے، پس چاہئے کہ رمضان شریف میں بچوں سے تعمیل علم کی منزلت
کم لی جائے۔ اس وجہ سے مدارس اسلامیہ میں غیر نماز رمضان شریف کی تعطیل
کے دی جاتی ہے۔

سوال کے چھ روزے کب شروع کرے | سوال (۲۴۶) ماہ شوال میں بچہ روزے
نقلی رکھے جاتے ہیں ان روزوں کی عمر کے اگلے ہی روز سے شروع کر دے یا کیا
اگر غیب سے اگلے روز شروع نہ کیا تو باقی مہینہ میں رکھے یا نہیں۔

الجواب :- شوال کے چھ روزے شش عید کے نام سے مشہور ہیں درغوا میں
لکھا ہے کہ متفرق رکھنا ان کا بہتر اور مستحب ہے اور پے درپے رکھنا بھی مکروہ
نہیں۔ سند ب تفریق صوم المست من سوال دلائیکہ المتتابع ۛ نقطہ
رجب کا روزہ ثابت ہے یا نہیں | سوال (۲۴۷) ۲۷ رجب کو جو روزہ رکھتے ہیں
یہ حدیث سے ثابت ہے یا نہیں، اس کو بعض لوگ ہزارہ روزہ کہتے ہیں۔

الجواب :- ستامیوں رجب کے روزے کو جو عوام ہزارہ روزہ کہتے ہیں

ۛ الدر المختار علی مشررد المختار کتاب الصلوة ص ۳۲ ۛ

ۛ دیومر الصبی بالصوم اذا اطاقه ویضرب علیہ ابن عساکر لصلوة فی الامم
د در مختار قولہ یضرب ای بید لا بخشبہ دلائلہا در الثلاث کما قبل فی الصلوة
(در المختار کتاب الصوم باب ما یضرب الصوم دلائلہ ص ۱۳۴) ظفر ۛ الدر المختار علی مشر
رد المحتار ۛ مطلب فی صوم المست من سوال ص ۱۳۴ ۛ ظفر ۛ

اور ہزار روزوں کی برابر اس کا ثواب سمجھتے ہیں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ نقطہ۔
 شریعت کھیلنا روزے کے ثواب کی گمنا دیتا ہے | سوال (۲۴۸) ایک واعظ نے بیان
 کیا کہ جو شخص روزہ میں شطرنج کھیلے گا، اس کو روزہ کا ثواب کامل نہ ملے گا اور حالانکہ
 شطرنج کھیلنا امام شافعی کے نزدیک جائز اور حضرت ابو ہریرہؓ کا کھیلنا ثابت ہے
 بقول اس کا بیج ہے یا نہیں۔

الجواب:- واعظ مذکور کا قول صحیح ہے۔ جس روزہ میں شطرنج اور لہو و لعب
 میں مشغول رہا اور معصیت کا ارتکاب کیا اس روزہ کا ثواب نہ ملے گا جیسا کہ حدیث شریف
 میں ہے من لم یبدع قول النذر والعلل به فلیس لله حاجة فی ان یبدع
 طعامه وشرابه۔ رد اہل البخاری۔ وفی حدیث آخر۔ کم من صائم لیس له
 من صیامه الا انطعاؤ وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر وداہ الدار
 قال الطیبی فان الصائم اذا لم یکن محتسبا ولم یکن یجتنب من الفواحش
 من النذر والبعثان والغیبة ونحوها من المناہی فلا حاصل له الا الجوع
 والعطش الخ وفی الدس المختار ذکر تحریما للعب بالنرد وکذا الشطرنج
 الخ وفی الشامی نہو حرام کبیرۃ عندنا الخ پس جب کہ کتب فقہ میں تصریح ہے
 شطرنج..... کھیلنے کی کراہت اور حرمت کی، تو حنفیہ کے لئے کوئی غایر باقی نہیں
 ہے۔ امام شافعی کے قول سے حنفیہ کو حجت لانا صحیح نہیں ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ

۱۔ مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم من غیر ۲۔ دیکھئے مشکوٰۃ ص ۵۸۱ باب تنزیہ
 الصوم من غیر ۳۔ الدر المختار علی بائش رد المحتار کتاب النہی والایاخذ ص ۳۳۰ فصل فی البیع
 ۴۔ رد المحتار باب ایضاً ص ۳۳۰ فصل فی البیع ۵۔ یہ قول بھی درست نہیں ہے کہ امام شافعی
 شطرنج کھیلنا جائز فرماتے ہیں۔ حافظ ابن قیمؒ نے جواز کے قول کی تردید کی ہے۔ دیکھئے
 احکام التوقین ص ۱۲۱ اغاظی میں قال الشافعی فی اللعب بالشطرنج انه لیس به باطل اگرچہ ولایتین فی تحریمہ نقلاً
 فی علی کراہتہ وتوقف فی تحریمہ فلا یجوز ان ینسب الیہ حال مذہبہ ان اللعب بما جائز والہ مباح فانه لم یقبل ۲

کاشطہ رنج کمیلنا ثابت نہیں ہے۔ فقط

غیر کی افطاری سے افطار کرنے کا ثواب | سوال (۲۴۹) | ایں کر دن کہ افطار موم پر
افطاری غیر نہایہ کر کہ ثواب موم صاحب طعام رومی رسد، صبح است یا نہ۔

الجواب :- ایں عقیدہ فاسد است کہ افطار افطاری غیر نہایہ کر کہ ثواب
موم صاحب طعام رومی رسد۔ فقط

رویت ہلال کی خبر ۱۲ بجے لے تو کیا کیے | سوال (۲۵۰) | اگر رویت ہلال کی خبر ۱۲ بجے
کے بعد ملے تو روزہ کو افطار کر دیوے یا تمام کرے۔

الجواب :- رویت ہلال کی خبر جس وقت بھی پختہ طور سے پہنچ جائے خواہ
غروب آفتاب سے تھوڑا ہی پہلے ہو بشرطیکہ شہادت معتبرہ ہو و محض سار وغیرہ کی
خبر نہ ہو تو روزہ فورا افطار کر دینا چاہئے۔ بصورت روزہ نہ افطار کرنے کے
گنہ گار ہو گا۔ فقط۔

شہادت شرعی پر افطار کا حکم دیدیا اور | سوال (۲۵۱) | اگر مولوی صاحب نے شہادت
کسی نے افطار نہ کیا تو یہ کیسا ہے | شرعی رویت ہلال کی گزرنے پر حکم عید کا دیدیا
اور محض ایک شخص نے روزہ افطار نہ کیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- وہ شخص گنہگار ہو تو بہ کرے۔ فقط

۱۔ حدیث نبوی ہے من فطریہ صائما کان له مغفرة لذنوبه و عتق رقبة من
الناس و کان له اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیئ (مشکوٰۃ ص ۳۷)
۲۔ و لو کانوا یبذلوا لا حکم فیہا صاموا بقول ثقة دا فطر و ما خیار عدلین
مع العلة للضر و سرة (در مختار) قوله دا فطر و الاعتبار غیہ لا باس بان یظروا
فا لظاهر ان المراد به الوجوب (رد المحتار کتاب الصوم ص ۳۵) ظہیر۔

۳۔ دا فطر و ما خیار عدلین مع العلة (در مختار) فظاهر المادہ الوجوب (رد المحتار
کتاب الصوم ص ۳۵) ظہیر۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا بہتر ہے | سوال (۲۵۲) روزہ افطار کرنا چھوڑا بارے میں کچھ عورتوں سے بہتر ہے یا روزہ پڑے سے۔

الجواب :- کچھ اور چھوڑا رے سے افطار کرنا افضل ہے۔ فقط

ہندو کی چیز سے افطار کرنا کیسا ہے | سوال (۲۵۳) ایک ہندو شکر ہرہہ ریضا میں دودھ اور کھانا ڈال دیا اور یوسف خیر کی مسلمانوں کے حوالہ کر دیتا ہے، اس سے روزہ افطار کرنے میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

الجواب :- اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

رٹائی اور ہندو کی افطاری سے افطار کرنا کیسا ہے | سوال (۲۵۴) کسی کی بھیجی ہوئی افطاری سے روزہ افطار کرنے کا کیا حکم ہے (۲) کسی ہندو کی بھیجی ہوئی افطاری سے روزہ افطار کرنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب (۱) :- خلاف تقویٰ ہے گو ازراہ فتویٰ بصورت عدم علم حیرت درست ہو (۲) درست ہے۔ فقط۔

لہ عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن فتمیرات حسا حوات من ماء رواہ الترمذی و ابوداؤد (مشکوٰۃ کتاب الصوم باب بدباب روئیہ الہلال مش۱) ظہیر ۲ سئل الفقہ ابو جعفر عن اکتساب مالہ من امراء السلطان و جمع المال من اخذ الغرامات المحرمات فغیر ذالک هل یحل لمن عرف ذالک ان یا کل من طعامہ قال احب الی ان لا یا کل منه ویسعه حکما ان یا کلہ ان کان ذالک الطعام لم یریکن فی ید المطعمہ غصبا اور شوق ۱۵ ای ان لم یریکن عین الغصب اذالہ شوق لانہ لم یریکنہ فہو نفس المحرام فلا یحل لہ ولا لغيرہ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ النعم مطلب فی التصدق من المال المحرام مش۲ ظہیر ۲ پاک دلال فذالہ اس لئے کوئی مغافقہ نہیں ۲ ظہیر

نفل روزہ کے ایام میں رمضان کی قضا کرنے سے کیا قضا اور نفل دونوں کا ثواب ہوگا

سوال (۲۵۵) اگر کسی شخص نے رمضان کی قضا ایسے ایام میں کی کہ ان میں نفلی روزہ بھی مستحب اور سنت ہے تو ثواب نفلی روزہ کا بھی ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں وہ روزے قضا کے ہوئے، نفلی روزے کا ثواب اس میں نہ ہوگا۔ فقط۔

افطار کا ثواب

سوال (۲۵۶) چار شخص افطاری کے لئے چار روٹی لائے اور ایک جگہ رکھ دی، پانچ سات آدمیوں نے اوپر کی روٹی سے روزہ افطار کیا تو باقی تینوں کو بھی افطاری کا ثواب ملے گا یا نہیں۔

الجواب :- ان تینوں کو بھی ثواب ملے گا۔ فقط۔

عید کے دن روزہ حرام ہے

سوال (۲۵۷) عید کے روزہ روزہ حرام ہے یا نہیں اور جس کو عید ہو یا نہ ہو اور اس نے روزہ رکھا تو صحیح ہے یا نہ اور اگر شخص منہ کو رباعہ شریعی روزہ افطار کر لے تو قضا یا کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- جس کو عید ہو یا نہ ہو اور اس کے نزدیک نہ ہو اور حکم عید بطریق موجب اس کے نزدیک ثابت نہ ہو اور اس کو روزہ رکھنے میں گناہ نہ ہوگا اور اس کے حق میں حرمت نہ ہوگی اگرچہ حقیقت وہ روزہ نہیں ہو کیونکہ عید غلط کا دن روزہ کا محل نہیں ہے، اور جس نے باوجود عدم علم اس دن روزہ نہ رکھا اور افطار کیا اور بعد میں سمجھا کہ اس دن کا محقق ہو گیا تو قضا اس روزہ کی اور کفراہ اس پر لازم نہ ہوگا۔ فقط۔

رہیں گے نئے دوار سے روزہ کا افطار کرنا کیسا ہے

سوال (۲۵۸) جو شخص مریض ہو وہ

دوار سے رمضان شریف میں روزہ افطار کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- وہ شخص دوار سے روزہ افطار کرے اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

قضا کئے حیلہ اختیار کرنا مذموم ہے | سوال (۲۵۹) اگر قصداً روزہ سے بچکر حیلہ سفر یا مرض وغیرہ کر کے روزہ قضا کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- مسافر شرعی اور مرغین کو افطار کرنا درست ہے اور حیلہ کرنا مذموم اور کبیح ہے۔ فقط۔

بنیر سحری روزہ درست ہے یا نہیں | سوال (۲۶۰) بنیر سحری کمائے روزہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- سحری کھانا روزہ کے لئے مستحب ہے۔ پس بلا سحری کے بھی روزہ ہو جاتا ہے۔ فقط۔

رمضان شریف سے پہلے ایک | سوال (۲۶۱) رمضان شریف کا چاند دیکھنے سے دو روزہ رکھنا کیسا ہے قبل ایک یا دو روزہ رکھنا کیسا ہے۔

الجواب :- ایسا کہ ناجائز نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت ہے کہ رمضان کے شروع ہونے سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھا جائے حدیث شریف میں ہے صوموا لرؤینہ وافطروا لرؤیتہ۔ فقط۔

سحری کے بعد بیوی سے ہمبستری جائز ہے | سوال (۲۶۲) رمضان المبارک میں سحری کھانے کے بعد اپنی بیوی سے ہمبستر ہو سکتا ہوں یا نہیں، بعد کو غسل کا وقت کب تک

لہ لما فرسلا شراعیاً ولو بمعیتہ اثم او من یضخاف ان یریدۃ لم یمنہ الخ الفطر الخ وقضوا النہام ما قنن سدا الدار المختار علی ما مشرد المختار فصل فی العوارض المبیۃ مبیۃ ۱۵۹ واعشاء باللائ۱۲ الی انہ مخیر ولکن الصوم افضل ان لدر بیضۃ (رد المختار ایضاً) ظفر ۱۵۹ ویتحب المسحور وناخیرۃ (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب ما یض الصوم مبیۃ ۱۵۹) ظفر

۱۵۹ مشکوٰۃ المصابیح، باب ردیت الہلال ۱۵۹ ۱۲ ظفر

رہتا ہے۔

الجواب :- رمضان شریف میں عمومی کھانے کے بعد اگر صبح صادق ہونے میں دیر ہو تو اپنی زوجہ سے جماع کرنا درست ہے۔ غرض یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے جماع سے فراغت ہو جانی چاہئے۔ غسل چاہئے صبح ہونے کے بعد روزہ میں کچھ نقصان نہ آدے گا۔ آجکل صبح صادق ۳ بجے ۴۳ منٹ پر ہے ریڈیو ٹائم سے ادا خراہریل تک سوا چار بجے صبح صادق ہوگی اور آخر رمضان شریف تک صبح صادق چار بجے سے دو چار منٹ کم پر ہوگی۔ فقط (صبح صادق کا وقت ہر جگہ ایک نہیں ہوتا۔ ظہیر)

سال بھر روزے رکھنا کیسا ہے | سوال (۲۶۳) عید الفطر کا روزہ افطار کے

باقی تمام سال یعنی بارہ ماہ روزہ رکھنا ایک قضا کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- سال بھر میں پانچ روزے رکھنا منوع ہے۔ عید الفطر، عید الفیاضی اور تین دن ایام تشریق کے باقی تمام برس روزے رکھنا درست ہے، لیکن یہ اچھا نہیں ہے کہ ہمیشہ روزے رکھے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے بھی رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے، پس ایسا ہی کرنا میرا فقی سنت کے ہے۔ فقط۔

افطار نماز مغرب کا حکم دینا کیسا ہے | سوال (۲۶۴) نماز مغرب و افطار روزہ کا حکم ایسے

اور اس کا صحیح وقت کیا ہے | وقت دینا جب کہ چند حضار مسلمانوں کو غروب آفتاب میں

لے اهل لكم ليلة الصيام الرفق الى نساكم (بقرہ) والرفق المذکور هو الجماع
دلائل خلاف بین اهل العلم فيه (احکام القرآن للجصاص ۲/۲۲۶) وکذا لا یفطر لو
جامع عامدا قبل الفجر ونزع فی الحال عند طلوعه (رد المحتار باب ما یفیل یصوم ۳۵۱) ظہیر
لہ والمکروه غریبا کالعبیدین وتزیرها کما شواء وحده الی صوم دھره (الدر المختار
علی ہامش رد المحتار کتاب الصوم ۳۵۱) ظہیر ۳ فقال عمر یا رسول اللہ کیف من یصوم
الدھر کلہ قال لا صام ولا افطار او قال لم یصم ولم یفطر (مشکوٰۃ باب میام التطوع ۱۷۹)
ظہیر

کلام ہو، کیسا ہے، ادا مان دونوں کا صحیح وقت کیا ہے، اور اس کی شناخت مقرر کردہ علماء کیا ہے۔

الجواب :- یہ امر تبصرہ اور مشاہدہ پر موقوف ہے اور جاننے والے اس کے ہر وقت میں موجود رہتے ہیں اور صبح گھڑی سے اور جنتری طلوع و غروب سے بھی اس میں مدد ملتی ہے۔ پس جو جنتری طلوع و غروب کی صبح ہو اور اس کا تجربہ ہو چکا ہو صبح گھڑی سے اس کے مطابق افطار و نماز مغرب کا حکم کیا جاوے گا اور اکثر زمانوں میں مشاہدہ اور علامات سے بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ فقط

روزہ دار نے حق سے افطار کیا تو روزہ ہوا یا نہیں | سوال (۲۶۵) جس شخص نے تمام دن روزہ رکھا اور بوقت اذان حقہ پی کرے ہوش ہو گیا، اس کا روزہ جائز ہے یا نہیں۔
الجواب :- اس کا روزہ ہو گیا۔ فقط۔

رض روزہ کی قضا باقی رہنے کی صورت | سوال (۲۶۶) رض روزہ جو قضا ہو گیا تھا میں نفل روزہ درست ہے یا نہیں | اس کو ادا کرنے کے قبل نفل روزہ رکھا تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز ہے، وہ روزہ نفل ہو جاوے گا۔ فقط۔

ایام سر میں قضا رکھنے سے ثواب میں کمی نہیں ہوتی | سوال (۲۶۷) جن لوگوں کے روزے

اس لئے کہ روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت کے ساتھ کھانا پینا اور جماع کے چھوڑ دینے کا نام ہے اور اس پر اس نے عمل کیا دشرعاً مساکی عن المفطرات الا تبة حقيقة اد حکما الذی فی وقت مخصوص وهو الیوم الذی مع النية المعهودة (در مختار) قولہ هو الیوم الذی من طلوع الفجر الی الغروب (رد المحتار کتاب الصوم ص ۱۱۱) تفسیر ۲ ولذا اجازنا التطوع قبله (قبل قضاء رمضان) بخلاف قضاء الصلوة (الدر المختار علی ما مشہد المختار فصل فی العوارض البیئة ص ۱۶۱) ظفر۔

ماہ رمضان میں بسبب عذر کے قضا ہو جاتے ہیں، ان کو موسم سرما میں ادا کرنے سے ثواب میں کمی تو نہ ہوگی۔

الجواب :- ایام سرما میں قضا روزوں کی کرنے سے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ فقط

بے غازی کا روزہ ہوتا ہے یا نہیں | سوال (۲۶۸) جو شخص رمضان شریف میں روزے رکھتا ہو اور نماز نہ پڑھتا ہو اس کا روزہ ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- روزہ ہو جاتا ہے اور ترک نماز کا گناہ رہتا ہے۔ نمازوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔

رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے افضل ہیں اور نمازوں میں کون سے نوافل | سوال (۲۶۹) بعد روزہ رمضان کے زیادہ ثواب والے کون کون سے روزے

ہیں، اور بے زائض و سن کرنے سے نوافل زیادہ ثواب والے ہیں۔

الجواب :- حدیث صحیح مسلم میں ہے افضل الصیام بعد رمضان شریف اللہ المہرم و افضل الصلوات بعد الفریضة صلوة اللیل و ادا مسلم۔ فقط

(یعنی رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے روزوں کا درجہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد رات کی نفل نمازوں کا۔ ظہیر)

افتار کا وقت کیا ہے | سوال (۲۷۰) ماہ رمضان شریف کا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہئے۔

لہذا لیسوا فیہ من رمضان الفطر یوم العید و قضا الزوما ما قد ساء بلا فدیة دہلا و لاء (ایضا منہ) ظہیر ۱۵ دونوں فرض الگ ہیں۔ ایک دوسرے پر موقوف نہیں واللہ اعلم ۱۲ ظہیر۔

۱۳ مشکوٰۃ باب میام التطوع فصل اول مشکوٰۃ ۱۲ ظہیر۔

الجواب :- روزہ غروب آفتاب کے بعد افطار کرنا چاہئے، گھڑی سے اس کا وقت مختلف ہوتا رہتا ہے، اس سے کوئی مستقل وقت کی تعیین نہیں ہوگی۔
 شعبان میں کونسا روزہ مزدی ہے اور کسے ممنوع | سوال (۲۷۱) شعبان میں کس تاریخ کا روزہ فرض ہے یا مسنون ہے۔ نیز یہ روایت کہ اس ماہ میں سوائے ۱۳ تاریخ کے اور روزہ رکھنا ناجائز یا ممنوع ہے، کہاں تک صحیح ہے۔

الجواب :- ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور تیرہ شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے البتہ یہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کو بیاہارہ کی عبادت میں مشغول ہو اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھو، پس پندرہویں تاریخ شعبان کا روزہ مستحب ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط



۱۔ هوامساك عن المفطرات حقيقة اذ حکما فی وقت مخصوص وهو لیوم (در مختار)
 وقتال فی ہر دالمختار ای الیوم الشرعی من طلوع الفجر الى الغروب
 الخ (۲۷۱) ۱۔ عن محی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت لیلة نصف شعبان فتوموا
 لیلہا و صوموا یومہا الترغیب والترہیب کتاب الصوم ص ۳۱۱ (ظفر مدنی)

دسواں باب

اعتکاف اور اسکے مسائل

کسی بڑے قصبہ کی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی بستی کی ذمہ داری ختم نہ ہوگی | سوال (۲۴۲) بڑے قصبہ کی مسجد میں سے چھوٹی بستی کے ذمہ سے یہ سنت کفایہ ادا ہو جائے گی یا نہ؟ -

الجواب :- بڑے قصبہ کی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی بستی کے لوگوں کے ذمہ سے یہ سنت کفایہ ادا نہ ہوگی۔ فقط۔

معتکف مسجد میں مریض دیکھ کر | سوال (۲۴۳) معتکف مسجد میں مریض کو دیکھ کر نسخہ لکھ سکتا ہے یا نہیں | یا حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے یا نہیں۔ ایسے اگر معتکف ضرورت طبعی سے باہر جائے تو یا ہر کسی مریض کے پوچھنے پر دوا بتا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- معتکف مریض کو مسجد میں دیکھ کر اور حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے

لہ سنة مؤکدة فی العشر الاخير من رمضان ای سنة کفایة کما فی البرهان وغیره لا فترانها بعد مالا نکار علی من لم یفعله من الصحابة (رد المحتار) ای سنة کفایة نظیر ما اقامة الترادع بالجماعة فاذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقین (رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۷۱) ظفر۔

اور علاج کرے کہ کتاب ہے اور معتکف اگر بہ ضرورت طبعی یا ہر سبب سے ہے اور کوئی مریض حال کچھ اور دوا پوچھے تو بتلانا جائز ہے۔ فقط

معتکف کا غنما نہ مسجد میں برائے | سوال (۲۷۴) معتکف کے واسطے محض تبرید اور ٹھنڈک غسل کرنا کیسا ہے دفع گرمی کی وجہ سے غسل خانہ مسجد میں غسل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- معتکف اعتکاف نفل کو درست ہے۔ فقط
معتکف مسجد میں متعین جگہ میں رہے یا بدل سکتا ہے | سوال (۲۷۵) معتکف اپنے لئے مسجد میں جگہ مقرر کر لیتا ہے تو اس کو اس جگہ رہنا چاہئے یا مسجد میں جہاں چاہے وہاں رہے۔
معتکف مؤخرہ ضمن مسجد میں غسل کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۷۶) معتکف غسل جمعہ کے لئے مسجد کے باہر تو جانا نہیں سکتا گوشتہ ضمن میں جو خارج مسجد کے قریب ہو یا تفصیل پر غسل جمعہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) تمام مسجد میں جہاں چاہے بیٹھے کچھ حرج نہیں ہے۔

۱۔ خص المعتکف باکل و شراب و نوم و عقد احتاج الیہ لنفسه او عیالہ فلو لتقارۃ کوہ (در مختار) لکن قال فی متن الوقایۃ و یا کل ای المعتکف و یشراب و ینام و ینسج و یشتری فیہ لا غیرہ قال ملا علی فی شرحہ ای لا یفعل غیر المعتکف شیئاً من ہذا الامور فی المسجد ۱۵ مثله فی القہستانی (رد المحتار باب الاعتکاف ۱۸۳ و ۱۸۵) ظفر
۲۔ ہذا کلمہ فی الاعتکاف الواجب اما فی النفل فلا یاس بان یخرج بعد من وغیرہ فی ظاہر الرأیۃ و فی التحفہ لا یاس فیہ بان یعود المریض و یشہد الجنائزۃ (والگیری باب الاعتکاف ص ۱۹۹) ظفر
۳۔ و خص المعتکف باکل و شراب الخ (در مختار) ای فی المسجد و الباء داخلۃ علی المقصور علیہ بمعنی ان المعتکف مقصور علی الاکل و الخوۃ فی المسجد (رد المحتار باب الاعتکاف ۱۸۳) ظفر۔

(۲) کر سکتا ہے۔ فقط اگر اس طرح غسل کرے کہ منہل پانی سب میں نہ گریے۔ ظہیر ۱

معتکف تفریحی غسل کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۷۷) معتکف واجب اور نفل غسل کے سوا اگر می کی وجہ سے تبریک کے لئے غسل کر سکتا ہے یا نہیں۔ شرح مشکوٰۃ میں واجب اور نفل غسل کی اجازت دی ہے۔

کی معتکف اپنے اعتکاف کی جگہ سے باہر ہو سکتا ہے | سوال (۲۷۸) معتکف، معتکف کے بغیر مہی میں شب کے وقت دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) درمختار میں ہے وغسل لواحتملہ۔ معلوم ہوا کہ اعتکاف واجب میں غسل واجب کے سوا اور کسی غسل کے لئے نہ نکلنا درست نہیں ہے، البتہ اگر مہی میں موقع غسل کا ہو تو پھر تبریک ابھی ہو سکتا ہے اور توافق قاعہ داما النفل فله الحجاز یعنی اعتکاف نفل میں مطلقاً آخر دن درست ہے لانه منه لا مبطل۔ غسل تبریک کے لئے بھی نکلنا درست ہے۔

(۲) معتکف جس مہی میں معتکف ہے اس تمام مہی میں جس جگہ چاہے رہ سکتا ہے اور ہو سکتا ہے۔ کما یظہر من حدہ بانہ لبث فی مسجد جماعۃ الخ و قید لخرجہ یقلم للغسل بعدہ امکان الغسل فی المسجد حیث قال وغسل لواحتملہ ولا یمكنه الاغتسال

لانه لا یمكنه الاغتسال فی المسجد (درمختار) فلو لمکنه من غیر ان ینزلت المسجد فلا یاس به، بدلت ای بان کان فیہ بركة ماء او موضع معد للطهارة او اغتسل فی ان یحیی لہ یمیب المسجد الماء المستعمل (رد المحتار باب الاعتکاف منہ) ۱ ظہیر۔

کے رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الاعتکاف منہ ۱۲ ظہیر ۱۲ ایضا ۱۲ ظہیر ۱۲ ایضا ۱۲ ظہیر ۱۲ ظہیر۔

فی المسجد۔ الخ فلعلم ان المسجد كله معتكفہ۔ فقط

نفل اعتكاف قطع کرنے سے قضاء واجب یا نہیں | سوال (۲۷۹) نفل اعتكاف سے اگر

بر ضرورت شدید قبل از یوم لیلہ باہر آئے تو قضاء اس کی واجب ہوگی یا نہیں اور اگر یوم دلیلہ سے زائد ٹھیکہ باہر آیا لیکن ختم ماہ صیام سے قبل تو یہی یوم دلیلہ قضاء کے واسطے کافی ہو گا یا نہ، یا زائما کی ضرورت ہوگی۔

الجواب :- اعتكاف نفل کو قضاء کر دینے سے قضا لازم نہیں آتی خواہ ایک دن رات سے قبل قطع کیا ہو یا بعد ایک دن رات کے جس قدر ادا ہو گیا وہ ہو گیا، کیونکہ بر بنار روایت اصل ازنی مدت اعتكاف کی ایک ساعت ہے اور اس کے لئے صوم بھی شرط نہیں ہے بخلاف اعتكاف واجب کے کہ اس کے قطع کر دینے سے قضا لازم آتی ہے اور صوم اس کے لئے شرط ہے۔ فقط۔

گرمی کی وجہ سے مسجد سے باہر غسل | سوال (۲۸۰) معتكف مضمض ٹھٹھا بہرنے کے واسطے کرنا معتكف کے لئے کیسا ہے | یہ جہ شہرت گرمی اگر غسل کرنا چاہے تو مسجد سے باہر آنا جائز ہے یا مسجد کے کونے پر کھڑا ہو کر غسل کرے۔

الجواب :- مسجد سے باہر جانا معتكف کو غسل تبرید کے لئے درست نہیں ہے اگر مسجد کے فرش کے کونہ پر غسل کرے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

لہ ایضا ۱۲ ظہیر لہ فلیترع فی نقلہ ثم قطعہ لا یلزمہ قضاء لانه لا یشترط لہ الصوم علی الظاہر من المذہب دعائی بعض المتعبدات انه یلزم بالشرع مفرع علی الضعیف قالہ المصنف وغیرہ (الرد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الاعتكاف ص ۱۷۱) فلو خرج دوناً سیاساً لعلہ الخ بلا عذر فسد فیقضیہ (رد مختار) ای یو واجباً بالندس اما التطوع لو قطعہ قبل تمام الیوم فلا الخ (رد المحتار باب الاعتكاف ص ۱۷۲) ظہیر لہ حریم علیہ ای علی المعتكف اعتكافاً واجباً اما النقل قلہ الخ راجح الخ راجح الحاجة الانسان طبعیة کبول دغائط وغسل لو احتلم ولا یمکنہ الاعتكاف فی المسجد (الرد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الاعتكاف ص ۱۷۲) ظہیر۔

بمالت اعتکاف مجبوری کی وجہ سے حقہ مینا کیا ہے | سوال (۲۸۱) بوجہ نفع اور کثرت ریح اگر کوئی شخص حقہ کا مادی ہو اور فرض کر لیا جائے کہ اس کا بدلہ سترع الاثر دستیاب نہ ہو تو ایسا شخص بمالت اعتکاف مسجد سے باہر مکمل کر حقہ پی سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- متکلف کا کھانا پینا سب مسمیٰ میں ہوتا ہے لہذا باہر نکلتا ہر شخص حقہ پوشی جائز نہ ہوگا۔ ہاں یہ کہ حقہ پوشی مسجد میں مکروہ ہے تو اس وجہ سے اس کو ترک اعتکاف کرنا چاہئے کیونکہ سنت کی ادا کی وجہ سے ارتکاب مکروہ درست نہیں ہے۔ فقط

غصبا جو حصہ مسجد میں لے لیا گیا ہے | سوال (۲۸۲) زید نے عمر بکر و خالد کے ماسنہ متکلف کا اس میں رہنا کیا ہے | جو ملی مملوک سے فرش مسجد میں غصبا جو جگہ داخل کر لی ہے اس جگہ میں جو بظاہر سب فرش مسمیٰ معلوم ہوتا ہے، متکلف کا بلا ضرورت ٹھیرنا یا وضو کے واسطے اس جگہ بیٹھنا متکلف کو جائز ہے یا نہیں، یا اس جگہ بیٹھنے سے اعتکاف ٹوٹ جاوے گا اور قضا اس کی واجب ہوگی۔

الجواب :- ظاہر ہے کہ جو جگہ غصبا مسجد میں داخل کی گئی ہے وہ مسجد نہیں ہوتی، متکلف کو بمالت اعتکاف وہاں جانا اور بیٹھنا مفسد اعتکاف ہوگا اور اعتکاف واجب کی قضا بھی لازم ہوگی۔ فقط۔

متکلف جب مسجد سے باہر جائے گا | سوال (۲۸۳) متکلف اگر مسجد سے باہر ہی ملازمیت تو اس کا اعتکاف باقی نہ رہے گا | کی ضرورت سے ہاؤسے تو اعتکاف باقی رہے گا

۱۔ فیقولہ منہ حکم النبات الذی شاع فی زماننا المسمی بالعتن فتنبہ وقد کرہہ شیخنا اعتمادی فی صنیۃ الحقائق بالشم والشم بالاولی والدر النمار علی ہاشم والتمار کتاب لاشربہ ص ۱۰۰، بغیر ۱۰۰ فلخرج دوننا ساعۃ زمانیۃ بلا عذر، ضد فی قضیہ (الدر النمار علی ہاشم والتمار باب الاعتکاف ص ۱۸۲) بغیر۔

یا نہ ؟ -

الجواب :- اس صورت میں اعتکاف باقی نہ رہے گا ٹوٹ جاوے گا
والتفصیل فی کتب الفقہ فقط

سوال (۲۸۴) اگر معتکف، اعتکاف میں بیسویں
کی رات کا کچھ حصہ گزار جانے کے بعد داخل ہو گیا
عشرہ اخیرہ کی سنت ادا نہ ہوگی۔

الجواب :- اس صورت میں عشرہ اخیرہ کا پورا اعتکاف نہ ہوا۔ اور وہ
سنت پوری ادا نہ ہوئی۔ فقط

سوال (۲۸۵) ایک مولوی صاحب مسافر
دو سال سے یہاں سکونت پذیر ہیں۔ اعتکاف کے بہت فضائل بیان فرماتے
ہیں اور خود اعتکاف میں نہیں بیٹھتے اور یہ غار بیان کرتے ہیں کہ میرے مکان میں ہمراہ
رہنے کے لئے کوئی نہیں ہے۔ یہاں میرے خولیش واقارب نہیں ہیں، میرے
گھر کے متصل ایک خالی میاں ہے، عورت اور بچے بہت گھبراتے ہیں اور کبھی کبھی
گھر میں پتھر آگے گرتے ہیں، یہ غار مولوی صاحب کے قابل قبول ہیں یا نہ۔

الجواب :- بوجہ اعدار مذکور کے اعتکاف کو ترک کرنا گناہ نہیں ہے اور
موجب ملامت بھی نہیں ہے۔ در مختار باب الاعتکاف میں ہے سنة مؤكدة
فی العشر الاخير من رمضان ای سنة كفاية الوقت تراها بعد من الانكار

۱۲ ایضاً ظہیر

۱۳ سنة مؤكدة فی العشر الاخير من رمضان ای سنة كفاية (الدر المختار
علی ہامش رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۴۱) وعند الأئمة الاربعة انه يدخل
قبل غروب الشمس ان اس ادا اعتکاف شهر او عشر (مرقاۃ باب الاعتکاف ص ۱۴۵) ظہیر

علی من لم یفعله من الصحابة وھکذا فی الشامی - فقط

عشرہ اخیرہ رمضان کا اعتکاف واجب یا نفل | سوال (۲۸۶) عشرہ اخیرہ رمضان المبارک کا اعتکاف نفل ہے یا واجب ۔

الجواب :- عشرہ اخیرہ رمضان المبارک کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے ۔ یہ قسم واجب اور نفل دونوں سے جداگانہ ہے اور ممتاز ہے ۔ کما فی فصلہ فی الشامی ۔ فقط ۔

اعتکاف کے لئے مسجد کا تفصیل | سوال (۲۸۷) اعتکاف کرنے والے کے لئے مسجد محکم میں داخل ہے یا نہیں | تفصیل مسجد کے صحن میں داخل ہے یا نہیں ۔

الجواب :- اس میں بانی مسجد کی نیت کا اعتبار ہے اگر اس نے اس تفصیل کو داخل مسجد سمجھا تو داخل ہے ورنہ خارج ۔ اور اکثر ایسا سمجھا جاتا ہے کہ جو تفصیل فرش مسجد سے ملتی ہوئی ہے وہ داخل مسجد ہوتی ہے اور دوسری طرف کی تفصیل خارج ہوتی ہے ۔ فقط ۔

کیسویں شب میں اعتکاف | سوال (۲۸۸) جو شخص کیسویں شب کو سحری کھا کر بیٹھ کر تکبیر کا حکم ہے صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو اس کا اعتکاف صحیح ہوگا یا نہیں ۔ احاطہ مسجد کی زمین مسجد میں داخل ہے یا نہیں اور معتکف کو مسجد سے نکل کر صحن یا احاطہ میں بیٹھنا بلا ضرورت جائز ہے یا نہ ؟ ۔

۱۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۲۱ ظہیر ۔

۱۲۔ سنۃ مؤکدۃ فی العشر الاخیرہ من رمضان ای سنۃ کفایۃ الخ لا یتوہمھا

بدن الا نکا علی من لم یفعله من الصحابة والدر المختار علی ہامش رد المحتار

باب الاعتکاف ص ۱۲۱ ظہیر

الجواب :- سنت یہ ہے کہ بیسویں تاریخ کو غروب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے لیکن اگر اس کے بعد کسی وقت میں بھی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو جائے تب بھی صحیح ہے۔ لیکن عشرہ کامل کی فضیلت اس صورت میں حاصل نہو گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ کامل کا اعتکاف کیا ہے جو کہ بیسویں تاریخ کی شام ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔ غرض کہ صورت مسئلہ میں یہ اعتکاف صحیح ہو گیا۔

مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ درمی اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لئے جائز نہیں کہ اس سے تجاویز کرے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا اور معتکف کے لئے مناسب نہیں کہ بدکلامی اور جھگڑا کرے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ معتکف کے لئے اچھی باتوں کے سوا کلام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ اول تو مسجد میں بغیر اعتکاف بھی ایسے کلام کی اجازت نہیں۔ پھر خصوصاً اعتکاف کے بعد تو اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ درمختار میں ہے ذکرہ قریمؑ التکلم الا بخیر و هو مالا اثم فیہؑ ۱۲ معتکف کو چاہئے کہ تلاوت قرآن مجید وغیرہ میں مشغول رہے کہ اعتکاف کی غرض اصل انابت الی اللہ ہی ہے قال فی البحر التاویلا نزلت قراءۃ القرآن والحديث والعلم والتدلیس وسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقصص الانبیاء وحکایات الصالحین وکتابۃ امور الدینؑ ۱۳ فقط۔

۱۔ سنة مؤكدة فی الشیخ الاخیر من رمضان والدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۴۴ وعند الاثمة الادبۃ انه یدخل قبل غروب الشمس ان اسر اذ اعتکاف شهر او عشر (مرقاۃ باب الاعتکاف ص ۵) ظہیرؑ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۸۵ ۱۲ ظہیرؑ بکرہ تحریمہ صمت الی کقراءۃ وتکلم الا بخیر قسراً ان حدیث وعلم وتدسریں فی سیر الرسول علیہ السلام وقصص الانبیاء وباقی ص ۵

حالت اعتکاف میں معلم مسجد۔ سوال (۲۸۹) معلم متکلف مسجد میں رکوعوں کو تسلیم میں پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ دے سکتا ہے یا نہیں۔

متکلف تالاب میں آکر غسل کر سکتا ہے یا نہیں۔ سوال (۲۹۰) متکلف مسجد سے نکل کر تالاب میں وضو کرے تو جائز ہے یا نہیں اور غسل ضروری کے سوا تالاب میں غسل کرنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- (۱) قال فی الدر المختار عن الوهبانية ویفتق معظما من جامع ومن علم الاطفال فیہ دیون راجع قوله ومن علم الاطفال الذی فی القنیة انه یباح ولا یلزم منه الفسق ولم ینقل عن احد القول به ویکن انه بناء علی انه بالاصرا علیہ یفتق افادة الشارح، قلت بل فی المختار خانیة عن العیون جلس معلما ووراق فی المسجد فان کان یعلم او یکتب باجر مکره الا لضرورة۔ و فی المخلصة تعلیم الصبیان فی المسجد لا باس به لکن استدلال فی القنیة بقوله علیہ السلام جنبوا مساجدکم صبیانکم و حائنینکم الخ و المختار۔ الحاصل راجع یہ ہے کہ بلا ضرورت تعلیم اطفال مسجد میں مکرہ ہے اور ممکن ہے کہ الا لضرورة سے متکلف کو مستثنی کیا ہو۔

(۲) اور بحالت مذکورہ متکلف کو مسجد سے باہر نکل کر تالاب میں وضو کرنا

(تقیہ حاشیہ از مشہ) علیہم السلام و حکایات الصالحین و کتابہ امیر الدین (الدر المختار علی ما مضی رد المختار باب الاعتکاف ص ۱۸۵) ظہیر لہ رد المختار کتاب النظر والاباحہ فصل فی البیع ص ۳۴۵۔

جائز نہیں ہے اور غسل ضروری کے سوائے دوسرے غسل کے لئے وہاں جانا بھی درست نہ ہوگا۔ **ہکذا یفہم من الدرس المختار** والشامی کبول وغایط وغسل لو احتلم ولا یمکنہ الا غتسال فی المسجد درس مختار۔ قولہ ولا یمکنہ فلو امکانہ من غیر ان یتلو ث المسجد فلا باس بہ الخ رد المختار۔ فقط۔

سوال (۲۹۱) اگر معتکف بلا عذر برآمد مسجد میں نکل جائے یا نہانا وغیرہ کیسا ہے تو اس کے اعتکاف میں کچھ خلل اور حرج ہو گا یا نہ اور معتکف کے لئے برآمد مسجد میں وضو یا غسل کرنا کیسا ہے۔

کیا اعتکاف دس روز سے کم ہو سکتا ہے | سوال (۲۹۲) اعتکاف دس روز سے کم میں ہو سکتا ہے یا نہیں۔

سوال (۲۹۳) اگر ایک گاؤں کا آدمی اگر ایک آبادی کا آدمی دوسری آبادی میں اعتکاف کرے تو اس آبادی سے سنت ادا ہوگی | دوسرے گاؤں میں جا کر اعتکاف کرے تو سنت کفایہ کون سے گاؤں والوں کے سر سے ساقط ہوگی اور کچھ دیکے اعتکاف کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- (۱) اگر اعتکاف مندرجہ ہے تو باطل ہیجاوے گا اور اگر اعتکاف نقل ہے تو باطل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ فقہاء نے اعتکاف واجب کے ہوتے ہوئے مسجد سے باہر نکلنے کو حرام قرار دیا ہے اور اعتکاف نقل میں مباح کہا ہے کما فی الدر المختار وحرم علیہ ای علی المعتکف اعتکافا واجبا راما النقل فله الخروج لانه منه لا مبطل الخروج الا لحاجة الانسان فی الشامی قولہ اما النقل ای الشامل للسنة المؤکدة ^{۱۳۵}/_{۲۲} وفيه ايضا لو شرع فی المسنون اغنی العثر

لہ رد المختار باب الاعتکاف ص ۱۲۱ ظفر

لہ الدر المختار علی ما مر رد المختار باب الاعتکاف ص ۱۲۱ ظفر

الاخراۃ فی الخلاصۃ لواعتكف الرجل من غیر ان یوجب علی نفسه شئ
 یخرج من المسجد لا شئ علیہ خلاصہ ص ۲۴۲۔ ان عبارات سے ثابت ہوا کہ
 اعتکاف نفل میں خروج من المسجد مبطل نہیں ہے بلکہ منہی ہے، نیز یہ کہ اعتکاف
 مسنون وہی ہے جو رمضان کے عشرہ اخیر میں ہو نیز یہ کہ اعتکاف مسنون یعنی
 اعتکاف رمضان میں بھی مسجد سے خارج ہونے کا وہی حکم ہے جو اعتکاف
 نفل میں ہے یعنی یہ کہ خروج من المسجد حرام ہے نہ اعتکاف کے لئے وہ مبطل
 بلکہ وہ منہی ہے۔ البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ایسا خروج ثابت نہ ہو
 تو طریقہ مسنون کے خلاف ہوگا۔ اعتکاف واجب میں اگر غسل کی ضرورت
 پیش آگئی اور مسجد میں غسل نہ کیا گیا ہو تو خارج مسجد میں غسل کرنا جائز ہے اور
 یہی حکم وضو کا بھی ہے۔

(۲) اعتکاف مسنون دس روز سے کم نہیں ہے۔ کما فی الشامی والحاصل
 ان الوجہ یقتضی لزوم کل یوم شرع فیہ عندہما بناءً علی لزوم
 صومہ بخلاف الباقي لان کل یوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعیۃ
 وان کان المسنون هو اعتکاف العشر بتمامہ تأمل ص ۱۳۵ اور اعتکاف
 نفل علاوہ از اعتکاف مسنون رمضان کے ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے کما فی الدائمۃ
 قال وعلیہ الفتوی۔

(۳) تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اس کاؤں کے یوگیوں سے راقط ہو گا جس میں معتکف نے۔ اعتکاف
 کیا۔ اس لئے کہ اعتکاف علی الاشہار سنت کفایہ ہے جس کا تعلق ہرستی کے یوگیوں
 کے ساتھ ہے۔ پس جیسے کہ ترک سے وہی باگ مسمی ہوں گے۔ اسی طرح انار سے

لے رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۲۸ ظہیر لہ رد المحتار باب الاعتکاف ص ۱۸۱ ظہیر

وہی یوگ یہ بھی ہوں گے و فی جامع الرمزہ قیل سنة على الكفاية حتى
لو ترك في بلد لا ساؤا ۱۶۴ ظاہر ہے کہ اسی عبارت میں اسرار
کا تعلق اہل بلدیہ کے ترک اعتکاف کے ساتھ قرار نہیں دیا گیا بلکہ منترک فی البلد
ہو جانے سے اہل بلدیہ کو کسی قرار دیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اگر اجنبی آدمی
بھی معتکف ہو جائے تو اس صورت میں بھی اعتکاف کا منترک فی البلد ہونا صا
نہیں آتا، جس سے یہ لازم آتا ہے کہ اہل بلدیہ سے سنت ادا ہو جاوے گی، اور
اجرت دیکر اعتکاف کرنا جائز نہیں کیونکہ عبادات کے لئے اجرت دینا اور لینا
دونوں ناجائز ہے۔ کما جو مبسوط فی الشافی فصل فی الجنائز والا جارات۔ اگر
یہ دون ٹھیرائے اجرت کے اعتکاف کر لیا اند اعتکاف کر کے اجرت دینا وہاں
معروف بھی نہ ہو تو یہ جائز ہے بلکہ یہ امر بالمعروف میں داخل ہو گا۔ فقط

اعٹکاف کی حالت میں دوسری سہ ماہی میں	سوال (۲۹۴) زید ہمیشہ اخیر عشرہ رمضان
قرآن سننے جانا درست ہے یا نہیں	المبارک میں معتکف ہوتا ہے۔ اس سال تازہ

حالت یہ پیش آئی کہ زید کو نواب صاحب کے مکان پر قرآن شریف تراویح میں سنانے کے لئے جانا پڑتا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر اعتکاف کے وقت یہ نیت کرے کہ میں تراویح میں قرآن شریف سننے جایا کروں گا تو یہ جائز ہے۔ فقط

له دلائل يؤخذ من الاجرة على الطاعة كالمعصية رد المحتار باب صلاة الجنائز
بحث غسل $\frac{٨٠}{١٦}$ اظفير -

ثم قوله شواطئ وقت المنذر والالتزام ان يخرج الى عيادة المريض وصلاة
الجماعة وحضور مجلس العلم يجوز له ذلك كذا في التتارخانية (عالمگیری
معری کتاب العیم باب سابع ۱۹۹) ظفیر۔

حالت اعتکاف میں ڈاکخانہ کا کام کرنا کیسا ہے | سوال (۲۹۵) بندہ کے پاس ڈاکخانہ کا کام ہے، کیا اعتکاف کی حالت میں ڈاکخانہ کا کام کر سکتا ہوں جبکہ زبانی نعت گو نہ کی جاوے۔

الجواب :- مسی میں رہنا معتکف کا اعتکاف کے لئے ضروری ہے۔ بیون اس کے اعتکاف نہیں ہو سکتا۔ درمختار میں ہے خاللبث هو الرکن والکون فی المسجد الا حرم علیہ ای علی المعتکف الخ وج الا لحاجة الانسان طبعیة کبول وغائط وغسل لو احتلم الخ اذشرعیة کعبید واذان یوم وذناب باب المناسرة خارج المسجد والجمعة وقت الصلاة الخ اس روایت سے معلوم ہوا کہ معتکف کو مسی میں رہنا ضروری ہے۔ بول و برازا اور غسل جنابت اور جمعة وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ بناؤا علیہ مسی کے اندر ڈاکخانہ کا کام کرنا ضرورت کی وجہ سے زبانی گفتگو کرنا جائز ہے۔ لیکن ڈاکخانہ کے کام کی وجہ سے مسی سے نکلنا مفراعتکاف ہے۔ اور اعتکاف کی حالت میں خاموش رہنا ضروری نہیں۔ البتہ بلا ضرورت اور فضول گفتگو مکہ وہ ہے، اور وعظ کرنا اور جماعت کرنا معتکف کے لئے بلاشبہ جائز بلکہ موجب اجر و ثواب ہے۔ فقط۔

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الاعتکاف ص ۱۰۱ و ۱۰۲ نفیر ص ۱۲۱
۲۔ وخص المعتکف باکل وشراب ونوم وعقد احتاج الیه لنفسه او عیالہ
فلو لتجارتہ کوی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الاعتکاف ص ۱۰۳) نفیر
۳۔ الا بغیر وہو مالا اشم فیہ الخ کقراؤة قرآن وحديث وعلم
وتدريس فی سائر الرسل عدیہ السلام وقصص الانبیاء علیہم السلام
وحکایات الصالحین وکتابہ موسر الدین (الدر المختار علی ہامش
رد المختار باب الاعتکاف ص ۱۰۵) نفیر

سوال (۲۹۶) رمضان شریف کے آخر
عشرہ کا اعتکاف کیا درمیان میں بیمار ہو کر چھٹا
میں اعتکاف توڑ دیا اب وہ کیا کرے

اب بنیموت کے اس اعتکاف کی قضا کرے یا نہیں؟ اور روزہ بھی قضا
کرے یا نہیں؟ اور بیماری میں پانچ روزے قضا ہوئے۔ اعتکاف میں دو روزہ
اذا ہو سکتے ہیں یا نہ؟

الجواب :- درفتار میں ہے وشرائط الصوم لصحة الاول اتفاقا فقط
على المنه ب قولہ لصحة الاول ای الذی مر شافعی۔ فلو شرع فی نفلہ ثم قطعہ
لا یلزمہ قضاء لانه لا یشرط له الصوم علی الظاہر من المنہ ب قولہ اما
النفل فله الخرج۔ قولہ اما النفل ای الشامل للسنة المؤكدۃ طحاوی
شافعی الخ۔ ان روایات سے یہ ظاہر ہے کہ اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان کی
قضا لازم نہیں ہوتی۔ علامہ شامی نے محقق ابن ہمام کا اس میں خلاف بھی نقل کیا
ہے۔ لیکن اکثر متون و شروح اسی پر ہیں کہ اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان واجب نہیں ہے
اور قضا سبب سے واجب کے لازم نہیں ہوتی اور نفل بھی شرع کرنے سے اگرچہ
لازم ہو جاتی ہے مگر اعتکاف میں اسی قدر واجب ہوگا جو اقل نفل ہے۔ بہر حال
مقتضی ان روایات کا یہ ہے کہ اعتکاف کی قضا اور صرف انہیں پانچ روزوں کی
قضا لازم ہے جو قضا ہوئے ہیں اور ایک روزہ پہلی تاریخ رمضان کا جو نہیں دکھا گیا
اس کی قضا لازم ہے اور اگر اعتکاف کی بھی قضا کرے تو وہ روزہ رمضان کے
جو قضا ہوئے ہیں اس میں وہ اعتکاف بھی ہو سکتا ہے۔ تو گویا اس سورت میں
کل دس روزے رکے جاویں۔ چھ روزے قضا رمضان کے جو جاویں گے اور
باقی چار روزے سداور رکھنے چاہئیں۔

سنة بعد التمار باب الاعتکاف ص ۱۰۰ رقم ۱۰۰۰ کہ الدر المختار باب الاعتکاف ص ۱۰۰
سنة بعد التمار باب الاعتکاف ص ۱۰۰ رقم ۱۰۰۰ کہ الدر المختار باب الاعتکاف ص ۱۰۰

کتاب المناک

باب اول: حج کی فرضیت، کیفیت اور اسکی ادائیگی

سوال (۱۱) ایک شخص کے پاس سحرائی جائیداد بیچ کر حج کیا جائے تو ضروری ہے یا نہیں؟

روپے نقد نہیں ہے لیکن اس کے نام جائیداد سحرائی اس قدر ہے کہ اس میں سے کچھ خرچہ جائیداد فروخت کر کے واسطے سفر خرچ حج بیت اللہ شریف اور نیز گھر والوں کے واسطے انتظام روپے کا ہو سکتا ہے۔ اس شخص پر حج فرض ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر جائیداد سحرائی اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیراوار اس کے اور اس کے عیال کے خرچ سالانہ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہے اور فروخت کرنا زمین کا اس کے ذمہ لازم نہیں فقط صاحب استطاعت ہونے پر پہلے سوال (۲۱) زیر کہتا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ خدا کا رخص کرے یا حج کرے

تعالیٰ اگر مجھے روپیہ دے تو میں اپنے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کروں (وہ تنگ دست ہیں) اور وسعت ہونے پر کنواں اور مسجد بنواؤں۔ اگر خدا تعالیٰ اس کو مال عطا فرماوے تو وہ پہلے حج ادا کرے یا پھر جائیداد

اے ہر فرض علیٰ مسافر و عجم بعد ہر ذی زاد فضلہ عدا بدلہ مند، و ہر حر و ذی نحر ازہ یشتر بقاء، مرا اس ماں لہر فتنہ (در مختار) کتا جرد و حقائق و مزارع مکہ فی الخلاصہ در اس المال مختلف باختلاف اس (بحر) قلت و المراد بما یتمذہ از کتساب و کفایتہ و کفایہ عیالہ و اکثرا نہ و سیما نہ نہ در مختار کتاب الحج و غیر

روزِ پیہ سے یا مسجد یا گنواں بناوے |
 نامِ آنروز پے سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں | سوال : ۳ | ایک شخص جس کے پاس سود
 چوری وغیرہ کا اس وقت روزِ پیہ ہے کہ اس پر حج فرض ہے اس سے حج کرے یا نہ
 کرے، اگر کرے تو حج ادا ہو گا یا نہ۔

الجواب :- (۱) جب روزِ پیہ ہو جاوے اور حج فرض ہو جاوے تو پہلے
 حج کرے پھر غریب بھائیوں کی ادا، پھر مسجد و چاہ بنوائے۔ (خطبہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایہنا الناس قد فرض علیکم الحج فجهول مشکوة
 منہ ۲۲۱ - ظہیر)

(۲) حج فرض اور کرے حج ادا ہو جانے کا اور جن لوگوں کا روزِ پیہ ناجائز
 طور سے لیا ہے ان کو یا ان کے ورثہ کو اس قدر روزِ پیہ دیوے یا معاف کر دے
 در نہ صحت کرے۔ فقط۔

۱۔ حج فرض ہونے کے بعد پہنچنے اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ بقیہ چیزوں کا درجہ اس
 کے بعد ہے عن ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای
 العمل افضل قال ایمان باللہ در سولہ قبل شحم ما اذا قال الجہاد فی سبیل
 اللہ قبل شحم ما اذا قال حج مبرور متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب المناسک ص ۲۲۱ ظہیر)
 ۲۔ وقد یتصف بالحرمة کالحج مہال حرام (در مختار) فقد یقال ان الحج نفسه الذی
 ہو تر یا رتہ مکان مخصوص الی لیس حرام بل الحرام هو انفاق المال الحرام ولا تلازم
 بینہما کما ان الصلاة فی الارض المغصوبة تقع فرضا الی قال فی البحر
 دیتھد فی تفصیل نفقة حلال فانه لا یقبل بالنفقة الحرام کما دراد فی الحدیث
 مع انه یسقط الفرض عنه معها الی (رد المحتار کتاب الحج مطلب فہم
 حج مہال حرام ص ۱۹۱ - ظہیر)

بیک مانگ کر حج کیا گیا ہے | سوال (۶) بیک مانگ کر حج کرنا جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :- یہ جائز نہیں ہے ۔

ایک والد نے بچہ کی شادی میں رز پیہ خرچ کر دیا | سوال (۷) ایک شخص کے پاس پھر بدلت مع نہ ہوئی تو حج کا کیا حکم ہے اس قدر مال تھا کہ وہ حج کر سکتا تھا

لیکن اس نے حج تو نہ کیا بلکہ وہ رز پیہ اپنی اولاد کے بیاہ میں خرچ کر دیا۔ اب مفلس ہو گیا، اگر وہ تمام عمر مفلس رہے اور مال جمع نہیں کیا اور مر گیا تو کیا تارک حج مرا اور گنہ گار مرا۔

الجواب :- اس پر حج فرض ہو چکا تھا۔ اگر بلا حج مر گیا تارک حج فرض ہوا اور گنہ گار ہوا۔

اگر صرف مکہ جانے بھر دپیہ ہو مدینہ کا | سوال (۸) اگر کسی شخص کے پاس اتنا روپیہ خرچ نہ ہو تو حج فرض ہوا یا نہیں ہو کہ صرف حج کر سکتا ہے اور مدینہ منورہ نہیں جا سکتا

تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔ یا انتظار کرے کہ مدینہ منورہ کا بھی خرچ ہو جاوے۔ الجواب :- حج فرض ہو گیا انتظار نہ کرنا چاہئے

لہ داما القدر مرة على التراد والراحلة فالعقهاء على انه من شرط الوجوب فلا وجوب اصلا يتعلق بالفقر لا بشرط الا استطاعة في اية الحج (البحر الرائق كتاب الحج ص ۳۳۲) اور حدیث ہے سوال ذل اند حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں امرانی خلیلی بسبع امراتی حب المساکین الحج دامرانی ان لا اسئل احد اشیئا (مشکوٰۃ اب فعل الفقراء ص ۳۳۹) ظفیرؒ لہ (روای الحج) فرض الحج مرة على الفور عند الثاني الحج ولذا اجمعوا انه لو تراخي كان اداءا وان اثم بموته قبله (الدر المختار على هامش رد المختار كتاب الحج ص ۱۸۹) ظفیر۔ لہ هو اداء مرة الحج على الفور للعام الا ان (ما تقي حاشية ص ۵۹)

ایک شخص کے پاس چھ سو روپے ہیں | سوال (۱۱) ایک شخص کے پاس چھ سو روپے ہیں
تو وہ حج کرے یا مکان بنوائے | ہے اور وہ شخص تین برس سے ارادہ حج کا رکھتا

ہے اور اس شخص کے یہاں شریعت کے مطابق پردہ نہیں ہے اور مکان بھی ایسا
نہیں کہ پردہ کر سکے تو یہ شخص اس حالت میں کیا کرے۔ مکان بنوائے یا حج کو
جادے۔ اور مکان بنوانے میں روپیہ صرف ہو جانے کا بھی خوف ہے
الجواب :- اگر چھ سو روپے میں حج کا خرچ اور اہل و عیال کا خرچ واپس آنے
تک پورا ہو سکے تو حج اس پر فرض ہے، حج ادا کر لے۔ فقط

اگر مکہ تک کا ہی خرچ ہو، مہینہ | سوال (۱۲) بندہ کی نالہ زندہ ہے اور حج کو
کا نہ ہو تو حج کرے یا نہیں | دل چاہتا ہے، والدہ کہتی ہیں کہ یا تو مجھ کو ساتھ
لے چل یا میرے مرنے کے بعد حج کو جانا۔ اگر میں ساتھ لے جاؤں تو روپیہ اتنا
نہیں ہے کہ، مہینہ شریف تک دونوں جا سکیں، مکہ شریف تک جا سکتے ہیں، اس صورت
میں مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- اگر اس قدر روپیہ موجود ہے کہ مکہ شریف تک دونوں جا سکتے
ہوں تو حج فرض ہے۔ آپ اپنی والدہ کو لے کر حج کرالادیں تاکہ فرض
ادا ہو جاوے۔ فقط۔

حج مقارن ہے یا تعمیر مسجد | سوال (۱۳) زید صاحب نصاب ہے اور ان کی مسجد بھی
خراب ہے تو پہلے حج کرے یا مسجد کی تعمیر کرادے اور نیت اس نے دونوں کی کر لی ہے

لہ علی مسلم الخ ذی خاد الخ در احلة الخ وفضلا عن نفقة عیالہ الخ الی حبین عودہ
(الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحج مج ۱۹۳) ظہیر

لہ فرض الخ علی حوالہ مکلف الخ ذی خاد الخ در احلة الخ (الدر المختار علی ہامش
رد المحتار کتاب الحج مج ۱۹۳) ظہیر۔

اور روپیہ اتنا ہے کہ ایک کام کر سکتا ہے۔

الجواب :- حج فرض ہے پہلے حج کرنا چاہئے اس کے بعد اگر گنجانے ہو تو مسجد بھی تعمیر کر دینی جائز ہے۔ وہ کار ثواب ہے۔ فقط

سوال (۱۴) ایک عورت کو اس کا لڑکا اور شوہر نے جو روپیہ زیادہ بیوی کا ہے حج کے لئے کافی ہے تو حج کرے

شوہر سات روپیہ ماہوار دیتے ہیں، عورت نے بہت کم خرچ کیا اور حج کے لئے روپیہ جمع کیا۔ اب اس کا شوہر مر گیا تو جو روپیہ عورت نے حج کے لئے جمع کیا فقہاء عورت کا ہے یا لڑکے کا۔

الجواب :- جو روپیہ اس عورت کے شوہر اور لڑکے نے اس کو دیا اس روپیہ کی وہ عورت مالک ہو گئی، اگر وہ روپیہ اتنا ہے کہ حج کے سفر کے لئے کافی ہے اور اس کے محرم کا خرچ بھی اس میں پورا ہو سکتا ہے تو اس عورت کے ذمہ حج فرض ہے اپنے محرم کے ساتھ حج کو جانا چاہئے۔ فقط

سوال (۱۵) عورت کو بغیر کسی محرم کے حج کو جانا حج کب فرض ہوتا ہے اور عورت بغیر محرم جاسکتی ہے یا نہیں جائز ہے یا نہیں اور عورت پر حج کس وقت فرض ہوتا ہے اور مرد پر کس وقت فرض ہوتا ہے۔

الجواب :- عورت کو حج کو جانا بدن کسی محرم شوہر وغیرہ کے جائز نہیں ہے

۱۔ فرض مقدم ہے۔ ۲۔ فرض مرأة علی الفور فی العام الاول عند الثانی واصلہ
الروایتین عن الامام ومالك و احمد فیفسق وترد شهادته بتاخيرہ الغ

الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحج ص ۱۹۰ طغیر

۳۔ ویستبر فی المرأة ان یكون لہا محرم تجزئ بہ الحج و نفقة للمحرم علیہا لا منہا تتوصل بہ الی اداء الحج۔

(۱۶) یہ کتاب الحج ص ۲۱۵ طغیر

اور عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے کہ اس کے پاس اس قدر وسیع ہو کہ دونوں کا خرچ وہ اٹھا سکے یعنی اپنا خرچ اور محرم کا خرچ اٹھا سکے اور مرد کے ذمہ حج اس وقت فرض ہوتا ہے کہ علاوہ اپنے خرچ کے اپنے اہل و عیال کے لئے بہت سفر کا خرچ کافی چھوڑ جاوے اور جو کچھ تہ نہ ہو وہ سب ادا کر دے۔ فقط۔

سوال (۱۶) عورت نے غیر محرم کے ساتھ حج کیا تو اس کے ذمہ تھا وہ ساقط ہو گیا یا نہ؟

نہ اور عورت پر غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کا گناہ ہے یا نہ۔

الجواب :- حج اس کا ادا ہو گیا اور فرض ساقط ہو گیا، اور غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کا گناہ اس پر ہوا تو بہ واستغفار کرے۔ درمختار میں ہے دلجمت بلا محرم جانہ مع الکراہۃ الخ۔ فقط۔

سوال (۱۷) ایک شخص نے اپنی والدہ کی نافرمانی کی اور بجا التضرار رضی والدہ حج کو چلا گیا۔ واپس آکر چلا جائے تو کیا نقص تو نہیں؟

لہذا منها المحرم للمرأة شابة كانت او عجوز اذا كان بينهما وبين مكة مسيرته ثلاثة ايام الخ وتجب عليها النفقة والراحلة في مالها المحرم لبعج بها ما لغيري مصرع كتاب المناسك بما دل به من ان من نفقة على الزاد والراحلة الخ ونفساء ملك الزاد والراحلة ان يكون له مال فاص عن حاجته وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه واثاث بيته قدس ما يبلغه الى مكة ذاهبا وجائيا ساكنا، لا ماشيا وسوى ما يقضي به ديونه ويمسك لنفقة عياله ودمر ما مسكنه وغواه الى وقت انصرافه كذا في محيط السرخسي ويعتبر في نفقته ونفقة عياله الوسط من غير تمييز ولا تقتير كذا في التبيين (عالمگیری مصری۔ کتاب المناسک باب اول ص ۳۱۰) ظہیر۔ الدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الحج ص ۱۲ ظہیر

بھی معافی نہیں چاہی۔ والدہ کا انتقال ہو گیا تو اس کے حج میں کچھ فرق آیا یا نہیں۔
الجواب :- اس شخص کا حج تو انا ہو گیا وہ ایک مستقل عبادت تھی جو ادا کرنے سے ادا ہو گئی، لیکن ماں کی ناراضگی کا جو گناہ اس کی گردن پر ہے اب اس کی مکافات اس کے علاوہ کیا ہو سکتی ہے کہ توبہ و استغفار کے بعد اس پر ایصالِ ثواب کرے موت کے بعد ایصالِ ثواب ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے میت کی رنج و خوش ہوتی ہے اور اس کو اس کا نفع پہنچتا ہے۔ فقط۔

سوال (۱۸) زیادہ اپنی استطاعت وغیرہ کے خیال سے روکے تو کیا کرے |
 سے ازلے فریضہ حج کے لئے تیار ہے لیکن اس سے وہ اطباء جو اس کے اکثر مالک رہتے ہیں، یہ رائے دیتے ہیں کہ سفر دیر یا کافر ہوگا تا نیا یہ کہ ملک کے بہت سے حضرات ابن سعود نجدی کی حکومت کی وجہ سے حج کو نہ جانے کی رائے ظاہر کر رہے ہیں، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- جو لوگ ابن سعود نجدی کے تسلط حرمین شریفین پر ہونے کی وجہ سے حج کو نہ جانے اور حج نہ کرنے کی رائے دیتے ہیں وہ راہِ سیواپ سے دور ہیں اور سخت غلطی پر ہیں اور حکمِ صریحِ دِلّٰہِ عَلٰی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًاؑ کے خلاف کرتے ہیں اور جس پر حج فرض ہو اور وہ تندرست ہو اور سفر کی طاقت اور قدرت رکھتا ہو اس کو حج کرنا چاہئے اور کسی طبیب کے اس کہنے سے کہ تمہارے لئے دریا کا سفر مضر ہوگا فرض حج کو ترک نہ کرنا چاہئے۔ فقط۔

لہ قد يتصف بالحرمۃ الحج بمال حرام دبا لکراہۃ الحج بلا اذن من یجب استئذانہ (در مختار) قولہ من یجب استئذانہ کا حد ابویہ المحتاج الی خدمتہ الحج (رد المحتار کتاب الحج ص ۲) ظیفیر آل عمران - ۱۰ الحج واجب علی الاحرام البالغین والعقلاء الاصحاء اذا قدما علی التہاد والراحۃ ربائی ص ۳۵

جو شخص زکوٰۃ نہ نکالے اس کا سوال (۱۹) جو صاحب نصاب ہیں مگر زکوٰۃ ادا
 مع کے لئے مانا کیسا ہے کہیں کہتے اور حج کے لئے تیار ہیں ان کا حج کو حجت مانا
 کیسا ہے۔

الجواب :- اگر کوئی شخص ایک فرض ادا نہ کرے اور دوسرا فرض
 ادا کرے تو ظاہر ہے کہ جو فرض ادا کیا جانے کا وہ ادا ہو جاوے گا اور جو فرض
 ادا نہ ہو گا اس کا گناہ رہے گا۔ بنا بر اعلیٰ حج اس کا ادا ہو جاوے گا۔ فقط

شاہ ابن سعود کی حکومت میں حج درست ہے یا نہیں | سوال (۲۰) سلطان ابن سعود
 کے تسلط کے بعد سے ارض حجاز میں کامل امن و امان ہے جس کی تصدیق اس سال
 کے حجاج کرتے ہیں لیکن بعض حضرات ابن سعود کے ہاں قبائِل و اعلان منہ کو بیت
 حجاز کی بنا پر اس وقت تک حج کے التوار کا مشورہ دے رہے ہیں جب تک
 حجاز سے ابن سعود کی حکومت کا اخراج نہ ہو اور منہا م تہجبات کی تعمیر نہ ہو نہ تو
 یہ مشورہ صحیح ہے یا نہیں، در صورت ثانی وہ مستطیع حضرات جن پر حج فرض ہو چکا
 ہے صرف اس مشورہ پر عامل ہو کر ادائیگی فرض میں تاخیر کر دیں اور اس
 توقف میں خرابی و اختلاستہ اگر موت کے شکار ہو جائیں تو عن اللہ ما خوز
 ہوں گے یا نہیں۔

الجواب :- یہ مشورہ مانعین حج کا بیج نہیں ہے اور ایسا مشورہ دینے
 والے عاصی ہیں، التوار فریضہ حج کسی طرح اس صورت میں بآئ نہ نہیں ہے اور
 جن لوگوں پر حج فرض ہو چکا ہے اگر وہ بیرون ملک یا دسیت بائج کے فوت

ربیعہ حاشیہ (۱) فاضلاً عن المسکن دہلا لبدانہ وعن نفقة عیالہ الی حین
 عودہ وکان الطريق امنًا وصفہ بالجوب دہو فریضہ معکمة ثبتت فرضیتہا
 بالکتاب دہو قولہ تعالیٰ ولله علی الناس حج البیت الا یہ الا یہ کتاب الحج و ۲۱۳ طغیر۔

تو جاویں گے تو عن اللہ زہ ماخوذ ہوں گے اور اس وجہ سے مستثنیٰ ہوں گے جو کہ چند شریعت میں وارد ہے کہ جس پر حج فرض ہوا اور اس نے حج ادا نہ کیا اور وہ مر گیا تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں ہے۔
والعیاذ باللہ تعالیٰ جل ذکرہ - فقط

حالت ملازمت میں وجوب حج سے پہلے ایک شخص (سوال ۲۱) ایک شخص ملازم حج کر چکا ہے کیا اب استطاعت کے بعد پھر حج کرے گا

تو کہ حج کو کیا، بعد چند سال کے وہ صاحب نصاب ہو گیا تو کیا دوبارہ اس پر حج فرض ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- دوبارہ اس پر حج فرض نہ ہو گا۔ حج فرض ادا ہو چکا۔

در مختار - فقط

شاہان تغاروش کین کے شہر میں دالی (سوال ۲۲) جب کہ تغاروش کین کا اثر حجاز ہو تو کیا حج جائز ہے یا نہیں خانہ کعبہ و جزیرہ عرب پر ہے اور انہیں کے

حرب الاشارہ وہاں کی حکومت حرکت کرتی ہے تو کیا اس حالت میں حج جائز ہے۔

الجواب :- بصورت مذکورہ حج فرض ہے پس جن لوگوں پر حج فرض ہے

ان کو حج کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا - فقط

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک ثرا اذا دراحلۃ تبغیہ فی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یمودیا اور نصرا نبیا الحدیث مشکوٰۃ کتاب الحج فصل ثانی ص ۱۲۲ ظہیر لہ لواء فی فہم الحج مرۃ لان سہل لبیت و هو واحد الزیادۃ

تطویر زاد المختار علی بامش رد المختار کتاب الحج ص ۱۹۱ ظہیر۔

سہ عمران - ۱۰ -

مستطیع نماز نہ کرے تو گنہ گار ہو گا یا نہیں | سوال (۲۳) شخصی توفیق زاد در اہل حج
میدارد در قلب ارادہ صادق میدارد مگر بسبب گردش زمانہ تاخیر واقع می شود حیو
روایت فوراً تم می شود و وجہ ذیل رخ اثم اومی کنند یا نہ - اگر در آخر عمر اذکرہ فیہا
اگر فوت شد فرض از وساطت شب ریائہ و وجہ ضعیف مقابل اصح آنہ و یک قوی است
وجہ ضعیف قول امام محمد علیہ السلام حتمہ انہ علی التراخی شامی باب الحج ۲۲۲
ایں وجہ برائے رخ اثم است نہ سقوط فرض - وجہ ضعیف قول صاحب قبیل
داخل فی سقوطہ اذ الحریکن بد من رکوب البحر فقیل یسقط وقال
الکرمانی ان کان الغالب فیہ السلامة من موضع جرت العادة
برکوبہ - یجب الا فلا وهو الاصح شامی باب حج ۲۲۳ - وجہ قوی در
رکوب بحر بسبب چکر و سرگردانی دتے کہ حجاج را در سفر واقع می شود و نماز با قضا
میشود پس بر فایت ذیل حج از وساطت میشود یا کم از کم رافع اثم تاخیر است ذکر
صاحب اللہ باب ان منها ای من الشرائط ان یتمکن من اداء المکتوبات
فی اوقانتھا قال الکرمانی لانه لا یلیق بالحکمة - اگر رائے جناب مطابق آید
فیہا و نہ بدلائل قطعی تردید فرمایند -

الجواب :- اثم تاخیر اداائے حج قبل موت ساقط می کند لا غیر و لہذا
اجمعوا انہ لو تراخی کان اداء (در مختار) و یسقط عنہ الاثم شامی - و ہر گاہ
رکوب بحر اولاً وجہ ضعیف گفتہ شد :- در حقیقت ضعیف است و خلاف اصح است
پس آنچه بر رکوب بحر از گردش راس و غیرہ مرتب انہ و از لوازم رکوب بحر انہ چگونہ
وجہ قوی خواہد شد و فی الدر المختار و العبرة لوجوبہما ای العدة المانعة من
سفرها وقت خروج اہل بلد ہا و کذا مسائل الشارح و ازین شرط است

۱- در المختار کتاب الحج ۲۲۲ ۲- تطبیق ۳- الدر المختار طبعی ہا مش ۴- المختار کتاب الحج ۲۲۳ ۵- غیر

انچہ از شارح باب نقل کردہ ایمان منہا ان یتمکن من اداء المکتوبات الخ
الطیسی بہ وقت خروج از بلد ظاہر است کہ برائے مکتوبات یتمکن است وغیرہ درست
رکوب بخورد ما ینترتب علیہ ما نعم عن الفرضیت نیست۔ پس این وجہ اسقاط
فرضیت گفتن و از ہمہ کسان کہ رکوب بحر و شمال را غرضی باشد حج اسلام را اسقاط
گفتن کار فقیہ نیست۔ و باید دانست کہ آنان کہ رکوب بحر را مانع عن الفرضیت گفتہ
اند بہمیں وجہ دوراں راس و غشیان وغیرہ گفتہ اند پس این دوران وغیرہ را
وجہ متقل گفتن شاید و ہر گاہ آں وجہ معتبر نیست، این ہم معتبر نہ خواہد
شد۔ فقط۔

خلافت میں جھگڑے کی وجہ سے حج چھوڑ دینا جائے | سوال (۲۴) | مسال میر اعظم سفر
حج کا ہے مگر خلافت کے بارہ میں جو جھگڑا پیدا ہوا ہے میرے دل میں ایسا خطرہ
پیدا ہوتا ہے کہ شاید ادا لے ارکان حج میں کسی قسم کا نقصان یا فتور واقع ہو اور میری
صعوبت راہ و انتیاجات کثیر فعل عبث ہو جانے۔ آیا مسئلہ خلافت کو حج سے کسی قسم
کا تعلق ہے یا نہیں۔ اور خلیفۃ المسلمین کے نہ ہونے سے حج درست ہو گا یا
نہیں۔

الجواب :- حج میں اس سے کچھ خلل اور نقصان نہیں ہے آپ شوق سے
اداء حج بیت اللہ کریں اور زیارۃ حریم شریفین سے مشرف ہوں۔ فقط۔
شریف مکہ کی وجہ سے حج کی | سوال (۲۵) | علماء پنجاب دربارہ حج بیت اللہ شریف
وضعیت میں فرق نہیں آتا | یہ فرماتے ہیں کہ اجمالاً حج بوجہ اس کے کہ وہ مقام شریف کے

سہ رد المحتار کتاب الحج مت ۲۲ ظفر ۷۷ ہو فرض مراقۃ علی القوس بشرط حرۃ
و بلوغ الخ و امن طریق اکثر : و حقیقۃ امن الطریق ان یکون الغالب فیہ
السلامۃ و البحر الی الخ کتاب الحج مت ۳۳ ظفر

قبضہ میں ہے ناجائز ہے۔ کیا یہ درست ہے، کیونکہ میری ہمیشہ ۵ اور ۱۰ کا ارادہ
امسال حج کا ہے۔

الجواب :- حج بیت اللہ ان لوگوں پر جن کو استطاعت ہو فرض ہے
یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اب بوجہ مذکورہ حج فرض نہیں رہا ان کو بے تامل حج کا ارادہ
کرنا چاہئے فقط۔

عورت شہر کی اجازت کے | سوال (۲۶) عورت حج بنیہ رضائے شوہر
بجرح کر سکتی ہے یا نہیں | کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- حج فرض کر سکتی ہے۔ فقط۔

براد شریف مکہ حج ساقط نہیں | سوال (۲۷) اعتراض کیا جاتا ہے کہ خانہ کعب
غیر مسلم سماعت میں ہے اب وہ دارالامن نہیں رہا لہٰذا چہ رخصت ہوا کے روز نمازی
میں کوئی مذمت نہ ہو۔ اس حالت میں حج ساقط ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ حج کی مانعت نہیں ہے اور ارکان حج میں کچھ مانعت
نہیں ہے اور طریق مامون ہے تو استطاعت زاد و راحلہ کی صورت میں حج کرنا فرض
ہے۔ پس بوجہ مذکورہ حج ساقط نہ ہوگا۔ فقط۔

حج کی ادائیگی میں کیا خلیفہ کی موجودگی ضروری ہے | سوال (۲۸) اذانے حج کے لئے
خلیفہ کا موجود نہ ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ تقرر خلیفہ تک حج بند رہے گا یا نہیں۔

لے ہو فرض الم ص ق ا علی مسلمة الم زاد الم و راحلة الم فضا عمالا
بدلہ منہ (الدر المختار علی با مش رد المحتار کتاب الحج ص ۱۹۶) ظہیر لہ دلائل طاعة المخلوق فی
معصية الخالق (الحیث) و لیس لزوجها منعها عن حجة الاسلام (الدر المختار علی
با مش رد المحتار کتاب الحج ص ۱۹۶) ظہیر لہ ہو فرض مرة علی الفور بش طحربة و
بلوغ الم دامن طریق اکثر و حقیقة امن الطريق ان یکون الغالب فیہ السلامة البحر الرکن
کتاب الحج ص ۳۳۸ ظہیر۔

الجواب :- حج کسی وقت بند نہیں ہو سکتا اور حج کی فرضیت خلیفہ کے ہونے پر موقوف نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : وَلِلّٰهِ عَسَىٰ اَنْتَ سَاجِدٌ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا۔ پس استطاعت سبیل اور استطاعت زائر و راحلہ سے حج فرض ہو جاتا ہے اور جو شرعاً فقہاء نے مثل امن طہ نقی وغیرہ لکھی ہیں وہ بھی استطاعت سبیل میں داخل ہیں۔ فقط

بے پردگی کے خوف سے حج کو ممنوع کہنا غلط ہے | سوال (۲۵) ایک شخص جس نے اپنی اہلیہ کے جس پر حج فرض ہے نہ کو جانا چاہتے ہیں: مگر ایک مولوی صاحب نے ان کو یہ رائے دی کہ چونکہ ریل و جہاز میں مستورات کی بے پردگی ہوتی ہے اس لئے ان کو ہمراہ نہ لیجانا چاہئے بلکہ یہ فتویٰ دینے کے لئے تیار ہیں کہ مستورات کا اپنے محرم کے ساتھ حج کو جانا بوجہ بے پردگی شرعاً ممنوع ہے۔

الجواب :- جب کہ کسی عورت پر حج فرض ہو اور محرم یا خاوند ساتھ جانے والا موجود ہو اور ساتھ جاسکے تو اس عورت کو حج کو جانا فرض ہے۔ کسی صاحب کا یہ فتویٰ دینا کہ مستورات کی جہاز و ریل میں بے پردگی ہوتی ہے اس لئے ان کو محرم کے ساتھ جانا بھی ممنوع ہے بالکل غلط ہے۔ مستورات پر بصورت بالاضرور حج فرض ہے اور محرم کا ساتھ ہونا کافی ہے اور جب کہ برقعہ ہو تو بے پردگی کچھ نہیں ہے۔ یہ خیال بے پردگی کا غلط ہے۔ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اگر خیال اس شخص مانع کا صحیح ہوتا تو کسی زمانہ میں بھی عورتوں پر حج فرض نہ ہوتا۔ الغرض اس شخص کے قول کا اعتبار نہ کریں اور اپنی اہلیہ کو جس پر حج فرض ہے ضرور حج کو لیجا دیں۔ فقط۔

۱۔ آل عمران ۱۰۱۔ ۲۔ دم مع من وجہ او محرم الخ لا مراۃ حرۃ ولو مع زوجا فی سفر

والدرا المختار علی ما مشرد المختار کتاب الحج ص ۱۰۹ - ظہیر۔

بہر باپ کے مال سے حج کر چکا ہو | سوال (۳۰) | ایک شخص نے اپنے باپ کے
 کیا اس پر دوبارہ حج فرض ہے | مال سے باپ کی موجودگی میں حج کیا تھا۔ بعد انتقال
 باپ یہ شخص ایک مال اور تار اور واحد ہو آیا اس پر دوبارہ حج فرض
 ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر پہلا حج بلوغ کے بعد ہوا تو حج فرض ادا ہو گیا۔ دوبارہ حج
 فرض نہیں ہے۔ در مختار میں ہے منلو جہدا الصبی الا حرام قبل وقوفہ
 بعرفة دنوی حجة الاسلام : جناہ الخوفی مراد المحتار والحریم الصبی و
 المحبون وانما فرضم بلغا وفاق وقت الحج باقی فان جہدا والا حرام بخبر
 عن حجة الاسلام۔ فقط

زکوٰۃ کے دسے حج درست ہے یا نہیں | سوال (۳۱) | زید استطاعت حج
 تارز، بکر اور از مال زکوٰۃ خود ادا نہ نمود، آیا تجش جائز خواہش یا نہ۔
 الجواب :- تجش اور خواہش۔ فقط

جس نے لڑکے مراہق ہوں وہ حج کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۳۲) | ایک شخص کے
 دو لڑکے مراہق ایک عسہ، ماہوار دوسرا للعسہ ماہوار کا ملازم ہے اور ایک
 بھائی ہے۔ کیا یہ شخص ان لڑکوں کی پرورش کرے یا چپل کے سپرد کرے حج کو
 جا سکتا ہے کیونکہ اس کو ایک منہ زور شخص اپنی بھراہج کو بیجا ناچا ہوتا ہے۔

اے دیکھئے رد المحتار کتاب الحج (جلد ۱) طیفیر ۲ ذکرہ الا غناء وندب الا غناء
 عن السؤال (کثر) اسی کرہ ان یدفع الی فقیر ما یصیر بہ غنیاً وندب
 الا غناء عن سوال الناس البحر الرائق باب مصرف ۱۰۷۱۱ اور زکوٰۃ دینے
 والے نے جب دیدی اور اس نے حج ادا کیا تو اس کے درست ہونے میں
 کیا اشکال ہے۔ واللہ اعلم۔ کذا لو تصدق بہ علیہ الخ لا یجوز بہ ردیج علیہ القبول عندنا الخ فان
 قبل المال وجب (المسلک المتقسط ۱) طیفیر ص ۱۱۱۔

الجواب :- اس شخص کو حج کیجنا درست ہے کیونکہ اولاد اس کی نجات نہیں ہے اور نگرانی ان کی ان کے بچپانے سپرد کر دی جائے۔ فقط

حج فرض نہ ہونے کی صورت میں بلا (سوال ۳۳۱) اگر حج فرض نہ ہو تو بلا اجازت والدین اجازت والدین حاصل کرنا ہے یا نہیں کے جانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر والدین کو اس کی غیبت کی ضرورت ہے تو جائز نہیں ہے۔ فقط۔

غربت میں حج کر چکا ہے تو کیا اب مالدار (سوال ۳۴۱) ایک شخص غریب جس پر حج فرض ہونے کے بعد دوبارہ حج اس پر فرض ہے نہیں ہے وہ کس طریق سے مکہ معظمہ پہنچا اور حج ادا کیا۔ واپس آنے کے بعد وہ غنی ہو گیا تو اب اس پر دوبارہ حج فرض ہے یا وہ حج نقل اس کے لئے کافی ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کے ذمہ سے حج فرض ادا کیا۔ کما فی الشامی بخلاف ما لو خرج لیخرج عن نفسه وهو فقير فانه عند وصوله الى اميقات صار قادراً لقد رآه نفسه فيجب عليه وقية ايضاً الا اذا وصل الى ميقات فهو كالمكي۔ فقط

۱۔ وفضلنا عن نفقة عيالہ ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد الى حين عودہ والد المحتار علی باش رد المحتار کتاب الحج ص ۱۹۴ (ظہیر ۲) یتصف بالحرامۃ کالحج بحال حرم بالحرامۃ کالحج بلا اذن ممن یجب استیذانہ (رد مختار) کا حد ابویہ المحتاج الی خدا والحد ادا فی فکرہ نحو درجہ بلا اذنیہم کما فی الفتاویٰ ظاہرۃ ان الکراۃ تحریمۃ الخ قال فی البحر دھذا کلمہ فی حج لغرض اما حج النقل فطاعة العالدين ادلی مطلقاً رد المحتار مطلب فین حج بحال حرام ص ۱۹۴ (ظہیر ۳) رد المحتار باب الحج عن غیر مطلب فی حج الضرورة ص ۳۳۲ (ظہیر ۴) رد المحتار کتاب الحج ص ۱۹۵ (ظہیر ۱۲)

غیر محرم کے ساتھ حج کرنا عورت کے لئے درست نہیں ہے | سوال (۳۵) ایک عورت ضعیف شوہر کی اجازت سے تنہا یا دوسرے شخص کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اجنبی لوگوں کے ساتھ سفر کرنا عورت کو درست نہیں ہے ، بلکہ ضرورت ہے کہ شوہر یا کوئی دوسرا محرم اس کے ساتھ ہو۔ فقط

یتامی و فقراء کو روپیہ دینے سے حج ادا نہیں ہوتا | سوال (۳۶) زیادہ ۵۵ سال کی عمر کا ضعیف القوی شخص بے یکن صاحب ثروت ہونے کی وجہ سے اس پر حج فرض ہے۔ تکالیف سفر اور اپنی کمزوری قوی جو بیماریاں عمر و مرض کے ہے سفر حج کرنے میں جان کا خطرہ سمجھ کر ادا کرنے فریضہ حج کے لئے ایک معقول اور مناسب رقم تینوں اور بیواؤں کو یا مدرسہ اسلامیہ میں صرف کر کے اس فرض کو ادا کرنا چاہتا ہے آیا اس کا یہ فعل ادا لئے فریضہ حج میں شمار ہو گا یا نہیں۔

دوسری شکل یہ ہے کہ اس سرمایہ سے حج بدل کر لیا جاوے لیکن شخص حج بدل کے واسطے بھیجا جاوے اس کے لئے کیا شرائط ہیں۔

الجواب :- یتامی و فقراء کو دینے سے فریضہ حج سے سبکدوش نہیں ہو سکتا البتہ دوسری صورت یعنی حج بدل کی ہو سکتی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ حج بدل اس سے کیاوے جو پہلے حج کر چکا ہو، ورنہ مکہ وہ ہو گا، اگرچہ حج ادا ہو جاوے گا۔ کذا فی الشامی۔ فقط۔

لہ ومع نردج از محرم ولو عبداً الا بالثمن الا عاقل والمراہق کما لغیر محبوسی کذا فاسق لعدم حفظهما مع وجوب الشقة لهما۔ رہا علیہا الذی محبوس علیہا لا مراًۃ حرۃ ولو عجنانی۔ فرانہ دلیس عبداً۔ محرم لہا دلیس لزوجہا منعہا عن حجة الاسلام ولو کاب۔ لا محرم حاراً مع الکراہۃ (در مختار) ای التفریمۃ للنہی فی حدیث الصحیحین الخ (رد المحتار کتاب الحج ۱۹۹ و ۲۰۰) ظہیر لہ العبادۃ المالیۃ نقبل النبیۃ (ما فی مسکن ۲۲۳)

غلط افواہ سے حج کی ضمانت ساقط نہیں ہوتی | سوال (۳۷) چند لوگ جن پر حج فرض تھا، امسال ارادہ حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے تھے کہ یہ خیر مشہور ہوئی کہ شریف مکہ حاجیوں سے بالجبر بیت لیوے گئے کہ امیر المؤمنین ہم ہیں۔ امسال حج کو جانا اور شریف مکہ سے بیعت کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- ایسی خبروں سے حج فرض ساقط نہیں ہوتا۔ لہذا جن لوگوں پر فرض ہے ان کو حج کرنا چاہئے اور شریف مکہ سے بیعت کرنا درست نہیں بلکہ فقط چھوٹے بے ماں کے لڑکے کو چھوڑ کر حج میں جانا کیسا ہے | سوال (۳۸) ایک شخص ارادہ حج کا رکھتا ہے، لیکن اس کا ایک لڑکا صغیر سن ہے جس کی ماں نہیں ہے۔ لڑکا بغیر والد کے نہیں رہ سکتا۔ البتہ لڑکے کے چچا تایا موجود ہیں، اگر لڑکے کے ان کے پاس چھوڑ کر چلا جائے تو کچھ گناہ تو نہ ہوگا۔

الجواب :- حج فرض کو اس وجہ سے چھوڑ نہیں سکتا باپ کے جانے کے بعد لڑکے کے ولی تایا چچا موجود ہیں وہ پیرورش کریں گے، البتہ لڑکے کا نفقہ باپ دے کر جائے۔

وغيره من ۵۳۳) من المكلف مطلقا الى البدنية كسلة وعموم لا تقبلهما ولا مركبة
منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز الى الموت لانه
فرض العمر حتى تلزم الاعادة بزوال العجز وبشروطية الحج عنه الى لكنه يشترط
لصحة النيابة احلية المأمور لعمدة الافعال او فاعله وبشرط عدم وراثة الحج وغیرهم
اولی الامر المختار علی ما مشرد المحتار باب الحج عن الغير فم ۳۲ و ص ۳۳ ظفر۔

انہ عوف من مائة على الفوس بشرط حرية وبلوغ وعقل وصحة وقد مرارة تراد وراحدة فضلت
عن سكونه عن لا بد منه نفقة ذهابه وایابه وعماله وامن طریق (کسر) حقيقة امن
الطریق ان يكون الغالب فيه السلامة كما اختاره الفقيه واللیث وعليه الاعتماد
(المحرران) کتاب الحج ص ۳۳ ظفر۔

غیر محرم عورت کا حج کیا ہے | سوال (۳۹) ایک عورت جو کسی طرح سے محل فتنہ نہیں، ثقہ بھی ہے، اس کے کوئی محرم نہیں۔ اس کا ایک شخص جس کو جو بظاہر دیندار ہے اپنے ہمراہ لیجانا چاہتا ہے کہ سفر میں اس کی امداد کرے، ایسی صورت میں وہ شخص اس کے ہمراہ سفر کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- روایت فقہیہ جو ازہ کی جنس مشائخ سے بعض مستبرات میں موجود ہے۔ قال الشافعی عن الحظرداء باحۃ فصل البیوع و فیہ اشارۃ الی ان الحرۃ لا تسافر ثلاثۃ ایام بلا حرم و اختلف فیما دون الثلاثۃ و قیل انہا تسافر مع الصالحین و الصبی و المعتزۃ غیر محرمین کما فی المحيط قرستانی^{۵۴} اور فصل حادیس یہ عیارت بھی قابل لحاظ ہے۔ قال فی الدر المختار و لا بد من سترۃ بینہما فی انبائن لستلا غیلجی بالاجنبیۃ و یمکن ان یقال فی الاجنبیۃ کن لک دان لدن تکن معتد قد الا ان یوحہ بن نقل بخلافہ۔ بحکمہ۔ اور جنس و قاتل صدر اول کے مثلاً ہوا حیرت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی زبیر بن حارثہ اور جل من الانصار کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک اور امثال اس کے بھی قابل لحاظ ہیں۔ اور واقعی یہ ہے کہ وقائع میں ایک غریب اجتہاد سے کام لینا پڑتا ہے۔ قال فی الفقہ من المنع و الحق ان علی المفتی ان ینظر فی خصوص الوقت ثم یراجع اللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد انور عفا اللہ عنہ۔

ی ت کے اندر فرج جائز ہے یا نہیں | سوال (۴۰) بنوہ کا شوہر فوت ہو گیا عات پور بھی نہیں ہوئی، کیا ہنرہ ایام عارت میں فریضہ حج ادا کرنے کے لئے سفر کر سکتی ہے یا نہیں۔

۱۔ ادبہ المختار علی ہامش رد المختار فصل فی النیاد م ۸۵۵ ۱۲ طغیر

۲۔ رد المختار فصل فی النیاد م ۸۵۲ ۱۲ طغیر رد المختار کتاب الخطر والاختار فصل فی البیوع م ۳۳۳ ۱۲ طغیر

الجواب :- ہندو ایام نافہ میں فریضہ نکالنے کے لئے مقرر نہیں کر سکتی
کہ فی الدار المختارہ - فقط

بیوہ غیر مرد کے ساتھ جمع کرنا جا سکتی ہے یا نہیں؟ **سوال (۴۱)** ایک عورت جس کی عمر ۲۴ برس کی ہے، زورہ بیوہ دستہ آبادہ کی کہتی ہے، ایک نوجوان شخص کے ساتھ
جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- بیوہ زورہ کے ساتھ جمع کرنا درست ہے اور اس پر فرض نہیں ہے۔ فقط۔

پانچویں روپیہ بتایا، قبضہ میں نہیں کرنا دیکھا ہے؟ **سوال (۴۲)** نزدیک کے پاس سے
روپیہ اس قدر پھوٹا کہ حج سے قابل تھا مگر وقت مرگ والے روز بیوہ نے نہ لیا بلکہ اس کا
بیٹا لے لیا۔ اس نے بیٹے کو ہزار روپیہ چاہا اور خرچ کر ڈالا، بعد و مرض الموت
میں پانچویں روپیہ عمر کے دادا نے اس کو بتایا کہ فلاں جگہ سے نکال لے۔ اب فرمایا
کہ یہ پانچویں روپیہ ملک عمر کی ہے؟ اور حج اس پر فرض ہے یا نہیں۔

۱۔ ومع من وجہ از محرم الجمع و حجاب النفقة محرمہا علیہا لامرأة حرة ولو عجوزا فی
سفر الحج ومع عدم عداة علیہا مطلقا ایة مدة کانت (در مختار) فلا یجب علیہا الحج
اذا وجدت (ای العداة) قوله ای عداة کانت ای سواء کانت عداة وقت
ادطلاق یاثن او مرجعی (در المختار کتاب الحج میثاق و صیغہ) ولا تخرج معیت زوجة
مرجعی او یاثن الحج عن بیئتها اصلا (الدرا المختار علی ما مشرد المختار فصل فی الحج ص ۴۵۳)
تغیر ۲۔ هو من من علی مرة علی الفور بشرط حرية الحج و محرم او زوج لامرأة فی
سفر کثیر (ما فی السبعین) ناسا فی امرأة ثلاثا الا ومعها محرم و ناسا فی امرأة
او ناسا فی امرأة لا یجوز امرأة الا ومعها محرم الحج او ناسا فی امرأة المصنف الی ان
امن الطريق والمحمم من شرائط الوجوب (البحر الیقین کتاب الحج میثاق و صیغہ) تغیر

مرض الموت کے وقت ہبہ کے لئے کیا شرط ہے | سوال (۴۳) ہشتی زیور حسنہ پنجم میں ہے

کہ مرض الموت میں ثلث کے ہبہ میں قبضہ شرط۔ تو نیز کہ والد زیور کل و دہزار روپیہ تھا جس میں سے پانچ سو روپے اس نے عمر کو بتلائے مگر قبضہ نہیں کرایا تو وہ مالک اس روپے کا ہوا یا نہیں؟ اور حج فرض ہوا یا نہیں؟

پوتے نے جو روپیہ چرایا وہ تمام ورثہ کا حصہ ہے | سوال (۴۴) زیور حیر مرآت اسکے

وارث دو بیٹے ایک بیٹی تھی اور عمر جو اس کا بیٹا ہے وہ ان پانچ سو روپے کو جو دادا نے دیئے تھے کھانی چکا تھا مگر ڈیڑھ ہزار روپیہ جو دادا کا اس نے چرایا تھا اس میں کا چار سو روپیہ باقی ہے تو آیا اس چار سو روپے کو ملک عمر سمجھا جاوے گا یا اس کو سب ورثہ چیرب تقسیم کیا جاوے گا؟ اور اس میں سے جو اس کے حصہ کا ہوگا وہ اگر حج کے قابل ہو تو حج فرض ہوگا؟

مکان کا مالک ہو تو کیا حج فرض ہو جاتا ہے | سوال (۴۵) ایک شخص کے پاس نیچے

کا مکان زیادہ حاجت ہے مگر اوپر جو اس کے مکان ہے اس میں وہ خود رہتا ہے، پس اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟

جاننا دکی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں | سوال (۴۶) ایک شخص کسی پنشن سے

گذر اوقات کرتا ہے اور جاننا د بھی ہے کہ وہ گزارے کو کافی نہیں اور اس پر بار بھی ہے۔ لیکن جاننا د اس قیمت کی ہے کہ اگر اس کو فروخت کرے تو حج ہو سکتا ہے اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟

ہبہ میں روپیہ ملا تو حج فرض ہوا یا نہیں | سوال (۴۷) جس شخص نے کسی عزیز غریب

نارث کو بلا اجازت ورثہ اس قدر روپیہ دیا کہ وہ حج کو کافی ہے تو اس پر حج فرض ہو جاوے گا؟

حج کے زمانے سے پہلے روپیہ بھاری میں فرض دیا یا اور وصول نہ ہوا تو کیا حکم ہو | سوال (۴۸) ایک شخص کے پاس

ما و محضر میں اس وقت روپیہ ہوا کہ کچلا جائے مگر ریح الثانی میں کسی کو فرض دیدیا اور اب تک وصول نہیں ہوا تو اس شخص پر حج فرض ہوا یا نہیں؟ مولانا حسین احمد صاحب مہاجرہ فی فرماتے تھے کہ حج فرض ہوتا ہے کہ جب اس شہر سے سفر حج چلنے کا زمانہ ہو اس وقت شرائط پائی جائیں۔ تجربہ سے یہاں کے لوگوں کا جانا ماہ شوال میں ہوتا ہے۔ فقط۔

الجواب :- (۱) اس پانچ سو روپے کا بھی عمر مالک نہیں ہوتا۔ پس اس روپے کی وجہ سے بھی حج فرض نہیں ہوا۔

(۲) جو رائے حضرت مولانا اشرف علی صاحب کی ہے، بنارہ کے نزدیک صحیح ہے۔

(۳) کل دو ہزار میں سے عمر کو حصہ پیچھے گا مگر چار سو روپے موجود ہیں، یہ سب دیگر ورثہ کو دیے۔ عمر کا حصہ اس میں منسوب نہ ہو گا جو وہ صاف کر چکا بعد وضع اپنے حصہ کے باقی سب دیگر ورثہ کو دیدیوے اور جب کہ اس کے پاس کچھ باقی نہ رہے گا تو حج فرض نہ ہو گا۔ فقط۔

(۴) یہی صحیح ہے کہ عمر پر حج فرض نہیں ہوا۔ فقط دمنہ المسکن ومرتتہ ولو کبر یا ممکنہ الا ستغناء ببعضہ والی بالفاضل^۱ لا یلزمہ بیع الزائد والی^۲ التماثل یا من رد التماثل میت۔

(۵) اگر جاگزاؤ گزراؤ قات سے زیادہ نہیں تو حج اس پر نہیں ہوا اور فروخت کرنا اس کا ضروری نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ملک غیر کے بسراؤ قات کرنا شرعاً معتبر نہیں ہے۔ اپنی ہی آمدنی کا لحاظ کیا جاتا ہے اور شریعت میں لحاظ جائز آمدنی کا ہے۔

۱۔ مدار حضرت شیخ الاسلام مولانا رحیم احمد دہلوی رحمہ اللہ سابق مدار المدینہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند میں لکھتے ہیں کہ یہ ہے جس کے لئے قبضہ شرط ہو۔ جیل زمین۔ ۲۔ وان کان صاحب منبعه ان کان له من الصیاع ما یلزمه یکتفی بالنادر والاحد ذلک ما دحا ثیاد نفقة (باقی ما شیوہ ص ۵۲)

(۶) اگر وہ روپیہ شدت سے زیادہ نہیں تو حج فرض ہو جاوے گا۔

(۷) جو کچھ مولانا حسین احمد صاحب نے اس بارہ میں فرمایا صحیح ہے فقط

والدین کی رضا کے بغیر نفل حج کیا ہے | سوال (۲۹) رفتن برائے حج نفل بدون

رضاء والدین جائز است یا نہ؟

الجواب :- حج نفل بدون رضائے والدین نبایہ کہ در فی الدر المختار قد
یتصف بالحرمۃ کالج بعمال حرام وبالكراهۃ کالج بلا اذن ممن یجب استئذانہ
الہ قال الشامی ص ۲۴۵ (۱) اما حج النفل ذلھما العوالدین اولی مطلقاً کما
صرح بہ فی الملتقط ص ۱۹۱ علی ہاشم ر المتار

زنیہ حج کی ادائیگی میں تاخیر جائز ہے یا نہیں | سوال (۵۰) اگر برکے حج فرض شدہ باشد
داد ادائیگی تاخیر کر دین جائز است یا نہ؟ و اگر والدین از سفر حج مانع آیت از جہت
آنها مؤخر کر دین جائز است یا نہ؟

الجواب :- بصورت فرض شدن حج تاخیر نبایہ کہ در - اگر والدین منع کنند
باز نہ آید البتہ اگر والدین محتاج خدمت ایس کس باشند و بیع غایم دیگر نہ باشد مؤخر
کنہ - (قال فی الدر المختار قد یتصف بالحرمۃ کالج بعمال حرام وبالكراهۃ
کالج بلا اذن ممن یجب استئذانہ - قال الشامی کاحد ابویہ المحتاج
الی خدمتہ الخ شامی ص ۱۹۱) وقال فی الدر المختار، فرض مرثۃ علی الفوس
فی العام الاول عند الشانی و اصم الراہی بتین عن الامام الخ - در مختار
مختصراً ص ۱۹۱ علی ہاشم ر المتار

ہر دین مقیم ہے یا حج | سوال (۵۱) اگر برکے حج فرض شدہ باشد و زوجہ نش
مانع شود و گوید کہ ہر سارا کن دریں صورت کہ نزدش برائے ادائیگی نہ ہو سوائے

(تقریباً ۵۳) عیالہ دادلادہ یمقی لہ من الفیقۃ قد ما یبیش بقلۃ البایفرض علیہ الحج والا فلا

کے تو درست ہے دقین اغنا تا فرم المالحین والصبی والمعتوکہ غیر محرمین
کما فی المحيط عن المفہمات فیہ۔ فقہا

سوال (۵۳) ایک عورت بیوہ جو صاحب نصاب ہے
سفر کر سکتی ہے یا نہیں | وہ اپنے غیر محرم پیر کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے تو جائز ہے
یا نہ؟ اگر یہ عورت صرف مستورات کے ساتھ مل کر جائے تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- جائز نہیں ہے، شامی میں ہے دفیہ اشارۃ ان الحرة
لا تسافر ثلاثة ايام بلا محرم الخ (۲) جائز نہیں ہے۔ فقط

سوال (۵۴) ایک بیوہ عورت جس کا کوئی
محرم ساتھ نہیں ہے حج کرنا چاہتی ہے

باقی اور عورتیں اپنے اپنے خاندانوں کے ہمراہ جا رہی ہیں۔ زنانہ ساتھ دیکھ کر یہ بھی
تیار ہو گئی تو کیا بیہرم جا سکتی ہے اور اگر کوئی منع کرے تو اس کی کیا سزا ہے۔
الجواب :- جب تک اس عورت بیوہ کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو
اس وقت تک اس پر حج فرض نہیں ہے اور جاتا جائز نہیں ہے۔ فقط

لہذا کتاب الخط والایمان فیہ ذیل منہ فیہ دقین دقین لہ دیکھئے۔ والتمار کتاب الحج ص ۱۹۹
دیکھئے فی المرأة ان یکون لہا محرم فحرمہ او زوجہ او عیون بہا ان یحج بغيرہا اذا کان
بینہما و بین مملکة مسیوۃ ثلاثة ايام (ہر ایہ علی ہر فتح القدر کتاب الحج ص ۱۹۹) دمع
زوجہ او محرم الخ مع وجوب النفقة لہر ما علیہا الخ لا مراۃ (در مختار والحرم من العیون
مناکحتہا علی التامید بقراۃ ارضاع او صریحۃ در المختار کتاب الحج ص ۱۹۹) (۱۹۹)
و روی البزازی لا تجزئ مراۃ الا دمعہا محرم (البحر الرائق ص ۲۲۸) لہ دمعہ زوجہ او محرم الخ
وجوب النفقة علیہا لہر ما علیہا الخ لا مراۃ حرة و عیون فی سفر (ایضاً ص ۱۹۹) ہر ایہ میں
مانعت کی صراحت موجود ہے۔ دیکھئے فتح القدر کتاب الحج ص ۱۹۹ (غیر۔

محرم عرفات میں نہ پہنچا تو حج ہوا یا نہیں | سوال (۵۵) محرم یوم نحر کی طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ گیا لیکن اس قدر فاصلہ رہا کہ میں ان عرفات میں پہنچتے پہنچتے فجر طلوع ہو جائے گی، البتہ اگر وہ پتھر پھینکے تو وہاں پہنچ سکتا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ محرم کے پتھر کا پہنچنا محرم ہی کا پہنچنا سمجھا جائے گا اور اس کا حج ہو جائیگا تو کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب :- یہ قول اس شخص کا غلط ہے، میں ان عرفات میں سے کسی جزی میں پہنچ جانا محرم کا ضروری ہے اگرچہ ایک لحظہ کے لئے ہو، بدون عرفات میں گزرنے کے حج نہ ہوگا۔ چنانچہ شرح لباب المناسک میں ہے کہ شرط ثالث وقوف عرفہ کی مکان عرفات ہے فلو اخطأ لم یجز وقوفہ بغیر عرفہ ولو بیطر عرفہ الى ان تال الخامس کیونکہ عرفہ فی وقفہ الی ولو لحظۃ۔ نقط

جب خود اپنے ذمہ حج فرض ہے تو والد کو حج .. سوال (۵۶) ایک آدمی کے ذمہ حج .. کیا ہے اس کا فرض ادا ہو گا یا نہیں | فرض ہے لیکن اس کے والدین کے پاس

لہ المسلم المتقسط (۱) دالح فرضہ ثلاثۃ الاحرام الخ والوقوف بعرفہ فی اوائہ (در مختار) وهو من اراد الیوم عرفۃ الی قبیل طلوع فجر الفجر (الدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الحج ص ۲۳۲) اما نصابہ فرمان الوقف من حین تنزل الشمس من یوم عرفۃ الی طلوع الفجر الثاني من یوم الفجر حتی یوقف بعرفۃ فی غیر هذا الوقت کان وقوفہ وعدم وقوفہ سوا لانه فرض الوقت الی کذا من لایدر ما لایعرف عرفۃ بنہما ولا یلیل فقد فاته الحج ... القدر المفروض من الوقوف نہر کیونکہ عرفہ فی سلعۃ فی هذا الوقت فمتی حصل اتیانہا فی ساعۃ من هذا الوقت تادی فرض الوقوف سواء کان عالما او جاهلا فانما او یقبلان وینبغی ان معنی علیہ وقف بہما اور (دوسو موشی) او علی الدایبۃ او معمول (بایض الصلح کتاب الحج فصل رکن الحج ص ۱۲۵) د ۱۲۶

اس قدر مال نہیں جو حج کر سکیں، اب اس آدمی کو خود حج کرنا چاہئے یا اپنے باپ کو بھیج کر حج کرادے۔ مگر باپ کو حج کرادے گا تو اس کے ذمہ سے فرض ادا ہو جائے گا۔ یا نہیں۔

الجواب :- اس کو خود حج کرنا چاہئے۔ اگر باپ کو حج کرادے گا تو پھر بھی اس کو خود اپنا حج کرنا لازم ہے۔ فقط

سوال (۵۷) ایک شخص نے ایک شوہر دار عورت کو دالے کا حج ہوایا نہیں

بہکا کر اپنے گھر میں ڈال لیا اور کئی ماہ تک اس سے زنا کرتا رہا، اس کے بعد حج کو گیا، واپس آکر پھر بایستورہ کاری میں مشغول رہا۔ اب اس عورت کے شوہر نے مجبور ہو کر اس کو طلاق دیدی ہے۔ بعد عادت کے زانی نے اس سے نکاح کر لیا ہے تو اس شخص کا حج ہوایا نہیں۔

الجواب :- حج اس کا صحیح ہو گیا اور قائم رہا اور دوبارہ حج کرنا اس پر فرض نہیں ہے۔ فقط۔

(البتہ زنا کاری کا گناہ ہوگا۔ مگر اس کی وجہ سے حج کی ادائیگی پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ ظہیر)

لے والمرکبة منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز الى الموت لا عند فتره العجز حتى تلزم الاعادة بزوال العجز (رد المحتار على المشس رد المحتار باب الحج عن الغير ص ۳۲۶ و ۳۲۷ ظہیر)

لے لھو ای الحج او فريضة مرة لان سببه البیت وهو واحد رد مختار ادلائیکم الحاجب اذا ارتکب سببه ولم یث مسلم یا ایها الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فانتال رجل اکل عام یا رسول الله فکنت حتی قالها ثلاثا فقال رسول الله لوقلت نعمه لوجبت ولما استطعتم (رد المحتار کتاب الحج ص ۳۱۶) ظہیر

یوم جمعہ کے روزے سے سوال ۱۵۸۸ یومۃ الفجر جس کے دن رتخ ہو تو روزہ مندر
 ذکر کیا یہ تشریح کے قابل ہے۔
 بحر الریق میں ہے: وذل فیل اذا دافس یومۃ الفجر جمعہ عطرۃ علی کل المؤمن
 وانه افضل من سبعین حجة منیر یوم الجمعة کما مراد فی الحدیث الشریف
 انتہی۔ لیکن صاحب رد المحتار لکھتے ہیں: لکن نقل المسامی عن بعض الحفاظ ان
 هذا حدیث باطل لا اصل له انتہی۔ آیائے ایت واقعی باطل ہے۔ ایک روایت
 ابو ہریرہؓ سے حافظ سنن اوی نے کتاب فضائل اعمال میں نقل کی ہے۔ عن ابی
 ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل خلق الایام واختار
 منها یوم الجمعة فکل عمل یعملہ الانسان یوم الجمعة یکتب له سبعین حسنة
 الحدیث۔ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- صاحب رد مختار نے اسی کو اختیار فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز
 اگر وقوف وغیرہ تشریح تشریح سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو کہ غیر جمعہ میں ہو اور یہ
 مسئلہ یہ ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پہ بھی عمل ہو سکتا ہے کما
 فی الدر المختار، عن الہامی فیعل بہ فی فضائل الاعمال وان انکرہ النووی
 بہر حال جمعہ کے وقوف کو فضیلت ضرور ہے۔ پس اگر سبعین حجۃ کی روایت میں
 ضعف بھی ہو تو اصل فضیلت کے منافی نہیں ہے اور ایسے امور میں تشکی حکم نہیں دیا جاتا
 اور نہ اس کی ضرورت ہے اور حافظ سنن اوی نے جو حدیث فضائل اعمال میں اس مضمون
 کی نقل کی ہے وہ اگر صحیح ہو تو مطلب حاصل ہے اور اگر ضعیف بھی ہو تو کچھ قرح نہیں
 ہے کما مر عن قبولہ فی فضائل الاعمال واللہ عنہ علم الکتاب دہو اعلم

لہذا المختار علی ما مر رد المختار عن باب وضو مطلب فی بیان ارتقاء الحدیث الضعیف

الی رتبۃ الحسن ص ۱۱۹ ۱۲ تطہیر۔

بالصواب - فقط -

عہدت خود بھی بیمار ہو اور اس کا محرم بھی تو کیا کرے | سوال (۵۹) ایک شخص فریضہ حج ادا کر چکا ہے مگر اس کی بیوی نے نہیں کیا، اب ان کے پاس اتنا روپیہ ہے کہ میاں بیوی دونوں نئے بی حج کر سکتے ہیں، لیکن مرد کمزور اور دائم المریض ہے اور بیوی بھی کمزور ہے مگر ایسے کمزور نہیں ہیں کہ محل پھر نہ سکیں۔ دیگر اس وقت حجاز میں راستہ کی تکلیفات زیادہ ہیں۔ پس مذکورہ حالات میں دونوں کے لئے حج کو جانا ضروری ہے یا اسی قدر روپیہ، ماس اسلامیہ کو بطور خیرات دیدینا بہتر ہے۔

الجواب :- جب کہ اس کی زوجہ پختہ فرض ہے تو اس کو حج کرنا چاہئے اور چونکہ عہدت کو محرم کے ساتھ لینے کی ضرورت ہے تو خواہ شوہر ساتھ ہو یا کوئی دوسرا محرم، یہ اختیار ہے کہ اگر ہر دست بوجہ عدم الطہیان کے سفر حج میں نائل ہو تو انتظام کیا جاوے کہ جس وقت خبریں الطہیان کی آجائیں اس وقت ارادہ کیا جاوے۔ غرض یہ کہ فریضہ حج، حج کرنے سے ہی ادا ہوگا۔ ماس وغیرہ میں لینے سے حج ادا نہ ہوگا۔ فقط -

قرض بغیر قرض ادا کئے حج | سوال (۶۰) اگر کوئی شخص حج کو جانا چاہے اور کو جا سکتا ہے یا نہیں وہ قرض ادا ہو تو اس کو حج کو جانے سے پہلے قرض ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں اور بغیر قرض ادا کئے حج کو جا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے دغیہا سنن واداب کان یتوسع فی النفقة دیما قاطع علی الطہارۃ وعلی صون لسانہ دیستادن ابو یہ و دائنہ وکفیلہ الخ۔ اور شامی میں ہے دکان ابکرہ بلا اذن دائنہ وکفیلہ

مع امن الطریق بنسبۃ السلامة الخ والدر المختار علی ما مشر المختار

کتاب الحج ص ۱۹۷ طغیر

دانظاہر انہا قہریمیۃ لا اطلا قہم الکواہتۃ دیدل علیہ قولہ نیماہ فی
تمثیلہ للحج المکروہ کالج بلا اذن معایب استینانہ فلا ینبغی
عدۃ ذالک من السنن والادائب الخ ان روایات سے معلوم ہوتا
ہے کہ حج میں جانے کے وقت اجازت لینا یا استقبہ یا واجب۔ ادا نہ
قرض کا ضروری ہونا ثابت نہیں۔

—:—

دوسرا باب

ارکان و واجبات حج

سوال (۶۱) جس عورت کو ایام حج میں حیض آئے، وہ حج کیسے کرے | مستورات زمانہ حج میں ایام ہونے کی حالت میں ارکان حج کیسے ادا کر سکتی ہیں۔

الجواب :- سوائے طواف کے جملہ ارکان ادا کرے اور طواف فرض کی قضا بھی طہارت کے کرے اور طواف سنت و واجب ماقطع ہے۔ فقط۔

سوال (۶۲) عرفات پر حجاج کس وقت تک پہنچنے پر حج فرض رہی ہے کہ حج ہو جائے | عرفات پر حجاج کس وقت تک پہنچنے پر حج میں شامل ہو سکتے ہیں۔

سوال (۶۳) خطبہ حج کا وقت کیا ہے | خطبہ حج کس وقت شروع اور کس وقت ختم ہوتا ہے۔

سوال (۶۴) اگر غروب آفتاب سے پہلے عرفات داپس ہو جائے تو دم واجب ہو گا یا نہیں | غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے آجائے تو دم واجب ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- (۱) یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے یوم تیسریں ذی الحجہ کی شب میں صبح صادق سے پہلے جس وقت بھی عرفات پہنچ جائے فرض ادا ہو جاتا ہے اور حج ادا ہو جاتا ہے۔

لے اذا حانت المرأة عند الاحرام اغتسلت و احرمت و صنعت كما يصنعها الحاج غير انما لا تطوف بالبيت حتى تطهر لمحمد بن عاتكة ربه (ما يه باب التمتع ص ۲۳۲) طغیر۔
لے الحج فرضہ ثلاثۃ الاحرام الی ذلک یوقوف بعرفۃ فی ادا نہ (در مختار) و هو من زوال یوم عرفۃ الی قبیل طلوع فجر الفجر (رد المحتار کتاب ص ۲۳۲) طغیر۔

(۲) حج میں تین خطبے ہیں، ایک ساتویں ذی الحجہ کو مکہ معظمہ میں، دوسرا نویں ذی الحجہ کو عرفات میں بعد زوال شمس قبل از نماز ظہر و عصر کے اور تیسرا خطبہ گیارہ ذی الحجہ کو منیٰ میں اور تفصیل ان کی کتابوں میں ہے۔

(۳) غروب آفتاب تک رہنا چاہئے، اگر قبل از غروب آفتاب واپس آگیا تو دم لازم ہے۔ کذا فی الشامی۔

عرفات کی ماضی کا وقت کیا ہے | سوال (۶۵) حاجی کو عرفات پر کونسے دن اور کس وقت پہنچنا چاہئے۔ حاجی کے لئے عرفات پر پہنچنے کا انتہائی وقت کو نسا ہے جس سے کہ اس کا حج ساقط نہ ہو، یعنی حج ادا ہو جاوے۔ حاجی کو عرفات سے مزدلفہ کی طرف کس وقت لوٹنا چاہئے اور اس کی انتہا کہاں تک ہے۔ اگر کوئی حاجی عرفہ کے دن شام کو

لے فاذا كان قبل يوم التروية بيوم خطب الامام خطبة يعلم فيها الناس الحمد والتمني والصلوة بعرفات والوقوف الافاضة ثم يتوجه الى عرفات فيقيم بها الغداة اذا زالت الشمس يعلى الامام بالناس الظهور والعصر فيبند بالخطبة فيخطب خطبة يعلم فيها الناس الوقوف بعرفة الخ ويخطب خطبتين يفصل بينهما بجلسة كما في الجمعة الخ (رداير باب الاحرام ص ۲۲۵) قوله وبعد الزوال شامی النحر قال في اللباب شمر اذا كان اليوم الحادي عشر وثاني ايام النحر خطب الامام خطبة واحدة بعد صلاة الظهر لا يجلس فيها الخطبة اليوم السابع يعلم الناس احكام الرمي وما بقي من مهر المناسك وهذه الخطبة سنة وتركها غفلة عظيمة ۵۱ (رد المحتار فصل في الاحرام مطلب في حكم صلاة العيد ص ۱۵۲) ظهير ۵۲ ثامن الشهر يخرج الى منى الخ ومكت بها الى ثخر عرفة ثم بعد طلوع الشمس راح الى عرفات الخ واذا غربت الشمس اتى مزدلفه (رد المحتار) قوله اذا غربت الشمس الخ بيان للواجب حتى لو دفع قبل الغروب فان تجاوز حد عرفة لزمه دم (رد المحتار كتاب الحج ص ۲۳۰) ظهير۔

بعد غروب آفتاب عشر کے وقت یا بعد پھر رات کے وقت یعنی عید کی رات میں عرفات پر پہنچا تو اس کا حج ادا ہو یا نہ ہوا۔ اگر ادا ہو گیا تو پھر رات کو مزدلفہ کی طرف کب لوٹے گا۔

الجواب :- وقت مستحب عرفات کی طرف جانے کا یہ ہے کہ یوم عرفہ میں بعد طلوع شمس منی سے عرفات کی طرف روانہ ہو اور وہاں پہنچ کر حسب قاعدہ نماز ظہر و عصر سے فارغ ہو کر وقوف عرفات کرے اور وقوف عرفات کا وقت زوال یوم عرفہ سے طلوع فجر یوم نحر تک ہے یعنی دسویں تاریخ کی تمام رات بھی وقوف کا وقت ہے اور اس عرصہ میں کسی وقت بھی عرفات پر پہنچ گیا تو فرض وقوف ادا ہو گیا اور مزدلفہ کی طرف لوٹنے کا مستحب وقت تو وہی ہے جو معروف ہے کہ بعد غروب آفتاب یوم عرفہ عرفات سے چل کر مزدلفہ پہنچے اور رات کو وہاں رہے اور صبح کی نماز اندھیرے پڑھ کر وقوف مزدلفہ کرے اور وقت اس وقوف کا طلوع فجر یوم نحر سے طلوع آفتاب تک ہے اور یہ وقوف واجب ہے۔ اور جو حاجی عرفہ کے دن شام کو بعد غروب آفتاب یا بوقت عشر یا اس کے بھی بصر صا دق سے پہلے پہلے عرفات پر پہنچ گیا، اس کا حج صحیح ہو گیا۔ وہ عرفات پر کچھ ٹھہر کر اسی وقت وہاں سے لوٹ کر مزدلفہ پہنچ کر وقوف مزدلفہ بھی اگر وقت وقوف مزدلفہ کا باقی ہو کر لیوے تاکہ واجب سا قسط نہ ہو۔ اور اگر وقوف مزدلفہ نہ ہو سکا کہ اس کا وقت نہ ملتا تو ترک واجب ہوا۔ دم نہ لیوے

لے فاذا صلى الفجر يوم النحر ودية مكة خرج الى منى فيقيم بها حتى يصلي الفجر من يوم
عرفة ثم يتوجه الى عرفات فيقيم بها الى اذا زالت الشمس يصلي الامام
بالناس الظهر والعصر الى ويصلي بهم الظهر والعصر في وقت الظهر باذان واقامتين
الى اذا غربت الشمس افاض الامام والناس معه الى فلو مكث قليلا بعد غروب
الشمس وافاضه الامام فلا بأس به الى ثم اتى مزدلفه الى ويصلي الامام بالناس
المغرب والعشاء باذان واقامة واحدة الى ثم وقف الى ثم هذا الوقوف (باقی برکت)

باقی تفصیل مناسک حج کی معروف و مشہور ہے اور کتب میں مذکور ہے۔ ظہیر جمع نقطہ طواف و داع نہ کرے تو کیا حکم ہے | سوال (۶۶) زید حج فرض ادا کرنے کے لئے بیت اللہ روانہ ہوا۔ چونکہ زمانہ حج کا زیادہ باقی رہا تھا، زید نے ادا اسکے عمر میں نے مکہ کے پہاڑ سے اس وجہ سے احرام نہیں باندھا کہ اول مدینہ منورہ حاضری کا تھا، کہ بیا چنانچہ اول مدینہ طیبہ پہنچ کر شرف زیارت روضہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کیا، وہاں سے رخصت ہو کر بیت اللہ شریف کو آیا۔ بمقام رابع زید نے بہ نیت ادا حج احرام باندھا اور حرم شریف کے اندر داخل ہوا تو طواف داخلی اور ارکان حج ادا کئے۔ اس کے بعد پھر ایک مرتبہ طواف کیا، بعدہ سخت بیمار ہو گیا پھر، ذی الحجہ کو وقت روانگی عرفات طواف بحالت مرض چار پائی پر کیا۔ عرفات میں میں ان مخصوص میں داخل ہو کر خطبہ سنا اور تمام دیگر گناہ صفا و مردہ آثار راہ میں ادا کئے۔ پھر مقام منیٰ میں ۱۳ ذی الحجہ تک مثل دیگر حجاج کے قیام کیا اور اسی تاریخ ۱۲ کو احرام کھول دیا اور سر منڈوا دیا جیسا کہ اور حجاج نے کیا۔ دوسرے روز بیت اللہ شریف کو واپس آیا مگر بوجہ علالت کے پیادہ خود طواف واپسی حرم شریف نہ کر سکا، گو مثل، تاریخ کے چار پائی پر کر لینا ممکن تھا مگر طواف و دیگر ہائے زیار نے یہ مسئلہ اس کو بتا دیا کہ طواف واپسی کی اب ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے طواف واپسی نہیں کیا گیا اور اسی حالت بیماری میں زید اپنے وطن کو واپس چلا آیا اور اس کو عرصہ تخمیناً دو سال کا گزر گیا اور اپنی زوجہ سے مجامعت برابر کرتا رہا۔ علماء ہنر سے جب اس طواف کی بابت مسئلہ دریافت کیا گیا تو بعض نے طواف واپسی واجب فرمایا کہ یہ بھی رکن ہے، جب تک نہ کر لیا جاوے گا حج کامل نہ ہو گا۔ بعض نے فرمایا کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ) ثلاثة الاحرام الواجب والوقوف بعرفة في اداة (در مختار) وهو من زوال

يوم عرفة الى قبيل طلوع فجر الفجر (در المختار کتاب الحج ص ۳۳۳) ظہیر۔

جب تک طواف نہ کیا عورت کے پاس جانا حرام ہے، اور بعض نے فرمایا کہ طواف واپسی نہ کرنے سے عورت کی حرمت لازم نہیں مگر طواف واپسی واجبات سے ہے اور بوجہ فرض و غلط بیانی مسئلہ ادا نہ ہو سکا۔ لہذا دو دم دیر سے تاکر جو تاخیر ہوئی ہے وہ رفع ہو جاوے مگر طواف واپسی ادا کرنا پڑے گا۔ چونکہ مسئلہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے لہذا کون قول صحیح و معتبر سمجھا جاوے گا؟ جماع کی شمار نہیں ہو سکتی اور زیادہ استطاعت و دہارہ جانے کی نہیں۔ ہاں دم دے سکتا ہے کہ صاحب زصاب زکوة و قربانی ہے مینہ اتوجہ روا۔

الجواب :- سوال میں یہ ذکر نہیں کیا کہ زید نے طواف افاضہ بھی کیا ہے یا نہیں یہ طواف رکن اور فرض ہے بدون اس طواف کے احرام سے نہیں نکلتا اور جماع زوجہ حلال نہیں ہوتا۔ وقت اس طواف کا دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہے قیام منیٰ کی حالت میں مکہ معظمہ آکر یہ طواف کر کے پھر واپس منیٰ کو جایا کرتے ہیں۔ پس یہ معلوم ہونا چاہئے کہ زید نے یہ طواف بھی کیا تھا یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تھا تو پھر مکہ معظمہ جا کر یہ طواف کرنا لازم ہے اور جماع زوجہ کی وجہ سے اور تاخیر اس احرام کی وجہ سے دم لازم ہے اور اگر یہ طواف یعنی طواف افاضہ کر لیا تھا تو فرض حج ادا ہو گیا۔ طواف و داع یعنی مکہ معظمہ سے واپسی اور رخصت ہونے کا طواف فرض نہیں واجب ہے، اس کے ترک سے

لہ وفرضہ ثلاثة الاحرام والوقوف بعرفة وطواف الزيارة الى وطواف الزيارة اول دقته بعد طلوع الفجر۔ يوم النحر وهو فيه اى الطواف في يوم النحر الاول افضل حل له النساء الخ فان اخرها اى ايام النحر وليا ليها منها كرهه نحر يما ووجب دم لترك الواجب الخ ثم اتى منى در مختار قوله كرهه نحر يما الخ اى ولو اخرها الى اليوم الرابع الذى هو اخر ايام التشريق وهو الصحيح الخ وبه يفتى۔

رد المحتار کتاب الحج ص ۱۰۲ — باب الاحرام ص ۲۵۱ ۱۲ ظفر مدنی۔

صرف ایک دم لازم ہے۔ واپس جانے کی اور اس طواف کو کرنے کی ضرورت نہیں۔
پس سائل کو پیش رفت کرنی چاہئے کہ ایام نحر میں یعنی دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کوئی
طواف زیارہ کیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کیا تو طواف زیارت اس کے ذمہ باقی ہے اور
مکہ معظمہ جا کر حیب ہو سکے وہ طواف کرنا ضروری ہے بدین اس طواف جماع زوہرہ حلال
نہیں ہوتا۔

حج کا جب ارادہ کیا جائے تو ضروری ہے کہ مسائل حج سے واقفیت حاصل کر لے۔
اردو میں احکام حج کی کتابیں موجود ہیں۔ اتنا تو ضرور کر لینا چاہئے کہ حج میں کیا کیا فرض ہے
بہر حال اب عما ف لکھنا چاہئے کہ طواف زیارہ کیا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد مکہ مشرف
جواب لکھنا چاہئے گا۔ اور واضح ہو کہ طواف زیارت اور بے اور طواف و داء اور
بے۔ اول فرض اور رکن حج ہے اور دوسرا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ
عبد الرحمن مفتی، مدرسہ عربیہ دیوبند۔

طواف زیارت کیا تو کیا حکم ہے | سوال (۶۷) اگر کوئی شخص حج کے لئے گیا اور اس نے
حج کے افعال و ارکان ادا کئے لیکن طواف زیارت نہ کر سکا اور اپنے وطن واپس چلا آیا
تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب :- حج کرنے والا اگر بدین طواف زیارہ کے اس طرح کہ ایام نحر
اور اس کے بعد کوئی طواف اس نے نہ کیا ہو، اپنے وطن کو واپس چلا آئے تو عورتیں
اس پر حرام ہیں اور اس بارہ میں احرام اس کا باقی ہے۔ واپس جانا مکہ معظمہ کو اور

لے ثم اذا اسراف السفر طواف للصوم ای الوداع سبعة اشواط بلا سمل وسعی
وهو واجب علی اهل مكة (در مختار) قوله وهو واجب فلو نفرد لم يطف وجب عليه
الرجوع ليطوف ما لم يجاوز الميقات فيخبر بين اساقه الدم والرجوع باحرام
جدید بعضی کا الخ (رد المحتار مطلب فی طواف الصدر ص ۲۵۵) ظفر۔

اور طواف زیارت کرنا اس پر لازم و فرض ہے، بدون اس طواف کے احرام سے باہر نہیں ہو سکتا، اور عورتیں اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتیں۔

تیسرا باب

احرام

محرم ربڑ یا تار کی بیٹی سے تہبند | سوال (۶۸) ربڑ یا تار کی بیٹی سے تہبند احرام باندھ سکتا ہے یا نہیں |
کتے ہیں یا نہیں۔

محرم احرام کی چادر گرمی کی وجہ سے اتار سکتا ہے یا نہیں | سوال (۶۹) حالت احرام میں جم چادر اوڑھتی جاتی ہے بحالت پسینہ اس کو اتار سکتے ہیں یا نہیں۔

حج کی دعائیں کتاب دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے | سوال (۷۰) جس شخص کو ادعیہ حج کی زبانی یاد نہ ہوں، وہ کتاب میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) ربڑ وغیرہ سے احرام کا تہبند باندھ سکتے ہیں۔

(۲) ہر وقت اوڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، پسینہ وغیرہ کی ضرورت سے

لہ و لولم یطوف طواف الزیارة اصلاحتی ر جمع اہلہ فعلیہ ان یعود بذالک
الاحرام لانعدام التخلل منه وهو محرم عن النساء ابدًا حق یطوف (۱) دکن
اذا رجع الی اہلہ وترك منه اسبۃ اشواط یعود بذالک الاحرام وهو محرم
ابدًا فی حق النساء کلما جامع لزمہ دم اذا تعددت المجالس (فتح القدیر کتاب
الحج ص ۲۳۶) ظفر

۳ فان زمرۃ ادخلہ انعقدہ اساء ولادم علیہ (در مختار) دکن اوشدہ مجمل
دخولہ لشبهة حیث منہ بالمخیط من جهة انه لا یحتاج الی حفظہ بخلاف شد الہیان
فی وسطہ (رد المحتار باب الاحرام ص ۲۱۵) ظفر۔

ملیں۔ وہ کی جا سکتی ہے۔

(۳) کتاب میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے، بن پڑھنے کے رکھ سکتا ہے۔

چوتھا باب جنايات

محرم بین حک کو مار ڈالے تو کیا حکم ہے | سوال (۷۱) من ابی الزبیر المکی عن جابر بن

عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل ضفداً فاعلیہ شاة
محوماً کان او حلاًلاً۔ الحدیث۔ آیا در قتل ضفیر ع شاة واجب است یا نہ۔

الجواب :- قال فی رد المحتار قولہ فان قتل محرم صیداً ای حیواناً
بریاً متوحشاً باصل خلقته الخ (رد مختار) واحترض به عن البحرى وهو ما يكون فالله
فی الماء ولو كان مشواہ فی البر لان التوالد اصل والکینونة بعدہ عارض
فکلب الماء والضفدع المائى كما قیده فی الفتح قال ومثله السرطان والتماح
والحفافة بحرئى یحل اصطياده للمحرم بمض الآية وعمومها متنادل لغير المأكول
منه وهو الصحيح خلافاً لما فی مناسک الکرومانی من تخصیصہ بالسلم خاصة اما
البری فمحرام مطلقاً الخ۔ شامی۔ پس معلوم شد کہ جمیع عن الحنفیہ ابن است کہ ضفیر مائى
در عموم آیه اجل تکم صید البحر وکعامہ متاعاً آکم۔ الآية داخل است
در قتل آن شاة واجب است ولعل الحدیث محمول علی البری۔ فقط۔

محرمین کی طرف سے اگر مردعات مجوسی میں رہی ہمارے تو کیا حکم ہے | سوال (۷۲) زیار نے

سنة وكذا يستحب للمريد الاحرام ان يلبس اخرا من ولداء على ظهره الخ وهذا بيان السنة والا فتاوى

کات (رد المحتار) علی (رد المحتار) باب الاحرام ص ۲۱۲ (ظہیر مرقی)۔

کے رد المحتار باب الجنایات ص ۲۱۲ ۱۲ ظہیر ص ۱۳۰۰ الماکہ ۱۳۰ - ظہیر۔

رمی جمرات ثلاثہ ۳ از نازخ کو عورتوں کی طرف سے دکا لٹکی، کیونکہ قافلہ چل رہا تھا عورتوں کا رمی کرنا بہت دشوار تھا، یہ رمی صحیح ہوئی یا نہیں، بحالت عدم صحت دم واجب ہو یا نہیں محرم چشمہ لگا سکتا ہے یا نہیں | سوال (۲۱) | محرم چشمہ لگا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ۱۱۔ رمی جمار واجب ہے اور ترک واجب اگر سبب کسی عذبتے ہو تو اس میں کچھ نہیں ہٹا کر فی رد المحتار - وکن اکل واجب اذا ترکہ بعد رلا شئ علیہ کما فی البصر - شای - وکن فی باب المناسک وغیرہ - پس اس عورت میں سبب عذر زحام کے جو عورتوں کی رمی ترک ہوئی تو اس میں دم واجب نہ ہوگا۔ (۲) لگا سکتا ہے۔ نقطہ۔

یوٹ پیٹنے سے محرم ہر دم آتا ہے یا نہیں | سوال (۲۳) | محرم نے اگر یوٹ پہنا اور کمبین چھپے رہے تو دم جنابت لازم آئے گا یا نہیں۔ اگر جنایات متعارف ہوں تو ایک دم آئے گا یا متعارف دم لازم ہوں گے۔

الجواب :- اس عورت میں اس کے ذمہ دم جنابت لازم ہے۔ لیکن جنایات میں تاخیر ہو کر صرف ایک دم آئے گا جس کا حرم میں ذبح ہونا ضروری ہے۔ اگر اب خود نہیں جاسکتا تو کسی جگہ میں جانے والے کو اپنا وکیل بنادے وہ حرم بارہ کر

لے لو ترک شیئا من الواجبات بعد رلا شئ عنیہ علی ما فی الہدائم رد المحتار باب الجنایات ص ۲۵۵ ظہیر لہ فجملة الکلام فیہ ان محظورات الاحرام فی الاصل تو مان نوع لا یرجب فساد الحی و نوع یرجب فساد الحی اما الذی لا یرجب فساد الحی فانواع بعضها یرجع الی اللباس و بعضها یرجع الی الطیب و ما یجری بھما کہ من انزالہ الشعث و قضاء النفث و بعضها یرجع الی تدابیر الجماع و بعضها یرجع الی الصيد۔ (بیدائم الصنائع بیان ما یحظرہ الاحرام ص ۱۸۳)

ذبح کر دے گا۔ باریک دیکھو کہ اگر اہل البس المغیط من قمیص اور جبۃ الخافقین اور جوس بلین من غلبہ عن سر وضا و سرکہ یومًا کاملًا فلیبہ الدم لا یجوز عن غیرہ لان لبس احد هذه الاشیاء یومًا کاملًا اس اتفاق کامل فیوجب کفارۃ کاملۃ دھمی الدم الخ باریع العناصع جلد دوم۔ و فیہ ایضاً لہذا المرجع الدم الایمکۃ الخ و انما عرف اختصاص جواز الذبح بمکۃ بالنص ولہ قولہ تعالیٰ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدُیْ فِحِلَّہُ الْآیۃ۔ و فی شریک نصاب المناسک لملا علی قاسمی فی شرایط جواز الدم والثالث ذبحہ فی الحرم بالاتفاق سواء وجب شکراً او جہراً الخ و فی الدار المختارہ الذی ایدر الخی یوم کا لیوم وان سرعہ لیلاً و اعادۃ نہاراً الخ ما لم یعزم علی الترتیب الخ فقط۔

مینی سے اٹھا کر ننگہ یاں مارے تو کیا دم لازم ہوگا یا نہیں | سوال (۵۴) اگر جہا جی سنگریزہ فروغ سے نہیں لائے بلکہ مینی سے اٹھا کر مارے ہیں تو دم لازم آتا ہے یا نہیں۔

رمی خلاف ترتیب ہونے پر دم آتا ہے یا نہیں | سوال (۵۵) اگر رمی جہا رت ترتیب دار نہیں کی تو دم لازم آوے گا یا نہیں۔

تیسرے دن رمی جہا نہ کرنے پر دم آتا ہے یا نہیں | سوال (۵۶) تیسرے دن رمی جہا نہ کرنے سے دم لازم آتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) سنگریزے اگر مزادغہ سے نہیں لایا بلکہ مینی سے اٹھا کر رمی کیا تو اس سے دم لازم نہیں آیا لیکن اگر جہرے کے پاس سے اٹھائے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے

۱۔ باریع المستلخ کتاب الحج فصل فی بیان ما یخبرہ الاحرام مجلہ ۱۸۹ ص ۱۲ ظہیر۔

۲۔ ایضاً ص ۱۸۹ ظہیر مع شرح السک الاستطاب جزاء جنایات ص ۲ ظہیر مدنی۔

۳۔ الدر الثمینی باشر رد مختار باب الجنایات ص ۲۴ ظہیر مدنی۔

۴۔ ویستحب ان یاخذ حصی الجمار من المزدلفۃ او من الطریق ولا یرمی (باقی ص ۵۵۶)

در مختار دشامی۔

(۲) اور رمی جمرہ اگر ترتیب دار نہیں کی تو اس میں ترک سنت ہوا، اس میں دم لازم نہیں ہے۔

(۱۳) اسی طرح ۱۳ ذی الحجہ کی رمی کو چھوڑنے سے دم لازم نہیں آتا۔ ذیہ تفصیل مذکور فی کتب الفقہ۔

پانچواں باب

حج بدل

حج کا بدل کیوں ہے | سوال (۷۷) مستورات پر حج فرض ہوا، جمعہ کیوں نہیں۔ جمعہ ٹرائف کا بدل نہیں، حج کا بدل ہے۔ یہ کیا بات ہے۔

الجواب :- حج ایسا ہے جیسے زکوٰۃ مال سے اس کا تعلق ہے۔ پس جیسے زکوٰۃ

بالی جمعۃ اخذنا من عند الجمرة فان رمی بها جازم وقد اساء کذا فی السراج الوہاج (عالمگیری مصری کتاب الحج باب خامس ص ۲۱۸) طغیر

لہ الشانی عشرانہ فی الیوم الاول یرمی جمرة العقبة لا غیر۔ و فی بقية الايام یومئذ یبدأ بالاولی ثم بالوسطی ثم بجمرة العقبة کذا فی المحيط دان بدأ فی الیوم الثانی بجمرة العقبة فما تها ثم بالوسطی ثم بالنلی المسجد ان اعاد الوسطی والعقبة فحسن کذا فی محیط السرخسی راجل رمی فی الیوم الثانی الجمرة الوسطی والثالثة ولم یرمی الاولی فان رمی الاولی ثم اعاد علی الثانیة والثالثة فحسن مراعاة للترتیب ورمی الاولی وحدها اجزاء عندنا۔

(عالمگیری مصری کتاب الحج باب خامس ص ۲۱۹) طغیر۔

عمدت پر لازم ہے، حج بھی ہے اور حرم کا ساتھ ہونا شرط ہے، جمعہ کا بدل ظہر ہے عورت کی چونکہ باہر نکلنا اور کسی میں شریک جماعت ہونا منوع ہے اس لئے جمعہ فرض نہ ہوا اور حج میں نیابت درست ہے، اسی طرح زکوٰۃ میں درست ہے۔ یعنی جیسا کہ حج دوسرے سے کیا سکتا ہے۔ زکوٰۃ بھی دیا سکتا ہے اور تحقیق ان امور کی کتب فقہ عربی کے پڑھنے اور دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

باسمہ سالہ حج بدل کیا سکتا ہے یا نہیں [سوال (۷۸)] جس شخص پر حج فرض ہے اور عمر اس کی ۶۲ برس کی ہے بوجہ ضعیفی قوی اس کے کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں۔ اس کو فکریہ ہے کہ میں تکالیف سفر کا تحمل نہ ہو سکوں گا اور نیز وہ ضعیف باضمہ میں بھی مبتلا ہے اور زمین دیکھ کر اس کی نابالغ موجود ہیں۔ ایسی حالت میں اس کو حج کے لئے خود جس طرح سے ہو سکے جانا چاہئے یا حج بدل کرانے سے اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔

الجواب :- ایسے احتمالات سے نیابت حج میں یعنی حج بدل کرانا مسقط فرض نہیں ہے کیونکہ حج بدل کے لئے ہر ممکن عاجز ہونا اصل کا شرط ہے۔ کافی الدر المختار والمربکة منہما کج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لکن بشرط دوام العجز الی الموت لانه فیرض العمر حتی تلزم الاعادة بزوال العذر۔ الخ

مرد کی طرف سے عورت حج بدل کر سکتی ہے یا نہیں [سوال (۷۹)] زید توفی کی طرف سے کوئی عورت حج بدل کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- مرد کی طرف سے عورت حج بدل کر سکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ مرز سے ہی حج بدل کرایا جائے۔ در مختار۔ نجاس حج الصادرة المرأة والمرأة لا تغیرہم ادلیٰ ۱۶۔ در مختار۔ فقط۔

۱۷ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الحج عن الغير ۳۲۶ د ۳۲۷ ۱۲ ظہیر۔

۱۸ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الحج عن الغير ۳۲۱ د ۳۲۲ ۱۲ ظہیر۔

ایک شخص جمع کے لئے روانہ ہوا مگر راستہ میں انتقال کر گیا سوال ۱۰۰ ایک شخص جمع کے لئے روانہ ہوا مگر راستہ میں انتقال کر گیا دوسرے شخص نے وہ روپیہ لیکر جمع کر دیا کیا حکم ہے

میراث سے پہلے ہی انتقال ہو گیا، باقی ماندہ روپے سے دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے جمع ادا کیا۔ اب اس کے ورثہ اس سے روپیہ مانگتے ہیں کیونکہ میراث نے اس کو وصیت نہیں کی تھی۔ اس صورت میں میراث کی طرف سے جمع ادا ہو گیا یا نہیں اور وراثت کو روپیہ طلب کرنے کا حق ہے یا نہیں۔ بعض وارث نا بالغ ہیں۔

ال جواب :- اس شخص کو وہ روپیہ وراثت کو دینا ہو گا۔ کیونکہ متوفی نے کچھ وصیت نہیں کی اور روپیہ باقی ماندہ میراث وارثوں کا ہو گیا، لہذا صرف کہنا اس شخص کو روپیہ ملو کہ وراثت کو بلا اجازت وراثت باغین جائز نہ تھا اور جب کہ وراثت میں نا بالغ بھی ہیں تو اس باقی ماندہ روپے کی ان کی طرف سے اجازت بھی نہیں ہو سکتی۔ بہر حال روپیہ باقی ماندہ جو اس نے اس کے جمع میں خرچ کیا وہ اس کو واپس دینا ہو گا اور جمع اس میراث کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ادا ہو جائے گا۔ کما فی تبرغ الوارث ادا اجنبی قال فی التامی وان لم یومس بہ ای بالاجتاج فتبرع عنه الوارث الخ جاز و المعنی جاز من حجة الاسلام انشاء اللہ تعالیٰ شرح اعد فی شرح اللباب المسئلة فی محل الخ و قال فلو حج عنه الوارث واجنبی یجزیہ وتسقط عنه حجة الاسلام انشاء اللہ تعالیٰ لانه ایصال للثواب الخ فان فسر المال الخ فالامر علیہ الخ و فی رد المحتار لو کان المیت هو الذی دفع للمامور شحمات کان للوارث استرداد ما فی ید المامور وان احرم الخ لان الباقی صا میراث الکوین المیت لم یومس بہ الخ شامی جلد ثانی۔ فقط۔

۱۔ رد المحتار باب الحج عن الغیر مطلب شرط الحج عن الغیر ۳۲۸ ۱۲ ظیفیر ۵۲ الدائم التار
علی ما مش رد المحتار باب الحج عن الغیر ۳۲۲ ۳۲۲ ۱۲ ظیفیر ۵۲ رد المحتار باب حج ۳۲۳ ۱۲ ظیفیر۔

ان کا تعلق خونی کرے یا حج بدل کر سکتا ہے | سوال (۸۱) ایک شخص نابینا ہے اس پر حج فرض ہے اور اتنی استطاعت کا قائل ہے کہ ایک ہفتہ شیمنوں کو اپنی ہمراہی بہت کسے لے جاوے، البتہ حالت میں وہ خود حج کرے یا حج بدل کر دے۔

الجواب :- اس حدیث میں وہ اپنی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے، بیادقتار میں ہے *والتوبة منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط كن بشر طه دام العجز الى الموت الم بعد اى اشتراط دوام العجز الى الموت اذ كان العجز كالحبس والمريض يوجبى نزاله فان لم يكن كذلك كالعشى والزمانة سقط الفرض بخلافه فلا اعادته مطلقا سواء استمر به ذلك بعد اتمام الاية فقط۔*

زید پر حج فرض تھا اس نے نہ ادا کیا | سوال (۸۲) زید چکا اور اس پر حج فرض تھا اور نہ وصیت کی کیا جائے وہ ادا نہ کر سکا جوہر زیموی کا دوبار کے اور حج سے متعلق

وصیت بھی نہیں کی تو اب اس نے جو ترکہ چھوڑا ہے اس سے پہلے حج بدل کر دیا جائے یا ترکہ تقسیم کر دیا جائے اور جوہر زیموی جوہر زیموی کی طرف سے حج بدل کر لیں، شرعاً کیا حکم ہے۔ اور زید رضا ربی ہے۔

الجواب :- بزوان وصیت کے وراثہ کے ذمہ ضروری نہیں ہے کہ وہ متوفی کی طرف سے حج بدل کر دے۔ لیکن اگر جملہ وراثہ اس پر اخی ہوں اور وہ سب بالغ ہوں نہ اگر وہ سب متوفی کی طرف سے حج کر دیں تو اچھا ہے اور میں رہے کہ انشاء اللہ میت کی طرف سے حج فرض ادا ہو جاوے گا۔ وراثہ میں ہے بشرط الامر بہ۔ ای *بالجاء عنه فلا یجوز حج او زیار بغير اذنه الا ان حج او حج الوارث عن موثر شہ* *الو فی الشاهی دان لم یوص به ای بالاجاج فتبرع عنه الوارث الخ جاز*

شہ الدار المختار علی ہاشم رد المختار باب الحج عن الغير ص ۳۲ ۱۲ ظفر شہ الدار المختار علی ہاشم

رد المختار باب الحج عن الغير ص ۳۲ ۱۲ ظفر۔

والمعنی جاننا عن حجة الاسلام انشاء الله تعالى۔ الخ پس اگر جملہ ورثاء بالغ ہیں اور وہ سب مورث متوفی کی طرف سے حج کرانے پر راضی ہیں تو قبل از تقسیم ترکہ بھی حج کر سکتے ہیں۔ اور اگر بعض ورثاء بالغ ہیں اور بعض نابالغ تو پہلے ادا بنے فرض کے بعد ترکہ تقسیم کر دیا جائے، اس کے بعد بائعین اپنے حصہ میں سے متوفی کی طرف سے حج کر سکتے ہیں۔ الغرض بدو ذن وصیت کے وارثوں کے ذمہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ ضرور حج کرادیں البتہ اگر چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اس سے حج فرض میرت کا انشاء اللہ تعالیٰ ادا ہو جاوے گا۔ فقط جس کی صحت خراب ہے وہ اپنی زندگی میں حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۸۳) ایک شخص پر حج فرض ہے اور اس کی صحت اس قدر خراب ہے کہ اس کو اپنی زندگی کی بھی امید نہیں ہے۔ اور اس کا ایک لڑکا ہے جو آوارہ ہے اور اس سے امید نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کی وفات کے بعد حج وصیت اپنے والد کی طرف سے حج کرادے۔ ایسی حالت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں جب کہ وہ خود حج کرنے سے بسبب مرض لاحق کے عاجز ہے اور اس کو اپنی زندگی میں خود حج کرنے پر قادر ہونے کی امید نہیں ہے تو وہ دوسرے شخص سے اپنی زندگی میں اپنی طرف سے حج کر سکتا ہے۔ اور اگر اس نے خود حج نہ کر لیا تو پھر اس کو وصیت کرنا لازم ہے۔ اس سے وہ سبکدوش ہو جاوے گا۔ اگر بعد میں اس کے وارث نے باوجود وصیت کے حج نہ کر لیا تو گناہ اس پر رہے گا۔ درمختار میں ہے والمرکبة منها حج الغرض تقبيل النيابة عند العجز فقط مكن بشا ط دوام العجز الى الموت۔ الخ۔

۶۶ سال کا سن رسیدہ حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں۔ سوال (۸۴) ایک شخص ۶۶ سال کا بوڑھا

لے ردالمحتار باب الحج عن الغير قبيل مطلب شرع طالح عن الغير ص ۳۲۲ ۱۲ ظہیر۔

لے ردالمحتار طلی الماش ردالمحتار باب الحج عن الغير ص ۳۲۲ ۱۲ ظہیر۔

قبور ہے، بعض بیماریاں ایسی الاحق ہیں کہ دور دراز کا سفر برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسا شخص حج بدل کر الے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- ایسا شخص بشرط عدم قدرت علی السفر حج بدل کر سکتا ہے۔ فقط
تکلیف کے ذریعے حج بدل کرنا | سوال ۸۵۱ | ایک مالدار شخص جس کی عمر تقریباً ساٹھ برس
اور خود نہ کرنا کیسا ہے... کی ہے لیکن حج کو جانے کے قابل ہے، محض سفر کی تکلیف
کے خوف سے دوسرے شخص کو روپیہ بیکہ حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتا ہے، اس معیت
میں اس کا حج ادا ہو گا یا نہ اور یہ کہ اس کا مال سودی کاروبار کا ہے۔

الجواب :- اس شخص کو حج کو کرنا چاہئے۔ بحالت موجودہ دوسرے شخص کو حج بدل
کے لئے بھیجنے سے اس کا حج فرض ادا نہ ہو گا۔ اور حرام روپے سے حج نہ کرنا چاہئے ورنہ جہنم
نہ بیگھا اگرچہ حج فرضیت ساقط ہو جاوے گی اور یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ وہ شخص قرض لیکر
حج کرے پھر وہ قرض لو کر دیوے۔ فقط

لہ عنہ قال ان امرأۃ من ختم قالت یا رسول اللہ ان فريضة الله على عباده
في الحج ادركت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الداحلة افا حج عنه قال نعم وذالك في حجة
الوداع متفق عليه (مشکوٰۃ کتاب الحج ص ۲۱۱) والمرکبة من رما کج الغرض تقبل النيابة عند
العجز فقط لکن بشرط دوام العجز الی الموت الی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الحج عن الغیب
ص ۳۳۷) الظاهر والمرکبة من رما کج الغرض تقبل النيابة عند العجز فقط بشرط دوام
العجز الی الموت الی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الحج عن الغیب ص ۳۳۷) ظہیر

۳۵ وقد یتصف بالحیمة کالج بمال حرام (رد مختار) لیس حرام بل الحرام هو انفاق
المال الحرام الی مع انه یبطل الغرض عنه مع ما دلالتنا فی بین سقوطه وعدم قبول
فلا یشاب لعدم القبول ولا یعاقب عقاب تارک الحج رد المحتار کتاب الحج ص ۱۹۱
اذا اراد الرجل ان یحج بمال حلال، فیه شبهة یتدین للحج یتقضى دین
من ماله کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔

(عالمگیری کتاب الحج باب اہل صیۃ الظہیر)

سوال (۸۶) میری عمر ستر سال کے ہے۔ میری نظر نہایت
ضعیف ہے، اور دن بدن کمزوری زگاہ وغیرہ کی بڑھ رہی ہے
نہج بدل کر اسکتا ہے یا نہیں
سر چکا پاتا ہے تو میں حج سے معذور ہوں یا نہیں اگر میں اپنا نائب حج کے لئے کچھوں تو حج
فرض ادا ہو سکتا ہے یا نہیں

الجواب :- اس صورت میں آپ کو اپنی طرف سے دوسرے شخص سے حج کرایا جائز
اور صحیح ہے کیونکہ عاجز ہونا آپ کا سفر حج سے ظاہر ہے۔ درمختار میں ہے دالمسکۃ منہما
کلم الغرض تقبل النيابة عند العجز فقط لکن بشرط دوام العجز الی الموت لانه
فرض العسۃ الی الغرض آپ اپنی طرف سے حج کر سکتے ہیں لیکن بہت سہیہ ہے کہ ایسے
شخص سے حج کرادیں جو اپنا حج فرض پہلے کر چکا ہو اور احکام حج سے واقف ہو والا فضل
احجاج الحیۃ بالمناسل الذی حج عن نفسه۔ فقط۔

سوال (۸۷) اگر زید بالدار نے بحب
غفلت کے حج نہ کیا حتیٰ کہ شیخ فانی ہو گیا
زید شریع میں غفلت سے حج نہ کر سکا اب
وہ لائق سفر نہیں ہے تو حج بدل کر سکتا ہے یا نہیں
اگر زید اپنی طرف سے کسی کو ادا کئے حج کے لئے بھیجے تو اس کا حج ادا ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- اس حالت میں وہ اگر کسی کو اپنی طرف سے حج کو بھیجے اور اس سے
حج کرادے تو صحیح ہے اس کا حج ادا ہو جائے گا۔ فقط۔

سوال (۸۸) اگر بلا تقسیم زر تقریر یا زیورات متعلقہ
زلیض اس مال سے زید حج بدل کرائے تو جائز ہے کہ نہیں۔ اور جو غرض اور ثواب حج بدل
کا ہے وہ ہنہ کو ماعمل ہے۔ یعنی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید کو یہ جائز نہیں ہے کہ بلا تقسیم زید حج بدل کرائے یا صافہ و خبر آ

۱۔ المد المختار علی ما مشرد المختار باب الحج عن الغير ص ۳۲۱ ظہیر۔

۲۔ المد المختار باب الحج عن الغير مطلب فی حج الصرۃ ص ۳۳۱ ظہیر۔

۳۔ المد المختار ان من قدر علی الحج وهو صبیح شمس عجز لزومه الا حجاج اتفاقا رد المختار
باب الحج عن الغير ص ۳۲۱ ظہیر۔

یہ اسے ایصالِ ثواب کرے۔ البتہ اپنے حصہ میں سے یا جو بالغ وارث یا رضی ہوں ان کے حصہ میں سے حج بدل کر سکتا ہے اور صدقہ و خیرات کر سکتا ہے۔ نابالغوں کے حصہ میں سے نہیں کر سکتا ان کا حصہ طہنہ کر دینا چاہئے۔ فقط۔

جسبہ حج فرض نہ تھا اسے حج کا ثواب بخشا کیسے؟ سوال (۸۹) اگر کسی آدمی پر حج فرض نہیں تھا اس کا انتقال ہو گیا اور اس کا وارث حج فرض کو گیا، اگر وہ مکہ معظمہ پہنچ کر کسی باشندہ مکہ شریف سے حج خرید کر اس کا ثواب مورث کو پہنچا دے تو درست ہے یا نہیں اور مورث متوفی کو ثواب حج نقلی کا پہنچا گیا یا نہیں۔

الجواب :- یہ تو جائز ہے کہ مکہ معظمہ پہنچ کر کسی شخص کو خرچ ہو کر اس سے نقلی حج کرے یا اس کا ثواب میت کو پہنچا یا جاوے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ شخص حج کرنے والا احرام کے باندھنے کے وقت اسی میت کی طرف سے نیت حج کی کرے اور اس کی طرف سے احرام باندھے اور یہ درست نہیں ہے کہ اس کا پہلا حج ہو حج خرید کر اس کا ثواب میت کو پہنچا یا جاوے کیونکہ حج کی حج و شرار نہیں ہو سکتی۔ فقط۔

در ثمار جمہلی کہیں تو کیا حکم ہے؟ سوال (۹۰) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں بوجہ شرع شریف جواب سے محرز فرمائیں۔ ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، اس کے در ثمار ان کی طرف سے حج بدل کر آئیں حالانکہ انھوں نے وصیت بھی نہ کی ہو، میت کے اوپر سے حج ادا ہو سکتا ہے؟ اور داخل ثواب ہے؟

الجواب :- امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر میت کے ذمہ حج ہو اور اس نے وصیت حج کی نہ کی ہو اور اس کے ورثہ اس کی طرف سے حج کر آئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ حج میت کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ پس ورثہ کو مناسب ہے کہ وصیت کی طرف سے

لہ تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة الاول يبدأ بتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولا تقتير ثم تقضى ديونه من جميع ما بقى من ماله ثم تنفذ وصايا من ثلث ما بقى بعد الدين ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة واجماع الامة الا في سراجي من الغير

جج کو ایس کر اس میں امید اس کے جج کے ادا ہونے کی ہے اور درشت کو ثواب حاصل ہوگا۔
 قال الشیخ فی مناقب السراجی لومات سرجل بعد وجوب الحج ولم یومس به فخرج
 سرجل عند اذ حج عن ابیه دامه عن حجة الاسلام بن عیور وصیة قال ابو حنیفہ یجزیہ
 انشاء اللہ تعالیٰ وبعد الوصیة یجیزہ من غیرا مشیئة اہر وفيہ ایضا عن اللہاب
 بران لم یومس به فخرج عنہ الواسرث وکذا من ہم اهل التبوع فخرج اے الواسرث
 ونحوہ بنفسہ ای عنہ اذ حج عنہ غیرہ جائز والمعنی جائز عن حجة الاسلام انشاء اللہ
 نکالی ابو نفقہ واللہ اعلم شامی ص ۳۲۲

اخرج الدار قطنی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج عن ابیه دامه فقد قضی عنہ حجته وکان لہ
 فضل عشر حجج وایضا عن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حج اکرجل عن والدیہ تقبل منه ومنہما
 وامتبشت امر واحرهما فی السماء وکتب عند اللہ برا دار قطنی مطبوعہ
 مطبع فاروقی ص ۲۸۲

سوال (۹۱) جس شخص نے کبھی حج نہیں کیا ہے اس کو
 کسی شخص نے روپیہ حج بدل کے لئے دیا مگر اس نے
 اس سے اجازت لے لی کہ اس سال اپنا حج کرے گا اور آئندہ سال آپ کا تو یہ
 جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- حج بدل میں یہ ضروری ہے کہ جس کے روپے سے سفر حج کیا
 اور جس کا روپیہ صرف کیا اسی کی طرف سے پہلا حج کرے۔ پس صورت مسئلہ میں امر
 کا حج ادا نہ ہوگا واللہ اعلم بالصواب فی الحج شامی طہ دالی، ان قال معنہا نية المحجوج
 عند الاحرام والا ففعل ان یقول بلسانہ بیک عن فلاں ومنہا ان یکون
 الحج بمال المحجوج عنہ۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ۳ ص ۳۲۲

جواب پیراں لے لے وہ کسی حصہ میں شمار ہوگا | سوال (۹۲) ہندہ نے جائداد مسترد کر

زیادے مبلغ چھ سو روپے اپنے ایک بیٹے عمر کو اپنی طرف سے ادائے حج کے واسطے دیا
یہ روپیہ ہندہ کے حصہ میں منسوب ہو گیا نہیں۔

(۲) عمر نے بہت لوگوں کے سامنے ظاہر کیا کہ میں اپنا ایک مکان بیچ کر اس روپیہ سے
حج کرنے جا رہا ہوں، اس صورت میں عمر کو وہ روپیہ جو اپنی ماں ہندہ سے حج بدل کیلئے
لیا ہے۔ واپس کرنا واجب ہو گیا یا نہ۔

(۳) عمر نے اس سے پہلے حج ادا نہیں کیا، حالانکہ حج اس پر فرض تھا۔ ایسی حالت
میں کیا اپنی ماں کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہو گا۔

(۴) وجوب حج کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ تین کو س چلنے کی اس کو طاقت ہو۔ جن
لوگوں نے ہندہ کو یہ مسئلہ بتا کر حج کو جانے سے روکا ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- (۱) ہندہ اس روپے کو اپنے حصہ میں لگا دے، عمر کے سب ورثہ
اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

(۲) اگر واقعی عمر نے روپیہ ہندہ سے نہیں لیا تو اس پر واپسی اس کی لازم نہیں ہے
اور اگر درحقیقت لیا ہے تو یا اس کو واپس کرے یا اپنے حصہ میں لگا دے۔

(۳) اس صورت میں دوسرے کی طرف سے حج کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کیا تو جس کی
طرف سے کیا اس کا حج ادا ہو گیا اور اپنی طرف سے اس کو پھر حج کرنا ہو گا۔

(۴) یہ شرط نہیں ہے۔ پس جس شخص نے ایسا مسئلہ بتلایا اس نے غلطی کی۔ آئندہ
ایسا مسئلہ نہ بتلاوے۔ اور اگر عمدہ دھوکہ دینے کے لئے ایسا کہا تو بے شک وہ لوگ
عاقبتی ہوتے۔ نقطہ۔

لے فہماز حج الصادق من لم یحج الخ وغیرہم لدی عدم الخلاف (در مختار) قال فی الفقہ
ما اظاہ فی الاستدلال الذی یقتضیہ النظران حج الصادق عن غیرہ ان کان بعد
تحقق الوجوب علیہ بملک الزاد والراحلة والصحة فهو مکروہ کراهة تحریم الغر
مومع والمثل یصح لان النبی لیس لعین الحج المفعول بل لغیرہ وهو الفوات رد المختار
باب الحج عن الغیر (۳۴) فقیر

والد کی طرف سے کسی غیر مستطیع کے ذریعہ حج ہل کر کیا گیا ہے سوال (۹۳) میرے والد مرحوم پہ حج فرض تھا، بوجہ بیماری نہیں جاسکے۔ اگر میں دوسرے شخص کو جو صاحب استطاعت نہ ہوا اپنے والد مرحوم کی طرف سے حج بدل کر لے سکے لے کر ہمراہ لیجاؤں تو والد صاحب کا فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں اور اس شخص کو بھی ثواب حج کا ملے گا یا نہیں۔

ال جواب :- اگر آپ کے والد صاحب وصیت کر جاتے اور مال چھوڑ جاتے تب تو ان کی طرف سے حج کیا ضروری تھا اور ان کا حج فرض ادا ہو جاتا۔ لیکن جب کہ ایسا نہیں ہوا تو آپ تبرئاً ان کی طرف سے حج بدل کر لیں، یہ اچھا ہے اور امیر ہے کہ ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور ثواب حج کا ان کو پہنچنے میں تو کچھ تردد ہی نہیں ہی اور حج بدل کہنے والے کو حج کا ثواب نہیں ہو گا۔ البتہ وہاں جا کر عسمرہ وغیرہ کرے گا اس کا ثواب ہو گا۔ فقط۔

چندہ سے حج میں کسی سے یہ کہنا کہ اتنا سوال (۹۴) زید لوگوں سے روپیہ حج ہل کیے روپیہ دیدیجئے، حج بدل کر دیں گا کہ نئے برنجرات طلب کرتا ہے، چنانچہ اس نے مسئلہ حج تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ بکرہ کو حج بدل کر لے کی ضرورت ہے۔ زید بکرہ سے کہتا ہے کہ آپ صرف سو ہی روپے مجھے دیدیجئے میں آپ کی طرف سے حج بدل کر دوں گا۔ ایسی صورت میں بکرہ کی طرف سے حج بدل ہو جائے گا یا نہیں۔ اور بکرہ کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا یا نہیں۔ نیز بکرہ چاہتا ہے کہ اسی قسم کے چند شخصوں کو سو سو روپے دیکر

لہ فلا یجوز حج الغیر بغیر اذنیہ الا اذا حج ادا حج الوارث عن مورثہ لوجود الامر
دلالة رد مختار والمعنی جائز عن حجة الاسلام انشاء الله تعالى لا یدھن امقید
بالمشیة ففی مناسک السردجی لومات رجل بعد وجوب الحج ولم یومس به الحج رجل
عنه او حج عن ابیه ادا من حجة الاسلام من غیر وصیة قال ابو حنیفة یجزیہ
انشاء الله وبعد الوصیة یجزیہ من غیر المشیة اه مشم اعاد فی شرح
الفتاوی المسئلة فی محل اخر وقال فلو حج عنه الوارث او اجنبی یجزیہ وتسقط
عنه حجة الاسلام انشاء الله لانه ایصال للثواب الوارثا رباب الحج عن الغیر ۳۲۸

اپنی طرف سے حج بدل کرادے اس کا کیا حکم ہے۔ کسی کو حج بدل کے لئے روپیہ دیدیا گیا اور اس نے حج نہیں کیا تو اس صمدت میں کیا حکم ہے اور حج میں زیارت مزار شریف فرض یا واجب تو نہیں ہے، کیا اس کا بھی بدل ہو سکتا ہے۔

الجواب :- حج بدل کے لئے ضروری ہے کہ پورا خرچ سفر حج کرنے والے کو دیا جائے کہ حج کرنے والے کے مکان سے تمام خرچ مکہ معظمہ وغیرہ تک جانے کا اور واپسی کا حج کرنے والے کے مال میں سے ہو ورنہ حج بدل فرض ادارہ ہو گا البتہ نقل کا ثواب میرا دینا اور اگر حج بدل کرنے والے کو روپیہ دیا گیا اور اس نے حج امر کی طرف سے نہ کیا تو امر کل حج ادارہ نہیں ہوگا اور گناہ مامور پر یعنی اس پر ہو جس نے حج نہ کیا اور وہی مواخذہ دارالہما اور حج بدل میں زیارت روضۃ الطہر داخل نہیں ہے۔ اگر وہ شخص جس کو حج بدل کے لئے بھیجا گیا ہے زیارت روضۃ الطہر کرے تو اس کے لئے بہت اچھا ہے اور موجب ثواب ہے مگر اس میں نیابت اور بالیت نہیں ہے، جو کوئی زیارت کرے گا اس کو ثواب ہو گا اور جس نے اس کام کے لئے روپیہ دیا اس کو صدقہ کا ثواب ہو گا۔ فقط۔

ایک شخص حج کے ارادے سے نکلا مگر کسی وجہ سے واپس آگیا کیا وہ روپیہ مسجد یا مدرسہ خرچ کرنا درست ہے

سوال (۹۵) ایک شخص حج کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا۔ راستہ میں سے کسی وجہ سے مکان پر واپس چلا آیا۔ اب وہ بیمار قریب المرگ ہے۔ اس روپے کو مسجد و مدرسہ میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس کو لازم ہے کہ جب کہ اس پر حج فرض ہے اور خود نہیں کر سکتا تو اپنی طرف سے دوسرے شخص سے حج کرادے اور اس روپے کو دوسرے کسی مصرف میں مثل مسجد و مدرسہ کے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

لے وبقی من الشرائط المنفقة من مال الامة (در مختار) ای! لصحوج عنه (رد المحتار باب الحج عن الغير ص ۳۳) ویشاط نية الحج عنه ای الامر فيقول اجمعت عن فلاں ای! والدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ایضا ص ۳۳) الغیر لک والمراکبة منمما الحج الغرض تقبل النية بقصد الحج فقط لکن بشط ددام الجزائی الموت ای! والدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الحج عن الغير ص ۳۳) الغیر

پردہ نشین عورت جب محرم نہ ہو تو کیا حج بدل کر سکتی ہے؟
 سوال (۹۶) عورت پردہ نشین کے پاس مال ہے مگر محرم نہیں تو وہ حج بدل کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) بغیر محرم شرعی حج دوسرے لوگوں کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں، اگرچہ تکلیف راستہ کے سبب پردہ قائم رہنا دشوار ہے۔

الجواب :- (۲۱) اگر محرم نہیں ہے جو ساتھ جاسکے تو اس پر حج فرض نہیں ہے اور بغیر محرم شرعی کے جانا سفر حج کو درست نہیں ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہوا اور نہ حج بدل کرنا اس پر لازم ہے اور اگر محرم ہے اور ساتھ جاسکتا ہے تو جانا حج کے لئے خیر فرض ہے۔ پردہ شرعی کا محدود حتی الوسع خیال رکھے اور پردہ قائم نہ رہنے سے حج ساقط نہیں ہوتا۔ جس وقت حج فرض ہو گیا اور محرم موجود ہے جو کہ ساتھ جاسکتا ہے تو حج کو جانا چاہئے۔ پردہ ضروری کا خود خیال رکھے اور غیر ضروری پردہ کی پابندی نہ کرے۔ فقط۔

سوال (۹۷) زید بوجہ کی عذر کے اپنی ماں سے کسی دوسرے کو متکفل معارف امیرانہ ادائے فریضہ حج کے لئے دینا چاہتا ہے، آیا یہ حج عن الغیر جائز ہے یا نہیں، بر تقدیر جو ازیں صورت زاد راہ میں کہا لحاظ و اعتبار کیا جائے گا۔ امیرانہ یا توسط یا بقدر کفایت۔

الجواب :- حج فرض میں کسی دوسرے کو اپنے عوض حج کے لئے بھیجنے میں یہ شرط ہے کہ خود کسی طرح حج کو نہ جاسکے بالکل معذور ہو بصورت مذکور اگر کسی کو اپنی طرف سے نیابت حج کو بھیجے تو اس کا خرچ سفر دیوے، زاد راہ میں یہ شرط نہیں ہے کہ امیرانہ دیوے یا تہیہ

لہ ہوا الحج فرض الحج علی مسلمة حر مکلف الحج مع خادم الحج بائع الحج عاقل الحج غیر مجوسی ولا فاسق الحج لامرأة حرة دیو مجوسانی سفر و معن یلزمها التذرع قولان الحج ولو حجت بلا محرم جائز مع الکراهة الحج (الدرا المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحج مستوفی) والمرحمة منہما کما الفرض تقبل النيابة عن العجز فقط لکن بشرط دوام العجز الی الموت لانه فرض العمر الحج۔

(باب الحج عن الغیر ص ۳۲۷) تفسیر۔

یا بقدر کفایت جس طرح حج کرنے والا راضی ہو جاوے جس طرح خیر خرچ کرے وہ مال آم سے ہونا چاہئے۔ اگر میرا نہ خرچ کرے یہ بھی درست ہے اور متوسط خرچ کرے یا بقدر کفایت دیوے اور امور راضی ہو تو یہ بھی جائز ہے۔ غرض مامور جیسے خرچ کا عادی ہو اور جس طرح اس کو آسائش ہو وہ کام کرے۔

نفل حج کرنا کیسا ہے | سوال (۹۸) زید اور اس کے والدین حج فرض ادا کر چکے ہیں۔ اب زید چاہتا ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے والدین مرحومین کی طرف سے حج ہل بطور نفل کر لے اور وہ یمن شخص مکہ کے رہنے والے ہوں اور مکہ ہی سے احرام حج ہل نفل کا نہیں تو آیا زید کی طرف سے جو زندہ ہے حج ہل نفل جائز ہے یا نہیں؟ اور حج ہل کا ثواب ان کو ملے گا یا نہیں؟۔

الجواب :- قولہ لم یجنا ای عن الغرض ان وقع نفلًا لا مطلقاً کذا فی البحر قال المحموی ومن ههنا یؤخذ عدم صحۃ ما یفعله السلاطین والوزراء من الاستحباب عندہم لان عینہم لم یکن مستمرا الی الموت الخ اول عدم عینہم اصلًا والمطلوب عدم صحۃ عن الغرض بل یقع نفلًا الخ۔ شامی۔ پس معلوم ہوا کہ حج نفل کا ثواب اس طرح حاصل ہو جاوے گا۔ فقط۔

زندگی میں حج ہل | سوال (۹۹) حج فرض ہو، وہ بجائے خود کسی دوسرے سے کس حالت میں ادا کر سکتا ہے؟۔

الجواب :- جب محدود نہ جاسکے بسبب زیادہ بڑھ چاہے کہ سفر نہ کر سکے یا بسبب مرض کے تو دوسرے سے حج کر سکتا ہے لیکن مرض کی صحت میں اگر پھر تندرست ہو گیا اور وہ مرض ممکن التردال تھا تو دوبارہ خود حج کرنا ہوگا۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

لہ ومن الغرائط المنقۃ من مال الآمر کلہا ادا کثرھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الحج عن الغیر) کج الغرض تقبل النیابة عند العجز فقط لکن بشرط دوام العجز الی الموت لا نہ فرض العمر حق تلزم الاعادة بزوال العجز (در مختار) ای العجز المذی یرجی نہ الدالہ کا لم یبس والمرض بخلاف غواصی للاعادة لوض ال علی ما یأتی رد المحتار باب الحج عن الغیر ص ۳۲۴ الخیر۔

سوال (۱۰۰) حج بدل کرنے والا اگر بوجہ کمی زاد راہ کے حج بدل میں خرچ کے کم ہونے کی وجہ سے احرام غیر میقات میقات امر سے حج نہ کر سکے تو اپنے میقات سے یا دوسرے میقات سے احرام باندھ سکتا ہے یا نہ ؟۔

الجواب :- حج بدل میں یہ ضروری ہے کہ وطن امر سے حج کا سفر شروع کیا جاوے لیکن اگر سبب کمی زاد راہ دوسری جگہ سے جہاں سے خرچ کفایت کرتا ہے سفر شروع کرے یہ درست ہے۔ ان لم یف فممن حیث یبلغ الیہ اور احرام اس کا میقات امر سے ہونا چاہئے اور در صورت کمی زاد راہ جس راستہ سے پہنچ سکتا ہو، سفر کرے اور جس میقات سے گزرے احرام باندھے۔ اس حالت میں شرط اسی قدر معلوم ہوتی ہے کہ حج اس کا آفاقی ہو، اور کسی میقات سے احرام باندھے، حج اس کا مکمل نہ ہو۔

سوال (۱۰۱) میرے بھائی عمر علی نے انتقال کیا اور وہ بلا وصیت نابالغ کے مال سے حج بادل درست ہے یا نہیں بہت مال دار تھا، مگر حج کی وصیت نہیں کی، اور وارث انکے چار لڑکے ایک بالغ اندمین نابالغ ہیں، اور تین بیوی اور پانچ لڑکی تو اس صورت میں حج کرنا کیا حکم ہے، اور یتیم کی زمین کو ٹھیکہ پر دینا اور مورث کا قرض ادا کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- جو امور متعلق نفع یتیم کے ہیں، وہ کہنا درست ہے مثلاً زمین کو ٹھیکہ پر دینا، اگر موجب نفع ہو تو درست ہے اور حج کرنا حصہ یتیم نابالغ میں سے بدین وصیت متوفی درست نہیں ہے اور بالغوں کے ذمہ بھی لازم نہیں، البتہ اگر بالغین اپنے حصہ میں سے حج میت کی طرف سے کرادیں تو بہتر ہے مگر فرض اور واجب نہیں ہے اور جن لوگوں کا قرض بذمہ متوفی ہے وہ ادا کرنا چاہئے، مشترک ترکہ میں سے سب کا قرض ادا کر دیا جائے اور زکوٰۃ نابالغ کے حصہ میں واجب نہیں۔

لے الدر المختار علیٰ بشریٰ و التتار باہج عن النیر ۳۳۳ ۲ ظہیر لہ لیمات رجل بعد وجوب الحج و لہ یوص بہ فحج رجل عنہ او حج عن ابیہ او امہ عن حجة الاسلام من غیر وصیة قال ابو حنیفۃ یجزیہ انشاء اللہ و احد الوصیۃ یجزیہ من غیر المشیۃ (در المختار باب الحج عن النیر ۳۳۳ ۲ ظہیر۔

حج بدل کے روپے سے تجارت درست ہے یا نہیں | سوال (۱۰۲) ہندہ مالہ واجبہ ہے حج
نفس تھا مگر بوجہ کاروبار دنیاوی کے زندگی میں ادا نہ کر سکی، وصیت کر گئی کہ میری
جانب سے حج کرادیتا۔ فاطمہ اس کی لڑکی جو اس کی وارث ہوئی اس نے زید کو مبلغ
تین سو روپے حج کرنے کے لئے دیا کہ میری والدہ کی جانب سے حج کیجئے۔ زید نے روپیہ
لے لیا، اور چونکہ راستہ مخفی روش ہے، پابن ہے اس لئے روپیہ عم کو دیدیا کہ تجارت
کرے۔ تجارت شروع ہوئی اور نفع بھی ہوا۔ چنانچہ اس منافع سے اس روپے کی زکوٰۃ
بھی زید نے ادا کی۔ بعد چنرے فاطمہ نے زید سے کہا کہ مجھے اس وقت روپے کی ضرورت
ہے، زید کیجئے، بعد میں میں روپیہ دیدوں گی۔ زید نے واپس دیدیا۔ آیا زید کا اس روپیہ
سے تجارت کرنا اور اس کے منافع کے روپے سے زکوٰۃ ادا کرنا، اور فاطمہ کے مانگنے پر
واپس کر دینا کیسا ہے۔ نیز باقی منافع کا کون مستحق ہے۔

! جواب :- جب کہ مامور با الحج یعنی زید نے بوجہ مخفی روش پابن ہونے راستہ کے
حج نہ کیا تو اس کے ذمہ واپسی اس روپے کی لازم تھی یعنی فاطمہ کو واپس کرنا لازم تھا۔ پھر
اگر باحازت فاطمہ اس نے اس میں تجارت شروع کی اور زکوٰۃ ادا کی تو یہ جائز ہوا اور نفع جو
اس روپے سے ہوا فاطمہ کا ہے اور فاطمہ کا اس روپے کا واپس لے لینا اس صورت میں
صحیح ہوا لیکن فاطمہ کے ذمہ ہے کہ ہندہ متوفیہ کی طرف سے حج کرادے۔ تنہائی مال ہندہ
تک اس میں صرف ہو سکتا ہے، تنہائی سے زیادہ صرف ہو تو فاطمہ کے اختیار میں ہی
کہ دے یا نہ دے۔ فقط۔

والدین کی طرف سے حج بدل | سوال (۱۰۳) زید اپنے والدین کے مرنے کے بعد ان کی
کرا دے تو ثواب ہو گا یا نہیں | جانب سے حج بدل کرنا چاہتا ہے اس کو ثواب پہنچے گا یا نہ۔

لے خرج المكلف الى المكلف الى الحج ومات في الطريق وادعى بالحج انما خسر المصيبة
به اذا اخره بعد وجوبه الى فان فسر المال ادا المكان فالامرا عليه اي على عاشره ناله
فخرج عنه من بلدته الى ان وفي به اي بالحج من بلدته ثلثه (درمختار) اي من ثلث مال
الموصى اليه در المختار كتاب الحج باب الحج عن الغير ۳۳۲ ۳۳۳ ۱۲ ظفر۔

الجواب :- فقہار نے اس بارہ میں یہ لکھا ہے کہ بدون وصیت متوفی کے اگر اس کے ورثاء اس کی طرف سے تبرعاً کر دیں تو امسہد ہے کہ انشاء اللہ اس کی طرف سے حج ادا ہو جاوے گا اور فرضیت ساقط ہو جاوے گی اگرچہ یقینی نہیں۔ اور حصول ثواب میں تو کچھ ترک و زحی نہیں ہے۔ کما فی الشامی دان لم یوص مہ الہ فتبرع عنہ الواسث الہ فوجای الواسث ونحوہ بنفسہ ادا حج عنہ غیبرہ جازنا الہ قال ابوحنیفۃ یجزیہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ الہ

سوال (۱۰۴) ہندہ پر حج فرض تھا اس کا بندہ پر حج فرض تھا بغیر وصیت انتقال کر گئی اب اس کا بیٹا حج بدل کر دے تو کافی ہے یا نہیں

انتقال ہو گیا مگر اس نے حج کی وصیت نہیں کی اب اس کا بیٹا زید اس کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہے۔ زید کو اپنے گھر سے آدمی بھیجنا ایسے حج بدل کا جو وصیت کا نہ ہو ضروری ہے یا نہ۔ اور اگر مکہ معظمہ سے ہی کسی سے حج کر دے تو والدہ کی طرف سے حج ادا ہو گا یا نہیں، اور ایسے حج میں مدینہ منورہ جانا ضروری ہے یا نہ۔

الجواب :- جب کہ متوفیہ کی وصیت نہیں ہے تو وارث جو اس کی طرف سے حج کر دے گا وہ تبرع ہے مکہ معظمہ سے بھی کر سکتا ہے اور مدینہ منورہ جانا ایسے حج میں ضروری نہیں ہے۔ فقط

سوال (۱۰۵) جس شخص نے حج فرض نہ کیا ہو اس کو حج بدل میں بھیجتا کیسا ہے

ج بدل کے لئے بھیجتا اور اس کو حج بدل کرنا کیسا ہے

اور جو عالم اس کو مکرمہ کہے اس پر طعن کرنا اور اس کو غیر مقلد کہنا کیسا ہے اور طعن کرنے والے پر ضرعاً کیا حکم ہے۔ الجواب :- حج بدل ایسے شخص سے کرنا جس نے حج نہ کیا صحیح اور جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص سے حج کر لیا جائے جس نے اپنا حج فرض ادا کر لیا ہو، پس ایسے شخص سے حج کرنا جس نے اپنا حج فرض نہ کیا ہو مکرمہ و تہنیر ہے

لہ رد المحتار باب الحج عن الغیر ص ۲۲۲ طیفیر لہ دان لم یوص مہ الہ فوجای الواسث ونحوہ بنفسہ ادا حج عنہ غیبرہ جازنا الہ قال ابوحنیفۃ یجزیہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ الہ

جیسا کہ مفاد عہدہ در مختار ہے فہماں حج الصراۃ جمہلۃ من الحج البغیر ہمدانی الیہ
در مختار۔ اور ملائمہ شامی نے فقہ ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ جس شخص سے حج بدل کیا جائے
اگر اس نے باوجود فرض ہونے کے اپنی طرف سے حج نہیں کیا تو اس کے حق میں مکہ و تخریج
ہے۔ پس حاصل یہ ہے کہ آمر کے حق میں یہ فعل مکہ و تخریج ہی ہے اور حج کرنے والے کے
حق میں جب کہ اس پر حج فرض ہو گیا ہو مکہ و تخریج ہی ہے کیونکہ وہ لاجہ اپنے حج کے ادار
نہ کرنے اور تاخیر کرنے کے گنہگار ہوا۔ لہذا مکہ و تخریج کے لئے مالم یطعن و تشنیع کرنا ناجائز
اور ممنوع ہے اور جب کہ حنفیہ خود مامور کے حق میں مکہ و تخریج ہی ہونے کے قائل ہیں تو مکہ و
تخریج کے لئے کو غیر مقلد کہنا مسائل شرعیہ سے ناواقفیت اور جہل کی دلیل ہے۔

شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے والذی یقتضیہ النظر ان حج الصراۃ
عن غیرہ ان کان بعد تحقق الوجوب علیہ ہلک الزاد والراحلة والنفقة
فہو مکروہ کراہۃ تحریم لا نہ تضیق علیہ فی اول سنی الا مکان فیاثم
بأنکہ قال فی البصر والحق انہما تنزیہیۃ علی الامر لقولہم و لا فضل فی
تحریمۃ علی الصراۃ المامور الذی اجتمعت فیہ شروط الحج ولہ یجزم
عن نفسه لانه اثم بالتأخیر الخ شامی ص ۲۳۲۔ اور حج بدل کرنے والے کو
اس روپے میں سے جو اس کو خرچ سفر حج کے لئے ملا، زاید از خرچ سفر کار کھنا اس
صورت میں درست ہے کہ روپیہ دینے والے نے اس کو وکیل بالہیہ بنا دیا ہو، یعنی یہ
اجازت اور اختیار دیدیا کہ لایہ روپیہ تم خود رکھ لینا۔ در مختار میں ہے و علیہ رد ما
فضل من النفقة وان شرط له ف لشرط باطل الا ان یوصلہ برہبۃ الفضل
من نفسه۔ فقط۔

حج بدل کیلئے کیا آمر کے وطن سے روانگی ضروری ہے | سوال (۱۰۶) حج بدل جو کسی کی طرف سے

لے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الحج عن الغیر ص ۳۳۲ ۱۲ ظہیر۔ ۱۵ رد المحتار باب الحج
عن الغیر مطلب فی حج الصراۃ ص ۳۳۲ ۱۲ ظہیر۔ ۱۵ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب
الحج عن الغیر ردع ص ۳۳۲ ۱۲ ظہیر۔

بہا انتقال کر آیا جائے یا بحالت زلیست جب کہ قابل سفر نہ رہا ہو۔ یعنی کسی کو رقم سویا دوسو روپے کی دیدی جاوے تو یہ حج جائز ہو جائے گا یا جس کی طرف سے حج کیا جائے اس کی جائے سکونت سے ارکان حج کی ادائیگی تک متوسط خرچ کی رقم دینی چاہئے۔

الجواب :- حج بدل کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ اس کا امر کرے یا وصیت کرے اور سفر حج کا کل خرچ یا اکثر مال امر سے ہو، اور یہ کہ امر کے وطن سے حج کیا جاوے۔ درنہا میں ہے بشرط الأمر به ای بالغ عنه فلا يجوز حج الغير بغیر اذنه الا اذا حج الواجب الحارث عن مورثه لوجود الامر دلالةً وبقی من الشرائط النفقة من مال الأمر کلها ادا کثرها الخ و فی ردالمحتار للشامی الحادی عشر ان یحج عنه من وطنه ان التعم الثلث والا فمن حیث یبلغ کما سیأتی بیانہ الخ ۲۲۹۔ فقط۔

عورت کی طرف سے مرد اور خفگی کی طرف سے غیر مقلد حج کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ سوال (۱۰۷) عورت کی جانب سے مرد حج کر سکتا ہے یا نہیں، اور خفگی کی طرف سے غیر مقلد بھی حج کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- عورت کی طرف سے حج بدل مرد بھی کر سکتا ہے اور مقلد کی طرف سے غیر مقلد بھی کر سکتا ہے۔ فقط۔

۱۔ رد المحتار علی ما مشرد المحتار باب الحج عن الغیر ۲۲۸۔

۲۔ رد المحتار باب الحج عن الغیر ۲۲۹۔ ظفیر۔

۳۔ دالافضل لافسان اذا اراد ان یحج من نفسه یحج ولا حج عن نفسه الخ و لو اجمعه عنه امرأة و عبدا و امة باذن السيد جائز و یکره هکذا فی محیط المسحی دعالگیری کشوری کتاب المناسک الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر ۲۲۹ و ۲۳۰ الخ فیما یحج الضرورة الخ والمرأة و لوامة و العبد و غیرکالمواثق و غیرهم ادلی لعدم الخلاف۔

رد المحتار علی ما مشرد المحتار باب الحج عن الغیر ۲۳۱۔ ظفیر

کیا ج بدل کئے اولاد کا جانا بہتر ہے اور اس | سوال (۱۰۸) قاسم نے اپنی جائیداد پچاس ہزار روپے سے قرض دینا درست ہے یا نہیں کی چھوڑی اور ج بدل کی وصیت کی، ایک عرصے کے بعد قاسم کی اولاد نے جائیداد تقسیم کی تو روپیہ ج بدل کا علیحدہ رکھ کر کئی برس کے بعد کسی شخص سے ارکان ج پورے کر دئے۔ بعد کو یہ معلوم کر کے کہ جہاں کا قاسم رہنے والا تھا وہیں سے کسی کو بھیجنا چاہئے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ قاسم کی اولاد ہی باپ کی طرف سے ج بدل کرے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔ اور جو روپیہ ج بدل کا علیحدہ رکھا ہوا ہے اس میں سے کسی کو قرض حسنہ دینا یا اپنے کام میں صرف کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- قاسم کی اولاد میں سے کسی کو ج بدل کے لئے بھیجنا ضروری نہیں ہے اور بہ نسبت غیر کے اس ارادہ میں ان کو کچھ زیادہ استحقاق نہیں ہے، اور یہ بیشک ضروری ہے کہ ج بدل کے لئے قاسم کے وطن سے ہی بھیجنا چاہئے، اور اگر وہ یہ ج بدل کے لئے علیحدہ کیا گیا اس کو ج میں ہی صرف کرنا چاہئے، جلدی کسی کے بھیجنے کا انتظام کر دینا چاہئے کسی کو قرض دینا یا اپنے کاموں میں صرف کرنا اس روپے کا جائز نہیں۔ فقط۔

جس نے پہلے ج نہ کیا ہو اور جو کہ چکا ہو | سوال (۱۰۹) جس نے پہلے ج نہ کیا ہو اس کو ج بدل میں کس کا بھیجنا بہتر ہے ج کرنا کیسا ہے۔ اور جس نے پہلے ج کر لیا ہو اور وہ خوش حال ہو اس سے ج بدل کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- دوسرے شخص سے جو کہ ج کئے ہوئے ہو ج بدل کرنا افضل ہے پہلے شخص سے جس نے ج نہیں کیا ج بدل کرنا مکروہ ہے۔ کذا فی الدر المختار والاشامی فقط | سوال (۱۱۰) ایک شخص نے ج بدل کے واسطے اپنی جانب سے دوسرے شخص کو بھیجا، وہ شخص راستہ میں فوت | ج بدل میں جانے والا راستہ میں مر گیا تو اب کیا کیا جائے

لما اذا لم يجدوا من يان يحرقه او فانه يحرقه من ثلث ماله من بلد او رد المختار باب الخ من الغير مستحب | خیر | نہ بخارج المصروف من لم يجدوا فغيرهم ادلى لعدم الخلاف (در مختار) ای خلاف الشافعی فانه لا يجوز حرقه كما في الزيلعي ولا يخفى ان التعليل يفيد ان الكراهة تنزويها لان مراعاة الخلاف مستحبة فانهم رد المختار باب الخ من الغير مستحب | خیر۔

ہر گیارہ مکہ معظمہ نہ پہنچ سکا۔ ایسی صورت میں بھیجنے والے کا حج پورا ہوا یا نہیں ہوا۔ اس کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- اس کا حج نہیں ہوا، اگر اس کے ذمہ حج فرض ہے تو اس کو کسی دوسرے شخص کو بھیج کر حج بدل کرانا چاہئے، یعنی جب کہ خود نہ جاسکتا ہو اور خود حج کرنے سے عاجز نہ ہو۔ فقط۔

حج بدل کیسے کس کا جانا مکہ وہ تحریمی ہے | سوال (۱۱۱) جس شخص نے حج نہ کیا ہو اس کو حج

بدل کے لئے جانا مکہ وہ تحریمی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر ذی استطاعت حج بدل کرنا چاہے اس کے لئے مکہ وہ تحریمی ہے یا جس شخص پر بلحاظ استطاعت حج فرض نہیں ہے لیکن وہ بطور زیارت واسطے حج بدل کے جانا چاہتا ہے تو اس میں کسی قسم کا اکراہ شرعی تو نہیں ہے۔

الجواب :- جس پر پہلے سے حج فرض ہو چکا ہے اس کا حج بدل کر جانا تو باتفاق مکہ وہ تحریمی ہے اور جس پر حج فرض نہیں ہے اور اس کو استطاعت نہیں ہے اس پر چونکہ بعض علماء متقیین کے نزدیک مکہ معظمہ پہنچا کر حج فرض ہو جاتا ہے اس لئے ان علماء کے نزدیک وہ بھی تارک فرض ہونے کی وجہ سے مرتکب کراہت تحریمہ کا ہے۔ جیسا شامی میں بذائع سے منقول ہے بکراہت اجماع الصرۃ لاسہ تارک فرض الحج یقید انہ یصیب بدخول مکة قادراً علی الحج عن نفسه الا قلت وقد افقی ہا لوجوب مفتی دارالسلطنت العلامة ابوالسعود و تبعہ فی سبک۔

الانہو دکن ۱۱۱۱ فقہ السید احمد بادشاہ والف فیہ رسالۃ۔ الہ اوپر حال جس نے اپنا حج ادا نہیں کیا اس کو حج بدل کرنا کسی صورت میں کراہت سے خالی نہیں ہے۔ غایت یہ کہ یہ صورت ذی استطاعت نہ ہونے کے عناب بعض وہ کراہت تنزیہی

لہ دالچ فرضہ ثلاثۃ الاحرام الوقوف بعرفۃ الہ ومعظم طواف الزیارات وہا لکنان

الہ (الدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الحج ص ۳۲۲) ظہیر۔

۳۲۲ رد المختار باب الحج عن الغير مطلب فی حج الضررت ص ۳۲۲ ۱۲ ظہیر۔

اور ان علماء کے نزدیک جو مکہ معظمہ پہنچے اس پر حج فرض کہتے ہیں کیا ہر تہ تحریمی ہے اور بیعتہ ذی استقامت ہونے کے با اتفاق کیا ہر تہ تحریمی ہے۔ فقط۔

حج بدل کے لئے جو روپے دیئے | سوال (۱۱۲) | زیادہ ڈھائی سو روپے عمر کو دیئے وہ کم ہیں تو کیا کیا جائے کہ میری وفات کے بعد میرا حج کر دینا۔ چھ ماہ بعد زید کا انتقال ہو گیا۔ انتقال سے تین روز پیشتر دریافت کیا گیا کہ اس روپے کا کیا ہو گا جو آ دیا کہ حج کر دینا۔ لوگوں نے کہا کہ اتنے روپے میں حج نہیں ہو سکتا۔ جواب دیا کہ عمر کو اختیار ہے جس طریقہ پر چاہے خرچ کرے۔ اور اسی روز بیچ پاس روپے عمر کو دیئے کہ میرے کفن وغیرہ میں صرف کر دینا۔ ایک بیٹا اور بیوی زیادہ نے چھوڑے۔ ایک شخص زمین روپے میں حج بدل کرنے کو تیار ہے۔ اگر عمر بیچ پاس روپے اپنے پاس سے شامل کرے حج کما دے تو کچھ حرج تو نہیں۔

الجواب :- اگر رقم مذکور مال فقہ ثنث ترکہ سے زیادہ نہیں ہے تو اس رقم کو حج میں صرف کرنا چاہئے اور ایسی صورت میں کہ روپیہ مذکورہ وطن میت سے حج کرانے کو کافی نہ ہو یہ حکم ہے کہ جس جگہ سے اس روپے میں حج ہو سکے وہاں سے کر دیا جائے در مختار میں ہے **ولا یجوز عنہ من بلدہ الا ان ینفی بہ الى ثلثہ دان لم یف فسن** حیث یبلغ۔ ہاقی عمر اگر اپنے پاس سے بیچ پاس روپے مثلاً دیکھنے کے لئے تو اس میں اختلاف روایات ہے، جواز کی بھی روایت ہے لہذا حج کرانے میں کچھ حرج نہیں ہے نفع ہی ہے۔ در مختار میں ہے **دکن الواحج لا لیرجع کالدین اذا قضاہ من مال نفسه الى در مختار۔** قولہ **دکن الواحج لا لیرجع** ای **انہ یجوز الى شامی۔** فقط مجبوری کی وجہ سے حج بدل کر سکتے ہیں | سوال (۱۱۳) | زید پر باعتبار زاد و راحلہ کے حج فرض ہے لیکن وہ بوجہ بڑھاپے اور نابینا ہونے کے چلنے سے عاجز ہے اور قانہ کے خرچ پر قادر نہیں تو وہ دوسرے شخص سے حج کرا سکتا ہے یا نہیں۔

۱۲ ظہیر۔ رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الحج عن الغیر ص ۲۳۳ ۱۲ ظہیر۔

۱۲ ظہیر۔ رد المحتار باب الحج عن الغیر ص ۲۳۳ ۱۲ ظہیر۔

الجواب :- معذور مذکور کو غیر سے حج کرنا بشارت جائز ہے اور معذور کا حج فرض ادا ہو جاوے گا۔ درمختار میں ہے والمی کبة منہما کج الفرض تقبل النيابة عند النجی۔ فقط الخ

سوال (۱۱۴) شخصے کہ حج نہ کر دوبرے جس پر نہ حج فرض ہے اور نہ اس نے حج کیا ہے کیا اسے حج بدل میں بھیجنا درست ہے

اوائے حج مفروض انتقال کر دو وصیت ادائے حج کر دے حج ادا کرنا از ذمہ میرست مذکور حج ادا خواہ پیش یا نہ۔

الجواب :- دریں صورت حج از میرست ساقط خواہ بشارت ادا خواہ پیش یا نہ البتہ فقہاء حنفیہ اس صورت را مکروہ داشتہ اند بہتر آنست از چنیں کہ حج کنند کہ اور حج خود ادا کر دے بشارت۔ فقط

سوال (۱۱۵) کیا یہ بھی ضروری ہے کہ حج بدل کے بعد آکر مکان پر واپسی بخونی چاہئے

کہ حج بدل کرانے والے کے مکان پر بعد واپس آنے حج بدل کے آوے۔

الجواب :- واپس آنا اس کے جائے سکونت پر ضروری نہیں ہے۔ فقط

(البتہ اچھا یہی ہے کہ واپس آئے۔ تلمیذ)

سوال (۱۱۶) مکہ شریف میں اکثر اشخاص اپنا حج دوسرے کو دینا درست ہے یا نہیں

اپنا حج دوسرے شخص کو بھی دیدیتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔ اگر وہاں یہی شخص سے

لے الدر المختار علی ما مش رد المحتار باب الحج عن الغير ص ۳۲۶ و ص ۳۲۷ ۱۲ ظہیر۔

۲۰ فجامع الصلوة من الحج والمرأة الحج وغیرہما ولی لعدم الخلاف (رد مختار) بیکرہ احجاج الصلوة لانه تارك فرض الحج یفید انه یصیر بد محول حکمہ قادر علی الحج عن نفسه الحج رد المحتار باب الحج ص ۳۲۶ و ص ۳۲۷) والا فضل للانسان اذا اراد ان الحج رجلا عن نفسه ان حج رجلا قد حج عن نفسه ومع هذا الواجب رجلا لخرج عن نفسه حجة الاسلام۔ يجوز عندنا وسقط الحج عن الامر كذا في المحيط والمكبر مصری کتاب الحج باب الحج عشر ص ۳۲۶) ظہیر ۳۰ و لو حج رجلا یؤدی الحج ویقیم بمكة جازم والا فضل ان یحج ویرجع (ایضاً) ظہیر۔

بیوی مرحومہ کے لئے حج سے لیا جاوے تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- حج کر لینے کے بعد تہیہ بدست نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنا حج کسی کو روپیہ لیکر دیدے، لیکن یہ درست ہے کہ وہاں کسی سے حج نفل والدین، زوجہ وغیرہ کی طرف سے کر لیا جاوے یعنی پہلے ہی سے وہ شخص احرام دوسرے کی طرف سے جس کی طرف سے حج کرنا مقصود ہے بانار سے یہ درست ہے۔ فقط۔

چھٹا باب زیارت مدینہ منورہ

بعد حج روضہ پاک کی حاضری سنت ہے یا مستحب | سوال (۱۱۷) حج کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کا کیا حکم ہے۔ واجب ہے یا مستحب ہے ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ روضہ شریف کی زیارت کو مالگیری دشامی میں مستحب لکھا ہے، کیا یہ ٹھیک ہے۔

الجواب :- یہ جو کچھ ان کتبوں میں ہے صحیح ہے۔ زیارت مدینہ طیبہ کو مستحبات سے ہے اور یہی صحیح ہے، اور بعض علماء وجوب کے بھی قائل ہیں جیسا کہ در مختار میں ہے دنیا سارۃ قبرۃ مندوبۃ بل قیل واجبۃ لمن له سعة الخلفۃ الشامی قولہ (مندوبۃ) ای باجماع المسلمین کما فی اللہاب۔ فقط۔

حالات کے نام سازگار ہونے کی وجہ سے | سوال (۱۱۸) ایک گروہ مسلمین بیدادائے زمانہ کے اثر و سبب سے بچنے کے لئے حج بعد اطلاق بعض حشمت و بد حالات ہے انتظامی و حرکات مذکورہ شریف مکہ۔ بخوف جان بلا حصول زیارت روضہ مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ دیکھئے رد المحتار للشامی باب الہدی مطلب فی تفضیل قبرہ المکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵۲ و ۲۵۳ ۱۲ ظہیر مفتاحی

مکہ شریف ہی سے واپس آگئے تو وہ جماعت خاظمی اور قابل تو ہے یا نہیں۔
 کیا اس پر وعید مایہ ہوگی | سوال (۱۱۹) کیا جماعت مذکورہ زیر حدیث فقہ جفائی
 آسکتی ہے یا نہیں۔

ان کا حج ہو گا یا نہیں | سوال (۱۲۰) کیا ان کا حج پورا ہوا یا نہیں۔
 کیا ان کا انقطاع ضروری ہے | سوال (۱۲۱) کیا ان کے ساتھ اخوت اسلامی واجب
 الا انقطاع ہے یا نہیں۔

ال جواب :- جماعت مذکورہ خاظمی نہیں ہے، کیونکہ درحقیقت بہت سی
 زیاریاں مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جانے میں اس وقت میں ہو گئی ہیں جیسا کہ معلوم و
 معروف ہیں۔ اور جب کہ وہ خاظمی و ماضی نہیں ہیں تو ان پر تو بہ اس وجہ سے لازم نہیں
 ہے۔ دیئے تو بہ و استغفار ہر وقت مناسب شان مومن ہے۔
 (۲) جماعت مذکورہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

(۳) حج ان کا پورا ہو گیا، حج میں کوئی نقص نہیں رہا، کیونکہ زیارت روضہ مطہرہ
 حج کے بعد ستم ہے جو ایک حاجی کا نہ عمل صالح و موجب اجر و ثواب ہے۔ اس عمل صالح
 اور شرف زیارت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے حج فرض میں کچھ خلل نہیں ہوا۔
 (۴) ہرگز نہیں۔ فقط۔

اگر کوئی جماعت خطرہ کی انواہ | سوال (۱۲۲) جمعی عظیم بقصد حج شریفہ اہل ہندوستان
 سن کیدینہ نہ گئی تو کیا حکم ہے | مناسک حج جماعتی بہ زیارت مدینہ طیبہ مشرف شریفہ
 و جماعتی بغیر زیارت مکان مقدسہ واپس آمدن پر جوہ سماع خطہ راہ چنیں صاحبان را
 بے ایمان و مرتد و فاسق گفتن و تزک سلام : کلام و اکل طعام بآنها درست
 است یا نہ۔

ال جواب :- ایں چنیں حاجیان را کہ بعد از کورہ از زیارت روضہ مطہرہ و حضوری
 لے زیارت قبرہ منور و بنہ بل قیل و اجبتہ لمن لا سعة الا (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب
 العدی مطلب فی تفصیل قبرہ المکرم ص ۳۵۲) ظفر۔

مسجد مبارک و حرم مستم، دینہ طیبہ محروم مانا نہ ہے ایمان و مرتاد و فاسق گنہگار است
و گویندگان این چنین کلمات فساق و ملعونانہ کہ مکفر مؤمن خود و در عرض خطر سلب
ایمان است۔ اما ذنا اللہ تعالیٰ منہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ایما دجل قال
لا خبیہ کافر فقد باء بہ احدہما۔ و ترک سلام و کلام و طعام بایشاں نا جائز است
فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بیمکتہ مدینہ شریف سوال (۱۲۳) جو شخص حج بیت اللہ شریف کا کمرے اور مجبوراً بوجہ کمی
نہ جاتا تو حج کیا ہے؟
خرش کے مدینہ منورہ نہ جا سکے تو اس شخص کل حج کامل ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- حج کامل اور پورا ہونے میں کچھ شبہ اور تردد نہیں ہے، البتہ
باوجود استطاعت کے اگر مدینہ شریف نہ جاتا تو برا تھا، اور بڑی عرومی قہمت کی بات
تھی، لیکن جب کہ وہ کمی خرش کی وجہ سے مجبور رہا تو اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے۔ منتظر

ساتواں باب — متفرق مسائل ج

جمعہ کو حج ہوتا ہے اسے اکبری سوال (۱۲۴) جمعہ کے روز حج ہوتا ہے اس کو حج اکبری
کہتے ہیں اس کی اصل کیا ہے کہتے ہیں، اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں۔ اور جمعہ کے حج میں زیادہ
فضیلت ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس کی اس قدر اصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اخیر حج کیا
تھا وہ جمعہ کے دن ہوا تھا اور اس کے بارہ میں آیہ داؤد من اللہ ورسولہ الی الناس
یوم الکریم النبیۃ۔ نازل ہوئی، باقی ویسے حج اکبر بقابلہ حج اصغر کے ہے کہ عمر مع اصغری
اور ہر ایک حج حج اکبر ہے۔ فقط۔

۱۔ مشکوٰۃ ۲۔ و نزلنا سراجاً قبری (صلی اللہ علیہ وسلم) منذ دبتہ بل قیل
واجبة لمن له سعة ویبدأ بالجم لوفرضاً ویخیر لوفلا مالاً یرمیه و اللہ المختار
علی ہامش المختار باب الہدی ص ۳۵۲ ظفر

دونوں طرف سے کرایہ جمع کرنے کا حکم: درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۵) چنر سال سے یہ رواج ترقی کر گیا ہے کہ ہندی حجاج میں بکثرت ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو بلا موجودگی کافی سفر خرچہ کے بغرض ادائے حج ہندوستان سے روانہ ہو جاتے ہیں اور واپسی کے وقت یو جیٹسی جہاز کی سڑکوں پہ پڑ کر طرح طرح کی بیماری اور موت کا شکار ہوتے ہیں اور جن کے بارہ میں حکومت حجاز حکومت ہند کی زور دیتی ہے کہ وہ اپنی رعایا کو جہاز سے ہندوستان لجاوے جس پر حکومت ہند کی ہر سال ۴۰ - ۵۰ ہزار روپے کی کثیر رقم خرچ کر دینی پڑتی ہے۔ اس پر ہندو ممبر اعتراض کرتے ہیں، ایسی حالت میں اگر باریہ قانون عازمان حج پر یہ شرط عاید کیا جائے کہ وہ روانگی سے قبل یا تہ واپسی کے لئے کرایہ جہاز جمع کر دیں یا دونوں طرف کا ٹکٹ جہاز خرید لیں تو ایسی شرط خلاف شرع تو نہیں ہے۔

الجواب :- اس قسم کی قیود لگانا احکام شرعیہ میں شرعاً جائز نہیں ہے۔ آیہ کریمہ واذن فی الناس بالی یا توک مر جالاً دعلی کل ضامیر یا تبین من کل فجہ عمیق لیشہدوا منافع لہم ویدیکردا اسم اللہ فی ایام معلومات الا یہ کے مفہوم میں غور کرنے سے اس قسم کے قیود حج کرنے والوں پر لگانا ممنوع معلوم ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں کہ واپسی کا ارادہ بھی نہیں رکھتے اور بہت ایسے ہیں کہ وہاں جا کر کوئی پیشہ حیرت و تجارت و محنت مزدوری کر کے اپنا گذر اور واپسی کے لئے کرایہ جمع کر کے واپس آتے ہیں۔ لہذا یہ کسی طرح مناسب اور جائز نہیں ہے کہ ان کے ذمہ اس قسم کی قیود لگا کر ان کو رد کا جادے۔ فقط۔

سرا یہ جیب نا جائز آمدنی میں مخلوط ہو جائے تو کیا کیے

سوال (۱۲۶) میرے پاس جو سواہی بچ کے لئے رکھا ہوا تھا وہ رقوم میں نے تنخواہ سے جمع کی تھی، وہ رقم نا جائز آمدنی میں مخلوط ہو گئی۔ کیا صورت اس کے پاک کرنے کی کی جائے۔

الجواب :- اس قدر روپیہ جو تنخواہ سے جمع کیا گیا تھا علیحدہ کر لیا جائے علیحدہ کر لینے سے وہ رقم حلال و پاک اور صاف ہو جائے گی۔ فقط۔

تیم مکہ و مدینہ کی عبادت کا ثواب کس قدر ہے

سوال (۱۲۷) حرم مکہ و مدینہ میں چہ عبادت

کی جادے خواہ بدنی ہو یا مالی اس کا ثواب کس قدر ہوتا ہے۔

(۲) حدیث شریف میں ہے کہ آدمی حج مبرور کے بن۔ پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا، کیا اس سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

الجواب :- (۱) حدیث شریف میں نماز کے بارہ میں یہ ثواب وارد ہوا ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں ہے عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في بيته بصلوة وصلوته في مسجد القبايل خمس وعشرين صلوة وصلوته في المسجد الذي يجمع فيه خمسمائة صلوة وصلوته في المسجد الاقصى بخمسين الف صلوة وصلوته في مسجد بخمسين الف صلوة وصلوته في المسجد الحرام بمائة الف صلوة۔ لیکن فقہاء محققین نے تصریح فرمائی ہے کہ باقی عبادات مالیہ و بدنیہ کا بھی یہی حکم ہے اور مضاعفہ مذکورہ ان میں بھی ہے۔ چنانچہ درختار میں ہے دکناء بقية القرب۔ اور شامی میں ہے ای کا الصوم والاعتكاف والصدقة والذكر والقراءة الخ۔

(۲) درختار میں ہے هل يكفر الكبائر قليل نعم الخ وقيل غير المتعلقة

بالادعي الخ قال عياض اجمع اهل السنة والجماعة ان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ولا قابل بسقوط الدين وروحاً لله تعالى كدين صلوة وركوۃ الخ حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ کیا حج سے کبائر بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ بعض نے کہا ہو جاتے ہیں اور بعض نے کہا کہ حقوق عباد کے سوا جو کبائر ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ باتفاق اہل سنت کبائر کا کفارہ سولے توبہ کے نہیں ہے۔ اور حج سے زین ساتھ نہیں ہوتا اگرچہ حق اللہ ہو جیسے نماز قضا اور زکوٰۃ اور حدیث من حج لله فله برئت دلہر فیستی راجع

لہذا درختار علی ہذا مشرور المختار قبیل کتاب النکاح مطلب فی تفہیم مکرہ ص ۳۵۴ - ۱۲ - وجہات احادیث

نکاح علی ان تفہیم ثواب الصوم وغیرہ من القربات بمکة (رد المختار کتاب الحج ص ۲۵۴)

لہذا رد المختار قبیل کتاب النکاح ص ۳۵۴ - ۱۲ - ظہیر

لہذا رد المختار کتاب النکاح ص ۳۵۴ - ۱۲ - ظہیر

ضمیمہ
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
جلد ہشتم
مترتبہ

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

مکتبہ دارالعلوم دیوبند نے جب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ششم کو آفیسٹ سے
لانا طے کیا، تو حضرت اقدس مولانا مرغوب الرحمن صاحب دامت برکاتہم و تعالیٰ دارالعلوم دیوبند
نے احقر کو اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب سنبھلی کو اس جلد کی تصحیح کا کام سپرد فرمایا۔ ہم نے
جو طباعتی اغلاط تھیں ان کو اصل مراجع سے ملا کر صحیح کیا۔ اور جو قابل اشکال مقامات اور وضاحت
طلب مواقع تھے ان کو حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت فیوضہم محدث کبیر
دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں پیش کیا، موصوف نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان مواقع کو پہلے
رجسٹروں میں تلاش کریں۔ جہاں سے یہ فتاویٰ لئے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے کئی دن رجسٹروں
کی ورق گردانی کی، اور اکثر مواقع نکال لئے۔ پھر موصوف نے ان رجسٹروں کی روشنی میں تمام
قابل اشکال مواقع کو حل فرمایا، اور وضاحت طلب امور کی تفصیل فرمائی۔

یہ تصحیحات ایسی تھیں جن کی تفصیل ضروری تھی، تاکہ جن حضرات نے پہلے فتاویٰ دارالعلوم
خرید لیا ہے وہ اپنا نسخہ صحیح کر سکیں۔ اس لئے یہ ضمیمہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس ضمیمہ میں صرف وہی
تصحیحات شامل کی گئی ہیں جن کا مسائل پر اثر پڑا ہے، یا جن میں فتاویٰ میں درج شدہ مسائل
کی تفصیل کی گئی ہے، امید ہے کہ قارئین کے لئے یہ ضمیمہ مفید ثابت ہوگا۔

محمد امین پالپوری
خادم دارالعلوم دیوبند
۱۲ جمادی الثانی۱۴۱۹ھ

ضمیمہ متعلقہ ص ۴۲ و ص ۴۳ سوال ۱ کا عنوان ایک مسئلہ کی تحقیق

اس سوال کے جواب میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ "اس میں بھی اختلاف ہے" یہ اشارہ ہے ایک دوسرے سوال و جواب کی طرف کیونکہ سائل نے ایک ساتھ پانچ سوال کئے تھے جن میں سے پانچواں سوال و جواب یہاں درج کیا گیا ہے، حضرت مفتی صاحب قدس سرہ نے اس جواب میں سوال اول کے جواب کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جو ترتیب فتاویٰ میں کتاب الزکوٰۃ میں نہیں لیا گیا ہے۔ رجسٹر میں مرتب مطلقاً نے اس پر "اضحیہ" کا عنوان لگایا ہے یعنی اس سوال و جواب کو کتاب الاضحیہ میں لیا جائے گا، مگر یہاں جواب میں کئے گئے اشارہ کو سمجھنے کے لئے اس سوال و جواب کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے، اس لئے ذیل میں اس کو درج کیا جاتا ہے۔

سوال ۱۔ کسی کے پاس شوڈیٹھ شورویہ کی زمین زراعتی موجود ہے، اور وہ عیال دار بھی ہے۔ شرعاً وہ شخص صاحب نصاب ہوگا یا نہیں؟ اور اس پر زکوٰۃ اور قربانی صدقہ فطر واجب ہوگا یا نہیں؟ اور وہ نذر کی چیز کھا سکتا ہے یا نہ؟

الجواب :- شرعاً وہ شخص صاحب نصاب زکوٰۃ نہیں ہے، زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہے۔ اور امام محمدؒ کے قول کے موافق اس کو زکوٰۃ لینا بھی درست ہے، اور نذر و منت کی چیز بھی کھانا درست ہے، جبکہ آمدنی اس زمین کی اسکو اور اس کے عیال کو کافی نہیں ہے۔ کذا فی الشامی۔

اور قربانی و صدقہ فطر اس پر واجب ہونے میں اختلاف ہے، قول مذکور یعنی امام محمدؒ کے قول کے موافق اس پر قربانی وغیرہ واجب نہیں ہے۔ (انتہی الجواب)

اس سوال و جواب کو کتاب الزکوٰۃ میں نہ لینے کی وجہ سے مرتب مدغلہ کو عبارت جواب میں تھوڑی ترمیم کرنی پڑی ہے۔ ہم اب کتاب میں مذکور جواب کو رجسٹر نمبر ۱۵۳۸ سے جینہ نقل کرتے ہیں۔

الجواب :- اس میں بھی اختلاف ہے، اور یہ غایتہ الاوطار میں ہے امام ابو یوسف کا مذہب ہے۔ اور امام محمدؒ کا، وہ مذہب ہے جو پہلے مذکور ہوا۔ اور اسی پر فتویٰ ہے کہ سوائے نقد کے زمین وغیرہ سے صاحب نصاب نہیں ہوتا۔ فقط۔

اس کے بعد جانا چاہئے کہ نصاب تین ہیں۔

(۱) نصاب نامی :- یہ نصاب نقدین (سونا، چاندی، کرنسی، اموال تجارت اور سامانہ جانوروں کے بنتا ہے، اس کے لئے دین (قرضہ) سے فارغ (بچا ہوا) ہونا شرط ہے، اور اس کی مقدار ہندوستانو درہم یعنی چھ سو بارہ گرام پندرہ پونٹ (۲۵۱۲ تولہ) چاندی، یا اس کی قیمت، یا بیسٹا مثقال سونا یعنی ستائیس گرام پینتالیس پونٹ (۱۷۱۲ تولہ) سونا، یا اس کی قیمت یہ قدرتِ مستبرہ والا نصاب کہا جاتا ہے۔ یہ نصاب تمام مالی حقوق کو واجب کرتا ہے یعنی زکوٰۃ، صدقہ فطر، قربانی، کفارات، نفقہ اقارب وغیرہ، اور ایسے صاحب نصاب کیلئے زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

(۲) نصاب غیر نامی :- یہ نصاب ہر قسم کے اموال سے بنتا ہے، اور اس کے لئے دین سے اور ضروریاتِ زندگی سے فارغ ہونا شرط ہے۔ ضروریاتِ زندگی سے مراد رہنے کا گھر، گھر بیلو ضروری سامان، پہننے کے کپڑے، سواری اور خادم وغیرہ ہیں۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک گزارہ کے بقدر زمین، کرایہ پر دیا ہوا مکان اور دکان بھی ضروریاتِ زندگی میں شامل ہے، اور شیخین کے نزدیک یہ چیزیں ضروریاتِ زندگی میں شامل نہیں ہیں اور فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ اس نصاب کی مقدار بھی دو سو درہم کی مالیت ہے، اور اس کو قدرتِ ممکنہ والا نصاب کہا جاتا ہے۔ پس جس شخص کے پاس نصاب نامی کے علاوہ دیگر اموال ضروریاتِ زندگی سے زائد دو سو درہم کی مالیت کے بقدر ہوں وہ نصاب غیر نامی کا مالک ہے۔

ایسے صاحب نصاب پر چار احکام لازم ہوتے ہیں (۱) قربانی کا وجوب (۲) صدقہ فطر کا وجوب (۳) غریب محتاج رشتہ داروں کے نفقہ کا وجوب (۴) اور زکوٰۃ و صدقات واجبہ لینے کی حرمت — ایسے صاحب نصاب کے لئے نذر کی چیز کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نذر صدقہ واجبہ ہے

اور حج کی فرضیت میں بھی ضروریاتِ زندگی سے زائد ہر قسم کے اموال کو شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ حج کا مدار بھی قدرتِ ممکنہ پر ہے۔ مثلاً ایک آدمی کے پاس پچاس ایکڑ زمین ہے، اور اس زمین میں سے پچیس ایکڑ زمین کی آمدنی اس کے اور اس کے بال بچوں کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ تو زائد پچیس ایکڑ زمین کی مالیت دیکھی جائے گی۔ اگر وہ بقدر نصاب ہے تو مذکورہ چار احکام اس پر واجب ہوں گے۔ نیز اگر اسکی مالیت اتنی ہے کہ حج ہو سکتا ہے تو اس پر حج بھی فرض ہو جائے گا۔

(۳) ایک رات دن کے گزارہ کے بقدر مال :- (اسکو بھی مجازاً انصاب کہا جاتا ہے) جس شخص کے پاس اتنا مال ہو، اس کے لئے دوسروں کے سوال کرنا حرام ہے، البتہ اگر کوئی شخص ایسے آدمی کو زکوٰۃ یا صدقہ فطر وغیرہ دے تو جائز ہے یعنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اور ایک شبانہ روز کے مصارف کی مقدار متعین نہیں ہے۔ لوگوں کے احوال کے اختلاف سے اس کی مقدار مختلف ہوگی، حدیث مرفوعہ میں اسکی مقدار پچاس درہم کے بقدر آئی ہے۔ مگر اس حدیث پر محدثین نے کلام کیا ہے لہ

اس کے بعد جاننا چاہئے کہ فتاویٰ دارالعلوم کے جواب کے آخر میں جو فرمایا گیا ہے کہ سوائے نقدین کے زمین وغیرہ سے صاحبِ نصاب نہیں ہوتا یہ اس صورت میں ہے جبکہ زمین وغیرہ ضروریات میں مشغول ہو، اگر ضروریات سے زائد ہو تو زائد زمین بھی نصابِ غیر نامی میں شمار ہوگی جیسا کہ ۲۳ سوال ۵۸۵ کے جواب میں آ رہا ہے کہ "جن لوگوں کے پاس بقدر پچاس باون روپے (یعنی دو سو درہم کی مالیت) کی قیمت کی زمین، یا مکان رہنے کے مکان سے جدا ہو یا زیور وغیرہ اس قدر ہے ان کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہے"

لے عن حکیم بن جکیو عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من سأل الناس وله ما یغنیہ جاد یوم القیامۃ ومسلتہ فی وجہہ خموشاً او غداً او کدو حراً، قیل یا رسول اللہ! وما یغنیہ؟ قال خمسون درہماً او فمئۃ من الذہب، قال ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود رحمہ حدیث حسن وقد نکم شعبۃ فی حکیم بن جکیو من اجل هذا الحدیث۔

درہم مذی شریف میث

متعلقہ مسئلہ ۸۱ سوال ۹۱ تا ۹۳

ان سوالوں کے نمبر غلط لگے تھے، اور ایک وال کا نمبر اور عنوان رہ گیا تھا، اسلئے اب جسٹریس ۱۳۳۰ء سلسلہ نمبر ۵۲ سے ان کی تصحیح اس طرح کی گئی ہے۔

سوال ۹۱ اور اس کا عنوان حذف کر دیا گیا ہے، کیونکہ اس عنوان کے تحت جو عبارت ہے وہ آئندہ سوالوں کی تمہید ہے۔ سوال ۹۲ کو ۹۱ اور ۹۳ کو ۹۲ اور ۹۴ کو ۹۳ کر دیا گیا ہے اور آخری سوال کے پیچ میں سوال ۹۴ اور عنوان اس طرح بڑھایا گیا ہے۔ ختم سال پر کل مال کی لاگت جو طرز زکوٰۃ دینا | سوال ۹۴ ختم سال کے بعد کل مال موجودہ الخ

متعلقہ مسئلہ ۱۰۱ و ۱۰۲ سابقہ سوال ۱۴۱ تا ۱۴۳ تصحیح کردہ سوال ۱۳۷ تا ۱۳۹

یہاں پہلے تین سوالوں کے نمبرات لگے ہوئے تھے، اور جوابات چار تھے، اسلئے جسٹریس ۱۳۲۷ء نمبر سلسلہ ۱۹۷۶ء سے اس کی تصحیح اب اس طرح کی گئی ہے۔

سوال ۱۴۱ کو ۱۳۷ کر دیا گیا ہے، اور مسئلہ ۱۰۲ کے شروع میں سوال ۱۳۷ بڑھایا گیا ہے، اور سوال ۱۴۲ کو ۱۳۸ اور سوال ۱۴۳ کو ۱۳۹ کر دیا گیا ہے۔

نیز جسٹریس یہاں کل چھ سوال اور چھ جواب میں ترتیب فتاویٰ میں شروع کے دونوں سوالوں کو یہاں نہیں لیا گیا ہے، بلکہ اسی جلد کے مسئلہ ۲۰۸ پر مصارف زکوٰۃ میں لیا گیا ہے ہذا یہاں درج شدہ پہلے سوال و جواب کو سمجھنے کے لئے مصارف زکوٰۃ میں درج شدہ دونوں سوالوں میں سے سوال ۳۵۴ کو دیکھا جائے :

متعلقہ مسئلہ ۱۱۳ سوال ۱۶۰ عنوان سونے چاندی کے زیورات کی زکوٰۃ

اس سوال کے جواب میں غلطی سے چاندی کے زیورات کا مجموعہ ۱۹۶۳ء جسٹریس ۱۳۳۵ء

نمبر سلسلہ ۱۱۹ میں لکھا گیا ہے، اور اسی طرح کتاب میں نقل کر دیا گیا ہے، حالانکہ سوال میں مذکورہ زیورات کی چاندی کا مجموعہ ۱۹۶۲ء ہے۔ بظاہر یہ محترم کی غلطی معلوم ہوتی ہے، مفتی صاحب قدس سرہ نے مجموعہ کو اس طرح لکھا ہوگا ۱۹۶۲ء، اسکو محترم نے اس طرح لکھ دیا ہے ۱۹۶۳ء، اور مرتبہ منظرہ نے اس کو اسی طرح نقل کر دیا ہے۔ اب اس کی تصحیح اس طرح کی گئی ہے "۱۹۶۲ء"۔

متعلقہ سوال ۱۶۵ (جو غلطی سے پہلے ۱۵۶ چھپا ہے)

سابقہ عنوان "جو رقم حج کے لئے دی اور اس پر سال گزر گیا، اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ اور تصحیح کردہ عنوان "وصیت کی رقم پر سال گزر گیا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں"۔
اس سوال کے جواب میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو جو فرض کہا ہے وہ مخصوص صورت میں ہے اس لئے اس پر یہ حاشیہ لکھا گیا ہے "لہٰذا یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وارث نے وصیت کا مال اپنے مال کے ساتھ خلط کر دیا ہو ۱۲۔"

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر چار سو روپے جن سے حج کرانے کی وصیت کی ہے ورنہ نے ان کو الگ محفوظ رکھا ہے تو سال گزرنے کے بعد ان کو زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ کیونکہ ورنہ اس کے مالک نہیں ہیں، وہ رقم میت کی ملک پر باقی ہے، اور میت مکلف نہیں ہے اس لئے یہ رقم مال وقف اور مال مشتبہ کی طرح ہے، اور اگر وصیت کی رقم الگ محفوظ نہیں رکھی گئی ہے، بلکہ ورنہ نے تقسیم کر کے لے لی ہے اور اپنے مال کے ساتھ ملادی ہے، یہ سوچ کر کہ جب کسی کو حج کے لئے بھیجا جائے گا تو سب ورنہ حصہ رسد وہ رقم ادا کر دیں گے، یا کسی ایک وارث نے ناجائز طور پر اس کو اپنے مال کے ساتھ ملادیا ہے، یہ سوچ کر کہ جب کوئی حج کیلئے جائے گا تو وہ رقم ادا کر دے گا تو اس صورت میں وصیت کی اس رقم پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ اس شخص پر واجب ہوگی جس نے وصیت کی رقم اپنی رقم کے ساتھ ملادی ہے۔ بشرطیکہ وہ صاحب مال ہے۔

متعلقہ ص ۱۲۵ سوال ۲۱۱ عنوان پیسوں اور اکنیوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب کے آخر میں مرتب مدظلہ نے بین القوسین یہ نوٹ بڑھایا تھا: ”اگر یہ کسی صاحبِ نصاب کے پاس ہوں گی تو اس کی زکوٰۃ بھی اس پر حوالانِ حول کے بعد ضروری ہوگی“ اس کو حذف کر دیا گیا ہے، اور جواب پر درج ذیل حاشیہ لکھا گیا ہے۔
 ۱۵ پیسے اور اکنیاں چونکہ قننِ عرفی میں، اس لئے اگر وہ بقدر نصاب کسی کے پاس ہیں تو اُن کی زکوٰۃ واجب ہے، فی الشرع بلا لیه: الفلوس ان کانت اثماناً رائجۃً، او سلعاً للتجارة تجب الزکوٰۃ فی قیمتہا، والافلا (شامی ص ۳۵۲ باب زکوٰۃ المال)

متعلقہ ص ۱۸۴ و ص ۱۸۵ سوال ۳۰۲ عنوان کھیتی کا عشر الخ

اس سوال کے جواب کا ابتدائی حصہ غائب تھا، اب رجسٹر ۳۲۲ نمبر سلسلہ ۲۰۳۵ سے اس کا اضافہ اس طرح کیا گیا ہے۔
 الجواب ہے: ۱۔ اگر زمین عشری ہے تو صاحبِ نصاب وغیر صاحب (نصاب) عشر نکالے اور محتاجوں کو دے، اور جو فقیر مانگنے والے ہیں الخ

متعلقہ ص ۱۹۰ و ص ۱۹۱ سوال ۳۱۲ عنوان ہندوستان کی زمین کا حکم

اس سوال کے جواب میں مفتی صاحب قدس سرہ نے ہندوستان کی بعض زمینوں کو عشری قرار دیا ہے۔ لیکن یہ حضرت کی پہلی رائے تھی، بعد میں آپ کی رائے بدل گئی تھی جیسا کہ ص ۱۹۴ سوال ۲۸۸ کے جواب میں مذکور ہے کہ ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی۔

متعلقہ ص ۱۹۹ سوال ۳۲۲ عنوان زکوٰۃ کا روپیہ بنک میں الخ

اس سوال کا جواب اصولی طور پر بالکل صحیح ہے، مگر موجودہ حالت میں حیلہ تملیک کے بغیر بھی اگر زکوٰۃ کی رقم بنک میں جمع کی جائے تو اس کی گبنائش ہے، درمختار میں یہ مسئلہ ہے اگر کسی شخص کو دوا میوں نے زکوٰۃ کی رقمیں کسی فقیر کو دینے کے لئے، یا کسی مدرسہ میں داخل کرنے کے لئے دیں۔ اور وکیل نے ان دونوں رقموں کو باہم ملادیا تو غلط کی وجہ سے وکیل ضامن ہوگا۔ اس پر علامہ شامی نے فتاویٰ تارخانہ سے نقل کیا ہے کہ اگر دونوں شخصوں کی طرف سے رقم غلط کرنے کی اجازت ہو تو پھر ضمان نہیں آئے گا۔ اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ علامہ شامی نے بحث کے آخر میں فرمایا ہے۔ ومقتضاہ انہ لو وجد العرف فلا ضمان لوجود الاذن حیث ینفذ دلالة (ردالمحتار ص ۱۲) اور آجکل عرف عام یہی ہے کہ تمام لوگ اور سب ادارے اپنی رقمیں بنک میں برائے حفاظت رکھتے ہیں، پس دلالت زکوٰۃ دینے والوں کی طرف سے غلط کی اجازت ہے اس لئے حیلہ تملیک کئے بغیر بھی بنک میں زکوٰۃ کی رقم برائے حفاظت رکھنا جائز ہے جیسا کہ سنی آرڈر سے زکوٰۃ کی رقم بھیجنے میں جواز کا فتویٰ ہے دیکھئے ص ۲۱۵ سوال ۳۴۲۔

متعلقہ ص ۲۰۳ سوال ۳۲۸ عنوان حکم چرم قربانی

اس سوال کا جواب ترتیب میں شامل ہونے سے رہ گیا تھا، اب زبیر علیہ السلام سے اس طرح بڑھایا گیا ہے۔

(۲) حکم صدقات واجبہ دارد فقط دانش اعلم

متعلقہ ص ۲۰۶ سوال ۳۲۸ عنوان نابالغ کو دینے سے زکوٰۃ الخ

اس سوال کے جواب کے آخر میں تصحیح کے وقت بین القوسین یہ عبارت بڑھائی گئی ہے

(بشرطیکہ اس کا باپ غنی نہ ہو)

متعلقہ مسئلہ ۲۰۶ و سوال ۳۵۰ عنوان صحرائی جائیداد رکھنے والے کو الخ

اس سوال کے جواب پر مرتب مدظلہ نے جو نوٹ لکھا ہے کہ "لہ بظاہر سوال سے جواب کو کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا" ۱۲ ظیفیر، یہ نوٹ اُس صورت میں صحیح ہے جبکہ سوال میں مذکور لفظ "مالِ زکوٰۃ" سے مراد کسی دوسرے شخص کے مال کی زکوٰۃ ہو، اور یہی معنی متبادر ہیں لیکن حضرت مجیب قدس سرہ نے "مالِ زکوٰۃ" سے "نصابِ زکوٰۃ" سمجھا ہے، اور اسی کے پیش نظر جواب لکھا ہے، یعنی ایک شخص کے پاس صحرائی جائیداد بھی ہے، اور مالِ زکوٰۃ یعنی روپے، سونا، چاندی وغیرہ بھی ہے اور وہ مقروض بھی ہے، تو قرضہ میں حاجتِ اصلیہ سے زائد صحرائی جائیداد محسوب ہوگی اور مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی؟ یا جو روپیہ موجود ہے وہ قرض میں محسوب ہوگا، اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی؟ جبکہ قرض سے فاضل مال بقدر نصاب نہ بچے، حضرت مجیب قدس سرہ نے جواب ارتقا میں فرمایا ہے کہ صحرائی جائیداد قرض میں محسوب نہ ہوگی بلکہ جو روپیہ موجود ہے وہ قرض میں محسوب ہوگا۔ اسی بناء پر حضرت نے درمختار اور شامی سے یہ حوالہ نقل فرمایا ہے کہ جس نصاب سے قرض کی ادائیگی آسان تر ہو اس سے قرض ادا کیا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ روپیہ سے قرض ادا کرنا بہ نسبت صحرائی جائیداد کے آسان ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مجیب قدس سرہ نے سوال میں درج لفظ "مالِ زکوٰۃ" سے جو کچھ سمجھا ہے اس کے پیش نظر جواب سوال کے مطابق ہے اور درست ہے، مگر مالِ زکوٰۃ کے یہ معنی غیر متبادر ہیں، متبادر معنی کے پیش نظر مرتب مدظلہ کا نوٹ صحیح ہے۔

متعلقہ مسئلہ ۲۱۸ و سوال ۳۸۱ عنوان زکوٰۃ کے روپے میں سے الخ

اس سوال کے جواب کے آخر میں مرتب مدظلہ نے یہ استدراک کی نوٹ لکھا تھا کہ صورت

مسئوٰی میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، ----- زکوٰۃ کی رقم سے باا تملیک مستحق تجارت میں لگانا اور قرض دینا درست نہیں ہے، تفسیر،

مرتب مدظلہ نے غالباً یہ استدراک کی نوٹ ۱۹۵ ص ۳۱۳ کے پیش نظر لکھا ہے، حالانکہ دونوں جواب اپنی اپنی جگہ بالکل درست ہیں، نہ کسی وضاحت کی حاجت ہے نہ کسی استدراک کی، اس لئے یہ نوٹ حذف کیا گیا ہے۔

دونوں جوابوں کا حاصل یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم تجارت میں لگا دینے سے یا قرض دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، مگر چونکہ تملیک مستحق سے پہلے بنیت زکوٰۃ علیحدہ رکھی ہوئی رقم صاحب نصاب ہی کی ملک ہے اس لئے اس میں سے قرض دینا جائز ہے اور تجارت کی صورت میں نفع بھی اسی کا ہے اور دونوں صورتوں میں زکوٰۃ اس کے ذمہ دین ہے۔

متعلقہ ۲۳۲ سوال ۳۹۹ عنوان بھائی بہنوں کو زکوٰۃ دینا

اس سوال کے جواب میں ترکہ تھا، اب رجسٹرڈ نمبر سلسلہ ۱۲۹۸ سے اس کی تصدیق اس طرح کی گئی ہے۔

الجواب ۱۔ بھائی بہنوں کو جو کہ مالک نصاب نہیں ہیں، اور نہ وہ غنی کی اولاد یا بالغ ہیں (تو ان کو) زکوٰۃ دینا درست ہے، اور اگر بھائی بہن بالغ ہیں، اور وہ مالک نصاب نہیں ہیں تو پھر اگرچہ والدین غنی بھی ہوں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

متعلقہ ۲۳۸ سوال ۲۱۵

سابقہ عنوان بیوہ کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینی درست ہے یا نہیں، تصحیح کردہ عنوان: بیوہ کو

زکوٰۃ سے وظیفہ دینا درست ہے یا نہیں؟

اس سوال میں سائنس نے وظیفہ کو تنخواہ سے تعبیر کیا ہے اس لئے سابقہ عنوان بدل

دیا گیا ہے۔ اور سوال میں جہاں لفظ تنخواہ پہلی جگہ آیا ہے اس پر یہ دُشبیہ بڑھایا گیا ہے۔ اسے یہاں تنخواہ سے مراد وظیفہ ہے

متعلقہ ص ۲۶۷ و ص ۲۶۸ سوال ۴۸۰ عنوان فدیہ کی رقم نیک کام میں الخ

اس سوال کے جواب کے آخر میں ہے "اور یہ جائز نہیں ہے کہ موسم سرما الخ" یہ خطاب ہے رجسٹرڈ نمبر سلسلہ ۴۱۲ میں اس طرح ہے۔

اور یہ جائز ہے کہ موسم سرما میں اس رقم سے لحاف بنا کر یا کپل خرید کر فقراء کو تقسیم کر دیے جائیں۔

متعلقہ ص ۲۸۳ سوال ۵۰۷

سابقہ عنوان: "مالک نصاب بیوہ عورت کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں" تصحیح کردہ عنوان: "مالک

نصاب بیوہ عورت کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے"

اس سوال کے جواب میں تسامح ہے اس لئے مرتب مدظلہ کا لکھا ہوا حاشیہ حذف

کر کے درج ذیل حاشیہ بڑھایا گیا ہے۔

اسے اس جواب میں تسامح ہے، بیوہ مالدار عورت کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے، لیکن اسکے

نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا درست ہے، و طفل الغنیۃ فیجوز لا یتفاء المانع (دُرِّ مختار) قولہ

و طفل الغنیۃ ای ولولم یکن لہ اب (شامی باب المصروف منہ ج ۲)

متعلقہ ص ۳۱۰ و ص ۳۱۱ سوال ۵۶۰ عنوان جو جوان لڑکے اپنی کمائی الخ

اس سوال کے جواب پر مرتب مدظلہ نے جو حاشیہ لکھا تھا اس کو حذف کر کے درج ذیل

حاشیہ لکھا گیا ہے۔

اسے اس جواب میں تسامح ہے، لڑکوں پر زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی واجب نہیں ہے، اور

باپ پر بھی لڑکوں کی طرف سے صدقہ فطر اور قربانی واجب نہیں ہے ۔
 جواب : تسامح اس لئے ہے کہ باپ بیٹوں کا کاروبار جب تک مشترک رہے تمام
 مدنی کا مالک باپ ہوتا ہے۔ اور بیٹے معاون شمار ہوتے ہیں، آمدنی اور اموال میں سے کسی
 چیز کے بیٹے مالک نہیں ہوتے ہیں، اور زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی کے وجوب کے لئے مالک
 نصاب ہونا ضروری ہے، اس لئے بیٹوں پر زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی واجب نہیں ہے، اور
 باپ پر بیٹوں کی طرف سے صدقہ فطر اور قربانی اس لئے واجب نہیں ہے کہ صورت مسئلہ
 میں سب بیٹے بالغ اور صاحب اولاد ہیں، باپ پر صرف نابالغ اولاد کا صدقہ فطر واجب ہوتا
 ہے۔ ذکر شیخ الاسلام جلال الدین فی اب و ابن الکسبا ولم یکن لهما مال، فاجتمع
 لهما من الکسب اموال۔ الکل للاب لان الابن اذا کان فی عیالہ فهو معین لہ، الاتری
 انہ لو غرس شجرة فہی للاب، وکذا الحكم فی الزوجین (تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ
 کتاب الشریکۃ ص ۹۴)

اور اگر بھائیوں کا کاروبار مشترک ہو تو آمدنی اور املاک میں سب بھائی شریک ہوں گے،
 سُئِلَ فی اخوة خمسة سعيهم وكسبهم واحد، وعائلتهم واحدة، حصلوا بسعيهم وكسبهم اموالاً،
 فهل تكون الاموال المذكورة مشتركة بينهما اخماساً؟
 الجواب ما حصله الاخوة الخمسة بسعيهم وكسبهم يكون بينهما اخماساً (حوالہ سابق)

متعلقہ مسائل ۳۱۴ و ۳۱۸

مسئلہ ۳۱۴ سوال ۵۶۸ کے جواب پر خود سائل نے اعتراض کیا ہے۔ جو مسئلہ ۳۱۸ سوال ۵۷۱
 میں آرہا ہے، اس لئے تصبیح کے وقت مسئلہ ۳۱۴ کے تیسرے حاشیہ کے آخر میں یہ عبارت دہرائی
 گئی ہے۔ "اس جواب پر اشکال کا حل مسئلہ ۳۱۸ پر سوال ۵۷۱ کے جواب میں آرہا ہے"
 اور مسئلہ ۳۱۸ کے سابقہ عنوان "مندرجہ ذیل صورت کی تحقیق" کو بدل کر اس طرح کر دیا گیا ہے

”سوال ۵۶۸ پر شبہ اور اس کا حل“

متعلقہ مسئلہ ۳۲۷ سوال ۵۹۴ عنوان صاع کی تحقیق

مسئلہ ۳۲۷ کی پہلی سطر میں صاع کی جو مقدار بیان کی گئی ہے اس میں سہو ہے، اسلئے اس پر درج ذیل حاشیہ لکھا گیا ہے۔

لے اسر جواب میں سہو ہے، صاع کا وزن آدھ پاؤں کم مارٹھ تین سیر ہے، اور نصف صاع ایک چھٹانک کم پونے دو سیر کا ہوتا ہے جیسا کہ آئندہ سوال ۵۹۵ کے جواب میں آ رہا ہے ۱۲

فائل ۸، نئے وزن سے صاع تین کلو ایک سو اڑتالیس گرام اور بیس پونٹ ہے، اور نصف صاع ایک کلو پانچ سو چوبیس گرام اور دس پونٹ ہے۔

متعلقہ مسئلہ ۳۲۷ سوال ۶۲۷ عنوان پراویڈنٹ فنڈ کی زکوٰۃ الخ

اس سوال کے جواب پر درج ذیل حاشیہ بڑھایا گیا ہے۔

لے اس سلسلہ میں مسئلہ ۳۲۲ پر سوال ۶۰۳ و ۶۰۵ کا جواب دیکھا جائے، فتویٰ انہی جوابوں پر ہے، اس جواب پر فتویٰ نہیں ہے، مزید تفصیل اس کے بعد والے فتویٰ مسئلہ ۳۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں ۱۲

یہ سوال و جواب جبر ۱۳۲۹ نمبر سلسلہ ۳۲۵ سے لئے گئے ہیں، اور حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب قدس سرہ کے فتاویٰ اسی سن سے شروع ہوتے ہیں اس لئے یہ مفتی صاحب قدس سرہ کی پہلی رائے ہوگی جو بعد میں بدل گئی ہے۔ اس لئے بعد کے تمام فتاویٰ میں مفتی صاحب نے پراویڈنٹ فنڈ میں وموں سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ کے عدم وجوب کا فتویٰ دیا ہے۔ کیونکہ دین کی تین قسمیں ہیں (۱) دین قوی جیسے قرض اور مال تجارت کا بدل (۲) دین متوسط

یعنی غیر مال تجارت کا بدل (۳) دین ضعیف یعنی غیر مال کا بدل جیسے دین بہر اور دیت۔
 تنخواہ چونکہ منافع کا بدل ہے اس لئے دین ضعیف ہے اور دین ضعیف میں زکوٰۃ اس
 وقت واجب ہوتی ہے جب قبضہ کے بعد سال اس پر گزر جائے، لہذا پراویڈنٹ فنڈ میں
 بھی ملنے سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور ملنے کے بعد اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی
 جب اس پر سال گزر جائے۔ بشرطیکہ وہ شخص پہلے سے نصاب کا مالک نہ ہو۔

متعلقہ ص ۲۲۹ و ض ۲۳ سوال ۱۴۳

سابقہ عنوان کفارہ یاد ہو، مگر قضا روزوں کی تعداد یاد نہ ہو تو کیا کرے؟
 اس سوال کا عنوان بدل کر اس طرح کیا گیا ہے "قضا نماز اور قضا روزوں کی تعداد یاد نہ ہو
 تو کیا کرے؟ اور قسم کے کفاروں میں تداخل ہوتا ہے" اور سوال کی دوسری سطر میں جو لفظ
 کفارہ آیا ہے اس پر یہ حاشیہ لکھا گیا ہے "لے کفارہ سے مراد یہاں قضا ہے"
 اور ض ۲۳ پر جواب کے آخر میں یہ طویل حاشیہ تھا "لے رمضان کے روزوں کے کفارہ میں لے"
 یہ پورا حاشیہ حذف کیا گیا ہے، کیونکہ جواب میں رمضان کے روزوں کے کفارہ میں تداخل کا
 مسئلہ نہیں ہے، بلکہ قسم کے کفاروں میں تداخل کا مسئلہ ہے، اور جواب میں جو عربی عبارت
 ہے اس پر ذیل حاشیہ بڑھایا گیا ہے "لے ردالمحتار ص ۱۱ کتاب الایمان مطلب تعدد
 الکفارة لتعدد الیمن"

متعلقہ ص ۲۲۴ و ض ۲۲۵ سوال ۱۴۱ عنوان سحری کے بعد بیوی سے ۱۶

اس سوال کے جواب کے آخر میں ہے کہ صبح صادق کا ظم ہو جانے کے بعد صحبت کرنا اور
 اس کو اچھا بھنا خطا اور جہل کی بات ہے اور معصیت ہے۔ یہ صحیح ہے، لیکن سوال سے
 معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور صورت مسئلہ میں صحبت کو بہتر نہیں سمجھتا ہے، بلکہ صحبت کے بعد

روزہ رکھنے کو یعنی صحبت کے بعد پورے دن کھانے پینے سے رُکنا رہنے کو بہتر اور اچھا سمجھتا ہے، کیونکہ سوال میں ہے "اور پھر اس نے روزہ رکھ لیا ہے، اور وہ اسکو بہتر سمجھتا ہے۔" — اگر ایسا ہے تو پھر اس کو بہتر سمجھنا خطا اور جہل و معصیت نہیں ہے، بلکہ شریعت کا یہی حکم ہے، کیونکہ رمضان شریف میں روزہ فاسد ہو جانے کے بعد بھی رمضان المبارک کے احترام میں کھانا پینا ممنوع ہے جیسا کہ مسافر جب مقیم ہو جائے۔ یا عائلہ عورت جب پاک ہو جائے تو بقیہ دن رمضان المبارک کے احترام میں کھانا پینا ممنوع ہے۔

متعلقہ ص ۲۴۸ و ص ۲۵۳ و ص ۲۵۵ و ص ۲۵۷

مذکورہ مقامات میں روزہ کے کفاروں میں تداخل یا عدم تداخل کے سلسلہ میں ۲ قسم کے جوابات ہیں۔

(۱) مطلقاً تداخل نہیں ہوتا یعنی ایک رمضان کے بھی متعدد روزے عدا توڑے گئے ہوں تو متعدد کفارے واجب ہوں گے دیکھئے ص ۲۴۸ سوال ۱۷۷ و ص ۲۵۳ سوال ۱۸۶ و ص ۲۵۷ سوال ۱۹۱

(۲) تداخل ہوتا ہے دیکھئے ص ۲۵۵ سوال ۱۸۸۔

اس سلسلہ میں فقہاء کرام کی عبارتیں بھی مختلف ہیں، اسلئے مسئلہ کی تفصیل ضروری ہے، چند مسئلہ اصول ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ صحیح نتیجہ تک پہنچنا آسان ہو۔

اصل اول یہ ہے کہ ایک جنایت کے بعد اس کا کفارہ ادا کر دیا جائے، پھر اسی جنایت کا ارتکاب کیا جائے تو دوبارہ کفارہ واجب ہوتا ہے، کیونکہ دوبارہ جنایت کے مدورے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پہلے کفارہ سے جو زجر مقصود تھا وہ حاصل نہیں ہوا۔

اصل دوم یہ ہے کہ عدا روزہ توڑنے سے جو کفارہ واجب ہوتا ہے اس میں عقوبت کا پہلو غالب ہے، اور باب عقوبت کا قاعدہ یہ ہے کہ اتحاد سبب اور عدم تکفیر کی صورت میں

کفاروں میں داخل ہوتا ہے۔ قال الطحاوی: لأن الغالب فی هذه الكفارة العقوبة، وشأنها التداخل بشرط اتحاد السبب عند غیر محمد وعدم التكفير قبله ابو السعود (طحاوی علی الدر المختار ص ۵۴) مثلاً چند بار (العیاذ باللہ) زنا کیا، یا چند بار چوری کی، تو ایک ہی مرتبہ سزا جاری ہوگی، اور اگر ایک بار یہ گناہ کئے، اور ان کی سزا پائی، پھر وہی گناہ دوبارہ کیا تو دوبارہ سزا جاری ہوگی۔ اسی طرح اگر زنا اور چوری دونوں کا صدور ہوا تو ان کی سزائوں میں تداخل نہیں ہوگا، کیونکہ سبب مختلف ہے۔ اسی طرح کفارۃ صوم، کفارۃ یمن، کفارۃ ظہار، کفارۃ قتل جن کے اسباب مختلف ہیں ان میں بھی تداخل نہیں ہوگا، ایک شخص نے ایک روزہ بھی توڑا، اور ایک قسم بھی توڑی تو روزہ کا کفارہ علیحدہ دے گا، اور قسم کا کفارہ علیحدہ دے گا۔

اصل سوم: یہ ہے کہ مفطرات ثلثہ یعنی غذا کوئی چیز کھانا، یا پینا، یا بیوی سے صحبت کرنا یہ تینوں علیحدہ علیحدہ سبب نہیں ہیں، بلکہ تینوں ایک سبب ہیں۔ اس کے بعد جانتا چاہئے کہ:-

(۱) اگر کسی نے کوئی روزہ غذا توڑا، اور اس کا کفارہ ادا کر دیا، پھر دوبارہ غذا روزہ توڑا، تو دوبارہ کفارہ ادا کرنا ہوگا، پہلا کفارہ کافی نہ ہوگا، خواہ ایک ہی رمضان میں دوبارہ روزہ توڑا ہو، یا دوسرے رمضان میں دوبارہ توڑا ہو۔ اسی طرح دوسرا روزہ اسی ذریعہ سے توڑا ہو جس ذریعہ سے پہلا روزہ توڑا تھا، یا کسی اور ذریعہ سے توڑا ہو، مثلاً پہلا روزہ جماع سے توڑا تھا، اور اس کا کفارہ ادا کر دیا، پھر دوسرا روزہ بھی جماع کر کے توڑا، یا کوئی چیز کھا کر توڑا، یا کوئی چیز پی کر توڑا تو سب صورتوں میں حکم یہی ہے کہ پہلا کفارہ کافی نہ ہوگا، دوبارہ کفارہ واجب ہوگا۔

(۲) اور اگر کسی نے متعدد روزے توڑے، اور ابھی کسی کا بھی کفارہ ادا نہیں کیا، تو اگر یہ متعدد روزے کوئی چیز کھا کر یا پی کر توڑے گئے ہیں تو کفارہ میں تداخل ہوگا، جنی سب توڑے ہوئے

روزوں کی طرف سے ایک کفارہ کافی ہوگا، چاہے وہ متعدد روزے، ایک رمضان میں توڑے ہوں یا متعدد رمضانوں میں توڑے ہوں۔

اس (ا) اور اگر کسی نے عدا جماع کر کے متعدد روزے توڑے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ الف) ایک ہی رمضان کے متعدد روزے توڑے ہوں تو اس میں تداخل ہوگا، اور سب توڑے ہوئے روزوں کی طرف سے ایک کفارہ کافی ہوگا،

ب) اور اگر متعدد رمضانوں کے روزے توڑے ہوں تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں بھی تداخل ہوگا، یعنی ایک کفارہ کافی ہوگا، اور ظاہر روایت یہ ہے کہ اس صورت میں تداخل نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر رمضان کے توڑے ہوئے روزوں کا کفارہ علیحدہ ادا کرنا ہوگا۔

دُرِّ مختار میں ہے: وَاذْكُرْ فِطْرَةَ، وَلَمْ يَكْفِرْ لِلْأَوَّلِ يَكْفِيهِ وَاحِدَةٌ وَلَوْ فِي رَمَضَانٍ عِنْدَ مُحَمَّدٍ، وَعَلَيْهِ الْإِعْتِمَادُ، بِزَاوِيَةٍ وَمَجْتَبَىٰ وَغَيْرِهَا، وَاخْتَارَ بَعْضُهُم لِّلْفَتْوَى: أَنَّ الْفِطْرَ بَغَيْرِ الْجَمَاعِ تَدَاخُلًا وَإِلَّا لَا (شامی منہج ۱۲ مطلب فی الکفارة) ترجیح ہے:۔ اور اگر کسی شخص نے دوبارہ روزہ توڑا، اور (ابھی) پہلے توڑے ہوئے روزہ کا کفارہ ادا نہیں کیا ہے تو اس کے لئے ایک کفارہ کافی ہے، اگرچہ دو رمضانوں میں (توڑے ہوں، اور یہ حکم) امام محمدؒ کے نزدیک ہے، اور یہی قابل اعتماد قول ہے۔۔ (بزانہ، مجتبى وغیرہ)۔

اور بعض حضرات نے فتویٰ کے لئے یہ صورت پسند کی ہے کہ اگر جماع کے علاوہ یعنی کھا، پی کر) روزہ توڑا ہے تو (مطلقاً) کفاروں میں تداخل ہوگا، ورنہ نہیں ہوگا۔

علامہ شامی نے وَلَمْ يَكْفِرْ لِلْأَوَّلِ پر یہ ماسیہ لکھا ہے کہ اما لو كفر فعليه

أُخْرَىٰ فِي ظَاهِرِ الرَّأْيَةِ لِلْعِلْمِ بِأَنَّ الزَّجْرَ لَمْ يَحْصُلْ بِالْأَوَّلِ بَحْر،

ترجمہ ہے:۔ بحر الرائق میں ہے کہ اگر پہلے توڑے ہوئے روزہ کا کفارہ دے دیا ہے،

پھر دوسرا روزہ توڑا ہے تو نظام روایت میں اس کے ذمہ دوسرا کفارہ واجب ہوگا کیونکہ دوبارہ روزہ توڑنے سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے کفارہ سے تنبیہ نہیں ہوئی۔

امام محمدؒ نے کتاب الامل (مبسوط) جلد دوم مسئلہ میں تحریر فرمایا ہے: قلت: فان هو كفر تلك الكفارة، ثم عاد؟ قال: فعليه كفارة اخرى ايضاً، قلت: وكذلك لا كل والشرب هو بمنزلة الجماع في كل وجه من ذلك؟ قال: نعم

ترجمہ :- میں نے پوچھا پس اگر کسی نے پہلے روزہ کا کفارہ ادا کر دیا ہو، پھر دوبارہ جماع کے ذریعہ روزہ توڑا ہو تو کیا حکم ہے؟ امام محمدؒ نے جواب دیا کہ: اس صورت میں اس کے ذمہ دوسرا کفارہ بھی لازم ہے۔ میں نے پوچھا کیا یہی حکم کھانے اور پینے کا بھی ہے۔ یعنی کھانے پینے کے ذریعہ روزہ توڑنا بھی جماع سے روزہ توڑنے کی طرح ہے تمام احکام میں؟ امام محمدؒ نے جواب دیا: جی ہاں۔

ان عبارتوں سے نمبر ۱ کا حکم واضح ہوا، اور درمختار کے قول واختار بعضهم للفتوى: ان الخطر بغير الجماع لا يمتد داخل والآ لا (اگر جماع کے علاوہ کسی اور فطر سے روزہ توڑا ہو تو مطلقاً داخل ہوگا ورنہ نہیں یعنی اگر جماع سے روزہ توڑا ہو تو داخل نہیں ہوگا) سے نمبر ۲ کا حکم واضح ہوا۔ اور نمبر ۳ (الف) کے سلسلہ میں فقہاء کی عبارتیں مختلف ہیں۔

علامہ شامی نے "والآ لا" کی اس طرح شرح کی ہے: ای وان كان الفطر المتكرر في يومين بجماع لا يمتد داخل الكفارة، وان لم يكفر للاول بعظم الجناية، ولذا اوجب الشافعي الكفارة به دون الاكل والشرب یعنی اگر دوبارہ روزہ توڑا دو دنوں میں جماع کے ذریعہ ہو تو کفارہ میں داخل نہیں ہوگا، چاہے پہلے کا کفارہ نہ دیا ہو، گناہ سنگین ہونے کی وجہ سے، اور اسی لئے امام شافعیؒ صرف جماع سے کفارہ واجب کرتے ہیں، کھانے پینے سے کفارہ واجب نہیں کرتے۔ علامہ شامی کی اس تشریح سے واضح ہوتا ہے کہ نمبر ۳ (الف) میں داخل نہیں ہوگا۔

اور علامہ طحاوی نے "إِنْ الْفِطْرُ" پر یہ حاشیہ لکھا ہے وھذا فی رمضان فی لان الخلاف فیہما۔ یعنی بعض حضرات نے جو فتویٰ کے لئے صورت پسند کی ہے کہ اگر متعدد روزے توڑنا جماع کے علاوہ کے ذریعہ ہو تو تداخل ہوگا ورنہ نہیں ہوگا، یہ مسئلہ دو رمضانوں کے توڑے ہوئے روزوں کے سلسلہ میں ہے، کیونکہ اختلاف اسی صورت میں ہے — اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ نمبر ۱۲ الف، میں بھی تداخل ہوگا۔ کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے اذا جماع فی یوم من رمضان فلم یکفر حتی جماع فی یوم آخر من ذلک الشهر فعلیہ کفارة واحدة، لان الکفارة عقوبة یؤثر فیہا الشبهة فجاز ان متداخلاً كالحدود (ص ۱۳۱) اس عبارت سے بھی یہ بات واضح ہے کہ نمبر ۱۲ الف، میں تداخل ہوگا۔

اسی طرح نمبر ۱۳ اب، کے سلسلہ میں بھی فقہاء کرام کی عبارتوں میں اختلاف ہے؛ — علامہ الحداد نے الجوہرۃ النیرۃ میں تحریر فرمایا ہے: واما اذا جماع فی رمضان فی سنۃ فلم یکفر حتی جماع فی رمضان اخر فعلیہ لكل جماع کفارة فی المشہور، لان لكل شهر حرمة علی حدیۃ، و ذکر محمدؐ انه یجزیہ کفارة واحدة (حوالہ بالا)

علامہ الحداد کی اس رائے کو ابن قیمؒ نے البحر الرائق ص ۲۷۷ میں اس طرح نقل کیا ہے: ولو جماع فی رمضان فعلیہ کفارتان، وان لم یکفر لاولی فی ظاہر الروایۃ وهو الصحیح کذا فی الجوہرۃ، وقال محمد علیہ واحدة، قال فی الأسرار: وعليہ الاعتماد وکذا فی البزازیۃ۔

علامہ شاکسؒ نے اس پر لکھا ہے قلت: فقد اختلف الترجیح كما ترى ویتقوی الثاني بانه ظاہر الروایۃ (شامی ص ۱۳۱) یعنی متعدد حضرات نے امام محمدؒ کے قول پر

اعتماد کیا ہے، اور کچھ حضرات نے ظاہر روایت کی تبصیح کی ہے، اور حسب قواعد ترجیح ظاہر روایت کو ہونی چاہئے یعنی فتویٰ یہ دینا چاہئے کہ نمسرد ب، میں تداخل نہیں ہوگا۔

لیکن اس پر اشکال یہ ہے کہ عدم تداخل اگر بایں وجہ ہے کہ جماع کے ذریعہ روزہ توڑنا سنگین جرم ہے، تو پھر ایک رمضان میں بھی تداخل نہیں ہونا چاہئے، حالانکہ حسب تصریح علامہ طحاوی اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، بلکہ بالاتفاق تداخل ہوتا ہے۔

اور اگر عدم تداخل بایں وجہ ہے کہ ہر رمضان کا علمیدہ احترام ہے تو یہ بات صحیح ہے، مگر اس کا لحاظ اکل و شرب میں بھی ہونا چاہئے، حالانکہ اس میں بالاتفاق تداخل ہوتا ہے اسی طرح ہر روزہ کا بھی علمیدہ احترام ہے، پس جماع کی صورت میں ایک رمضان میں بھی تداخل نہیں ہونا چاہئے، اس اشکال کی وجہ سے بزاز، مجتبیٰ وغیرہ نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دی ہے، اور علامہ شامی نے ظاہر روایت کی وجہ سے عدم تداخل کو ترجیح دی ہے، اکابر کے فتاویٰ بھی مختلف رہے ہیں۔ حضرت مجیب قدس سرہ کے فتاویٰ میں اختلاف بھی اسی وجہ سے ہے۔ چنانچہ مناسب خیال کیا گیا کہ مسئلہ کی تنقیح کر دی جائے۔

حضرت مولانا ظفر احمد تھانوی قدس سرہ نے امداد الفتاویٰ مطبوعہ ۱۳۳۲ء میں جو تنقیحی حاشیہ تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "غیر جماع میں تو مطلقاً تداخل جائز ہو سکتا ہے اور جماع میں ایک رمضان کے کفارات متداخل ہو سکتے ہیں، دو رمضانوں کے نہیں، کیونکہ جماع میں مطلقاً تداخل ہونا خلاف ظاہر روایت ہے۔"

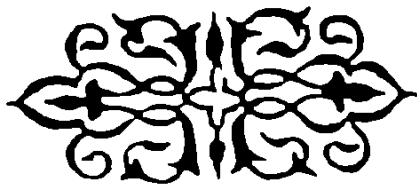
واللہ اعلم بالصواب

متعلقہ مسئلہ ۵۱۹ سوال ۹ عنوان مالدار حج کرے الخ
اس سوال کا جواب ترتیب میں شامل ہونے سے رہ گیا تھا، اب رجسٹر ۱۳۳۵ء نمبر سلسلہ
۱۳۱ سے اس طرح بڑھایا گیا ہے۔

الجواب :- اس کو پہلے حج کر لینا چاہئے، صرف نفقہ اہل و عیال واپسی تک
اس وقت اس کے ذمہ ہے، باقی نکاحوں وغیرہ کا سامان اس وقت اس کے ذمہ نہیں
ہے، اول حج کرے، بعد میں آکر نکاح اولاد کا بندوبست کرے فقط

متعلقہ مسئلہ ۵۵۳ سوال ۷ عنوان محرم مینڈک کو الخ
اس سوال کے جواب کے بالکل آخر میں "است" خطا ہے، صحیح "نیت" ہے
تصحیح از رجسٹر ۱۳۳۵ء نمبر سلسلہ ۲۴۰۸

محمد امین پالن پوری
خادم دارالعلوم دیوبند



مطبوعات دارالعلوم دیوبند

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: اس میں پہلے مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمن صاحب قدس سرہ کے حالات و سوانح حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے پھر ایک عالمانہ مقدمہ نقد و فتاویٰ کی تاریخ و اہمیت اور مفتی کے فرائض و خصوصیات وغیرہ پر مرثب فتاویٰ کے قلم سے پھر اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ اس جلد میں کتاب الطہارت کے تمام مسائل آگئے ہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم جلد دوم۔ کتاب الصلوٰۃ ربع اول اس میں اوقات نماز، اذان و اقامت صفت صلوٰۃ و شروط صلوٰۃ اور اس طرح کے تمام ابواب آگئے ہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم جلد سوم۔ کتاب الصلوٰۃ ربع دوم اس جلد میں جماعت اور امام و مقتدی پوری بحث آگئی ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم جلد چہارم۔ کتاب الصلوٰۃ ربع سوم اس جلد میں مفسدات، مکروہات نماز وغیرہ۔

فتاویٰ دارالعلوم جلد پنجم۔ کتاب الصلوٰۃ ربع چہارم۔ اس جلد پر کتاب الصلوٰۃ پوری ہو جاتی ہے

فتاویٰ دارالعلوم جلد ششم۔ اس جلد میں کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم اور کتاب الحج وغیرہ ہیں

فتاویٰ دارالعلوم جلد ہفتم۔ اس جلد میں کتاب النکاح اور متعلقات نکاح وغیرہ درج ہیں

فتاویٰ دارالعلوم جلد ہشتم۔ اس جلد میں ولایت نکاح، احکام و نسخ نکاح، احکام مہر و جہیز وغیرہ ہیں

فتاویٰ دارالعلوم جلد نہم۔ اس جلد میں کتاب الطلاق سے متعلق مسائل کی تفصیل درج ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم جلد دہم۔ اس جلد میں طلاق سے متعلق دو سر مسائل جیسے: نفی طلاق وغیرہ ہیں

فتاویٰ دارالعلوم جلد یازدہم۔ اس جلد میں ثبوت نسبت، حق پرورش اور نان و نفقہ سے متعلق احکام ہیں

فتاویٰ دارالعلوم جلد دوازدہم۔ اس جلد میں مختلف مسائل و احکام درج ہیں۔ مثلاً کتاب الایمان، باب

النذور، کتاب الحدود و قصاص، سرقہ، حد شراب خوری، حد زنا، حد قذف، تعزیرات، وہ کلمات

جن سے کفر لازم آتا ہے، کتاب التیر کے مسائل جیسے عشر و خراج، جزیہ، دارالاسلام، دارالحرب اور

اخیر میں کتاب اللقطہ ہے۔ اس طرح ان چاروں کتابوں سے متعلق تقریباً سب مسائل آگئے ہیں۔